بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد دوم سراج المعلم ترجمۂ اردو صحیح مسلم

کتاب الفضائل کتاب فضیلتوں کے بیان میں

باب فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتسلیم الحجر علیہ قبل النبوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا **عن** واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل علیہ الصلوۃ والسلام واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم **ترجمہ** واثلہ بن اسقع سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھکو بنی ہاشم میں سے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کی کفو نہیں ہو سکتے اسیطرح ہاشمی کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو ہاشمی نہیں ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے **عن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الان **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے میں اسکو اب بھی پہچانتا ہوں

باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدم کی اولاد کا سردار ہونگا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی **ف** اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا

مین کافر اور منافق آپ کی سرداری کے منکر ہین آخرت مین کوئی منکر نہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کہل جاویگی اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہین فرمایا جیسے دوسری روایت مین تصریح ہے بلکہ حکم الٰہی سے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہین کیونکہ اہلسنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہین اور دوسری حدیث مین جو آیا ہے پیغمبرون مین ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اوسکا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اُس کے پہلے کی ہے بعد اسکے آپکو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہین دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے یہ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اسطرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی توہین نکلے چوتھے یہ کہ اُس تفضیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو پانچوین یہ کہ نفس نبوت مین کوئی تفضیل نہین ہے بلکہ اور خصائص کی وجہ سے ہے (نووی)

بَابٌ فِي مُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزون کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَاءٍ فَاُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الثَّمَانِيْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا تو ایک کونڈا لایا گیا پھیلا ہوا لوگ اُس مین سے وضو کرنے لگے مین نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسّی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا مین پانی کو دیکھ رہا تھا آپکی انگلیون مین سے پھوٹ رہا تھا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّؤُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا تھا اور لوگون نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے اُس برتن مین اپنا ہاتھ رکھدیا اور لوگون کو حکم دیا اُس مین سے وضو کرنے کا۔ انس نے کہا مین نے دیکھا پانی آپ کی اونگلیون مین سے پھوٹ رہا تھا پھر سب لوگون نے وضو کیا یہانتک کہ اخیر والے نے بھی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِيْنَةِ عِنْدَ السُّوْقِ وَالْمَسْجِدُ فِيْمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ جَمِيْعُ اَصْحَابِهٖ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ

مایٍٔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب زوراء مین تھے اور
زوراء ایک مقام ہے مدینہ مین بازار مین مسجد کے قریب آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی
اوسمین رکھدی تو آپ کی انگلیوں مین سے پانی پہوٹنے لگا اور تمام اصحابؓ نے وضو کر لیا قتادہ نے کہا مین
نے انس سے کہا اے ابو حمزہ کتنے آدمی اس وقت ہونگے انس نے کہا قریب تین سو آدمیوں کے تھے شاید یہ
دوسرے وقت کا ذکر ہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ
مَاءٍ لَایَغْمُرُ اَصَابِعَہٗ اَوْ قَدْرَ مَا یُوَارِیْ اَصَابِعَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَحَدِیْثِ ھِشَامٍ ترجمہ
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوراء مین تھے آپ پاس ایک برتن لایا گیا اوس مین اتنا
پانی تہا کہ آپ کی انگلیاں نہین ڈوبتی تہین یا انگلیاں نہین چہپتی تہین پہر بیان کیا حدیث کو اسی
طرح جیسے اوپر گذری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ مَالِکٍ کَانَتْ تُھْدِیْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ عُکَّۃٍ لَّھَا سَمْنًا فَیَاْتِیْھَا بَنُوْھَا فَیَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ شَیْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَی الَّذِیْ کَانَتْ
تُھْدِیْ فِیْہِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِیْہِ سَمْنًا فَمَا زَالَ یُقِیْمُ لَھَا اُدْمَ بَیْتِھَا حَتّٰی
عَصَرَتْہُ فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِیْھَا فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَکْتِیْھَا مَا زَالَ
قَائِمًا ترجمہ جابر سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپی مین گہی بہیجا کرتی تہی تحفہ
کے طور پر پہر اوس کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گہر مین کچہ نہوتا تو ام مالک اس کپی کے پاس
جاتی اوس مین گہی ہوتا اسیطرح ہمیشہ اوسکی گہر کا سالن قائم رہتا ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے) اس
کپی کو نچوڑ لیا پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپنے فرمایا اگر تو اسکو یون ہی رہنے دیتی (اور
ضرورت کیوقت لیتی جاتی) تو وہ ہمیشہ قائم رہتا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَسْتَطْعِمُہٗ فَاَطْعَمَہٗ شَطْرَ وَسْقِ شَعِیْرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ یَاْکُلُ مِنْہُ وَامْرَاَتُہٗ وَضَیْفُھُمَا
حَتّٰی کَالَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَکِلْہُ لَاَکَلْتُمْ مِنْہُ وَلَقَامَ لَکُمْ
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہانا مانگتا تہا آپنے اسکو آدہی
وسق جو دیے (ایک وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہے) پہر وہ شخص اور اسکی بی بی اور مہمان ہمیشہ اوس مین
سے کہاتے رہے یہانتک کہ اس شخص نے ماپا اسکو پہر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپنے فرمایا اگر
تو اسکو نہ ماپتا تو ہمیشہ اوسمین سے کہاتے اور وہ ویسا ہی رہتا (کیونکہ ماپنے سے اللہ کا بہروسا جاتا رہا)

اور بھیجی موذی ہوئی پھر برکت کہاں رہی عن معاذ بن جبل قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام غزوۃ تبوک فکان یجمع الصلوٰۃ فصلی الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا حتی اذا کان یوما اخر الصلوٰۃ ثم خرج فصلی الظہر والعصر جمیعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلک فصلی المغرب والعشاء جمیعا ثم قال انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک وانکم لن تاتوہا حتی یضحی النہار فمن جاءہا منکم فلا یمس من مائہا شیئا حتی اتی فجئناہا فقد سبقنا الیہا رجلان والعین مثل الشراک تبض بشیء من ماء قال فسالہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل مسستما من مائہا شیئا قالا نعم فسبہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لہما ما شاء اللہ ان یقول قال ثم غرفوا بایدیہم من العین قلیلا قلیلا حتی اجتمع فی شیء قال وغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیہ یدیہ ووجہہ ثم اعادہ فیہا فجرت العین بماء منہمر او قال غزیر شک ابو علی ایہما قال حتی استقی الناس ثم قال یوشک یا معاذ ان طالت بک حیاۃ ان تری ما ہہنا قد ملئ جنانا **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور مغرب اور عشا ملا کر پڑھی ایک دن آپنے نماز میں دیر کی پھر نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے پھر نکلے اوس کے بعد تو مغرب اور عشا ملا کر پڑھی بعد اوس کے فرمایا تم کل خدا چاہے تبوک کے چشمہ پر پہنچو گے اور نہیں پہنچو گے جب تک دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اوس چشمہ کے پاس تو اُس کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں معاذ نے کہا پھر ہم اُس چشمہ پر پہونچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمے کے برابر پانی ہو گا وہ بھی آہستہ آہستہ بہ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو آدمیوں سے پوچھا تمنے اُس کے پانی میں ہاتھ لگایا اونہوں نے کہا ہاں آپنے اون کو برا کہا اس لیے کہ اُنہوں نے حکم کے خلاف کیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ آپنے اُنکو سنایا پھر لوگوں نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا آپنے اپنے دونوں ہاتھ اور مونہہ اوس میں دہوئے پھر وہ پانی اُس چشمہ میں ڈالدیا وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع کیا آدمیوں اور جانوروں کو بعد اوس کے آپنے فرمایا اے معاذ اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھیگا اسکا پانی باغوں تک

ہو دیگا (یہی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا اُس لشکر میں تیس ہزار آدمی تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار
آدمی تھے) **عن** أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ
فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِيقَةٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصُوهَا
فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيهَا حَتَّى
نَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ
فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ
فَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى
لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ
أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ
حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا
عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةُ وَهَذَا أُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ خَيْرَ
دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ
ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ دُورَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا
فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيَّرْتَ دُورَ الْأَنْصَارِ
فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ **ترجمہ** ابوحمید سے روایت ہے
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القریٰ (ایک مقام ہے
مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر شام کے رستہ میں) میں ایک باغ پر پہونچے جو ایک عورت کا تھا آپ نے فرمایا
اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازے میں دس
وسق معلوم ہوا آپ نے اس عورت سے فرمایا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے
پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک کہ تبوک میں پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات زور

کی آندہی چلیگی تو کوئی کہڑا نہ ہونا اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اسکو مضبوط باندہ دے تو پہر ایسا ہی ہوا زور
کی آندہی چلی ایک شخص کہڑا ہوا اوسکو ہوا اوڑا لے گئی اور طی کے دو پہاڑون میں ڈالدیا اور ابن
علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلہ کا حاکم تہا آیا ایک کتاب لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک
سفید خچر تحفہ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو جواب لکہا اور ایک چادر تحفہ بہیجی پہر ہم لوٹے یہان
کہ وادی القری میں پہنچے آپنے اس عورت سے باغ کے میوہ کا حال پوچہا کتنا میوہ نکلا اوس نے کہا پورا دس وسق
نکلا آپنے فرمایا میں جلدی جاؤنگا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا جی چاہے
ٹہیر جاوے ہم نکلے یہانتک کہ مدینہ دکہلائی دینے لگا آپنے فرمایا یہ طابہ ہے طابہ مدینہ منورہ کا نام
ہے اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہمکو چاہتا ہے اور ہم اسکو چاہتے ہیں پہر فرمایا انصار کے سب گہرون میں
بنی نجار کے گہر بہتر ہیں کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے پہر بنی عبد الاشہل کا گہر پہر بنی حارث
بن خزرج کا گہر پہر بنی ساعدہ کا گہر اور انصار کے سب گہرون میں بہتری ہے پہر سعد بن عبادہ ہم سے ملے
ابو اسید نے ان سے کہا تمنے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے گہرون کی بہتری بیان کی
تو ہمکو سب کے اخیر کر دیا یہ سنکر سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپنے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہمکو سب کے آخر میں کر دیا آپنے فرمایا کیا تمکو یہ کافی نہیں ہے کہ
تم اچہون میں رہے عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ
خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے
اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلہ والے کو اسکا ملک لکہدیا ف اس حدیث میں کئی
معجزے ہیں آپکے ایک یہ کہ ایسا ٹہیک اندازہ جو اچہے اچہے جاننے والون سے نہ ہو سکا دوسرے ہوا کی
خبر دینا پہلے سے تیسرے منع کرنا لوگون کو کہڑے ہونے سے ہوا میں باب توکلہ علی
اللہ تعالی آپکے توکل کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَاَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ
فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهٗ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ

وتفرق الناس في الوادي يستظلون بالشجر قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان رجلا اتاني وانا نائم فاخذ السيف فاستيقظت وهو قائم على رأسي فلم اشعر
الا والسيف صلتا في يده فقال لي من يمنعك مني قال قلت الله ثم قال في الثانية من
يمنعك مني قال قلت الله قال فشام السيف فها هو ذا جالس ثم لم يعرض له رسول
الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم جہاد کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نجد کیطرف پہنچے آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے آپ ایک درخت کے
تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکا دی اور لوگ جدا جدا پھیل گئے اوسی وادی میں درختوں کے
سایوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا میں سو رہا تھا اوس نے تلوار اوتار لی
میں جاگا وہ میرے سر پر کھڑا تھا مجھے اوس وقت خبر ہوئی جب اوس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی وہ بولا اب تمہیں
کون بچا سکتا ہے مجھسے میں نے کہا اللہ تعالی پھر دوسری بار اوس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ یہ سنکر اوس نے تلوار
نیام میں کر لی وہ شخص یہ بیٹھا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کچھ تعرض نہ کیا ف سبحان
اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اسکو کہتے ہیں کہ ایسی سخت وقت میں بھی مضبوط رہے یوں
تو سب اچھی خصلتوں کا دعوی کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سٹی بھول
جاتے ہیں ہم نے بچشم خود بڑے بڑے لاف زنوں کو دیکھا کہ ذری سی مصیبت میں اون کے حواس جاتے رہے بعضوں
نے زہر کھا لیا اور جان دی لاحول ولا قوة یہ حدیث بھی آپ کی نبوت کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور
بہادری بھی نبوت کی نشانی ہے عن جابر بن عبد الله الانصاري وكان من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم انه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فلما
قفل النبي صلى الله عليه وسلم قفل معه فادركتهم القائلة يوما ثم ذكر نحو حديث ابرهيم
بن سعد ومعمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے اونہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نجد کیطرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دوپہر دن ہوا پھر بیان کیا حدیث کو ویسی
طرح جیسے اوپر گذری عن جابر قال اقبلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كنا
بذات الرقاع بمعنى حديث الزهري ولم يذكر ثم لم يعرض له رسول الله صلى الله
عليه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب بیان مثل ما بعث النبي صلى الله عليه وسلم

من الهدی والعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہدایت اور علم لیکر آئے ہین اوسکی مثال عن
ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثل ما بعثنی اللہ بہ من الھدی والعلم
کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت الماء فانبتت الکلاء والعشب
الکثیر وکان منھا اجادب امسکت الماء فنفع اللہ بھا الناس فشربوا منھا وسقوا و
زرعوا واصاب طائفۃ منھا اخری انما ھی قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلاء فذلک
مثل من فقہ فی دین اللہ ونفعہ اللہ بما بعثنی اللہ بہ فعلم وعلم ومثل من لم یرفع
بذلک راسا ولم یقبل ھدی اللہ الذی ارسلت بہ **ترجمہ** ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر مثال اُسکی جو خدا نے مجھکو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا
زمین پر اسمین کچھ حصہ ایسا تہا جس نے پانی کو جذب لیا اور چارا اور بہت سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اُسکا
کڑا سخت تہا اوس نے پانی کو سمیٹ رکہا پہر اللہ تعالی نے لوگون کو فائدہ پہنچایا اوس سے لوگون نے اُس
مین سے پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت مین زرعوا ہے یعنے کہیتی کی اوس سے) اور کچھ حصہ
اُس زمین کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گہاس اوگاوے (جیسے چکنی چٹان پانی لگا اور چلدیا) تو
یہ مثال ہے اوسکی جس نے خدا کے دین کو سمجہا اللہ نے اُسکو فائدہ دیا اُس چیز سے جو مجھکو عطا فرمائی اوس
نے آپ بہی جانا اوروں کو بہی سکہایا اور جس نے اسطرف سر نہ اُٹہایا (یعنے توجہ نہ کی) اور اللہ کی ہدایت
کو جسکو میں لیکے بہیجا گیا قبول نہ کیا **ف** یعنی زمین کی تین قسمین ہین اسیطرح لوگ بہی تین طرح کے ہین
ایک تو **قسم اول** جو پانی سے زندہ ہوتی ہے اور گہاس اور ترکاری اور میوے اوگاتی ہے لوگ اُس سے
فائدہ اُٹہاتے ہین اوسکی مثل وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بہی عمل کیا لوگون کو سکہایا انہون
نے بہی فائدہ اُٹہایا **دوسری قسم** وہ جو خود نہین اوگاتی لیکن پانی روک رکہتی ہے اوس سے آدمیون
اور جانورون کو نفع ہوتا ہے یہ وہ شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا لیکن اُسکو اتنی فہم نہین کہ اوس مین
سے باریک مطلب نکالے خیر اوس سے سنکر اور لوگون نے فائدہ اُٹہایا **تیسری قسم** چکنی صاف
جہان نہ کچہ اُگتا ہے نہ پانی تہمتا ہے یہ اُس شخص کی مثال ہے جس نے دین کیطرف بالکل توجہ نہ کی نہ اُسکو
یاد رکہا (نووی) **باب** شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ آپ کو اپنی اُمت پر کیسی شفقت
تہی اُسکا بیان **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل ما

بَعَثَنِیَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مُھْلَتِھِمْ وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اُس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم مین نے لشکر کو اپنی دونون آنکھون سے دیکھا (یعنے دشمن کی فوج کو) اور مین ننگا ڈرانیوالا ہون سو جلدی بہاگو اب اُسکی قوم سے بعضون نے اُسکا کہنا مانا و شام ہوتی ہی بہاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضون نے جھٹلایا وہ صبح تک وہین ٹھکانے رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر اون پر ٹوٹ پڑا اور اُنکو تباہ کیا اور جڑ سے اوکھیڑ دیا سو یہی مثل ہے اوسکی جس نے میرا کہنا مانا اور میرے دین کی پیروی کی اور مثل اوسکی جس نے میرا کہنا نہ مانا اور جھٹلایا سچے دین **ف** عرب مین دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ ننگا ہو کے اپنے کپڑے لکڑی پر اُٹھا کر چلاتا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو ننگے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اُسکو لوگ بڑی آفت سمجھین اور اُسکو سچا جانکر جلد بھاگین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ یَقَعْنَ فِیْہِ فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْہِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور میری امت کی مثل ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اوس مین کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور مین پکڑے ہوئے ہون تمہاری کمرون کو اور تم بے تامل اندا دھند اوس مین گرے پڑتے ہو **ف** یعنی لوگ حرص اور گناہون مین بے تامل گرتے ہین جیسے آگ مین کیڑے پتنگے خوشی سے گرتے ہین اور جلتے ہین اور حضرت کمال شفقت سے اون نادانون کو بہت روکتے ہین جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کے روکے پر افسوس کہ نادان حریص نہین رکتے **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ

استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التي في النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فيها قال فذلكم مثلي ومثلكم انا اخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبوني وتقحمون فيها **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اُس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اُسکے گرد روشنی ہوئی تو اُسمین کیڑے اور یہ جانور جو آگ مین گرتے ہین گرنے لگے اور وہ شخص اُنکو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکے اُسمین گرنے لگے یہ مثال ہے میری اور تمہاری مین تمہاری کمر پکڑکر جہنم سے روکتا ہون اور کہتا ہون جہنم کے پاس سے چلے آؤ چلے آؤ اور تم نہین مانتے اُسی مین گہسے جاتے ہو **عن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثلكم كمثل رجل اوقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فيها وهو يذبهن عنها وانا اخذ بحجزكم عن النار وانتم تفلتون من يدي **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اُس شخص کی ہے جس نے آگ جلائی اور ٹڈی اور پتنگے اوس مین گرنے لگے اور وہ اُنکو روکنے لگا اسیطرح مین تمہاری کمر تھامے ہون آگ سے اور تم نکلے جاتے ہو میرے ہاتھ سے

باب ذكر كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين آپ کا خاتم النبیین ہونا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله فجعل الناس يطيفون به يقولون ما رأينا بنيانا احسن من هذا الا هذه اللبنة فكنت انا تلك اللبنة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل بنایا نہایت عمدہ اور خوبصورت لوگ اُسکے گرد پہرنے لگے اور کہنے لگے ہمنے اس سے بہتر عمارت نہین دیکھی مگر ایک اینٹ کیجگہ خالی ہے اور مین وہی اینٹ ہون (جس سے نبوت کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہو گا) **عن** همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة عن رسول الله صلعم فذكر احاديث منها وقال ابو القاسم صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل ابتنى بيوتا فاحسنها واجملها واكملها الا موضع لبنة من زاوية من زواياها فجعل الناس يطوفون به ويعجبهم البنيان فيقولون الا وضعت ههنا لبنة فيتم بنيانك فقال محمد صلى الله عليه وسلم فكنت انا اللبنة

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال جو مجھسے
پہلے ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گہر بنائے اور اُنکو زیب دیا اور آرایش دی اور پورا کیا مگر
ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہہ چھوڑ دی اب لوگ اوس کے گرد پھرنے لگے اور اُنکو وہ عمارت پسند آئی وہ
کہنے لگے مکان والے سے تو نے کیا اینٹ یہان کیون نہی رکھدی ہوتی تو تیری عمارت پوری ہو جاتی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اینٹ مین ہون عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاۗءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ
اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِیَةٍ مِّنْ زَوَایَاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ
هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا
اسمین یہ ہے کہ مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم الانبیا ہون عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ النَّبِیِّیْنَ فَذَکَرَ نَحْوَهٗ ترجمہ ابوسعید سے ایسی
ہی روایت ہے عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَاۗءِ کَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَکْمَلَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ
مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ
جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاۗءَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ترجمہ جابر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبرون کی مثال اُس شخص کی مثال ہے جس نے
ایک گہر بنایا اُسکو پورا کیا اور تمام کیا پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگون نے اُسکے اندر جانا شروع
کیا اور لگے تعجب کرنے اور کہنے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا مین اُس اینٹ کی جگہہ ہوا
مین آیا اور پیغمبرون کو ختم کر دیا عَنْ سُلَیْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ بَدَلَ اَتَمَّهَا
اَحْسَنَهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین پورا کیا کے بدلے آرایش دیا ہے باب
اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَحْمَةَ اُمَّةٍ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا جب کسی امت پر اللہ تعالی کی مہر ہوتی
ہے تو اُسکا پیغمبر اُس کے سامنے گذر جاتا ہے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا
فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَکَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَکَهَا

وَهُوَ يَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِيْنَ كَذَّبُوْهُ وَعَصَوْا اَمْرَهُ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ جب کسی اُمت پر رحم کرتا ہے تو اُسکا نبی امت کی ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی اُمت کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور جب کسی اُمت کی تباہی چاہتا ہے تو اسکو ہلاک کرتا ہے اوس کے نبی کے سامنے اور نبی اوسکی تباہی سے خوش ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا

باب اِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهٖ حوض کوثر کا بیان

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر (یعنے آگے جاکر تمہارے آنیکا منتظر رہونگا اور تمہارے پلانیکا سامان درست کرونگا) **ف** قاضی عیاض نے کہا حوض کوثر کی حدیثیں صحیح ہیں اور انپر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اسکو متعدد صحابہ نے یہانتک کہ وہ درجہ تواتر کو پہنچ گئی ہیں (نودی) **عَنْ** جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنَنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيْدُ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِنِّيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِيْ ترجمہ ابو حازم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر جو وہاں آوے گا وہ اُس حوض میں سے پیئے گا اور جو پیئے گا اُس میں سے پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہوگا اور جہنم سے نجات پانیکے بعد اس صورت میں کبھی پیاسا نہ ہوگا اور بعضوں نے کہا اُس حوض میں سے وہی پیئے گا جس کے لیے جہنم سے نجات لکھی گئی یا اگر اُس حوض میں سے پیکر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جاویگا تو اوسکو پیاس کا عذاب نہ ہوگا بلکہ اور عذاب ہوگا (نووی) **ف** اور میرے سامنے کچھ لوگ آوینگے جنکو میں پہچانتا ہوں اور وے مجھکو پہچانتے

ہین پہیر وہ روک دئیے جاوینگے میرے پاس آنے سے مین کہونگا یہ میرے لوگ ہین جواب ملیگا تم نہین جانتے جو جو اُنہون نے کیا تمہارے بعد (یعنے کافر ہوگئے اور اسلام سے پہیر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلہ حضرت کی وفات کی بعد اسلام سے پہیر گئے تہے) مین کہونگا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا دین بدلدیا میرے بعد

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِیْ مَسِیْرَۃُ شَہْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَآءٌ وَمَآؤُہٗ اَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِیْحُہٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَآءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَا یَظْمَأُ بَعْدَہٗ اَبَدًا قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ حَتّٰی اَنْظُرَ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ وَسَیُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُوْنِیْ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ مِنِّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ وَاللّٰہِ مَا بَرِحُوْا بَعْدَکَ یَرْجِعُوْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِہِمْ قَالَ فَکَانَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰٓی اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُّفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی راہ ہی اور اوس کے چارون کونے برابر ہین یعنے طول اور عرض یکسان ہی اُسکا پانی چاندی سی زیادہ سفید ہی اور اُسکی بو مُشک سی بہتر ہے اور اسپر جو آبخورے رکہے ہین اُنکی گنتی آسمان کے تارون کے برابر ہے جو اسمین سے پییگا پہر کبہی پیاسا نہوگا عبد اللہ نے کہا اسما بنت ابی بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین حوض پر رہونگا دیکہونگا تم مین سے کون کون وہان آتے ہین اور کچہ لوگ میرے پاس آنے سے اٹکائے جاوینگے مین کہونگا اے پروردگار یہ لوگ میرے ہین میری اُمت کے ہین جواب ملیگا تمکو معلوم نہین جو کام اونہون نے تمہارے بعد کیے قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹہیرے ایڑیون پر لوٹ گئے (اسلام سے پہرگئے ان لوگون مین خارجی بہی داخل ہین جو حضرت علی مرتضی کے ساتھ سے الگ ہوگئے اور مسلمانوں کو کافر سمجہنے لگے اور وہ لوگ بہی داخل ہین جنہون نے حضرت کی وصیت پر عمل نکیا اور حضرت کی اہلبیت کو ستایا اور شہید کیا معاذ اللہ ابن ابی ملیکہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) کہتے تہے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہین ایڑیون پر لوٹ جانے سے یا دین مین فتنہ ہونے سے عَنْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ بَیْنَ ظَہْرَانَیْ اَصْحَابِہٖ اِنِّیْ عَلَی الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ یَّرِدُ عَلَیَّ مِنْکُمْ فَوَاللّٰہِ لَیُقْتَطَعَنَّ دُوْنِیْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَیْ رَبِّ

مِنّیْ وَمِنْ اُمَّتِیْ فَیَقُوْلُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَکَ مَازَالُوْا یَرْجِعُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِھِمْ ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے
فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کرونگا کون کون تم میں سے آتے ہیں قسم خدا کی بعض لوگ
میرے پاس آنے سے روک جاوینگے میں کہوں گا اے رب یہ میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں پروردگار
فرماویگا تجھکو معلوم نہیں اونہوں نے جو کام کیے تیرے بعد ہمیشہ پہرتے رہے دین سے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ آپ کو وفات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال تمام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالی ہی
کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے اعمال مجھپر پیش ہوتے ہیں اس
سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ تفصیلی **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ
کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَذْکُرُوْنَ الْحَوْضَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِکَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَلَمَّا کَانَ یَوْمًا مِّنْ ذٰلِکَ وَالْجَارِیَۃُ تَمْشُطُنِیْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اَیُّھَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِیَۃِ اسْتَاْخِرِیْ عَنِّیْ قَالَتْ اِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ یَدْعُ النِّسَاءَ
فَقُلْتُ اِنِّیْ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَکُمْ فَرَطٌ عَلَی الْحَوْضِ فَاِیَّایَ
لَا یَاْتِیَنَّ اَحَدُکُمْ فَیُذَبُّ عَنِّیْ کَمَا یُذَبُّ الْبَعِیْرُ الضَّالُّ فَاَقُوْلُ فِیْمَ ھٰذَا
فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ سُحْقًا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ سے روایت
ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا ایک روز
چھوکری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو یہ سنکر
میں نے چھوکری سے کہا سرک جا میرے پاس سے وہ بولی آپنے مردوں کو بلایا ہے نہ عورتوں کو میں نے کہا لوگوں
میں میں داخل ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر تو تم ہوشیار
ہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر ہٹایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ ہٹایا جاتا ہے میں
کہونگا یہ کیوں ہٹائے جاتے ہیں جواب ملیگا تمہیں معلوم نہیں . . . . . . اونہوں نے نئی نئی
باتیں نکالیں تمہارے بعد طرح طرح کی بدعتیں اعتقاد اور عمل میں تو میں کہونگا دور ہو
عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ تُحَدِّثُ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ
وَھِیَ تَمْتَشِطُ اَیُّھَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا شِطَتِھَا کُفِّیْ رَاْسِیْ بِنَحْوِ حَدِیْثِ بُکَیْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کرا رہی تھیں انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر آخیر تک عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَّكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِي الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا اور گواہ ہونگا اور قسم خدا کی میں حوض کو اسوقت دیکھ رہا ہوں اور مجھکو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں ہیں یا زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچ میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو **ف** اور دنیا کیواسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو مسلمانوں نے حضرت کی چند روز بعد ہی ایسے کام شروع کیے اور آپس میں پھوٹ کی بنا ڈالی معاویہ حضرت علی مرتضے سے لڑے اور یزید پلید نے خاندان نبوت کو تباہ کیا اور حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا اور فتنوں کی تار بندھ گئی اُس روز سے آجتک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکھٹے نہیں ہوئے آخر کافر موقع پاکر اونپر غالب ہوے اور اُن کی قوت خاک میں مل گئی عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهٗ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّيْ لَسْتُ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا وَتَقْتَتِلُوْا فَتَهْلِكُوْا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ اٰخِرَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر اور اُس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے ایلہ سے جحفہ تک یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایلہ مدینہ سے پندرہ منزل پر ہے اور جحفہ سات منزل پر ہے مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں

دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں اٹنے نہ لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقبہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولانازعن اقواما ثم لاغلبن علیھم فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا اپیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پھر میں غالب ہونگا اور عرض کرونگا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں جواب ملیگا تم نہیں جانتے انہوں نے جو نئی باتیں کیں تمہارے بعد عن الاعمش بھذا الاسناد ولم یذکر اصحابی اصحابی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث الاعمش وفی حدیث شعبۃ عن مغیرۃ سمعت ابا وائل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو حدیث الاعمش ومغیرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن حارثۃ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضہ ما بین صنعاء والمدینۃ فقال لہ المستورد الم تسمعہ قال الاوانی قال لا فقال المستورد تری فیہ الانیۃ مثل الکواکب ترجمہ حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے حوض میرا اتنا بڑا ہے جیسے صنعا سے مدینہ تک ایک مہینہ کی راہ مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح عن حارثۃ بن وھب الخزاعی یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول وذکر الحوض بمثلہ ولم یذکر قول المستورد وقولہ ترجمہ وہی جو گذرا اسمیں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلعم ان امامکم حوضا ما بین ناحیتیہ کما بین جربا واذرح ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جسکے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہوگا جیسا جربا اور اذرح میں ہے عن ابن عمر عن النبی صلعم قال ان امامکم حوضا کما بین جربا واذرح وفی روایۃ ابن مثنی حوضی ترجمہ وہی جو گذرا عن عبید اللہ بھذا الاسناد مثلہ وزاد وقال عبید اللہ فسالتہ فقال قریتین بالشام بینھما مسیرۃ ثلاث لیال وفی حدیث ابن بشر ثلاثۃ ایام ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جربا اور اذرح کیا ہیں انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ کا فاصلہ ہے یا تین رات کا عن

ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضا کما بین جرباء واذرح فیہ اباریق کنجوم السماء من وردہ فشرب منہ لم یظمأ بعدہا ابدا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء سے اذرح اوس مین کوزے ہین آسمان کے تارون کیطرح جو وہان آویگا اور سمین سے پیئیگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا عن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ما آنیۃ الحوض قال والذی نفس محمد بیدہ لآنیتہ اکثر من عدد نجوم السماء وکواکبہا الا فی اللیلۃ المظلمۃ المصحیۃ آنیۃ الجنۃ من شرب منہا لم یظمأ آخر ما علیہ یشخب فیہ میزابان من الجنۃ من شرب منہ لم یظمأ عرضہ مثل طولہ ما بین عمان الی ایلۃ ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل ترجمہ ابوذر غفاری سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ حوض کے برتن کیسے ہین آپنے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین محمد کی جان ہے اوس حوض کے برتن آسمان کے تارون سے زیادہ ہین اور کس رات کی تارے اوس رات کے جو اندھیری بے بدلی کے ہو وہ جنت کے برتن ہین جو اوس مین پیئیگا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہان اخیر نہین ہے) اوس حوض مین بہشت کے دو پرنالے بہتے ہین جو اس مین سے پیئے پیاسا نہ ہو اسکا طول اور عرض برابر ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونون شام کے شہر ہین) اسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید ہی اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے عن ثوبان ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لبعقر حوضی اذود الناس لاہل الیمن اضرب بعصای حتی یرفض علیہم فسئل عن عرضہ فقال من مقامی الی عمان وسئل عن شرابہ فقال اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والاخر من ورق ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اپنے حوض کے کنارے پر لوگون کو ہٹاتا ہونگا یمن والون کے لیے مین اپنی لکڑی سے مارونگا یہان تک کہ یمن والون پر اسکا پانی بہ آویگا (اس سے یمن والون کی بڑی فضیلت نکلی انہون نے دنیا مین حضرت صلعم کی مدد کی اور دشمنون سے بچایا پس حضرت صلعم بھی آخرت مین انکی مدد کرینگے اور سب سے پہلے حوض کو ترسے وہ پئین گے) پھر پوچھا گیا آپ سے اوس حوض کا عرض کتنا ہے آپ نے فرمایا جیسے یہان سے عمان پھر پوچھا گیا اوسکا پانی کیسا ہے آپنے فرمایا دودہ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ

میٹھا ہے دو پرنالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جنکو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پرنالہ سونیکا ہے اور ایک چاندی کا عَن قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کے کنارے پر ہونگا عَن ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ هٰذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ اُنْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْاِبِلِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنے کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں عَن اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا عَن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الْاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اسمیں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں عَن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتّٰى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَاَقُولَنَّ اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آوینگے جو دنیا میں میرے ساتھ ہے جب میں انکو دیکھ لونگا اور وہ میرے سامنے کردیے جاوینگے تو الگ کیے جاوینگے میرے پاس آنے سے میں کہونگا ای پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب جواب ملیگا تم نہیں جانتے جو انہوں نے نئے گل کھلایا تمہارے بعد عَن اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اسکے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں عَن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا

صنعا اور مدینہ کے بیچ مین ہی عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ غَیْرَ اَنَّھُمَا شَکَّا
فَقَالَا اَوْ مِثْلُ مَا بَیْنَ الْمَدِیْنَۃِ وَعَمَّانَ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَۃَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْ حَوْضِیْ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس مین راوی کو شک ہے کہ یون کہا جتنا مدینہ اور صنعا مین ہی یا جتنا مدینہ اور عمان مین
ہے عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُرٰی فِیْہِ اَبَارِیْقُ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ کَعَدَدِ
نُجُوْمِ السَّمَآءِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اوس حوض پر چاندی اور
سونے کے کوزے دیکھیگا جتنے آسمان کے تارے ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَہٗ وَزَادَ اَوْ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَآءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ
ابْنِ سَمُرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنِّیْ فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا
بَیْنَ طَرَفَیْہِ کَمَا بَیْنَ صَنْعَآءَ وَاَیْلَۃَ کَاَنَّ الْاَبَارِیْقَ فِیْہِ النُّجُوْمُ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تمہارا پیش خیمہ ہون گا حوض پر اوسکے دونون کنارون
مین اتنا فاصلہ ہی جیسے صنعا اور ایلہ مین اور اوس کے آبخورے تارون کیطرح ہین عَنْ عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ مَعَ غُلَامِیْ نَافِعٍ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَہٗ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَتَبَ اِلَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَی
الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع
کے ساتھ ایک خط بہیجا جسمین لکھا تھا بیان کرو مجھسے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون
نے جواب مین لکھا مین نے سنا ہی آپ سے آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض پر باب
اِکْرَامِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِتَالِ الْمَلٰٓئِکَۃِ مَعَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرشتون کا آپکے
ساتھ ہوکر لڑنا عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَیْتُ عَنْ یَمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ
شِمَالِہٖ یَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا ثِیَابُ بَیَاضٍ مَا رَاَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ یَعْنِیْ جِبْرَئِیْلَ وَ
مِیْکَآئِیْلَ عَلَیْھِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ یَوْمَ
اُحُدٍ عَنْ یَّمِیْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَنْ یَّسَارِہٖ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا ثِیَابٌ بِیْضٌ
یُقَاتِلَانِ عَنْہُ کَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَاَیْتُھُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے
مین نے اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے اور بائین طرف دو شخصونکو دیکھا جو سفید

کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اسکے بعد مین نے انکو دیکھا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے اللہ تعالی نے آپکو عزت دی ان فرشتون کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتون کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا باب شجاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی شجاعت کا بیان عن انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس وکان اجود الناس وکان اشجع الناس ولقد فزع اھل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق ناس قبل الصوت فتلقاھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راجعا وقد سبقھم الی الصوت وھو علی فرس لابی طلحۃ عری فی عنقہ السیف وھو یقول لم تراعوا لم تراعوا قال وجدناہ بحرا او انہ لبحر قال وکان فرسا یبطا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے ایک رات مدینہ والون کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنیکا) جدہر سے آواز آرہی تھی ادہر لوگ چلے راہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگون سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لیگئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لیگئے تھے آواز کیطرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے مین تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہین کچھ ڈر نہین آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا اہٹہا تہا یہ تھی آپ کی سواری کی برکت تھی کہ وہ تیز ہو گیا عن انس قال کان بالمدینۃ فزع فاستعار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحۃ یقال لہ مندوب فرکبہ فقال ما راینا من فزع وان وجدناہ لبحرا ترجمہ انس سے روایت ہے مدینہ والون کو ڈر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا اوس پر سوار ہوئے اور فرمایا ہمنے تو کوئی خوف کیوجہ نہین دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کیطرح دیکھا عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیث ابن جعفر قال فرسا لنا ولم یقل لابی طلحۃ وفی حدیث خالد عن قتادۃ سمعت انسا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب جودہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکی سخاوت کا بیان عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر وکان اجود ما یکون فی شھر رمضان ان جبرئیل علیہ السلام کان یلقاہ فی کل سنۃ فی رمضان حتی ینسلخ فیعرض علیہ رسول اللہ صلعم القرآن فاذا لقیہ جبرئیل کان رسول اللہ صلعم اجود بالخیر من الریح المرسلۃ ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ مال دینے مین سخی تھے اور سب وقتون سے زیادہ آپکی سخاوت رمضان کے مہینے مین ہوتی اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر سال رمضان مین آپ سے ملتے اخیر مہینے تک آپ اون کو قرآن سناتے جب جبریل آپ سے ملتے اسوقت آپ چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے مین (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت مین زیادہ سخاوت کرنا چاہیے) عن الزهري بهذا الاسناد نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب حسن خلقه صلى الله عليه وسلم آپکے اخلاق کا بیان

عن انس بن مالك قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين والله ما قال لي افا قط ولا قال لي لشيء لم فعلت كذا وهلا فعلت كذا زاد ابو الربيع ليس مما يصنعه الخادم ولم يذكر قوله والله ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھکو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان مین) اور نہ کبھی یہ کہا تو نے یہ کام کیون کیا یا یہ کام کیون نکیا جو خادم کو کرنا چاہیے تھا عن انس بمثله ترجمہ وہی جو گذرا عن انس قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اخذ ابو طلحة بيدي فانطلق بي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان انسا غلام كيس فليخدمك قال فخدمته في السفر والحضر والله ما قال لي لشيء صنعته لم صنعت هذا هكذا ولا لشيء لم اصنعه لم لم تصنع هذا هكذا ترجمہ انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپکے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت مین رہیگا انس نے کہا پھر مین نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر مین قسم خدا کی آپنے کسی چیز کو جو مینے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیون کی اور جسکو نہ کیا اوس کے لیے یہ نہین فرمایا تو نے کیون نہ کیا عن انس قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم تسع سنين فما اعلمه قال لي قط لم فعلت كذا وكذا ولا عاب علي شيئا قط ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک مین نہین جانتا آپنے کبھی مجھسے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیون کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی عن انس كان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا فارسلني يوما لحاجة فقلت والله لا اذهب وفي نفسي ان اذهب لما امرني به نبي

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلَی الصِّبْیَانِ وَھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ اَذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنَسٌ وَاللّٰہِ لَقَدْ خَدَمْتُہٗ تِسْعَ سِنِیْنَ مَا عَلِمْتُہٗ قَالَ لِشَیْءٍ صَنَعْتُہٗ لِمَ فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا اَوْ لِشَیْءٍ تَرَکْتُہٗ ھَلَّا فَعَلْتَ کَذَا وَکَذَا ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ ملنسار تھے ایکدن آپ نے مجھے ایک کام پر جانیکو کہا مین نے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤن گا لیکن میرے دلمین یہی تہا کہ جاؤن (لڑکپن کے قاعدہ پر مین نے ظاہر مین انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم دیتے ہین آخر مین نکلا یہانتک کہ مجکو لڑکے ملے جو بازار مین کہیل رہے تھے ایک ہی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن تہامی مین نے آپکی طرف دیکہا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے انیس (یہ تصغیر ہے انس کی پیار سے آپ نے فرمایا) تو وہان گیا جہان مین نے حکم دیا تہا مین نے عرض کیا جی ہان جاتا ہون یا رسول اللہ انس نے کہا قسم خدا کی مین نے نو برس تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہین کہ کسی کام کے لیے جسکو مین نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیون کیا یا کسی کام کو مین نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیون نہین کیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا ۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ اچھی عادتین رکہتے تھے

بَابٌ فِیْ سَخَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا ۔ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے نہین نہ فرمایا (بلکہ دیدی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ بِمِثْلِہٖ سَوَاءً ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاِسْلَامِ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاہُ قَالَ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَاَعْطَاہُ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَرَجَعَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَقَالَ یَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ عَطَاءً لَا یَخْشَی الْفَاقَۃَ ۔ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہین ہوا جو آپ نے نہ دی ہو ایک شخص آپکے پاس آیا آپ نے اسکو دو پہاڑون پر بکریان دیدین (یعنی

اتنی بکریاں تہیں کہ دو پہاڑون کے بیچ مین جو جاری ہوتی ہین وہ بہر گئی تہی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ پہر احتیاج کا ڈر نہین رہتا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے مین اختلاف نہین ہے لیکن زکوۃ کا مال انکو دینے مین اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ زکوۃ اور بیت المال مین سے انکو دینا درست ہے اور کافرون کو تالیف قلوب کے لیے زکوۃ مین سے دینا درست نہین نہ اور مالون مین سے کیونکہ اب اللہ تعالی نے عزت دی اسلام کو کافرون کے ملانے کی ضرورت نہ رہی اور بعضون نے سوا زکوۃ کے اور مالون مین سے انکو دینا درست کہا ہے انتہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنَمًا بَیْنَ جَبَلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَیُعْطِیْ عَطَاءً مَا یَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْہَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونون پہاڑون کے بیچ کی بکریان مانگین آپ نے اسکو دیدین وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچہ دیتے ہین کہ محتاجی کا ڈر نہین رہتا انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پہر بہی مسلمان نہین ہوتا یہانتک کہ اسلام اسکے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہو جاتا **ف** بعض نسخون مین فَمَا یُسْلِمُ کے بدلے فَمَا یُمْسِیْ ہے یعنی ایک رات بہی نہین گذرتی تہی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کیوجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام اوس کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ بہتر ہوتا عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزْوَۃَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّۃَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاقْتَتَلُوْا بِحُنَیْنٍ فَنَصَرَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ دِیْنَہٗ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ مِائَۃً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَۃً ثُمَّ مِائَۃً قَالَ ابْنُ شِہَابٍ فَحَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللّٰہِ لَقَدْ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَانِیْ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَیَّ فَمَا بَرِحَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا پہر آپ سب مسلمانون سمیت جو آپ کے ساتہ تہے نکلے وہ حنین مین لڑے اللہ تعالے نے اپنے

دین کی مدد کی اور مسلمانون کی اوسدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو سو اونٹ دیئے پہر سو
دیے پہر سو دیے صفوان نے کہا قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھکو جو دیا اور آپ سب لوگون سے
زیادہ میری نگاہ مین برے تھے آپ ہمیشہ مجھکو دیتے رہے یہانتک کہ سب لوگون سے زیادہ آپ میری نگاہ مین محبوب
ہو گئے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ
الْبَحْرَيْنِ لَأَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَّجِيْءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَتْ
لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ
مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِيْ عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا ترجمہ جابر رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آویگا تو میں
تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا اور دونون ہاتھون سے اشارہ کیا (یعنے تین لپ بھر کر) پھر آپ کی
وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق کے پاس آیا آپکے بعد انہون نے ایک منادی
کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اسکا قرض آپ پر
آتا ہو تو وہ آدے یہ سنکر مین کہڑا ہوا اور مین نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے وعدہ کیا تہا کہ اگر
بحرین کا مال آویگا تو تجھکو اتنا دونگا اور اتنا اور اتنا یہ سنکر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھرا پھر مجھسے کہا
اسکو گن مین نے گنا تو وہ پانسو نکلے ابو بکر نے کہا اسکا دونا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے) عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ مَالٌ مِّنْ
قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ
أَوْ كَانَتْ لَهٗ قِبَلَهٗ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ**
رَحْمَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّبْيَانَ وَالْعِيَالَ وَتَوَاضُعِهٖ وَفَضْلِ ذٰلِكَ آپکی شفقت کا بیان
جو بچون بالون پر تہی اور آپکی فضیلت عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهٗ بِاسْمِ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَفَعَهٗ
إِلٰى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةِ قَيْنٍ يُّقَالُ لَهٗ أَبُوْ سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَأْتِيْهِ وَاتَّبَعْتُهٗ فَانْتَهَيْنَا إِلٰى أَبِيْ سَيْفٍ

وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيْرِهٖ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهٗ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا وَاللّٰهِ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام مین نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابوسیف تھا آپ ایک روز چلے ابوسیف کے پاس مین بھی آپکے ساتھ گیا جب ابوسیف کے گھر پر پہونچے تو وہ اپنی دھونکنی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھوئین سے بھر گیا تھا مین دوڑکر آپکے آگے گیا اور مین کہا اے ابوسیف ذرا ٹھیر جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے وہ ٹھیر گیا آپنے بچے کو بلایا اور اپنے سے چپٹا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ فرمایا انس نے کہا مین نے اوس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم چھوڑ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ دیکھکر آپ کی آنکھون سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہین کہتے سوا اوس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنے اوسکی تعریف کرتے ہین اور صبر کی دعا مانگتے ہین) قسم خدا کی اے ابراہیم تیرے سبب سے رنج مین ہین **فائدہ** معلوم ہوا کہ اولاد کے مرنے سے پیغمبرون کو بھی صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف رونا اور رنج کرنا منع نہین ہے۔

عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضَعًا لَّهٗ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهٗ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهٗ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے مین نے کسیکو بال بچون پر اتنی شفقت کرتے نہین دیکھا جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے آپکے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام دودھ پیتے تھے مدینہ کے عوالی مین (عوالی کچھ گاؤن تھے مدینہ کے پاس) آپ جایا کرتے اور

ہم آپکے ساتھ ہوتے پھر اناکے گھر تشریف لیجاتے وہاں دہواں ہوتا کیونکہ اناکا خاوند لوہار تھا آپ
بچے کو لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابرہیم علیہ السلام نے وفات پائی
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اوس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اسکو دو
انائیں ملی ہیں جو جنت میں اوس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلاوینگی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالُوْا
لٰكِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ
الرَّحْمَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِّنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرب
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو وہ بولے ہاں پھر
بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ تعالی نے تمہارے
دل سے رحم نکال لیا ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِّنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار کر رہے تھے امام حسن علیہ السلام کو تو بولا یا رسول ہمارے دس بچے ہیں
میں نے ان میں سے کسیکو پیار نہیں کیا آپ نے فرمایا جو رحم نہ کریگا بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور
ضعیفوں پر خدا بھی اوس پر رحم نہ کریگا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نکریگا اللہ تعالی اوس پر رحم نہ کریگا **عَنْ** جَرِيْرٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب
كَثْرَةِ حَيَائِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپکی حیا اور شرم کا بیان **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ
يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِهَا وَكَانَ
اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِیْ وَجْهِهٖ **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں اوس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے

تو ہم اوسکی نشانی آپکے چہرے سے پہچان لیتے رف لیکن حیا کی وجہ سے آپ بیان ہی نہ کرتے یہ وہ حیا ہی
جو اخلاق حسنہ مین سے ہے اور جو ایمان کا جز ہے عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
حِیْنَ قَدِمَ مُعَاوِیَۃُ الْکُوْفَۃَ فَذَکَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا
وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا قَالَ
عُثْمَانُ حِیْنَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِیَۃَ الْکُوْفَۃَ ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس گئے
جب معاویہ کوفہ مین آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بدزبان تہے اور نہ بدزبانی
کرتے تہے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین بہتر وہ لوگ ہین جنکے خلق اچہے ہین
فائدہ حسن خلق صفت ہے انبیا کی اور اولیا کی حسن بصری علیہ الرحمۃ نے کہا حسن خلق کیا ہے سلوک
کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی لوگون سے ملنا قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگون سے
اچہی طرح ملے محبت رکہے انپر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہین تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت
مین کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نکرے مواخذہ اور غضب کو چہوڑ دیوے طبری نے کہا سلف
کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسبی ہوتا ہے قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعضی صفات اوسکی
خلقی ہوتے ہین اور بعضی کسب سے حاصل ہو جاتی ہین انتہی عَنِ الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ
مِثْلَہٗ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا بَابُ تَبَسُّمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحُسْنِ عِشْرَتِہٖ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ
سَمُرَۃَ اَکُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ کَثِیْرًا کَانَ لَا یَقُوْمُ مِنْ
مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ الصُّبْحَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَکَانُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ
فَیَاْخُذُوْنَ فِیْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ فَیَضْحَکُوْنَ وَیَتَبَسَّمُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ سماک بن حرب
سے روایت ہے مین نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بیٹہا کرتے تہے اونہون نے کہا ہان
بہت بیٹہا کرتا تہا آپ جہان فجر کی نماز پڑہتے وہان سے نہ اوٹہتے آفتاب نکلنے تک (اور ذکر الٰہی کیا کرتے
یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے) جب آفتاب نکلتا تو آپ اوٹہتے اور لوگ باتین کرتے اور
جاہلیت کے کامون کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے یعنے بغیر آواز کے ہنستے بَابُ رَحْمَتِہٖ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ آپکا عورتون پر رحم کرنے کا بیان عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ وغلام اسود یقال لہ انجشۃ یحدو فقال لہ رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا انجشۃ رویدک سوقا بالقواریر ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تہے اور ایک حبشی غلام جسکا نام انجشہ تہا گاتا تہا آپنے فرمایا اے انجشہ آہستہ
آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک فائدہ یہ غلام خوش آواز تہا اور دستور
ہے کہ اونٹ سرود سے مست ہو جاتے ہیں اور جلد چلتے ہیں عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے آپنے یہ حدیث
فرمائی اور بعضے اہل حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑہتا جاتا تہا حضرت صلعم ڈرے
کہ مبادا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثیر ہو جاوے اور انکا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اسواسطے منع فرمایا نووی نے
کہا عرب کی مثل ہے الغناء رقیۃ الزنا یعنی سرود منتر ہے زنا کا عن انس بنحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن انس ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتی علی ازواجہ وسواق یسوق بہن یقال لہ
انجشۃ فقال ویحک یا انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر قال ابو قلابۃ تکلم رسول اللّٰہ صلعم بکلمۃ لو تکلم بعضکم بہا
لعبتموہا علیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بی بیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے
والا انکے اونٹوں کو ہانک رہا تہا جسکا نام انجشہ تہا آپنے فرمایا خرابی ہو تیری ای انجشہ آہستہ لے چل شیشوں
کو یعنے عورتوں کو بوجہ نزاکت کے انکو شیشہ فرمایا ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی بات
فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کہیل سمجہو عن انس بن مالک قال کانت ام سلیم مع نساء
النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم وہو یسوق بہن سواق فقال نبی اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ای
انجشۃ رویدا سوقک بالقواریر ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بی بیوں کے ساتہ تہیں اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکا رہا تہا آپ نے فرمایا اے انجشہ آہستہ
لے چل شیشوں کو عن انس قال کان لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حاد حسن الصوت
فقال لہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رویدا یا انجشۃ لا تکسر القواریر یعنی ضعفۃ النساء
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گانیوالا خوش آواز تہا جو اونٹ ہانکنے وقت
گاتا تہا آپنے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجشہ مت توڑ شیشوں کو یعنے ناتوان عورتوں کو تکلیف مت
دی عن انس عن النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم ولم یذکر فیہ حاد حسن الصوت ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا باب تقربہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الناس وتبرکہم بہ وتواضعہ لہم

آپکا برتاؤ لوگون سے اور تواضع **عن** انس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا صلى الغداة جاء خدم المدينة بآنيتهم فيها الماء فما يؤتى باناء الا غمس يده
فيه وربما جاءه في الغداة الباردة فيغمس يده فيها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ کے خادم اپنے برتنون مین پانی لیکر آتے پھر جو برتن
آپکے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اوس مین ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن مین بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ
ڈبوتے **ف** برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیمارونکو پلاتے ہون شفا کے لیے **عن** انس قال
لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحلاق يحلقه واطاف به اصحابه فما يريدون
ان تقع شعرة الا في يد رجل **ترجمہ** انس سے روایت ہے مین نے دیکھا حجام انکا سر بنا رہا تھا اور اصحاب
آپکے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پہ نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ مین گرے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپکے آثار شریف سے
برکت لیتے تھے۔ اس مین کوئی شک نہین کہ انبیا اور صالحین کے آثار متبرک ہین اور ان سے برکت لینا درست
ہے پر جاہلون کیطرح افراط اور تفریط نہ کرے اور جو باتین بدعت یا شرک ہین ان سے بچا رہے **عن**
انس ان امرأة كان في عقلها شيء فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة فقال يا ام فلان
انظري اي السكك شئت حتى اقضي لك حاجتك فخلا معها في بعض الطرق حتى
فرغت من حاجتها **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک عورت کے عقل مین فتور تھا اس نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگون کے سامنے نہین کہہ سکتی) آپنے فرمایا اے
ہان فلانے کی (یعنے اسکا نام لیا) اچھا کوئی گلی دیکھ لے مین تیرا کام کردونگا پھر آپنے اوس کے پاس
سے تنہائی کی یہانتک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی **فائدہ** یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی جیسی عورت
کے ساتھ بلکہ راہ مین آپ سڑک سے ہٹکر کھڑے ہوئے اور اسکی بات سن لی اور جواب دیدیا حاکم کو بھی
لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے **باب** ترك الانتقام الا لله تعالى
آپ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کیواسطے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها
قالت ما خير رسول الله صلى الله عليه وسلم بين امرين الا اخذ ايسرهما ما لم يكن
اثما فان كان اثما كان ابعد الناس منه وما انتقم رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفسه

اِلَّا اَنْ تُنْتَهَکَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپنے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھکر اس سے دور رہتے اور کبھی آپنے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اسکو سزا دیتے عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْاٰخَرِ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اختیار دیا گیا دو کاموں میں تو آپنے آسان کام کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا نِيْلَ مِنْهُ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے نقصان پہنچایا اسکا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں خلل ڈالا تو خدا کے واسطے بدلہ لیا یعنی شرعی حدوں میں جیسے چوری میں ہاتھ کاٹا زنا میں کوڑے لگائے یا سنگسار کیا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب طِيْبِ رِيْحِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْنِ مَسِّهٖ

آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر جانیکو نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا سامنے کچھ بچے آئے آپنے ہر ایک بچہ کے رخسار پر

ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا **ف** نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگا دیں اور اسپر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں **عن** انس قال انس ما شممت عنبرا قط ولا مسكا ولا شيئا اطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا مسست شيئا قط ديباجا ولا حريرا الين مسا من رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیبا نہ حریر اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسے نرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک جسم میں تھی **عن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ازهر اللون كان عرقه اللؤلؤ اذا مشى تكفأ ولا مسست ديباجة ولا حريرة الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكة ولا عنبرة اطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینا مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈالکر یا ادہر اودہر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے ازہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیونکہ یہ مغرور کی صفت ہے قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباج اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی

باب طيب عرقه صلى الله عليه وسلم والتبرك به آپ کے پسینے کا خوشبودار اور متبرک ہونا **عن** انس بن مالك قال دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم فقال عندنا فعرق وجاءت امي بقارورة فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قالت هذا عرقك نجعله في طيبنا وهو من اطيب الطيب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کر رہی ہے

وہ بولی آپ کا پسینا ہی جسکو ہم اپنے خوشبو مین شریک کرتے ہین اور وہ سب سے بڑہکر خود خوشبو ہی عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ
فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاَتَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَائِمٌ فِي بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيمٍ
عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو
بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم
کے گہر مین جاتے اور اونکے بچہونے پر سورہتے وہ وہان نہین ہوتین ایکدن آپ تشریف لائے اور
اون کے بچہونے پر سورہے وہ آئین تو لوگون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گہر مین تمہارے
بچہونے پر سورہے ہین یہ سنکر وہ آئین دیکہا تو آپ کو پسینا آیا ہے اور آپ کا پسینا چمڑے کے بچہونے پر
جمع ہوگیا ہے ام سلیم نے اپنا ڈبہ کہولا اور یہ پسینا پونچ پونچ کر شیشیون مین بہرنے لگین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم گہبراکر اوٹہ بیٹہے اور فرمایا کیا کرتی ہے اے ام سلیم انہون نے کہا یا رسول اللہ
یہ برکت کی لیے ہم لیتے مین اپنے بچون کے لیے آپنے فرمایا تو نے ٹہیک کیا اور یہ گذر چکا کہ ام سلیم آپکی
محرم تہین اور محرم کے پاس جانا اور وہان سورہنا درست ہی عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ
فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ الْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ
مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوفُ بِهِ طِيبِي ترجمہ ام سلیم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپکے لیے ایک کہال بچہا دیتین آپ اسپر سوتے اور آپ
کو پسینہ بہت آتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکہٹا کرتین اور خوشبو مین اور شیشیون مین ملا دیتین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلیم کیا کرتی ہے انہون نے کہا آپ کا پسینہ ہی جسکو مین خوشبو
مین ملاتی ہون عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَدَاةِ
الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا ام المومنین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے
دن مین وحی اوترتی آپ کی پیشانی سے پسینا نکلتا (وحی کی سختی سے) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ

ابن ہشام سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف یاتیک الوحی فقال احیانا یاتینی فی مثل
صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی ثم یفصم عنی وقد وعیتہ واحیانا تمثل ملک فی مثل صورۃ
الرجل فاعی ما یقول ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے آپ نے فرمایا کبھی تو ایسی آتی ہے جیسے گھنٹی کی جھنکار وہ مجھپر نہایت سخت
ہوتی ہے پھر موقوف ہوجاتی ہے جب کہ مین یاد کرلیتا ہون اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت مین
اور جو وہ کہتا ہے اسکو یاد کرلیتا ہون **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا نزل علیہ الوحی کرب لذلک وتربد وجھہ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپپر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھہ کیطرح ہوجاتا
(دوسری روایت مین ہے کہ آپ کا چہرہ وحی اوترتے وقت سرخ ہوتا نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی
ہے جو کدرت کے ساتھہ ہو اور تربد کے بھی یہی معنے ہین یا پہلے تربد ہوتا ہے پھر سرخی تو دونون روایتون مین
کوئی مخالفت نہین ہے) **عن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
نزل علیہ الوحی نکس راسہ ونکس اصحابہ رؤسھم فلما اتلی عنہ رفع راسہ **ترجمہ**
عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اوترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپکے اصحاب
بھی اپنے سرون کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہوجاتی تو آپ اپنا سر اوٹھاتے **باب** صفۃ شعرہ صلی
اللہ علیہ وسلم وصفاتہ وحلیتہ آپکے بالون کی تعریف اور آپکے حلیہ کا بیان **عن** ابن عباس
قال کان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤسھم وکان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے اہل
کتاب یعنی یہود اور نصاری اپنے بالون کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے لٹکتے ہوئے (یعنے مانگ نہین نکالتے
تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے طریق پر چلنا دوست
رکھتے تھے جس مسئلہ مین آپکو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنے بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہین تو جس باب مین کچھ
حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اوس باب مین اختیار کرتے) تو آپ بھی پیشانی پر بال لٹکانے لگے بعد اس
کے آپ مانگ نکالنے لگے **ف** نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اسکو وحی سے قاضی نے کہا لٹکانا بالون کا پیشانی
پر منسوخ ہو گیا اب وہ جائز نہین اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ وحی سے حاصل یہ ہے
کہ لٹکانا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اوائل اسلام مین
بمخالفت مشرکین جب اللہ تعالی نے اسلام کو غالب کر دیا اور اسکی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا اون کا خلاف کرنے
کا جیسے خضاب کے باب مین آیا ہے اور بعضون نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس بات
مین آپ کو کوئی حکم نہ آتا انتہی مختصرا **عن** ابن شهاب بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مربوعا بعيد ما بين
المنكبين عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه حلة حمراء ما رايت شيئا قط احسن
منه عليه الصلاة والسلام **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد
تھے آپ کے دونون مونڈھون مین زیادہ فاصلہ تھا یعنے سینہ چوڑا تھا بال بہت تھے کانون کی لو تک آپ
سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنے سکیا کا جس مین سرخ اور زرد لکیرین تھین) مین نے کسی کو آپ سے زیادہ خوب
صورت نہین دیکھا **عن** البراء قال ما رايت من ذي لمة احسن في حلة حمراء
من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين
ليس بالطويل ولا بالقصير قال ابو كريب له شعر **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے
کوئی بالون والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہین
دیکھا آپ کے بال مونڈھون تک پہنچتے تھے اور دونون مونڈھون مین فاصلہ تھا نہ لنبے تھے نہ ٹھنگنے
عن البراء يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس وجها واحسنه
خلقا ليس بالطويل الذاهب ولا بالقصير **ترجمہ** براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوبصورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے نہ لنبے تھے نہ بہت
ٹھنگنے **عن** قتادة قال قلت لانس بن مالك كيف كان شعر رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال كان شعرا رجلا ليس بالجعد ولا السبط بين اذنيه وعاتقه **ترجمہ**
قتادہ سے روایت ہے مین نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے انہون نے کہا میانہ تھے نہ بہت
گھونگر نہ بالکل سیدھے کانون و مونڈھون کے درمیان تک تھے **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں کے قریب تھے عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آدھے کانوں تک تھے عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈوری چھوٹے ہوئے ایڑیاں کم گوشت والی سماک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا بڑا منہ پھر شعبہ نے کہا اشکل العینین کیا ہے انہوں نے کہا دراز شگاف آنکھوں کے (پر یہ سماک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنے ہے کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی) شعبہ نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایڑی پر گوشت عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جریری سے روایت ہے میں نے ابو الطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحت دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے) امام مسلم نے کہا ابو الطفیل سنہ ۱۰۰ ہجری میں مرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے۔ **ف** وہ آخر تھے اصحاب کے انکے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے دنیا میں نہ رہا بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بابا رتن ہندی صحابی تھا جو سنہ ۶۰۰ ہجری میں ظاہر ہوا محض غلط اور جھوٹ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور اب کوئی زمین پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں نہیں رہا جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے نمکینی کے ساتھ میانہ قد تھے **باب** شَيْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آپ

کے بڑہاپے کا بیان عن ابن سیرین قال سئل انس ھل خضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال انہ لم یبلغ ذالک الخضاب ولکن قد کان رأی من الشیب الا قال ابن ادریس کانہ یقللہ وقد خضب ابوبکر وعمر
بالحناء والکتم ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہی انس سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونہوں نے کہا آپ کا آنا بڑہاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابوبکر اور عمر نے
خضاب کیا ہے مہندی اور وسمہ سے (نیل سے) عن ابن سیرین قال سألت انس بن مالک ھل
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضب قال لم یبلغ الخضاب قال کان فی لحیتہ
شعرات بیض قال قلت لہ اکان ابوبکر یخضب قال فقال نعم بالحناء والکتم
ترجمہ انس بن مالک سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا
آپ خضاب کی درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی داڑہی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے ابن سیرین نے کہا
کیا ابوبکر خضاب کرتے تھے اونہوں نے کہا ہاں حنا اور وسمہ سے عن محمد بن سیرین قال سألت
انس بن مالک اخضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لم یر من الشیب الا
قلیلا ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہی میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خضاب کیا ہی انہوں نے کہا آپکا بڑہاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا عن ثابت قال سئل انس
بن مالک عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو شئت ان اعد شمطات کن
فی رأسہ فعلت قال ولم یختضب وقد اختضب ابوبکر بالحناء والکتم واختضب
عمر بالحناء بحتا ترجمہ ثابت سے روایت ہی انس سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب
کیا تھا انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ کے سر کے سفید بال گن لیتا آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ
ابوبکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے عن انس بن مالک
قال یکرہ ان ینتف الرجل الشعرۃ البیضاء من رأسہ ولحیتہ قال ولم یختضب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الرأس نبذ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی انہوں نے کہا سر اور داڑہی کے سفید بال اوکہیڑنا مکروہ ہے لیکن حرام
نہیں ہے (نووی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں کیا آپ کی چہوٹی داڑہی میں جو نیچے
کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچہ سفیدی تہی اور کچہ کنپٹیوں پر اور کچہ سر میں عن المثنی بہذا الاسناد

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** انس انه سئل عن شيب النبي صلى الله عليه وسلم قال ما شانه الله ببيضاء ترجمہ انس سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑہاپے کا حال انھون نے کہا اللہ نے آپ کو نہین بدلا سفید یعنے سفید نہین کیا **عن** ابی جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه منه بيضاء ووضع زهير بعض اصابعه على عنفقته قيل له مثل من انت يومئذ قال ابري النبل واريشها ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچہ انگلیان چہوٹی ڈاڑہی پر رکھکر بتلائین لوگون نے ابو جحیفہ سے کہا اوسدن تم کیسے تھے اونہون نے کہا مین تیر مین پیکان لگاتا تہا اور پر لگاتا تہا **عن** ابی جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب كان الحسن بن علي يشبهه ترجمہ ابو جحیفہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپکا رنگ سفید تہا اور بوڑہے ہوگئے تھے اور امام حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام آپکے مشابہ تھے **ف** بعض روایتون مین ہے کہ امام حسن علیہ السلام کا اوپر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام حسین علیہ السلام کا نیچے کا حصہ غرض یہ دونون صاحبزادے ملکر تصویر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیا نے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونون صاحبزادون کو کیسے ظلم سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالی ہمکو دنیا مین آپکے اہل بیت کی محبت پر قائم رکہے اور آخرت مین اون کے غلامون مین حشر کرے آمین یا رب العلمین **عن** ابی جحيفة بهذا ولم يقولوا ابيض قد شاب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سماك قال سمعت جابر بن سمرة قال سئل عن شيب النبي صلى الله عليه وسلم قال كان اذا ادهن رأسه لم ير منه شيء واذا لم يدهن رئي منه ترجمہ سماک سے روایت ہے جابر بن سمرہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑہاپے کا حال انھون نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو کچہ سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی **ف** قاضی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا یا نہین تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہین کیا اور بعضون کا یہ ہے کہ کیا بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبہی رنگا بالون کو اور اکثر ترک کیا سو صحیح دونون روایتین صحیح ہین

باب اثبات خاتم النبوة مہر نبوت کا بیان **عن** جابر بن سمرة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط مقدم رأسه

وَلِحْيَتِهٖ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهٗ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيْرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ
رَجُلٌ وَجْهُهٗ مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَرَاَيْتُ الْخَاتَمَ
عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سر اور داڑہی کا آگے کا حصہ سفید ہوگیا تہا جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور
جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی اور آپ کی داڑہی بہت گہنی تہی ایک شخص بولا آپ کا
چہرہ تلوار کیطرح تہا یعنی لنبا جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کیطرح تہا اور گول تہا اور
مین نے نبوت کی مہر آپکے مونڈہے پر دیکہی جیسے کبوتر کا انڈا اسکا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تہا
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِيْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ
حَمَامٍ ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹہ پر نبوت کی مہر دیکہی جیسے
کبوتر کا انڈا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ
يَقُوْلُ ذَهَبَتْ بِيْ خَالَتِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِيْ
وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِيْ وَدَعَا لِيْ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ
فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ ترجمہ سائب بن یزید سے روایت ہے میری
خالہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بہانجا بیمار ہے آپنے میرے
سر پر ہاتہہ پہیرا اور برکت کی دعا کی پہر وضو کیا مین نے آپکے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پہر مین آپ کی
پیٹہ کے پیچہے کہڑا ہوا مین نے نبوت کی مہر دیکہی دونون مونڈہون کے بیچ مین جیسی گنڈی چہپر کٹ کی
یا حجلہ ایک جانور ہے اوس کے انڈے کیطرح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ قَالَ دُرْتُ خَلْفَهٗ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ
الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّاٰلِيْلِ ترجمہ عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپکے ساتہہ روٹی اور گوشت یا ثرید کہایا عاصم نے کہا مین
نے عبد اللہ سے پوچہا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا ہان اور تیرے لیے بہی پہر آپنے

پڑہی و استغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردون اور مومن عورتون
کے گناہ کی عبد اللہ کہا پہر مین آپکے پیچہے گیا تو مین نے نبوت کی مہر دیکہی دونون مونڈہون کے بیچ مین جنبی
ہڈی کے پاس بائین مونڈہے کے قریب چنگلی کیطرح اوسپر تل تہے مستون کیطرح **باب** قدر عمرہ صلی
اللہ علیہ وسلم آپ کی عمر کا بیان **عن** انس بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر ولیس بالابیض الامہق ولا بالآدم ولا بالجعد
القطط ولا بالسبط بعثہ اللہ علی راس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ
عشر سنین وتوفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ ولیس فی راسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ
بیضاء **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لنبے تہے نہ ٹہنگنے اور پست قد
نہ بالکل سفید تہے نہ گندمی آپکے بال نہ بالکل سخت گہونگر تہے نہ بالکل سیدہے اللہ جل جلالہ نے آپکو نبی
کیا چالیس برس کے سن مین پہر آپ دس برس مکہ مین رہے اور دس برس مدینہ مین اور ساٹہوین برس کے
اخیر مین اللہ تعالے نے آپکو اوٹہا لیا اوسوقت آپکے سر اور ڈاڑہی مین بیس بال بہی سفید نہ تہے -
ف نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپنے ترسٹہ برس کی عمر مین انتقال کیا اور مکہ مین نبوت کے بعد تیرہ
سال تک رہے اور بعضون نے کہا آپکی عمر ۶۵ برس کی تہی اور بعضون نے کہا کہ تنتالیس برس کے بعد نبوت
ہوئی لیکن یہ دونون قول غلط ہین آپ عام الفیل مین پیدا ہوئے پیر کے روز ربیع الاول کے مہینہ
مین اور انتقال بہی کیا پیر کے روز ربیع الاول کے مہینے مین لیکن تاریخ پیدایش مین اختلاف ہے
۲ - یا ۳ - یا ۸ - یا ۱۰ - یا ۱۲ - ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ کو چاشت کیوقت ہوئی **عن**
انس بن مالک بمثل حدیث مالک وزاد فی حدیثہما کان ازہر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
مین اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تہا جو سب رنگون مین بہتر ہے **عن** انس بن
مالک قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو ابن ثلاث وستین وابوبکر الصدیق وہو
ابن ثلاث وستین وعمر وہو ابن ثلاث وستین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹہ برس مین اور ابوبکر کی بہی ترسٹہ برس مین اور عمر کی بہی
ترسٹہ برس مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی وہو ابن ثلاث و
ستین سنۃ وقال ابن شہاب اخبرنی سعید بن المسیب بمثل ذلک **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جب آپ کی عمر ترسٹھ برس کی تھی
ابن شہاب نے کہا سعید بن المسیب نے بھی مجھ سے ایسی ہی روایت کی عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا
مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ ترجمہ عمرو سے روایت
ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے برسوں تک رہے انہوں
نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ
لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ
قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ ترجمہ عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کتنی مدت تک رہے انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس
سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں عروہ نے اون کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنے خدا تعالیٰ انکی غلطی معاف کرے)
اور کہا کہ انکو شاعر کے قول سے دہوکا ہوا **ف** وہ شاعر ابو قیس صرمہ بن ابی انس ہے اوسکی شعر یہ
ہے ثَوَى فِي قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقَى خَلِيلًا مُوَاتِيَا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قریش میں دس پر کئی حج تک رہے اور وعظ و نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ
وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس
تک رہے اور آپ نے وفات پائی ترسٹھ سال کی عمر میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ
وَسِتِّينَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ
پہ وحی اوترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی ترسٹھ برس کی عمر میں عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ
قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ
ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ

معاویة فذکروا سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال معاویة قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین ومات ابوبکر وھو ابن ثلاث وستین وقتل عمر وھو ابن ثلاث وستین ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ بیٹھا تھا لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا بعضون نے کہا ابوبکر آپ سے بڑے تھے عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابوبکر کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور حضرت عمر مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین ایک شخص بولا جسکا نام عامر بن سعد تھا مجھ سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابوبکر بھی مرے ترسٹھ برس کی عمر مین اور عمر بھی مارے گئے ترسٹھ برس کی عمر مین عن جریر انہ سمع معاویة یخطب فقال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلاث وستین وابوبکر وعمر وانا ابن ثلاث وستین ترجمہ جریر سے روایت ہے اونہون نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ترسٹھ برس کی عمر مین اور ابوبکر نے بھی ترسٹھ برس کی عمر مین اور عمر نے بھی اسی عمر مین اور مین بھی اب ترسٹھ برس کا ہون تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال مین مرون اور انکی موافقت حاصل کرون پر انکو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک جیے اور ساٹھہ ہجری مین انہون نے انتقال کیا عن عمار مولی بنی ھاشم قال سألت ابن عباس کم اتی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات فقال ما کنت احسب مثلک من قومہ یخفی علیہ ذلک قال قلت انی سألت الناس فاختلفوا علی فاحببت ان اعلم قولک فیہ قال اتحسب قال قلت نعم قال امسک اربعین بعث لھا خمس عشرة بمکة یأمن ویخاف وعشر من مھاجرہ الی المدینة ترجمہ عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا مین نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے انہون نے کہا مین نہین سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کے قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہوگے مین نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا انہون نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب مین ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو مین نے کہا ہان انہون نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اوس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑ جب تک آپ مکہ مین رہے

کبھی اس کے ساتھ اور کبھی اڑ کے ساتھ اب بس اور جو اڑ و مدینہ میں ہجرت کے بعد تو سب ملا کر ۶۵ سال
ہوتے ہیں عن شعبۃ عن یونس بھذا الاسناد نحو حدیث یزید بن زریع ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن عمار مولی بنی ہاشم قال حدثنا ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم توفی وھو ابن خمس وستین ترجمہ عمار سے روایت ہے کہ ابن عباس نے بیان کیا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں عن خالد بھذا الاسناد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ
خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین
یوحی الیہ واقام بالمدینۃ عشرا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ
میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ
تعالی کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا
کی اور دس برس مدینہ میں رہے

باب فی اسماءہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ناموں کا بیان عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحی بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر
الناس علی عقبی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی ترجمہ جبیر بن مطعم سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد ہوں یعنے سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا
اور احمد ہوں اور ماحی یعنے میری وجہ سے اللہ تعالی کفر کو مٹے گا اور حاشر ہوں یعنے حشر کیے جاویں گے
لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ف
نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عربی نے احوذی شرح ترمذی میں بعضے
علما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ کے بھی ہزار نام ہیں
عن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لی اسماء انا محمد
وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس
علی قدمی وانا العاقب الذی لیس بعدہ احد وقد سماہ اللہ رءوفا رحیما ترجمہ
جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمد اور احمد اور

ماحی ہیری وجہ سے اللہ تعالے نے کفر کو محو کر دیگا اور مین حاشر ہون لوگ میرے دین پر اوٹہین گے اور مین عاقب ہون یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہین ہے اور اللہ تعالی نے آپ کا نام روف اور رحیم رکہا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّيْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّيْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کئی نام ہمسے بیان کرتے تہے آپ نے فرمایا مین محمد ہون اور احمد اور مقفی یعنی آخر نبی اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ (کیونکہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لیکر آئے) بَابُ عِلْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَشِدَّةِ خَشْيَتِهٖ آپ اللہ کو خوب جانتے تہے اور اُس سے بہت ڈرتے تہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّيْ اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيْهِ فَكَرِهُوْهُ وَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا اور اُسکو جائز رکہا یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی اونہون نے اسکام کو برا جانا اور اُس سے بچے آپ کو معلوم ہوا تو کہڑے ہو گئے خطبہ پڑہنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگون کا اُنکو خبر پہونچی کہ مین نے ایک کام کی اجازت دی پہر اونہون نے اُسکو برا جانا اور اُس سے بچے قسم خدا کی مین تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہون اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہون (تو میری پیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقوی اور پرہیزگاری ہے اور بیفائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اوسکی اباحت مین شک کرکے منع ہے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتّٰى بَانَ الْغَضَبُ فِيْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُوْنَ عَمَّا رُخِّصَ لِيْ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرے پر معلوم
ہوا **باب** وُجُوبِ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا
واجب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ
يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ
اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَحْسِبُ هٰذِهِ
الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ترجمہ عبداللہ بن الزبیر سے روایت ہے ایک انصاری
نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حرہ کی موریوں
میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا
پانی کو چھوڑ دو بہتا ہوا زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے
فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف یہ سنکر
انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی پھوپھی کے بیٹے تھے اس وجہ سے آپ نے اُن کی رعایت
کی یہ سنکر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر
پانی کو روک لے یہاں تک کہ وہ مینڈوں تک چڑھ جاوے زبیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت
اسی باب میں اتری فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اخیر تک **فائدہ** یعنے قسم خدا کی وہ مومن نہ ہوں گے
جب تک تجھ کو حاکم نہ بناویں اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے اُس سے رنج نہ کریں اور مان لیں۔
پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں
دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق
کے چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں گے لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور
اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دیا وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے
باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈوں تک آجاوے پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے کس لیے کہ نشیب

کے حصے میں تو یا نہ ضرور صحیح ہوگا۔ علماء نے کہا کہ اُس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاویگا اور اُسکا قتل واجب ہوگا لیکن آپنے اُس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ صبر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسانی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں آورد اودی نے کہا کہ یہ شخص منافق تھا بہرحال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اوسکو خوشی سے مان نہ لیں گے اوسوقت تک مومن نہیں ہوسکتے۔ معاذاللہ اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اوسکو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے مومن نہیں ہیں

باب كَرَاهَةِ اِكْثَارِ السُّؤَالِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ بے ضرورت مسئلے پوچھنا منع ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کام سے تمکو منع کروں اُس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اُسکو بجا لاؤ جہاں تک تم سے ہوسکے کیونکہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔

فائدہ نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپنے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے بعضی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کی وقت سوال درست ہے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِيْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ مَا تُرِكْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوْا نَحْوَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب میں چھوڑ دوں یعنے اُسکا ذکر نہ کروں تم بھی اُسکا ذکر نہ کرو **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ **ترجمہ** سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اُس مسلمان

کاہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اوسکو پوچھنے کیوجہ سے حرام ہو گئی عن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعظم المسلمين في المسلمين جرما من سأل عن امر لم يحرم فحرم على الناس من اجل مسألته ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزهري بهذا الاسناد وزاد في حديث معمر رجل سأل عن شيء ونقر عنه وقال في حديث يونس عامر بن سعد انه سمع سعدا ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موشگافی کی عن انس بن مالك قال بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصحابه شيء فخطب فقال عرضت على الجنة والنار فلم ار كاليوم في الخير والشر ولو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا قال فما اتى على اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم اشد منه غطوا رؤسهم ولهم خنين قال فقام عمر رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا قال فقام ذلك الرجل فقال من ابي قال ابوك فلان فنزلت يا ايها الذين امنوا لا تسألوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنے جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہوتے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہنستے اور بہت رویا کرتے انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گذرا انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لیا اور رونے کی آواز ان میں سے نکلنے لگی پھر حضرت عمر کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد کے نبی ہونے سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا اسکا نام بتا دیا تب یہ آیت اتری اے ایمان والو مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تمکو بری لگیں عن انس بن مالك يقول قال رجل يا رسول الله من ابي قال ابوك فلان ونزلت يا ايها الذين امنوا لا تسألوا عن اشياء ان تبد لكم تسؤكم تمام الاية ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون تھا آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا تب یہ آیت اتری اے ایمان والو ایسی چیزیں مت پوچھو جنکے کھلنے سے تمکو برا معلوم ہو عن انس بن مالك ان

۲۳۵۵

رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج حين زاغت الشمس فصلى لهم صلوة الظهر فلما سلم
قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان قبلها امورا عظاما ثم قال من احب ان يسئلني
عن شيء فليسئلني عنه فوالله لا تسئلوني عن شيء الا اخبرتكم به ما دمت في مقامي
هذا قال انس بن مالك فاكثر الناس البكاء حين سمعوا ذلك من رسول الله صلى الله عليه
وسلم واكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقول سلوني فقام عبد الله بن حذافة
فقال من ابي يا رسول الله قال ابوك حذافة فلما اكثر رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ان يقول سلوني برك عمر فقال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا قال
فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قال عمر ذلك قال ثم قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اولى والذي نفسي بيده لقد عرضت على الجنة والنار انفا في عرض هذا
الحائط فلم ار كاليوم في الخير والشر قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة
قال قالت ام عبد الله بن حذافة لعبد الله بن حذافة ما سمعت بابن قط اعق منك
اامنت ان تكون امك قد قارفت بعض ما يقارف نساء اهل الجاهلية فتفضحها على
اعين الناس قال عبد الله بن حذافة والله لو الحقني بعبد اسود للحقته ترجمه

انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفتاب ڈھلے پر برآمد ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب
سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی
بڑی ظاہر ہونگی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھ لیوے قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھوگے میں
تم کو بتا دونگا جب تک اس جگہ میں ہوں (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیونکہ غیب کا علم آپ
کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلادے) انس نے کہا یہ سنکر لوگوں نے بہت رونا شروع کیا اور آپ نے
فرمانا شروع کیا پوچھو مجھ سے آخر عبد اللہ حذافہ کا بیٹا کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول میرا باپ کون تھا آپ نے
فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آگیا لوگوں کے بہت پوچھنے
سے) تو حضرت عمر بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ صاحب کے رب ہونے سے اور اسلام اپنا دین
ہونے سے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے جب حضرت عمر سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے
فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے

جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے مین تو مین نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی ابن شہاب
نے کہا مجھسے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا عبد اللہ بن حذافہ کی مان نے اون سے کہا مین نے
کوئی بیٹا تجھسے زیادہ نافرمان نہین سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری مان نے بھی وہ گناہ کیا ہو
جیسے جاہلیت کی عورتین کیا کرتی تہین پھر تو اسکو رسوا کرے لوگون کی نگاہ مین عبد اللہ نے کہا قسم خدا
کی اگر میرا ناتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو مین اوسی سے لگ جاتا (گو زنا سے نسب ثابت نہین ہوتا
شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا
الحدیث وحدیث عبید اللہ معہ غیر ان شعیبا قال عن الزہری قال اخبرنی عبید اللہ
بن عبد اللہ قال حدثنی رجل من اہل العلم ان ام عبد اللہ بن حذافۃ قالت بمثل
حدیث یونس ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک ان الناس سألوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حتی احفوہ بالمسئلۃ فخرج ذات یوم فصعد المنبر فقال سلونی
لا تسألونی عن شیء الا بینتہ لکم فلما سمع ذلک القوم ارموا ورہبوا ان یسالوہ ان
یکون بین یدی امر قد حضر قال انس فجعلت التفت یمینا وشمالا فاذا کل رجل لاف
رأسہ فی ثوبہ یبکی فانشأ رجل من المسجد کان یلاحی فیدعی لغیر ابیہ فقال یا
نبی اللہ من ابی قال ابوک حذافۃ ثم انشأ عمر بن الخطاب فقال رضینا باللہ ربا
وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم رسولا عائذا باللہ من سوء الفتن فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ار کالیوم قط فی الخیر والشر انی صورت لی الجنۃ والنار
فرأیتہما دون ہذا الحائط ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے لوگون نے آپ سے پوچھنا شروع
کیا یہان تک کہ آپ کو تنگ کر دیا ایک دن آپ برآمد ہوئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھسے جو بات
تم مجھسے پوچھوگے مین اسکو بیان کر دونگا جب لوگون نے یہ سنا تو خاموش ہو رہے اور ڈرے کہین
کوئی بات آنیوالی نہ ہو (یعنے اگر پوچھین اور اللہ کا عذاب آنیوالا ہو تو ہلاک ہو جاوین) انس نے کہا
مین نے داہنے بائین دیکھنا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے مین لپیٹے رو رہا ہے آخر ایک شخص نے
شروع کیا مسجد مین جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اسکو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اور اسکو پکارتے تھے
اور کسیکا بیٹا کہکر اوس کے باپ کے سوا اوس نے عرض کیا اے نبی اللہ کے میرا باپ کون ہے آپنے فرمایا

تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر نے جرات کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کیطرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی ہیں میں نے اُن دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا عَنْ اَنَسٍ بِھٰذَا الْقِصَّۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْہِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ قَالَ مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَوْلٰی شَیْبَۃَ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصہ ہوئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شیبہ کا مولی جب حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ ہم توبہ کرتے ہیں اللہ کیطرف

بَابُ وُجُوْبِ اِمْتِثَالِ مَا قَالَہٗ شَرْعًا دُوْنَ مَا ذَکَرَہٗ مِنْ مَّعَایِشِ الدُّنْیَا عَلٰی سَبِیْلِ الرَّاْیِ

آپ جو شرع کا حکم دیں اوس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرماویں اوس پر چلنا واجب نہیں ہے

عَنْ طَلْحَۃَ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ عَلٰی رُءُوْسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا یُلَقِّحُوْنَہٗ یَجْعَلُوْنَ الذَّکَرَ فِی الْاُنْثٰی فَتَلْقَحُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظُنُّ یُغْنِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوْا بِذٰلِکَ فَتَرَکُوْہُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اِنْ کَانَ یَنْفَعُھُمْ ذٰلِکَ فَلْیَصْنَعُوْہُ فَاِنِّیْ اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُوْنِیْ بِالظَّنِّ وَلٰکِنْ اِذَا حَدَّثْتُکُمْ عَنِ اللّٰہِ شَیْئًا فَخُذُوْا بِہٖ فَاِنِّیْ لَنْ اَکْذِبَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ طلحہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے پاس تھے آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا پیوند

لگاتے ہیں یعنے نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گابہ ہو جاتی ہے آپنے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ
فائدہ نہیں ہے یہ خبر اون لوگوں کو ہوئی اونہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے فرمایا اگر اس میں انکو فائدہ ہو تو وہ کریں میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت مواخذہ
کرو میرے خیال پر لیکن جب میں اللہ کیطرف سے کوئی حکم بیان کروں تو اوس پر عمل کرو اسلیے کہ میں اللہ تعالیٰ پر
جھوٹ بولنے والا نہیں **فائدہ** نووی نے کہا علما نے کہا ہے کہ آپ کی رای جو اپنی طرف سے ہو معاش
کے کاموں میں اور لوگوں کی رائے کیطرح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں اس لیے کہ آپکا اکثر وقت
آخرت کی اصلاح اور اوس کے فکر میں صرف ہوتا پس آپکو فرصت نہوتی دنیا کے کاموں میں زیادہ
غور کرنے کی اور مراد وہی رای ہے جسمیں آپ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رای سے میں نے کہا ہے اور مقصد یہ
نہیں ہو جو دین کے احکام سے تعلق رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں
یا دنیا سے اون سب کا اتباع واجب ہے **عن** رافع بن خديج قال قدم النبي صلى الله عليه
وسلم المدينة وهم يأبرون النخل يقول يلقحون النخل فقال ما تصنعون فقالوا كنا
نصنعه قال لعلكم لو لم تفعلوا كان خيرا قال فتركوه فنفضت او قال فنقصت قال
فذكروا ذلك له فقال إنما أنا بشر إذا أمرتكم بشيء من دينكم فخذوا به وإذا أمرتكم
بشيء من رأيي فإنما أنا بشر قال عكرمة او نحو هذا قال المعقري فنفضت ولم يشك
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے
تھے کھجور میں یعنے گابہ کرتے تھے آپنے فرمایا تم کیا کرتے ہو اونہوں نے کہا ہم ایسا کرتے چلے آتے ہیں
آپنے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو شاید بہتر ہوگا انہوں نے گابہ کرنا چھوڑ دیا کھجور گھٹ گئی لوگوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا آپنے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تمکو
بتلاؤں تو اوس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی
کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے غلط بھی ہوتی ہے **عن** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
مر بقوم يلقحون فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شيصا فمر بهم فقال ما لنخلكم قالوا
قلت كذا وكذا قال أنتم أعلم بأمر دنياكم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کچھ لوگوں پر گذرے جو گابہ کر رہے تھے آپنے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا (انہوں نے نہ کیا) آخر خراب

کھجور نکلی آپ ادہر سے گذرے اور لوگون سے پوچھا تمہارے درختون کو کیا ہوا انہون نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا
انکا پیوند کرو ہمنے نہ کیا اسوجہ سے خراب کھجور نکلی آپنے فرمایا تم اپنے دنیا کے کامون کو مجھسے زیادہ جانتے
ہو **ف** جس بات مین فائدہ ہو وہ کرو بشرطیکہ شرع کے روسے منع نہ ہو **باب** فَضْلِ النَّظَرِ
اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَنِّيْهِ آپکے دیدار کی فضیلت **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا
مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِيْ ثُمَّ
لَاَنْ يَرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْاِسْحَاقَ الْمَعْنٰى فِيْهِ عِنْدِيْ
لَاَنْ يَرَانِيْ مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَهُوَ عِنْدِيْ مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتھہ مین محمدؐ کی جان ہے ایک
زمانہ ایسا آویگا جب تم مجکو دیکھہ نہ سکوگے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچون اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا
اسلیے میری صحبت غنیمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہین اور دین کی باتین جلد سیکھہ لو **باب**
فَضَائِلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حضرت عیسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مین سب سے زیادہ حضرت عیسی کے قریب ہون اور پیغمبر سب علاتی بھائیون کیطرح ہین کہ شریعت
کے اصول ایک ہین اور فروع مین اختلاف ہے اور میرے اور انکے بیچ مین کوئی نبی نہین ہوا **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسٰى الْاَنْبِيَاءُ
اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عِيْسٰى نَبِيٌّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ
مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ
مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ
قَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ
وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سب
سے زیادہ نزدیک ہون حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونون جگہ مین لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپنے

فرمایا پیغمبر ایک باپ کی بیٹوں کیطرح ہین (اور مائین الگ الگ) دین انکا ایک ہے اور ہمیر اور ان کے
بیچ مین کوئی اور نبی نہین ہے عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا نَخَسَہُ الشَّیْطَانُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَخْسَۃِ الشَّیْطَانِ اِلَّا ابْنَ
مَرْیَمَ وَاُمَّہٗ ثُمَّ قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی بچہ ایسا نہین جسکو شیطان کونچا نہ مارے وہ چلاتا ہے اوس کے کونچے سے مگر مریم کا بچہ اور اسکی
مان مریم یعنے حضرت عیسی اور حضرت مریم علیہما السلام کہ انکو شیطان کونچا نہ دے سکا پھر کہا
ابوہریرہ نے اگر چاہو تم تو یہ آیت پڑھو (مریم کی مان اور عمران کی بی بی نے کہا) وَاِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ
وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مین پناہ مین دیتی ہون اس بچے کو اور اسکی اولاد کو تیرے شیطان
مردود سے عن الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ یَمَسُّہٗ حِیْنَ یُوْلَدُ فَیَسْتَھِلُّ صَارِخًا
مِّنْ مَّسَّۃِ الشَّیْطَانِ اِیَّاہُ وَفِیْ حَدِیْثِ شُعَیْبٍ مِّنْ مَّسِّ الشَّیْطَانِ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین
یہ ہے کہ شیطان جسوقت بچہ پیدا ہوتا ہے اسکو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اوس کے چھونے سے عن
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ
یَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اِلَّا مَرْیَمَ وَابْنَھَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جسدن اوسکی مان اسکو جنتی ہے مگر مریم اور اسکے بیٹے
کو شیطان نے نہین چھوا عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَاحُ
الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَۃٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بچہ پیدا ہونے کے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچا ہے شیطان کا عن ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ
ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ رَجُلًا یَّسْرِقُ فَقَالَ لَہٗ عِیْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ سَرَقْتَ قَالَ کَلَّا وَالَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَذَّبْتُ
نَفْسِیْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام
نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے آپ نے اوس سے فرمایا تو نے چوری کی وہ بولا ہرگز نہین قسم اوسکی

جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے سچ ہی نہیں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں ایمان لایا
اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنی آنکھ کو یعنی مجھی سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کہاتا ہے تو تو ہی سچا ہے **بَابٌ**
مِنْ فَضَائِلِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہیں **فائدہ** آپ نے یہ براہ تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے
آبائی کرام میں تھے ورنہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام خلق میں افضل ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث
آپ نے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام اپنے زمانے والوں میں سب سے افضل تھے واللہ اعلم **عَنْ** اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا بسولے سے اور انکی عمر اسوقت اسی (۸۰) برس کی تھی **فائدہ**
قدوم کے معنے بسولے کے ہیں اور بعضوں نے کہا قدوم ایک قریہ ہے وہاں ختنہ کیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ
تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ لُبْثِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے
ہیں شک کرنے کا ابراہیم علیہ السلام سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار مجھکو دکھلا دے تو کیونکر
جلاتا ہے مردوں کو فرمایا پروردگار نے کیا تجھکو یقین نہیں ہے ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھکو یقین
ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہوجاوے (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ
حاصل ہوجاوے) اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی

اور جو مین قید خانے مین اوتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو فوراً ابلانیوالے کے ساتھ
چلا آتا **ف** اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول مین گذر چکی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث یونس **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال یغفر اللہ للوط علیہ السلام انہ اوی الی رکن شدید **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو انہوں نے مضبوط
سخت کی پناہ چاہی (اور خدا کی پناہ لینا بہول گئے) **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لم یکذب ابراھیم علیہ السلام قط الا ثلاث کذبات ثنتین فی ذات اللہ قولہ
انی سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم وواحدۃ فی شان سارۃ فانہ قدم ارض جبار و
معہ سارۃ وکانت احسن الناس فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی
علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام فانی لا اعلم فی الارض
مسلما غیری وغیرک فلما دخل ارضہ راھا بعض اھل الجبار اتاہ فقال لقد قدم
ارضک امراۃ لا ینبغی لھا ان تکون الا لک فارسل الیھا فاتی بھا فقام ابراھیم علیہ
الصلوۃ والسلام الی الصلوۃ فلما دخلت علیہ لم یتمالک ان بسط یدہ الیھا فقبضت
یدہ قبضۃ شدیدۃ فقال لھا ادعی اللہ ان یطلق یدی ولا اضرک ففعلت فعاد فقبضت
اشد من القبضۃ الاولی فقال لھا مثل ذلک ففعلت فعاد فقبضت اشد من القبضتین
الاولیین فقال ادعی اللہ ان یطلق یدی فلک اللہ ان لا اضرک ففعلت واطلقت
یدہ ودعا الذی جاء بھا فقال لہ انک انما اتیتنی بشیطان ولم تاتنی بانسان فاخرجھا
من ارضی واعطھا ھاجر قال فاقبلت تمشی فلما راھا ابراھیم علیہ السلام انصرف
فقال لھا مھیم قالت خیرا کف اللہ ید الفاجر واخدم خادما قال ابو ھریرۃ فتلک
امکم یا بنی ماء السماء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابرہیم
نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار اون میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے ایک تو انکا یہ قول کہ مین
بیمار ہون اور دوسرا یہ قول کہ ان بتون کو بڑے بت نے توڑا ہوگا **فائدہ** حضرت ابرہیم علیہ
السلام کی قوم ستارہ پرست اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابرہیم کو بھی اپنے ساتھ

جانے لگے حضرت ابرہیم نے اونہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستارونکو دیکھکر کہا مین بیمار ہون یہہ
ظاہرا جھوٹ تہا مگر درحقیقت توریہ ہی اور جھوٹ نہین ہے کیونکہ بیماری سے دلکا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے
کہ بیمار ہونیوالا ہون اسیطرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چلے گئے تو حضرت ابرہیم علیہ السلام نے
سب بتون کو توڑ ڈالا اور ہتہوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھدیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتونکو کس نے توڑا حضرت
ابراہیم نے انکو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بنائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ
جھوٹ نہ تھا کیونکہ اسکے ساتھہ شرط لگائی اِنْ کَانُوا یَنْطِقُونَ اور بعضون نے کہا بَلْ فَعَلَهُ پر وقف ہے یعنے کسی
کرنیوالے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہی اوس سے پوچھو اگر وہ بات کرین یہ دونون جھوٹ خدا کے لیے تھے
حضرت ابرہیم علیہ السلام کو ان مین کوئی فائدہ نہ تہا **ف** تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باب مین تہا
اُسکا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک مین پہونچے اون کے ساتھہ اونکی بی بی
حضرت سارہ بھی تہین وہ بڑی خوبصورت تہین اونہون نے اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو
اگر معلوم ہوگا تو میری بی بی ہے تو تجہسے چہین لے گا اس لیے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہیو مین اس شخص
کی بہن ہون اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہی (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تہا) اسلیے کہ ساری دنیا مین
آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان معلوم نہین ہوتا جب حضرت ابرہیم اُس ظالم کے ملک مین پہونچے
تو اوس کے کارندے اوس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک مین ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا
تیرے کسی کے لائق نہین ہے اوس نے حضرت سارہ کو بلا بہیجا وہ گئین اور حضرت ابرہیم نماز کے لیے
کہڑے ہوئے (اور دعا کرنے لگے اوسکی شر سے بچنے کے لیے) جب حضرت سارہ اُس ظالم کے پاس پہنچین اوس
نے بے اختیار اپنا ہاتہہ ان کیطرف دراز کیا لیکن فوراً اُسکا ہاتہہ سوکہہ گیا وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا
ہاتہہ کہلجاوے مین تجہے نہین ستاؤنگا اونہون نے دعا کی اوس مردود نے پہر ہاتہہ دراز کیا پہر پہلے
سے بڑہکر سوکہہ گیا اوس نے دعا کے لیے کہا انہون نے دعا کی پہر اُس مردود نے دست درازی کی پہر
دونون بار سے بڑہکر سوکہہ گیا تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتہہ کہلجاوے مین قسم خدا کی اب تجہکو
نہ ستاؤنگا حضرت سارہ نے پہر دعا کی اُسکا ہاتہہ کہل گیا تب اوس نے اُس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ
کو لیکر آیا تہا اور اُس سے بولا تو میرے پاس شیطانی کو لیکر آیا یہ آدمی نہین ہے اسکو میرے ملک سے
باہر نکالدے اور ہاجرہ ایک لونڈی اسکے حوالے کر حضرت سارہ ہاجرہ کو لیکر لوٹ آئین جب حضرت

ابرٰہیمؑ نے اُنکو دیکھا تو لوٹے اور اُن سے پوچھا کیا گذرا اُنھوں نے کہا سب خیریت رہی اللہ تعالےٰ نے اُس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا یہی لونڈی یعنے ہاجرہ تمہاری ماں ہے اے بارش کے بچو۔ **ف** عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانور والی ہیں اور اون کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے بعضوں نے کہا یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور اُنکا دادا ماء السماء کہلاتا تھا نووی نے کہا انبیا رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں قلیل ہو یا بڑے اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنے دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابرہیمؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور دو باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے سوا اوس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ڈر سے ایسا جھوٹ درست ہے فقہا نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اُس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ مذموم اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اُس میں حضرت ابرہیمؑ کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو جھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا تھا

باب مِنْ فَضَائِلِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت موسی علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى سَوْءَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ حَجَرُ ثَوْبِيْ حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى سَوْءَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ إِلَيْهِ قَالَ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً ضَرْبُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحَجَرِ

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھا کرتا لیکن حضرت موسی علیہ السلام تنہائی میں نہاتے (ننگے ہوکر) لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسی ہمارے ساتھ اسواسطے نہیں نہاتے کہ اون کو فتق (خصیہ پہول جانا) کی بیماری ہے ایک بار حضرت موسی علیہ السلام غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھدیے تھے وہ پتھر اون کے کپڑے لیکر بہاگا اور موسی علیہ السلام اوسکے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہانتک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے اونکی شرمگاہ کو دیکھہ لیا اور کہا قسم خدا کی انکو تو کوئی بیماری نہیں ہے اسوقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھہ چکے حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اوس پتھر پر نشان ہیں چہہ یا سات حضرت موسی علیہ السلام کی مار کے **ف** اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو معجزے حضرت موسی علیہ السلام کے پتھر کا بہاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا دوسری غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں تیسرے پیغمبروں کا عیب اور نقص سے پاک ہونا چوتھے بزرگی حضرت موسیٰؑ کی کہ اللہ تعالے نے انکو تہمت سے پاک کیا۔

عن ابی ھریرۃ قال کان موسی علیہ السلام رجلا حییا قال فکان لا یری متجردا قال فقال بنو اسرائیل انہ آدر قال فاغتسل عند مویہ فوضع ثوبہ علی حجر فانطلق الحجر یسعی واتبعہ بعصاہ یضربہ ثوبی حجر ثوبی حجر حتی وقف علی ملاء من بنی اسرائیل ونزلت یایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عند اللہ وجیھا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت موسی علیہ السلام کو بڑی شرم تہی تہی انکو کسی نے ننگا نہیں دیکھا تھا آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتق (باد خایہ) کی بیماری ہے ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بہاگتا ہوا اور حضرت موسی اپنا عصا لیے ہوئے اوسکے پیچھے چلے اسکو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا دے اے پتھر میرا کپڑا دے یہانتک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھما اور یہ آیت اتری اے ایمان والو تم ان لوگوں کیطرح مت ہونا جنہوں نے ستایا موسی کو (اونپر تہمت لگائی فتق کی) پہر اللہ تعالی نے پاک کیا انکو اسبات سے جو لوگوں نے کہی تہی اور وہ اللہ تعالے کے نزدیک عزت والے تھے **عن** ابی ھریرۃ قال ارسل ملک الموت الی موسی علیہ السلام فلما جاءہ صکہ

فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل علیہ السلام) حضرت موسی علیہ السلام کے پاس بہیجا گیا جب وہ آیا تو حضرت موسی علیہ السلام نے اُنکو ایک طمانچہ مارا اوسکی آنکھ پہوڑ دی وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بہیجا جو موت کو نہین چاہتا اللہ تعالی نے اوسکی آنکھ پہر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندہ سے کہہ تم اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکہو اور جتنے بال تمہارے ہاتھ تلے آوین اوتنے برس کی عمر تمکو ملے گی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار پہر اوسکے بعد کیا ہوگا حکم ہوا پہر مرنا ہے حضرت موسی علیہ السلام نے کہا تو پہر ابھی سہی انہون نے دعا کی یا اللہ مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنے بیت المقدس کے) ایک پتھر کی مار برابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مین وہان ہوتا تو تمکو حضرت موسی علیہ السلام کی قبر دکہا دیتا راستہ کیطرف سرخ دہار دار ریتی کے پاس فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام مین دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن مین اور حضرت موسی علیہ السلام نے بیت المقدس مین دفن ہونے کی آرزو نکی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگین امام مازری نے کہا کہ بعض ملحدون نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ موسی علیہ السلام ملک الموت کی آنکھ کیونکر پہوڑ سکتے ہین اور انکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالی کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو دوسرے یہ کہ آنکھ پہوڑنے سے مجازی معنی مراد ہون یعنے دلیل مین مغلوب کرنا پر یہ تاویل ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث مین صاف موجود ہے کہ اللہ نے اونکی آنکھ درست کر دی تیسرے یہ کہ موسی علیہ السلام کو بیماری مین دہوکا ہوا وہ اسکو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اوسکی آنکھ پہوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پہوڑنے کا انہون نے قصد کیا اور جب دوسری بار آئے تو حضرت موسی علیہ السلام کو معلوم ہوگیا کہ یہ ملک الموت ہین اور مرنے پر اور مالک سے ملنے پر راضی ہوگئے یا اللہ ہمکو بخشدے بطفیل حضرت موسی علیہ السلام کے اور ہمارا انجام

پہونچاوے اونکی روح مقدس کو صلے اللہ علیہ وسلم عن ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم جاء ملک الموت الی موسی علیہ السلام فقال لہ اجب ربک قال فلطم موسی علیہ
السلام عین ملک الموت ففقاھا قال فرجع الملک الی اللہ تعالی فقال انک ارسلتنی الی
عبد لک لا یرید الموت وقد فقا عینی قال فرد اللہ الیہ عینہ وقال ارجع الی عبدی
فقل الحیاۃ ترید فان کنت ترید الحیاۃ فضع یدک علی متن ثور فما توارت یدک من
شعرۃ فانک تعیش بھا سنۃ قال ثم مہ قال ثم تموت قال فالآن من قریب رب امتنی
من الارض المقدسۃ رمیۃ بحجر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لو انی عندہ
لاریتکم قبرہ الی جانب الطریق عند الکثیب الاحمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کے فرشتے حضرت عزرائیل علیہ السلام حضرت موسی علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کیا اے موسی اپنے پروردگار کے پاس چلیے حضرت موسی علیہ السلام نے اونکی آنکھہ پر ایک طمانچہ
مارا جس سے آنکھہ پھوٹ گئی وہ لوٹ کر اللہ تعالی کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تونے مجھکو ایسے
بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اور اوس نے میری آنکھہ پھوڑ دی اللہ تعالی نے اونکی آنکھہ پھر درست کر دی
اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھہ ایک بیل کی پیٹھہ پر رکھہ اور
جتنے بالوں کو تیرا ہاتھہ ڈھانپ لے اوتنے برس تو اور جی حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا اوس کے
بعد کیا ہوگا فرمایا اوس کے بعد پھر مرے گا حضرت موسی علیہ السلام نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے اے
مالک میرے مجھکو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمکو حضرت موسی کی قبر بتادیتا راہ کے ایک جانب پر لال ٹیلے کے
پاس عن معمر بمثل ھذا الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال بینما
یھودی یعرض سلعتہ لہ اعطی بھا شیئا کرھہ او لم یرضہ شک عبد العزیز قال
لا والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر قال فسمعہ رجل من الانصار فلطم
وجھہ وقال تقول والذی اصطفی موسی علیہ السلام علی البشر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بین اظھرنا قال فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا

اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِیْ ذِمَّةً وَّعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَی الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَیْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا بَیْنَ اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَیَصْعَقُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُنْفَخُ فِیْهِ اُخْرٰی فَاَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِیْ اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اٰخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِیْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ یَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِیْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ ترجمہ

ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اوسکو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اوس نے برا جانا تو بولا نہیں قسم اوس کی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چنا آدمیوں میں سے یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اوس کے مونہہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود ہیں وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو القاسم میں ذمی ہوں اور امان میں ہوں مجھکو فلاں شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اُس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا وہ بولا یا رسول اللہ یہ کہنے لگا قسم اُسکی جس نے برگزیدہ کیا اور چن لیا حضرت موسی علیہ السلام کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسی علیہ السلام سے آپ کا درجہ زیادہ ہے اسلیے میں نے اُسکو مارا) یہ سنکر آپ غصے ہوگئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا مت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیونکہ قیامت کے دن جب صور پھونکا جاویگا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جاوینگے مگر جسکو اللہ تعالی چاہیگا (وہ بیہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار پھونکا جاویگا تو سب سے پہلے میں اٹھونگا اور کیا دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں میں نہیں معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو انکو بیہوشی ہوئی تھی وہ اُسکا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہونگے) یا مجھ سے پہلے ہوشیار ہو جاوینگے اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے افضل ہے **فائدہ** حالانکہ حضرت یونس علیہ السلام پر اللہ تعالی کا عتاب ہوا تھا اسپر بھی پیغمبری کی وہ شان ہے کہ اوس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی الحدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت

سو کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہین پہونچ سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبرون کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کی ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کرکے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اوسکی توہین نکلے ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاویگا۔ بعضے جاہل شاعر ایسی شعرین مدحیہ کہتے ہین جن سے اور انبیا کی توہین نکلتی ہے توبہ توبہ ایسی شعرین پڑھنا اور سننا دونون حرام ہین۔ اگرچہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبرون سے افضل ہین پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روکدیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرکر اور پیغمبرون کے شان مین بے ادبی نہ کر بیٹھین یا اسوقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مین اور پیغمبرون سے افضل ہون عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی مسلمان نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان مین اور یہودی نے کہا قسم اوسکی جس نے حضرت موسی علیہ السلام کو چن لیا سارے جہان مین اوسوقت مسلمان نے ہاتھ اوٹھایا اور یہودی کے مونہہ پر طمانچہ مارا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسی علیہ السلام پر کیونکہ لوگ بیہوش ہونگے اور سب سے پہلے مین ہوش مین آونگا مین دیکھونگا کہ حضرت موسی علیہ السلام عرش کا کونا تھامے ہوئے ہین اب مین نہین جانتا کہ وہ بیہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش مین آگئے یا اللہ تعالی نے انکو ان لوگون مین کردیا جو بیہوش نہوئنگے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید الخدری قال جاء یہودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد
لطم وجھہ وساق الحدیث بمعنی حدیث الزہری غیر انہ قال فلا ادری اکان ممن
صعق فافاق قبلی او اکتفی بصعقۃ الطور ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتخیروا بین الانبیاء وفی حدیث ابن نمیر عن
عمرو بن یحیی قال حدثنی ابی ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مجہ سے فضیلت مت دو پیغمبروں میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اتیت وفی روایۃ ھداب مررت علی موسی علیہ السلام لیلۃ اسری
بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسی پر سے گذرا لال ٹیلہ ریت
کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں ف حالانکہ آخرت دارالعمل نہیں ہے
مگر شاید انبیا کو یہ موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ اُس عالم میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہیں اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ پیغمبر اوس عالم میں زندہ ہیں گو یہ زندگی دنیا کی سی زندگی نہ ہو عن انس یقول قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مررت علی موسی وھو یصلی فی قبرہ وزاد فی حدیث عیسی مررت
لیلۃ اسری بی ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قال یعنی اللہ تبارک وتعالی لاینبغی لعبدلی وقال ابن مثنی لعبد ان یقول انا خیر
من یونس بن متی قال ابن ابی شیبۃ محمد بن جعفر عن شعبۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے
میں بہتر ہوں یونس بن متے سے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما
ینبغی لعبد ان یقول انا خیر من یونس بن متی ونسبہ الی ابیہ ترجمہ عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے میں بہتر ہوں یونس
بن متی سے متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا باب فی فضائل یوسف علیہ
السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ
من اکرم الناس قال اتقاھم قالوا لیس عن ھذا نسالک قال فیوسف نبی اللہ ابن

نَبِيُّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِّيْ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں بزرگی کس کو ہے آپ نے فرمایا جو اللہ سے زیادہ ڈرتا ہے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسف ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانے میں جو جاہلیت کے زمانے میں بہتر تھے جب دین میں سمجھ حاصل کریں

باب مِنْ فَضْلِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت زکریا بڑھئی تھے **فائدہ** معلوم ہوا کہ بڑھئی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے حضرت داود بھی محنت کر کے کھاتے تھے

باب مِنْ فَضَائِلِ الْخَضِرِ حضرت خضر کی فضیلت

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَيْسَ هُوَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَيْ رَبِّ كَيْفَ لِيْ بِهٖ فَقِيْلَ احْمِلْ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَحَمَلَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّٰى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّٰى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّٰى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوْسٰى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ

أو بدا لي الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله
في البحر عجبا قال موسى عليه السلام ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما قصصا قال
يقصان آثارهما حتى أتيا الصخرة فرأى رجلا مسجى عليه بثوب فسلم عليه موسى
عليه السلام فقال له الخضر عليه السلام أنى بأرضك السلام قال أنا موسى قال موسى
نبي إسرائيل قال نعم قال إنك على علم من علم الله علمكه الله لا أعلمه وأنا على علم
من علم الله علمنيه لا تعلمه قال له موسى عليه السلام هل أتبعك على أن تعلمني مما علمت
رشدا قال إنك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا قال ستجدني إن شاء
الله صابرا ولا أعصي لك أمرا قال له الخضر فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك
منه ذكرا قال نعم قال فانطلق الخضر وموسى عليهما السلام يمشيان على ساحل البحر فمرت
بهما سفينة فكلماهم أن يحملوهما فعرفوا الخضر عليه السلام فحملوهما بغير نول فعمد
الخضر عليه السلام إلى لوح من ألواح السفينة فنزعه فقال له موسى عليه السلام قوم حملونا
بغير نول عمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك
لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا ثم خرجا من
السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل إذا غلام يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر عليه السلام
برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى عليه السلام أقتلت نفسا زكية بغير نفس
لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه أشد من الأولى
قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى إذا
أتيا أهل قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن
ينقض يقول مائل قال الخضر عليه السلام بيده هكذا فأقامه قال له موسى عليه السلام
قوم أتيناهم فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق
بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يرحم الله موسى عليه السلام لوددت أنه كان صبر حتى يقص علينا من أخبارهما قال و
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت الأولى من موسى عليه السلام نسيانا قال وجاء عصفور

حَتّٰی وَقَعَ عَلٰی حَرْفِ السَّفِیْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَا نَقَصَ عِلْمِیْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنَ الْبَحْرِ قَالَ سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ وَكَانَ یَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ یَّاْخُذُ كُلَّ سَفِیْنَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ یَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا ترجمہ

سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر علیہ السلام کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں انہوں نے کہا جھوٹ بولتا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اون سے پوچھا سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے انہوں نے کہا مجکو ہے (یہ بات اللہ تعالیٰ کو نا پسند ہوئی) اللہ تعالیٰ نے انپر عتاب کیا اسوجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا خدا خوب جانتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے انکو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے **فائدہ** مراد اس بندے سے خضر علیہ السلام ہیں جمہور علما کا یہہ مذہب ہے کہ وہ زندہ ہیں صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اسپر اتفاق ہے اور وہ لوگ اون سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے انکی حیوۃ کا انکار کیا ہے اور اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آدمی ہیں اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے ثعلبی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے لوگوں نے کہا ہے کہ وہ آخر زمانے میں مرینگے جب قرآن اٹھہ جاوے گا اور وہ حضرت ابرہیم کے زمانہ میں تھے یا اون کے بعد انکی کنیت ابو العباس ہے اور انکا نام بلیا بن ملکان ہے یا کلیان وہب بن منبہ نے کہا انکا نام و نسب یہ ہے بلیا بن ملکان بن قانع بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح اور انکا باپ بادشاہوں میں سے تہا اور خضر انکا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چٹیل زمین پر بیٹھے اون کے بیٹھنے کی برکت کیوجہ سے وہ سرسبز ہو گئی انتہے ما قال النووی **ف** حضرت موسیٰ نے عرض کیا ای پروردگار میں اس سے کیونکر ملون حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھہ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا یہ سنکر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون علیہ السلام کو لیکر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھہ لی دونو چلتے چلتے صخرہ (ایک مقام ہے) پاس پہنچے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے اور اون کے ساتھی بھی سو گئے مچھلی تڑپی یہاں تک کہ زنبیل سے باہر نکلکر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اوسپر سے روکدیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کیطرح

ہو گیا اور مچھلی کے لیے رستہ بن گیا سو کہا حضرت موسی اور ساو ان کے ساتھی کو تعجب ہوا پہر دونو چلے دن بہر اور
رات بہر اور موسی کے ساتھی مچھلی کا حال اون سی کہنا بہول گئے جب صبح ہوئی تو موسی نے اپنے ساتھی
سے کہا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے اور تہکے اوسی وقت سی جب اوس جگہہ سے آگے بڑہے
جہان جانے کا حکم ہوا تہا اونہون نے کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر اوترے تہے تو مچھلی بہول گئے
اور شیطان نے ہمکو بہلایا اوس مچھلی نے تعجب سے دریا مین راہ لی حضرت موسی نے کہا ہم تو اوسی مقام
کو ڈہونڈہتے تہے پہر دونون اپنے پاؤن کے نشانون پر لوٹے یہانتک کہ صخرہ پر پہنچے وہان ایک شخص
کو دیکہا کپڑا اوڑہے ہوئے حضرت موسی نے اونکو سلام کیا اونہون نے کہا تمہارے ملک مین سلام کہان سے
حضرت موسی نے کہا مین موسی ہون اونہون نے کہا بنی اسرائیل کے موسی حضرت موسی نے کہا ہان حضرت خضر
نے کہا تمکو خدا نے وہ علم دیا ہے جو مین نہین جانتا اور مجہے وہ علم دیا ہے جو تم نہین جانتے حضرت موسی
نے کہا مین تمہارے ساتہہ رہنا چاہتا ہون اس لیے کہ مجہکو سکہلاؤ وہ علم جو تمکو دیا گیا حضرت خضر نے
کہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکیگا اوس بات پر جسکو تم نہین جانتے حضرت
موسی نے کہا خدا چاہے تو تم مجہکو صابر پاؤگے اور مین کسی بات مین تمہاری نافرمانی نہین کرنے
کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر میرے ساتہہ ہوتے ہو تو مجہہ سی کوئی بات نہین پوچہنا جب تک
مین خود اوسکا ذکر نہ کرون حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا بہت اچہا اور حضرت خضر علیہ
السلام اور حضرت موسے علیہ السلام دونو سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے ایک کشتی سامنے سی نکلی
دونون نے کشتی والون سے کہا ہم کو چڑہا لو اونہون نے خضر کو پہچان لیا اور دونون کو بن کرایہ (نول) چڑہا
لیا حضرت خضر نے اوس کشتی کا ایک تختہ اکہاڑ ڈالا حضرت موسی نے کہا ان لوگون نے تو ہمکو بغیر کرایہ
کے چڑہایا اور تم نے انکی کشتی کو توڑ ڈالا تا کہ کشتی والون کو ڈبودو یہ تم نے بڑا بہاری کام کیا حضرت
خضر نے کہا مین نہین کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نکر سکوگے حضرت موسی نے کہا بہول چوک پر مت پکڑو
اور مجہپر تنگی مت کرو پہر دونو کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تہے اتنے مین
ایک لڑکا ملا جو لڑکون کے ساتہہ کہیل رہا تہا حضرت خضر نے اوسکا سر پکڑ کر اوکہیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت
موسی نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہ کہتا تہا
تم میرے ساتہہ صبر نکر سکوگے اور یہ کام پہلے کام سے بہی زیادہ سخت تہا حضرت موسی نے کہا اگر

اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہی پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہونچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی حضرت خضر نے اپنے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کر دیا حضرت موسی نے کہا ان گاؤں والوں سے ہمنے کھانا مانگا انہوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا ایسے لوگوں کا کام مفت کرنا کیا ضرور تھا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لے سکتے تھے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے بیچ میں اب میں تم سے اون باتوں کا بھید کہہ دیتا ہوں جنپر تم سے صبر نہ ہوسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالی موسی پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور باتیں دیکھتے اور ہمکو سناتے اور آپنے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسی نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اوس نے سمندر میں چونچ ڈالی حضرت خضر نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہی جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے سعید بن جبیر نے کہا ابن عباس پڑھتے تھے اس آیۃ کو کہ اون کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر چھین لیتا اور چھوکرا کافر تھا **ف** اور اسی دیوار کے تلے یتیموں کا مال تھا غرض حضرت خضر نے سب کام بحکم الٰہی کیے نہ اپنی رائے سے اور بحکم الٰہی خون بھی درست ہی اگر خون بفتوی بریزی روا ست ۔ اور حضرت موسی کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تھا اور وہ بھی درست ہی **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہی حضرت ابن عباس سے کہا گیا نوف یہ کہتا ہے کہ جو موسی حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسی نہ تھے ابن عباس نے کہا تو نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید میں نے کہا ہاں ابن عباس نے کہا نوف جھوٹا ہے **حدثنا** اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاَيَّامُ اللّٰهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا اَوْ اَعْلَمَ مِنِّي قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّي اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَاِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى

انتهيا إلى الصخرة فرقد عليها فانطلق وترك فتاه فاضطرب الحوت في الماء فجعل لا يلتئم
عليه صار مثل الكوة قال فقال فتاه ألا ألحق نبي الله فأخبره قال فنسي فلما تجاوزا
قال لفتاه آتنا غداءنا لقد لقينا من سفرنا هذا نصبا قال ولم يصبهم نصب حتى
تجاوزا قال فتذكر قال أرأيت إذ أوينا إلى الصخرة فإني نسيت الحوت وما أنسانيه
إلا الشيطان أن أذكره واتخذ سبيله في البحر عجبا قال ذلك ما كنا نبغي فارتدا على آثارهما
قصصا فأراه مكان الحوت قال ههنا وصف لي قال فذهب يلتمس فإذا هو بالخضر
عليه السلام مسجى ثوبا مستلقيا على القفا أو قال على حلاوة القفا فقال السلام عليكم
فكشف الثوب عن وجهه فقال وعليكم السلام قال من أنت قال أنا موسى قال ومن
موسى قال موسى بني إسرائيل قال مجيء ما جاء بك قال جئت لتعلمني مما علمت رشدا
قال إنك لن تستطيع معي صبرا وكيف تصبر على ما لم تحط به خبرا شيء أمرت أن
أفعله إذا رأيته لم تصبر قال ستجدني إن شاء الله صابرا ولا أعصي لك أمرا قال
فإن اتبعتني فلا تسألني عن شيء حتى أحدث لك منه ذكرا فانطلقا حتى إذا ركبا
في السفينة خرقها قال انتحى عليها قال له موسى عليه السلام أخرقتها لتغرق أهلها
لقد جئت شيئا إمرا قال ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما
نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا فانطلقا حتى إذا لقيا غلمانا يلعبون قال فانطلق
إلى أحدهم بادي الرأي فقتله فذعر عندها موسى ذعرة منكرة قال أقتلت
نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند
هذا المكان رحمة الله علينا وعلى موسى عليه السلام لولا أنه عجل لرأى العجب و
لكنه أخذته من صاحبه ذمامة قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني
قد بلغت من لدني عذرا ولو صبر لرأى العجب قال وكان إذا ذكر أحدا من
الأنبياء بدأ بنفسه رحمة الله علينا وعلى أخي كذا رحمة الله علينا فانطلقا حتى
إذا أتيا أهل قرية لئاما فطافا في المجالس فاستطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا
فيها جدارا يريد أن ينقض فأقامه قال لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا

فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهٖ قَالَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا
السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِيْ يَسْخَرُهَا وَجَدَهَا
مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ
عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهٗ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا فَاَرَدْنَا اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا
مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

ترجمہ حدیث بیان کی ہمسے ابی بن کعب نے انہون نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرماتے
تہے جب موسی اپنی قوم مین نصیحت کر رہے تہے لوگون کو اللہ تعالی کی نعمتون اور بلا سے انہون نے
ایکا ایک کہا مین نہین جانتا ساری دنیا مین کسی شخص کو جو مجہہ سے بہتر ہو اور مجہسے زیادہ علم رکہتا ہو اللہ
تعالے نے انکو وحی بہیجی مین جانتا ہون اُس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکہنے والا ایک
شخص ہے زمین مین حضرت موسی نے عرض کیا ای مالک میری مجہکو ملادے اُس شخص سے حکم ہوا اچہا ایک
مچہلی مین نمک لگاکر اپنا توشہ کرو جہان وہ مچہلی گم ہوجاوے وہین وہ شخص ملیگا یہ سنکر حضرت موسے
اور اون کے ساتہی چلے یہانتک کہ صخرہ پر پہونچے وہان کوئی نہ ملا حضرت موسی آگے چلے گئے اور اپنے
ساتہی کو چہوڑ گئے ایک ہی ایک مچہلی تڑپی پانی مین اور پانی نے ملنا اور جڑنا چہوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی
طرح اوس مچہلی پر بن گیا حضرت موسی کے ساتہی نے کہا مین اللہ کے نبی سے ملون اور اون سے یہ حال کہون
پہر وہ (چلے اور حضرت موسی سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بہول گئے جب آگے بڑہ گئے تو حضرت موسے نے اون
سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر سے تو ہم تہک گئے۔ راوی نے کہا انکو تہکن نہین ہوئی جب تک وہ اُس
مقام سے آگے نہین بڑہے پہر اون کے ساتہی نے یاد کیا اور کہا تم کو معلوم نہین جب ہم صخرہ پر پہونچے
تو وہان مین مچہلی کو بہول گیا اور شیطان کے سوا کسینے مجکو نہین بہلایا اوس مچہلی نے تعجب سے اپنی
راہ لی سمندر مین حضرت موسی نے کہا اسی کو تو ہم چاہتے تہے پہر اپنے قدمون کے نشان دیکہتے ہوئے
لوٹے اُن کے ساتہی نے جہان پر مچہلی نکل بہاگی تہی وہ جگہہ بتادی وہان حضرت موسی ڈہونڈہنے
لگے ناگاہ اُنہون نے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکہا ایک کپڑا اوڑہے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدہے
چت لیٹے ہوئے یعنی کسی کروٹ کیطرف جہکے نہ تہے) حضرت موسی نے کہا السلام علیکم اونہون نے اپنے
موہنہ پر سے کپڑا اوٹہایا اور کہا وعلیکم السلام تم کون ہو حضرت موسی نے کہا مین موسے ہون اُنہون نے

کہا کون موسی حضرت موسی نے کہا بنی اسرائیل کے موسے انہون نے کہا تم کیون آئے حضرت موسی نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم مین سے کچہ مجکو سکہلاؤ انہون نے کہا تم میرے ساتہہ صبر نکرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے
اُس بات پر جسکا تمہین علم نہین پہر اگر تم صبر نہ کرو تو مجکو بتلاؤ مین کیا کرون حضرت موسی نے کہا جو خدا چاہے
تو مجکو تم صابر پاؤگے اور مین تمہارے خلاف کوئی کام نہین کرنے کا حضرت خضر نے کہا اچہا اگر تم میرے
ساتہہ ہوتے ہو تو کوئی بات مجہسے مت پوچہنا جب تک مین خود اُسکا ذکر نکرون پہر دونو چلے یہان تک کہ ایک
کشتی مین سوار ہوئے حضرت خضر نے اُسکا تختہ توڑ ڈالا یا توڑ ڈالنا چاہا حضرت موسی علیہ السلام نے کہا
تم نے کشتی کو توڑا اس لیے کہ کشتی والے ڈوب جاوین یہ تم نے بہاری کام کیا حضرت خضر نے کہا مین نہیں
کہتا تہا تم میرے ساتہہ صبر نہ کرسکوگے حضرت موسی نے کہا بہول گیا مت مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو
مجہپر پہر دونون چلے ایک جگہہ بچے کہیل رہے تہے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کہٹکے ایک بچے کے پاس جاکر
اوسکو قتل کیا حضرت موسی یہ دیکہکر بہت گہبرا گئے اور فرمانے لگے تم نے ایک بیگناہ کا ناحق خون کیا یہ
بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالی رحم کرے موسی علیہ السلام
پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتین دیکہتے لیکن اُنکو حضرت خضر سے شرم آگئی اور انہون نے
کہا اب اگر مین کوئی بات تم سے پوچہون تو میرا ساتہہ چہوڑ دینا بیشک تمہارا عذر درست ہے اور جو موسے
صبر کرتے تو اور عجیب عجیب باتین دیکہتے اور آپ جب کسی پیغمبر کا ذکر کرتے تو یون فرماتے اللہ تعالی
کی رحمت ہو ہمپر اور ہمارے فلانے بہائی پر اللہ کی رحمت ہو ہمپر خیر پہر دونون چلے یہانتک کہ ایک گانو
مین پہونچے وہان کے لوگ بڑے بخیل تہے یہ دونون سب مجلسون مین گہومے اور کہانا مانگا کسی نے ضیافت
نکی پہر اُنکو وہان ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تہی حضرت خضر نے اُسکو سیدہا کر دیا حضرت موسے
نے کہا اگر تم چاہتے تو اوسکی مزدوری لیتے حضرت خضر نے کہا بس اب جدائی ہے مجہہ مین اور تم مین
اور حضرت موسی کا کپڑا پکڑا اور کہا مین تمسے ان باتون کا بہید کہے دیتا ہون جنپر تم صبر نہ کرسکے
لیکن کشتی تو وہ مسکینون کی تہی جو سمندر مین مزدوری کرتے تہے اور اون کے آگے ایک بادشاہ تہا
جو کشتیون کو جبرًا پکڑ لیتا تہا مین نے چاہا اُس کشتی کو عیبدار کردون جب بیگار پکڑنے والا آیا تو اسکو
عیبدار دیکہکر چہوڑ دیا وہ کشتی آگے بڑہ گئی اور کشتی والون نے ایک لکڑی لگاکر اُسکو درست کرلیا
اور چہوکرا کافر بنایا گیا تہا اور اسکے ماں باپ اُسکو بہت چاہتے تہے اگر وہ بڑا ہوتا تو اپنے ماں باپ کو بہی تنگ

اور کفر مین پھنساتا اس لیے ہمنے چاہا کہ اللہ تعالی انکو دوسرا چھوکرا اوسکے بدل دیوے جو اوس سے بہتر ہو اور
اُس سے زیادہ مہربان ہو اور دیوار تو وہ دو یتیموں کی تہی شہر مین اخیر تک **عن** اَبِی اِسحاق نحوہ
حدیث یثبیر ترجمہ وہی جو گذرا **عن** اُبَیِّ بنِ کعبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قرأ لَتَخِذتَ عَلَیہِ
اَجرًا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا قرآن مین لتخذت علیہ اجرا۔
عن عبدِ اللّٰہِ بنِ عبّاسٍ اَنَّہٗ تَمَارٰی ہُوَ وَالحُرُّ بنُ قَیسِ بنِ حِصنٍ الفَزَارِیُّ فِی صَاحِبِ
مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ فَقَالَ ابنُ عَبَّاسٍ ہُوَ الخَضِرُ عَلَیہِ السَّلَامُ فَمَرَّ بِہِمَا اُبَیُّ بنُ کَعبٍ
الاَنصَارِیُّ فَدَعَاہُ ابنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ یَا اَبَا الطُّفَیلِ ہَلُمَّ اِلَینَا فَاِنِّی قَد تَمَارَیتُ اَنَا وَصَاحِبِی
ہٰذَا فِی صَاحِبِ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ الَّذِی سَاَلَ السَّبِیلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَہَل سَمِعتَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَذکُرُ شَانَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بَینَمَا مُوسٰی عَلَیہِ
السَّلَامُ فِی مَلَاٍ مِّن بَنِی اِسرَائِیلَ اِذ جَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ ہَل تَعلَمُ اَحَدًا اَعلَمَ مِنکَ قَالَ
مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ لَا فَاَوحَی اللّٰہُ اِلٰی مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ بَل عَبدُنَا الخَضِرُ عَلَیہِ السَّلَامُ قَالَ
فَسَاَلَ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ السَّبِیلَ اِلٰی لُقِیِّہٖ فَجَعَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ الحُوتَ اٰیَۃً وَّقِیلَ لَہٗ اِذَا افتَقَدتَّ الحُوتَ فَارجِع فَاِنَّکَ
سَتَلقَاہُ فَسَارَ مُوسٰی عَلَیہِ السَّلَامُ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَن یَّسِیرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا فَقَالَ فَتٰی مُوسٰی حِینَ سَاَلَہُ
الغَدَاءَ اَرَاَیتَ اِذ اَوَینَا اِلَی الصَّخرَۃِ فَاِنِّی نَسِیتُ الحُوتَ وَمَا اَنسَانِیہُ اِلَّا الشَّیطَانُ اَن
اَذکُرَہٗ فَقَالَ مُوسٰی لِفَتَاہُ ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبغِی فَارتَدَّا عَلٰی اٰثَارِہِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا
خَضِرًا فَکَانَ مِن شَانِہِمَا مَا قَصَّ اللّٰہُ فِی کِتَابِہٖ اِلَّا اَنَّ یُونُسَ قَالَ فَکَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَ
الحُوتِ فِی البَحرِ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے انہون نے اور حر بن قیس نے جھگڑا
کیا موسی علیہ السلام کے ساتھی مین ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تہے پھر وہان ابی بن
کعب نکلے تو ابن عباس نے انکو بلایا اور کہا اے ابو الطفیل ادہر آؤ مین اور یہ جھگڑ رہے ہین موسی
علیہ السلام کے ساتھی مین جن سے انہون نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
باب مین کچہ سنا ہے ابی نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے ایک
بار موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت مین بیٹھے ہوئے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور پوچہنے
لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بہی جانتے ہو موسی علیہ السلام نے کہا نہین تب اللہ تعالی نے انکو وحی

بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے حضرت موسیٰ نے انسے ملنا چاہا اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی
مقرر کی اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھو دے تو لوٹ اُس بندے سے ملیگا پھر حضرت موسیٰ چلے جہانتک اللہ
تعالیٰ کو منظور تھا بعد اسکے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ وہ بولا تمکو معلوم نہیں جب ہم صخرہ پر پہنچے
تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھکو اسکی یاد بھلا دی حضرت موسیٰ نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے پھر دونو
اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت خضر سے ملے پھر جو حال گذرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے یونس کی روایت
میں ہی کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھی لوٹے

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ

حضرت ابوبکر صدیق کی بزرگی **فائدہ** امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ
کی تفضیل میں ایک دوسرے پر بعضوں نے کہا ہم اون میں سے کسیکو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور
علماء تفضیل کے قائل ہیں پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے اہلسنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابوبکر صدیق
تھے اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر تھے اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت
علی لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے کہ افضل صحابہ میں ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر اور اکثر اہل سنت کے
نزدیک پھر عثمان پھر علی اور بعض اہلسنت نے حضرت علی کو حضرت عثمان پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمان
کی تقدیم ہے ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفا کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر
اہل احد پھر بیعۃ الرضوان والے۔ قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپکی حیوۃ میں
گذر گئے وہ اُن سے افضل ہیں جو آپکے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے اور یہ فضیلت قطعی ہے
یا ظنی ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے اسمیں اختلاف ہے اسیطرح اختلاف ہے کہ عائشہ
اور خدیجہ میں کون افضل ہے اور عائشہ اور فاطمہ میں اور خلافت حضرت عثمان کی صحیح ہے بالاجماع
اور وہ مظلوم شہید ہوئے اور انکے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے اسیطرح حضرت علی کی خلافت
بالاجماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے اونکے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا اور معاویہ صحابہ میں سے
ہیں اور انکی لڑائی شبہ پر مبنی تھی اور ہر ایک مجتہد تھا جسکو وہ صحیح جانتے تھے اسی وجہ سے بعضے لڑے اور بعضے
الگ رہے بہرحال سب صحابہ عدول ہیں اور انکی روایت اور شہادت مقبول ہے (النووی مختصراً)

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُءُوْسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَہُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمَیْہِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْہِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ

اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ترجمہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکون کے پاؤن دیکھے اپنے سرون پر اور ہم غار میں تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے قدمون کیطرف دیکھے تو ہمکو دیکھ لیگا آپ نے فرمایا اے ابوبکر تو کیا سمجھتا ہے ان دونون کو جنکے ساتھ تیسرا خدا بھی ہو ف ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہو اور یہی مقصود ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ سے اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابوبکر صدیق کے کہ انھوں نے ایسے وقت میں آپکا ساتھ دیا اور گھر بار مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے مونہہ پر جو ایسے جان نثار وفادار ساتھی کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكٰى اَبُوْبَكْرٍ وَبَكٰى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ مَالِهٖ وَصُحْبَتِهٖ اَبُوْبَكْرٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِيْ بَكْرٍ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جسکو اللہ نے اختیار دیا چاہے دنیا کی دولت لیوے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا یہ سنکر ابوبکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے صدقہ ہوں پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگون سے زیادہ مجھپر ابوبکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا بھی اور جو میں کسیکو خلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابوبکر کو خلیل بناتا اب خلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری ہے) ف نووی نے کہا خلت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابوبکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث میں ہے کہ میں حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا خلت کا بعضوں نے کہا دونوں

ایک ہین اور بعضون نے کہا حبیب کا رتبہ زیادہ ہی کیونکہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضون نے کہا خلت کا
زیادہ ہے اور آپ کی خلت بہی اسحدیث سے ثابت ہے ف مسجد مین کسی کی کہڑکی نرہے سب بند کردی
جاوین اپر ابوبکر کے گہر کی کہڑکی قائم رکہو عن ابی سعید الخدری قال خطب رسول الله
صلی الله علیه وسلم الناس یوما بمثل حدیث مالک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله
بن مسعود یحدث عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت
ابا بکر خلیلا ولکنه اخی وصاحبی وقد اتخذ الله صاحبکم خلیلا ترجمہ عبد الله بن مسعود
سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا اگر مین کسیکو اپنا جانی دوست بناتا سوا خدا کے
تو ابوبکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بہائی اور میرے صحابی ہین اور تمہارے صاحب کو الله نے خلیل بنایا
ہے عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لو کنت متخذا من امتی
احدا خلیلا لاتخذت ابا بکر ترجمہ عبد الله بن مسعود سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه و
سلم نے فرمایا جو مین کسیکو اپنی امت مین سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا عن عبد الله
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابن
ابی قحافة ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو کنت
متخذا من اهل الارض خلیلا لاتخذت ابن ابی قحافة خلیلا ولکن صاحبکم خلیل الله
ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ تمہارے صاحب الله کے خلیل ہین عن عبد الله قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی ابرا الی کل خل من خله ولو کنت متخذا خلیلا
لاتخذت ابا بکر خلیلا ان صاحبکم خلیل الله ترجمہ عبد الله بن مسعود سے روایت ہے
رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا آگاہ رہو مین کسی کی دوستی نہین رکہتا (یعنے وہی دوستی
جسمین اور کا خیال نرہے) اور جو مین ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابوبکر سے کرتا اور تمہارے
صاحب الله کے دوست ہین (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئین رکہا) عن عمرو بن العاص
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثه علی جیش ذات السلاسل فاتیته فقلت ای
الناس احب الیک قال عائشة قلت من الرجال قال ابوها قلت ثم من قال عمر
فعد رجالا ترجمہ عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے انکو ذات السلاسل

کے لشکر کے ساتھ (ذات السلاسل نواحی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الاخری سنہ ۸ ہجری میں ہوئی) وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے اونہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے آپ نے فرمایا اون کے باپ سے انہوں نے کہا پھر اون کے بعد کس سے آپ نے فرمایا عمر سے یہانتک کہ آپ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے ابوبکر اور عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی بڑی فضیلت نکلی اور اہلسنت کی دلیل ہے کہ ابوبکر عمر سے افضل ہیں **عن** ابن ابی ملیکہ قال سمعت عائشۃ وسئلت من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابوبکر فقیل لھا ثم من بعد ابی بکر قالت عمر ثم قیل لھا من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح ثم انتھت الی ھذا **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے سنا اون سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعوی کرتے ہیں کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے اور خود حضرت علی نے اوسکی تکذیب کی (نووی) انہوں نے کہا ابوبکر کو کرتے پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہوں نے کہا عمر کو پھر پوچھا گیا اون کے بعد کس کو کرتے اونہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح کو پھر خاموش ہو رہیں **عن** جبیر بن مطعم ان امرأۃ سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا فامرھا ان ترجع الیہ فقالت یا رسول اللہ ارأیت ان جئت فلم اجدک قال ابی کانھا تعنی الموت قال فان لم تجدینی فاتی ابا بکر **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنے آپ کی وفات ہو جاوے) آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابوبکر کے پاس آنا **عن** جبیر بن مطعم ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فی شیء فامرھا بامر بمثل حدیث عباد بن موسی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل

اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَابَکْرٍ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری مین فرمایا بلا تو اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بہائی کو تاکہ مین
ایک کتاب لکہدون مین ڈرتا ہون کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے
والا یہ نہ کہے مین خلافت کا زیادہ حقدار ہون اور اللہ تعالے انکار کرتا ہے اور مسلمان بہی انکار کرتے
ہین سوا ابوبکر کے اور کسی کی خلافت سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اتَّبَعَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ جَنَازَةً
قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْکُمُ الْیَوْمَ مِسْکِیْنًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْکُمُ
الْیَوْمَ مَرِیْضًا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعْنَ فِیْ امْرِءٍ
اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کے دن تم
مین سے کون روزہ دار ہے ابوبکر نے کہا مین ہون آپنے فرمایا آج کے دن تم مین سے کون جنازے کے ساتھ
گیا ابوبکر نے کہا مین آپ نے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے مسکین کو کہانا کہلایا ابوبکر نے کہا
مین نے آپنے فرمایا آج کے دن تم مین سے کس نے بیمار کی پرسش یعنے عیادت کی ابوبکر نے کہا
مین نے آپنے فرمایا جس مین یہ باتین جمع ہون وہ جنت مین جاویگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَیْهَا اِلْتَفَتَتْ اِلَیْهِ
الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰکِنِّیْ اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَلْبَقَرَةُ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ
وَعُمَرُ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَاعٍ فِیْ غَنَمِهٖ عَدَا عَلَیْهِ
الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَیْسَ
لَهَا رَاعٍ غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص ایک بیل ہانکے جاتا تہا اور اسپر بوجہہ لادے
ہوئے بیل نے اسکیطرف دیکہا اور کہنے لگا مین اسلئے نہین پیدا ہوا مین تو کہیت کیواسطے پیدا ہوا ہون
لوگون نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر بیل بات کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تو اس
بات کو سچ جانتا ہون اور ابوبکر اور عمر بہی سچ جانتے ہین ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لیگیا چرواہے نے اُسکا پیچھا کیا اور بکری کو اوس سے چھڑالیا بھیڑیے نے اسکیطرف دیکھا اور کہا اُس دن کون بکری کو بچاویگا جسدن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جسدن جاہلیت والے کھیل کھود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لیجاتے یا قیامت کے قریب آفت اور فتنہ کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کے فکر سے غافل ہوجاوینگے) لوگوں نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اسکو سچ جانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی سچ جانتے ہیں (دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر اور عمر وہاں موجود نہ تھے اس حدیث سے اون کی بڑی فضیلت نکلی کہ آپکو انپر ایسا بھروسا تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانینگے **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں بیل کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاِنِّيْ اُؤْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب مِنْ فَضَائِلِ عُمَرَ حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ وَاَنَا فِيْهِمْ قَالَ فَلَمْ يَرُعْنِيْ اِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْكِبِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّيْ كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ جِئْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ وَلَاَظُنُّ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے جب انتقال کیا اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ اون کے گرد ہوگئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اون پر جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے میں بھی اُن لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جسنے میرا مونڈھا تھاما میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے انہوں نے کہا رحم کرے

اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر پھر کہا (انکی طرف خطاب کرکے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جسکی اعمال ایسے ہوں کو ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تمسے زیادہ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تمکو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کے) اور اسکی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میں آیا اور ابوبکر اور عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابوبکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابوبکر اور عمر نکلے اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تمکو ان دونوں کے ساتھ کریگا **فائدہ** چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام میں اور ہر بات میں ابوبکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ نے انکا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے - اس حدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی تعریف کرتے تھے اور انکو خدا کا مقبول بندہ اور اونکے اعمال کو نیک سمجھتے تھے یہاں تک کہ ویسے اعمال کی خود آرزو کرتے تھے اب اون بے ایمانوں کا مونہہ کالا ہو جو معاذ اللہ حضرت علی و حضرت عمر میں خلاف بیان کرتے ہیں - تمام سیر اور تواریخ اور احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی اور عباس کے سپرد کردیے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علی سے صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کردیا باوجودیکہ حضرت عمر بوڑھے تھے **عن** عمرو بن سعید فی ہذا الاسناد بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رایت الناس یعرضون وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون ذلک ومر عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا ماذا اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سو رہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اوس سے نیچے پھر عمر نکلے تو وہ اتنا نیچا کرتا پہنے تھے جو زمین پر گھسٹتا جاتا تھا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اسکی تعبیر کیا ہے آپ نے فرمایا دین **فائدہ** دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے

بچاتاہے ویسےدین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہی اور کفر اور گناہ سی بچاتاہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت
عمر کا دین نہایت کامل اور حدسے زیادہ تہا تحفۃ الاخیار ﴿عن﴾ عبد اللّٰہ بن عمر بن الخطاب عن
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال بینا انا نائم اذ رأیت قدحا اتیت بہ فیہ لبن
فشربت منہ حتی انی لأری الری یجری فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب
قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللّٰہ قال العلم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سوتا تہا سو مین ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس مین دودہ تہا مین نے اس
مین سے پیا یہانتک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخونون سے نکلنے لگی پہر جو بچا وہ مین نے عمر بن الخطاب
کو دیدیا لوگون نے عرض کیا اسکی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اسکی تعبیر علم ہے ف
اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہی کہ جو کوئی دودہ پیتے خواب مین دیکھے اسکو علم نصیب ہوگا اسواسطے کہ علم
سبب ہی روح کی زندگی کا جیسے دودہ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصًا حالت طفولیت مین اس
حدیث سی نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے بڑے رازدار تہے
اسی سبب سی انکو خلافت اور ملکداری مین وہ لیاقت تہی جو اورون کو نہ تہی اور انکی کارروائی اور
تدبیر سیاست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تہی اونہی کی خلافت مین اسلام
پہیلا اور مسلمانون کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر
فتح ہوے اور چار ہزار مسجدین بنائی گئین اونکا احسان قیامت تک ہر ایک مسلمان کی گردن پر ہے
اور جو مسلمان حق شناس ہی وہ قیامت تک اونکا شکر گذار ہے رضی اللہ تعالی اونسے ﴿عن﴾
سالم باسناد یونس نحوہ حدیثہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ﴿عن﴾ ابی ہریرۃ یقول سمعت
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیہا دلو فنزعت
منہا ما شاء اللّٰہ ثم اخذہا ابن ابی قحافۃ فنزع بہا ذنوبا او ذنوبین وفی نزعہ ضعف
واللّٰہ یغفر لہ ثم استحالت غربا فاخذہا ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس ینزع نزع
عمر بن الخطاب حتی ضرب الناس بعطن ترجمہ ابوہریرہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس حالت مین مین سوتا تہا مین نے اپنے تئین دیکہا ایک کنوے پر کہ اسپر ڈول پڑا ہے سو
مین نے اس ڈول سے پانی کہینچا جتنا خدا نے چاہا پہر اسکو ابو قحافہ کے بیٹے یعنے صدیق اکبر نے لیا

اور ایک یا دو ڈول نکالے اون کے کہینچنے مین ناتوانی تہی خدا انکو بخشے پہر وہ ڈول بل یعنے بڑا ڈول
ہو گیا اور اسکو عمر بن الخطاب نے لیا تو مین نے لوگون مین ایسا سردار شہ زور نہین دیکہا جو عمر کیطرح
پانی کہینچتا ہو انہون نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنی اپنی اونٹون کو سیراب کر کے آرام کیجگہ
لے گیے **فائدہ** علما نے کہا اس خواب مین تمثیل ہے حضرت ابوبکر اور عمر کے خلافت کی اور اون کے
حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برکت تہی اور آپ کی صحبت کا اثر تہا تو پہلے آپ
نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جوق جوق اسمین آنے لگے پہر آپ کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق
خلیفہ ہوئے انہون نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک
ہے اور صحیح دو ڈول ہین جیسے دوسری روایت مین ہے اون کی خلافت مین مرتد مارے گئے اور اونکی جڑ
کٹی اور اسلام پہیلا پہر حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پہیلا اور یہ جو فرمایا کہ ابوبکر کے کہینچنے مین
ناتوانی تہی اس سے اون کے قدر کا گہٹانا مقصود نہین ہے نہ حضرت عمر کا رتبہ اون سے بڑہانا بلکہ غرض
بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمر مین۔ اس حدیث مین یہ بہی دلیل ہے
کہ ابوبکر آپ کے نائب ہون گے اور اون کے بعد عمر رضی اللہ تعالی اونسے (نووی مختصرا) **عن** صالح
باسناد یونس نحو حدیثہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** صالح قال قال الاعرج وغیرہ
ان ابا ھریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت ابن ابی قحافۃ ینزع بنحو
حدیث الزھری **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال بینا انا نائم اریت انی انزع علی حوضی اسقی الناس فجاءنی ابو بکر فاخذ الدلو من
یدی لیروحنی فنزع دلوین وفی نزعہ ضعف واللہ یغفر لہ فجاء ابن الخطاب فاخذ منہ
فلم ار نزع رجل قط اقوی حتی تولی الناس والحوض ملآن یتفجر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے سوتے مین دیکہا مین اپنے حوض مین پانی کہینچ رہا ہون
اور لوگون کو پلا رہا ہون پہر ابوبکر میرے پاس آئے انہون نے ڈول میرے ہاتہ سے لے لیا مجہے آرام
دینے کو اور دو ڈول نکالے ناتوانی کے ساتہ اللہ انکو بخشے پہر خطاب کے بیٹے آئے انہون نے ڈول
ابوبکر کے ہاتہ سے لے لیا تو مین نے ایسا زبردست کہینچنا کسیکا نہین دیکہا یہانتک کہ لوگ سیراب
ہو کر چلے گئے اور حوض بہر پور ہو کر بہنے لگا **عن** عبید اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم قال رأیت کأنی أنزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجاء أبو بکر فنزع ذنوبا أو ذنوبین فنزع نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا العطن ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنوئیں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابوبکر آئے اور ایک یا دو ڈول لٹکائے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ انکو بخشے پھر عمر آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنیوالا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا **عن** عبداللہ بن عمر عن رؤیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی أبی بکر وعمر بن الخطاب بنحو حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فرأیت فیہا دارا أو قصرا فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فأردت أن أدخل فذکرت غیرتک فبکی عمر وقال أی رسول اللہ أو علیک یغار ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں ایک گھر یا محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کسکا ہے لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا یہ سنکر حضرت عمر روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا **ف** آپ کا تو گھر بار ہے اور میں خود آپکا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمر کی فضیلت ظاہر ہے اور انکا جنتی ہونا یقینی ہے **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن نمیر وزہیر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** أبی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنہ قال بینا أنا نائم إذ رأیتنی فی الجنۃ فإذا امرأۃ توضأ إلی جانب قصر فقلت لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فذکرت غیرۃ عمر فولیت مدبرا قال أبو ہریرۃ فبکی عمر ونحن جمیعا فی ذلک المجلس مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال عمر بأبی أنت وأمی یا رسول اللہ أعلیک أغار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں میں نے پوچھا یہ محل کسکا ہے لوگ بولے عمر بن الخطاب کا یہ سنکر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہ نے

کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب اوس مجلس مین تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہر حضرت
عمر نے کہا میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہون یا رسول اللہ کیا مین آپ پر غیرت کرون گا عن ابن شہاب
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعد قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ نِسَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا
اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ
قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَّهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ
وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ
قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ ترجمہ سعد سے روایت ہے حضرت عمر نے اجازت مانگی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اوسوقت قریش کی عورتین بیٹہی تہین آپ سے
باتین کر رہی تہین اور بہت تکرار کر رہی تہین اونکی آوازین بلند تہین جب حضرت عمر نے آواز دی
تو اوٹہ کر دوڑین چہپنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس
رہے تہے حضرت عمر نے پوچہا اللہ آپکو ہنستا رکہے یا رسول اللہ آپنے فرمایا مجہے تعجب ہوا ان عورتون
سے جو میرے پاس بیٹہی تہین تمہاری آواز سنتے ہی پردے مین بہاگین حضرت عمر نے عرضکیا یا رسول
اللہ آپ سے انکو زیادہ ڈرنا تہا پہر اون عورتون سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجہہ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے
رسول سے نہین ڈرتین اونہون نے کہا ہان تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے شیطان جب
تمکو ملتا ہے کسی راہ مین چلتا ہوا تو اوس راہ کو جس مین تم چلتے ہو چہوڑ کر دوسری راہ مین چلا جاتا ہے ❊
ف کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تہا اس حدیث پر بعض بیوقوفون نے اعتراض
کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر سے زیادہ
ڈرے اونکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث مین یہ کہان ہے کہ شیطان مجہہ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا ہی ہو تو کیا قباحت

ہے کو توال سے جتنا چور ڈرتے ہین بادشاہ سے اوتنا نہین ڈرتے اس سے کو توال کی فضیلت بادشاہ پر نہین
پڑتی عن ابی ہریرۃ ان عمر بن الخطاب جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
نسوۃ قد رفعن اصواتہن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما استاذن عمر ابتدرن
الحجاب فذکر نحو حدیث الزہری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول قد کان یکون فی الامم قبلکم محدثون فان یکن فی امتی
منہم احد فان عمر بن الخطاب منہم قال ابن وہب تفسیر محدثون ملہمون ترجمہ
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی اگلی استون مین ایسے لوگ ہوا
کرتے تھے جنکی رائے ٹہیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے انکو الہام کرتے میری امت مین اگر ایسا کوئی
ہو تو وہ عمر بن الخطاب ہونگے عن سعد بن ابراہیم بہذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن ابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلاث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب
وفی اساری بدر ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا مین اپنے رب کے موافق ہوا تین
باتون مین ایک مقام ابراہیم مین نماز پڑہنے مین جب مین نے رای دی کہ یا رسول اللہ آپ اسکو مصلے
بنائیے ویسا ہی قرآن مین اترا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی) دوسرے عورتون کے پردے مین
تیسرے بدر کے قیدیون مین عن ابن عمر قال لما توفی عبد اللہ بن ابی ابن سلول جاء ابنہ
عبد اللہ بن عبد اللہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ ان یعطیہ قمیصہ ان یکفن
فیہ اباہ فاعطاہ ثم سالہ ان یصلی علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی علیہ
فقام عمر فاخذ بثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اتصلی علیہ
وقد نہاک اللہ عز وجل ان تصلی علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما خیرنی
اللہ فقال استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ وسازیدہ علی
سبعین قال انہ منافق فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل
ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تہا) تو اسکا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کو کفن کے لیے دیجیے آپ نے

دیدیا پہر اوس نے کہا آپ اوسپر نماز پڑہیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوے اوسپر نماز پڑہنے کے لیے حضرت عمر کہڑے ہوے اور آپکا کپڑا تہاما اور فرمایا یا رسول اللہ کیا آپ اس پر نماز پڑہتے ہین حالانکہ اللہ تعالے نے آپکو منع کیا اوسپر نماز پڑہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجہے اختیار دیا تو فرمایا تو اون کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالی انکو نہین بخشیگا۔ تو مین ستر بار سے زیادہ دعا کرونگا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تہا آخر آپ نے اوسپر نماز پڑہی تب یہ آیت اوتری مت نماز پڑہ کسی منافق پر جو مرجاوے اور مت کہڑا ہو اوسکی قبر پر (تو حضرت عمر کی راے اللہ تعالی نے پسند کی) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے کہ پہر آپ نے منافقون پر نماز پڑہنا چہوڑ دیا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ حضرت عثمان کی بزرگی کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِيْ بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُوْلُ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین لیٹے ہوے تہے رانین یا پنڈلیا کہولے ہوے اتنے مین ابوبکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال مین باتین کرتے رہے پہر حضرت عمر نے اجازت چاہی انکو بہی اجازت دی اسیحال مین باتین کرتے رہے پہر حضرت عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہ گئے اور کپڑے برابر کیے پہر وہ آئے اور باتین کین جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابوبکر آئے آپنے کچہ خیال نکیا پہر عمر آئے آپ نے کچہ خیال نہ کیا پہر حضرت عثمان آئے تو آپ بیٹہ گئے اور آپ نے کپڑے درست کیے آپ نے فرمایا کیا مین شرم نکرون اس شخص سے جس سے فرشتے شرم کرتے ہین **ف** تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تہے ساتہہ کثرت حیا کے اس لیے آپ نے بہی اون سے ویسا ہی برتاو کیا مصابیح مین انس سے مرفوعا مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت مین سچی شرم کرنے والے عثمان ہین اور ملا نے ابن عمر سے

روایت کیا مرفوعاً کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے اور سب سے زیادہ عزت والے عثمان ہین۔ اس حدیث سی مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہین ہر نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہین ہے کیونکہ حدیث مین راوی کو شک ہر ران مین کہلی تہین یا پنڈ لیان اور صحیح یہی ہے کہ ران عورت ہے (السراج الوہاج)

عن عائشۃ وعثمان ان ابابکر استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو مضطجع علی فراشہ لابس مرط عائشۃ فاذن لابی بکر وھو کذلک فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو علی تلک الحال فقضی الیہ حاجتہ ثم انصرف قال عثمان ثم استاذنت علیہ فجلس وقال لعائشۃ اجمعی علیک ثیابک فقضیت الیہ حاجتی ثم انصرفت فقالت عائشۃ یارسول اللہ مالی لم ارک فزعت لابی بکر وعمر کما فزعت لعثمان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ ترجمہ حضرت عائشہ اور حضرت عثمان سی روایت ہر ابوبکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تہی اپنے بچہونے پر حضرت عائشہ کی چادر اوڑہی ہوئے آپنے ابوبکر کو اجازت دی اسیحال مین وہ اپنا کام پورا کرکے چلے گئے پہر عمر آئے انہون نے اجازت مانگی آپنے اجازت دی اسیحال مین وہ بہی اپنے کام سے فارغ ہوکر چلے گئے عثمان نے کہا پہر مینے اجازت مانگی تو آپ بیٹہ گئے اور عائشہ سی فرمایا اپنے کپڑے اچہی طرح پہن لے مین اپنے کام سی فارغ ہوکر چلا گیا بعد اوس کے عائشہ نے کہا یارسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابوبکر کے آنے سے نہ گہبرائے نہ عمر کے آنے جیسا عثمان کے آنے سی گہبرائے آپنے فرمایا عثمان حیادار مرد ہی اور مین ڈرا اگر اسیحال مین انکو اجازت دون تو وہ اپنا کام نہ کر سکین (شرم سی کچہ نہ کہین اور چلے جاوین) عن عثمان وعائشۃ ان ابابکر الصدیق استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثل حدیث عقیل عن الزھری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسی الاشعری قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حوائط المدینۃ وھو متکیء یرکز بعود معہ بین الماء والطین اذا استفتح رجل فقال افتح وبشرہ بالجنۃ قال فاذا ابوبکر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ قال ثم استفتح رجل آخر فقال افتح وبشرہ بالجنۃ قال فذھبت فاذا ھو عمر ففتحت لہ وبشرتہ بالجنۃ

ثُمَّ استفتح رجل آخر قال فجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال افتح وبشره بالجنة على بلوى تكون قال فذهبت فاذا هو عثمان بن عفان قال ففتحت وبشرته بالجنة قال وقلت الذي قال فقال اللهم صبرا والله المستعان ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ مین تھے تکیہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کیچڑ مین کھونس رہے تھے اتنے مین ایک شخص نے دروازہ کھلوایا آپنے فرمایا کھولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری دیمین جو کھولنے گیا تو ابوبکر تھے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے فرمایا کھولدے اور اسکو خوشخبری دے جنت کی مین گیا تو عمر تھے مین نے دروازہ کھولدیا اور انکو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلوایا آپ بیٹھ گئے آپنے فرمایا کھولدے اور اسکو جنت کی خوشخبری دی اور اوسپر ایک بلوے ہوگا مین گیا تو عثمان بن عفان تھے مین نے دروازہ کھولا اور انکو جنت کی خوشخبری دی اور بلوے کا ذکر کیا اونھون نے کہا یا اللہ مجھکو صبر دے اور توہی مددگار ہے **فائدہ** اسحدیث مین ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے پیشتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوہ ہوا آخر اونھون نے صبر کیا اور شہید ہوئے **عن** ابی موسی الاشعري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وامرني ان احفظ الباب بمعنى حديث عثمان بن غياث ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لیگئے اور مجھسے فرمایا تو دروازہ پر پہرہ دے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** ابي موسى الاشعري انه توضا في بيته ثم خرج فقال لالزمن رسول الله صلى الله عليه وسلم ولاكونن معه يومي هذا قال فجاء المسجد فسال عن النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا خرج وجه ههنا قال فخرجت على اثره اسال عنه حتى دخل بئر اريس قال فجلست عند الباب وبابها من جريد حتى قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حاجته وتوضا فقمت اليه فاذا هو قد جلس على بئر اريس وتوسط قفها وكشف عن ساقيه ودلاهما في البئر قال فسلمت عليه ثم انصرفت فجلست عند الباب فقلت لاكونن بواب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم فجاء ابوبكر فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابوبكر فقلت على رسلك قال ثم ذهبت

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى
قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ
فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا
صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي
يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ
فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ
فَقُلْتُ أَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ
إِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوٰى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ
فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

ترجمہ ابو موسی اشعری سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا اپنے گھر مین پھر نکلے اور کہنے لگے مین ملازمت کرون گا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آج کی دن اور ساتھ رہون گا آپ کے وہ مسجد مین آئے اور پوچھا آپ کہان
ہین لوگون نے کہا اس طرف گئے ہین ابو موسی بھی آپ کے قدمون کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسطرف
چلے یہانتک کہ بیر اریس پر پہنچے (بیر اریس ایک کنوان ہے مدینہ سے باہر) ابو موسی نے کہا مین دروازے
پر بیٹھ گیا اور اسکا دروازہ لکڑی کا تھا یہانتک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب مین آپ کے
پاس گیا آپ کنوئے پر بیٹھے تھے اوس کے سینڈھ پر پنڈلیان کھولکر کنوئے مین لٹکائے ہوئے سو مین نے سلام
کیا پھر مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا مین نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوّاب (بوّاب وہ شخص جو
دروازے پر رہتا ہے) آج بنونگا اتنے مین ابو بکر صدیق آئے اور دروازہ ٹھونکا مین نے کہا کون ہے انہون
نے کہا ابو بکر مین نے کہا ٹھہرو پھر مین گیا اور مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہین اور اجازت

چاہتے ہین آپنے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی خوشخبری دو مین آیا اور ابوبکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین ابوبکر آئے اور آپکے داہنی طرف بیٹھے کنوے کی مینڈ
پر اور اپنے پاؤن لٹکا دیے کنوے مین جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور پنڈلیان کہول
دین مین لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور مین اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چہوڑ کر آیا تھا وہ مجھسے ملنے والا تھا
مین نے (اپنے دل مین) کہا اگر خدا کو اوسکی بہتری منظور ہے تو اسکو بھی لاویگا ایک ہی ایکا ایک آدمی
نے دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہے انہون نے کہا عمر بن خطاب مین نے کہا ٹھیرو اور مین آیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہین آپ نے فرمایا انکو اجازت دے
اور جنت کی خوشخبری دے مین عمر کے پاس آیا اور کہا اندر آؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو جنت کی
بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور آپ کی بائین طرف کنوئے کے مینڈ پر بیٹھے اور اپنے پاؤن کنوئے مین
لٹکا دیے مین لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلانے کی یعنے میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ
بھی آویگا ایک آدمی آیا اور دروازہ ہلایا مین نے کہا کون ہے اوسنے کہا عثمان بن عفان مین نے کہا ٹھیرو
اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور بیان کیا اور آپنے فرمایا انکو اجازت دو اور جنت کی
خوشخبری دے مگر اسکو ساتھ ایک آفت بھی ہے مین آیا اور مین نے کہا اندر آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمکو جنت کی خوشخبری دیتے ہین پر ایک آفت کے ساتھ وہ آئے انہون نے دیکھا مینڈ پر
جگہہ نہین رہی تو وہ ان کے سامنے دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا مین نے اس
حدیث سے یہ نکالا کہ اونکی قبرین بھی اسیطرح ہونگی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ مین جگہہ نہ
ملی وہ آپ کے سامنے بقیع مین دفن ہوئے عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ خَرَجْتُ اُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ
فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنَى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ
وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيْدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُوْرَهُمْ ترجمہ ابوموسی اشعری سے روایت ہے مین نکلا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہنے کے لیے مین نے دیکھا آپ باغون کیطرف گئے ہین پھر مین نے آپ
کو ایک باغ مین پایا آپ کنوئے کی مینڈ پر بیٹھے اور پنڈلیان کہولدین اور انکو لٹکا دیا کنوئے مین
اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس مین سعید کا قول مذکور نہین ہے عَنْ

أبي موسى الأشعري قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما إلى حائط بالمدينة لحاجته
فخرجت في أثره واقتص الحديث بمعنى حديث سليمان بن بلال وذكر في الحديث قال ابن
المسيب فأولتها قبورهم اجتمعت ههنا وانفرد عثمان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا —

باب من فضائل علي بن أبي طالب حضرت علی کی بزرگی کا بیان **عن** سعد بن أبي وقاص
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسى إلا أنه
لا نبي بعدي قال سعيد فأحببت أن أشافه بها سعدا فلقيت سعدا فحدثته بما
حدثني به عامر فقال أنا سمعته قلت أنت سمعته قال فوضع إصبعيه على أذنيه فقال
نعم وإلا فاستكتا ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت
علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسی علیہ السلام پاس مگر میرے بعد کوئی نبی
نہیں ہے سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے
حدیث بیان کی تھی وہ انکو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں
نے انگلیاں اپنی دونو کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں **فائدہ**
اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علی کی کہ آپ کی امت میں انکو وہ مرتبہ ملا جو بنی اسرائیل میں ہارون
علیہ السلام کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علی پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ صلی
علیہ وسلم خاتم الانبیا تھے آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکتا۔ ہارون حضرت موسی علیہ السلام
کے چچازاد بھائی تھے حضرت علی بھی آپکے چچازاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپنے اسوقت فرمائی جب
آپ تبوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علی کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپ مجکو
عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپنے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں ہوتے
کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسی علیہ السلام طور کو تشریف لیگئے تھے تو ہارون کو اپنا
خلیفہ بنا گئے تھے۔ اس حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہوگے کیونکہ
ہارون علیہ السلام حضرت موسی کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض
یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک ہی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو وجہیں موجود تھیں ایک قرابت جیسے
ہارون کو موسی سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضرور

نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت
موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہی تھی کہ بعد حضرت موسیٰ کے ساری بنی اسرائیل سے افضل تھے
اور اس لحاظ سے حضرت علی کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کے
خلافت میں کوئی قدح نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مفضول کی باوجود فاضل کے درست ہے خاص کر اس
صورت میں جب ابوبکر صدیق کی خلافت کا متعدد احادیث میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام
نے حتی کہ حضرت علی نے بھی چھ ماہ کے بعد بیعت کی سراج الوہاج میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے
مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گھر والوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد مقتضی نہیں
اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰ کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں
خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علی کے لیے بھی سمجھنا چاہیے اور خلافت
جزئیہ خصوصاً اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے
شیعہ پر نہ شیعہ کے لیے انتہی مختصراً عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَ
الصِّبْيَانِ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ غَيْرَ أَنَّهُ
لَا نَبِيَّ بَعْدِي ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو
خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو عورتوں
اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا
ہو جیسے ہارون کا تھا موسیٰ علیہ السلام کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے عَنْ شُعْبَةَ
فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ
ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ
لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ
فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ

يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي **ترجمہ**

سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیون برا نہین کہتے ابو تراب کو **ف** ابو تراب کنیت ہے حضرت مرتضے علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انہون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہین کیا **نووی** نے کہا اس مین ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اوس کی تاویل ضرور ہے اس طرح سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہین دیا بلکہ برا نہ کہنے کا سبب پوچھا گویا دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیون پرہیز کرتے ہو اون کے ڈر سے یا دلیل شرعی سے پرہیز کرتے ہو تو ٹہیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اسکا اور جواب ہے اور شاید سعد اوس گروہ مین ہون جو حضرت علی کو برا کہتے ہون اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاویہ نے اسکا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم انکی خطائی اجتہادی کیون نہین بیان کرتے **ف** سعد نے کہا مین تین باتون کیوجہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائین حضرت علی کو برا نہین کہون گا اگر ان باتون مین سے ایک بہی مجہکو حاصل ہو تو وہ مجہے لال اونٹون سے زیادہ پسند ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے کسی لڑائی پر جاتے وقت انکو مدینہ مین چہوڑا اونہون نے کہا یا رسول اللہ آپ نے مجہے عورتون اور بچون کے ساتہہ چہوڑ دیا آپ نے فرمایا تم اس بات سے رضی نہین ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسا ہارون کا تہا موسی علیہ السلام کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہین ہے اور مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام سے آپ فرماتے تہے خیبر کے دن کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو محبت رکہتا ہے اللہ اور اسکے رسول سے اور اللہ اور اسکا رسول بہی محبت رکہتا ہے اوس سے یہ سنکر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو انکی آنکہین دکہتی تہین آپ نے انکی آنکہہ مین تہوک دیا اور نشان اون کے حوالے کیا پہر اللہ تعالی نے فتح دی اون کے ہاتہہ پر اور جب یہ آیت اوتری بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو (یعنی آیت مباہلہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پہر فرمایا یا اللہ

بہ سیری الی من عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لعلی اما ترضی ان
تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا
موسی علیہ السلام کے پاس عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم
خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ رجلا یحب اللہ ورسولہ یفتح اللہ علی یدیہ قال عمر بن
الخطاب ما احببت الامارۃ الا یومئذ قال فتساورت لھا رجاء ان ادعی لھا قال فدعا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بن ابی طالب فاعطاہ ایاھا وقال امش ولا تلتفت حتی
یفتح اللہ علیک قال فسار علی شیئا ثم وقف ولم یلتفت فصرخ یا رسول اللہ علی
ماذا اقاتل الناس قال قاتلھم حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ
فاذا فعلوا ذلک فقد منعوا منک دماءھم واموالھم الا بحقھا وحسابھم علی اللہ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ میں یہ جھنڈا اوس شخص کو دونگا
جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اور اوس کے رسول کو فتح دیگا اللہ تعالی اوسکے ہاتھوں پر حضرت عمر نے کہا میں نے
امارت کی آرزو کبھی نہیں کی مگر اوسی دن پھر میں آپکے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھکو
اس کام کے لیے لیکن آپنے حضرت علی کو بلایا اور وہ جھنڈا انکو دیا اور فرمایا چلا جا اور اودھر اودھر مت
دیکھ اللہ تعالی تجھہ کو فتح دیگا پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اوسکے ٹھیرے اور کسی طرف نہیں
دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپنے فرمایا لڑ اون سے یہانتک کہ
وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی برحق معبود نہیں سوا خدا کے اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں جب
یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچالیا تجھہ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر
ہے عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین
ھذہ الرایۃ رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ قال
فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا قال فلما اصبح الناس غدوا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یرجوا ان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب
فقالوا ھو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتّٰى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر کے دن البتہ دونگا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالی فتح دیگا وہ چاہتا ہے اللہ اور اسکے رسول کو اور اللہ تعالی اور رسول اسکو چاہتے ہیں پھر رات بہر لوگ ذکر کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کسکو دیتے ہیں جب صبح ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور ہر ایک کو یہ امید تھی کہ نشان مجھکو ملیگا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھیں دکھتی ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے اون کی آنکھوں میں تھوکا اور اُن کے لیے دعا کی وہ بالکل اچھے ہوگئے گویا انکو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپ نے انکو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اون سے لڑوں یہانتک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہوجاویں آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہانتک کہ اون کے میدان میں اوترے پھر انکو بلا اسلام کیطرف اور اون سے کہہ جو اللہ کا حق اون پر واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تعالی تیری وجہ سے ایک شخص کو ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ لَيَاْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَاَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے حضرت علی پیچھے رہ گئے خیبر کے دن انکی آنکھیں دکھتی تھیں پھر اونہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر پیچھے رہوں (یہ کیسے ہوسکتا ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جسکی صبح کو فتح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں یہ جھنڈا اُسکو دونگا کل یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا جسکو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اُسکے ہاتھوں پر فتح دیگا پھر یکایک ہم نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ انکو جھنڈا ملیگا لوگوں

نے کہا یہ علی مین اور انہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنڈا دیا ہے پہر اللہ تعالے نے فتح دی انکو عن
يزيد بن حيان قال انطلقت انا وحصين بن سبرة وعمر بن مسلم الى زيد بن ارقم فلما جلسنا
اليه قال له حصين لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت
حديثه وغزوت معه وصليت خلفه لقد لقيت يا زيد خيرا كثيرا حدثنا يا زيد ما سمعت
من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن اخي والله لقد كبرت سني وقدم عهدي
ونسيت بعض الذي كنت اعي من رسول الله صلى الله عليه وسلم فما حدثتكم فاقبلوه وما
لا فلا تكلفونيه ثم قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فينا خطيبا بماء يدعى
خما بين مكة والمدينة فحمد الله واثنى عليه ووعظ وذكر ثم قال اما بعد الا ايها
الناس فانما انا بشر يوشك ان ياتي رسول ربي فاجيب وانا تارك فيكم ثقلين اولهما
كتاب الله فيه الهدى والنور فخذوا بكتاب الله واستمسكوا به فحث على كتاب الله ورغب
فيه ثم قال واهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي اذكركم الله في اهل بيتي فقال له حصين
ومن اهل بيته يا زيد اليس نساؤه من اهل بيته قال نساؤه من اهل بيته ولكن اهل
بيته من حرم الصدقة بعده قال ومن هم قال هم آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل
عباس قال كل هؤلاء حرم الصدقة قال نعم **ترجمہ** یزید بن حیان سے روایت ہے مین اور حصین
بن سبرہ اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم اونکے پاس بیٹہے تو حصین نے کہا اے زید تمنے تو بڑی نیکی
حاصل کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپکی حدیث سنی آپکے ساتہہ جہاد کیا آپکے پیچہے نماز
پڑہی تمنے بہت ثواب کمایا ہمسے کچہ حدیث بیان کرو جو تمنے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا
اے بہتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہوگئی اور مدت گذری اور بعض باتین جنکو مین یاد رکہتا تہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہول گیا تو مین جو بیان کرون اوسکو قبول کرو اور جو مین نہ بیان کرون اوسکے لیے
مجہکو تکلیف مت دو پہر زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن خطبہ سنانے کو کہڑے ہوئے ہم لوگون
مین ایک پانی پر جسکو خم کہتے تہے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین آپنے اللہ کی حمد کی اور اوسکی تعریف بیان کی
اور وعظ اور نصیحت کی پہر فرمایا بعد اوسکے اے لوگو مین آدمی ہون قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بہیجا ہوا
(موت کا فرشتہ) آوے اور مین قبول کرون مین تم مین دو بڑی بڑی چیزین چہوڑے جاتا ہون پہلی تو اللہ

کی کتاب اوس مین ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اوسکو مضبوط پکڑے رہو غرض آپنے
رغبت دلائی اللہ کی کتاب کیطرف پہر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہین مین خدا یاد دلاتا ہون تم کو اپنے
اہل بیت کے باب مین حصین نے کہا اہل بیت آپکے کون ہین اے زید کیا آپ کی بی بیان اہل بیت نہین
ہین زید نے کہا بی بیان بہی اہل بیت مین داخل ہین لیکن اہلبیت وہ ہین جنپر زکوۃ حرام ہے حصین
نے کہا وے کون لوگ ہین زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہین حصین نے کہا ان سب
پر صدقہ حرام ہے زید نے کہا ہان **فائدہ** یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نوین سال جب حجۃ الوداع
کرکے لوٹے فرمائی اوسکے بعد آپ کا انتقال ہوا۔ آپنے آخری وصیت تمام عرب کے قومون کے سامنے یہ
کی کہ قرآن پر جمے رہنا اوسی سے ہدایت لینا اوسپر عمل کرنا دوسرے میرے اہل بیت کا خیال رکہنا اون سے
محبت کرنا انکو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہلسنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہین ہے خوارج
نے اہل بیت کو چھوڑ دیا اون کے دشمن ہوگئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا **عن** ابی حیان
بھذا الاسناد نحو حدیث اسمعیل وزاد فی حدیث جریر کتاب اللہ فیہ الھدی والنور
من استمسک بہ واخذ بہ کان علی الھدی ومن اخطاہ ضل **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ کی کتاب مین ہدایت ہے اور نور ہے جو اوسکو پکڑے رہیگا وہ ہدایت پر رہیگا اور جو اسکو چھوڑ دیگا
وہ گمراہ ہوجاویگا **عن** یزید بن حیان عن زید بن ارقم قال دخلنا علیہ فقلنا لہ لقد رأیت
خیرا کثیرا لقد صاحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلیت خلفہ وساق الحدیث بنحو
حدیث ابی حیان غیر انہ قال الا وانی تارک فیکم الثقلین احدھما کتاب اللہ ھو
حبل اللہ من اتبعہ کان علی الھدی ومن ترکہ کان علی الضلالۃ وفیہ فقلنا من اھل
بیتہ نساؤہ قال لا وایم اللہ ان المرأۃ تکون مع الرجل العصر من الدھر ثم یطلقھا فترجع
الی ابیھا وقومھا اھل بیتہ اصلہ وعصبتہ الذین حرموا الصدقۃ بعدہ **ترجمہ** یزید بن حیان
سے روایت ہے انہون نے کہا ہم زید بن ارقم کے پاس گئے اور ہمنے کہا تم نے بہت ثواب کمایا تمنے صحبت اٹھائی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکے پیچہے نماز پڑھی اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری اس
مین یہ ہے کہ آپنے فرمایا مین تم مین دو بہاری چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک تو اللہ کی کتاب وہ اللہ کی رسی
ہے جو اوسکی پیروی کریگا ہدایت پر ہوگا اور جو اوسکو چھوڑ دیگا گمراہ ہوجاویگا۔ اس روایت مین

یہ کہ ہمنے کہا اہل بیت کون لوگ ہین بی بیان آپ کی زید نے کہا نہین قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد
کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ اسکو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کیطرف چلی جاتی ہے اہل بیت آپکے
ددھیال کے لوگ اور عصبہ ہین جنپر صدقہ حرام ہے آپکے بعد **ف** نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ بنی ہاشم
اور بنی مطلب ہین اون دونون پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف بنی ہاشم ہین اور بعضون نے کہا
بنو قصے اور بعضون نے کہا قریش۔ اس روایت مین جو بی بیون کو اہل بیت سی خارج کیا اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ کل قریش اہلبیت نہین ہین ورنہ آپکی کئی بی بیان جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور
ام حبیبہ رضی اللہ عنہن قرشی تہین اور ایک روایت مین زید نے ازواج مطہرات کو اہلبیت مین داخل کیا اور
دوسری روایت مین خارج ان دونون مین تطبیق اسطرح ہے کہ اہلبیت سی دو معنی مقصود ہین ایک وہ اہل بیت
جو گہر مین رہتے ہین یعنے عیال جنکے اکرام اور احترام کا حکم ہے اون مین ازواج مطہرات بہی داخل ہین اور
قرآن مین آیۃ تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی مین وارد ہے اور قرینہ اوسکا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر
حضرت صلعم کے ازواج کا ذکر ہے اور انہی کے طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن
مین اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جنپر صدقہ حرام ہو اوس مین بی بیان داخل نہین
ہین بلکہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب ہین یا صرف بنی ہاشم (نووی مع زیادۃ) **عن** سهل بن سعد

قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتُمَ عَلِيًّا
قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ أَمَّا إِذْ أَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ
أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ
أَبُو تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ
أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ
فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ أَبَا التُّرَابِ قُمْ أَبَا التُّرَابِ **ترجمہ** سہل

بن سعد سے روایت ہے مدینہ مین ایک شخص مروان کی اولاد مین سے حاکم ہوا اوس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا
حضرت علی کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو

اسکی ابوتراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابوتراب سے زیادہ پسند نہ تہا اور وہ خوش ہوتے تہے اس نام کے ساتہہ پکارنے سے وہ شخص بولا اسکا قصہ بیان کرو انکا نام ابوتراب کیوں ہوا سہل نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا کے گہر تشریف لائے تو حضرت علی کو گہر میں نہ پایا آپ نے پوچہا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے وہ بولیں مجہہ میں اور ان میں کچہ باتیں ہوئیں وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا دیکہو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تہے اور چادر ان کے پہلو پر سے الگ ہو گئی تہی اور مٹی لگ گئی تہی (ان کے بدن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی پونچہنا شروع کی اور فرمانے لگے اوٹہو اے ابوتراب اوٹہہ اے ابوتراب **فائدہ** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کا نام ابوتراب رکہا اسوجہ سے انکو یہ نام نہایت پسند تہا اسحدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بہی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اوسکو ملانا اور اسکے پاس جانا مستحب ہے **باب** فی فضل سعد ابن ابی وقاص سعد بن ابی وقاص کی فضیلت کا بیان **عن** عائشۃ قالت ارق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت وسمعنا صوت السلاح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا قال سعد بن ابی وقاص یا رسول اللہ جئت احرسک قالت عائشۃ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعت غطیطہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہہ کہل گئی اور نیند اوچاٹ ہو گئی آپنے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت شخص رات بہر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے میں ہمکو ہتیاروں کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ میں حاضر ہوا ہوں آپ پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہانتک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی **عن** عائشۃ قالت سہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدمہ المدینۃ لیلۃ فقال لیت رجلا صالحا من اصحابی یحرسنی اللیلۃ قالت فبینا نحن کذلک سمعنا خشخشۃ سلاح فقال من ھذا قال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جاء بک فقال وقع فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجئت احرسہ فدعا لہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ثم نام وفی روایۃ ابن رمح فقلنا من ھذا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں آیا
آپ کی حفاظت کرنے کو آپ نے اون کے لیے دعا کی پھر سورہے عن عائشۃ ارق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذات لیلۃ بمثل حدیث سلیمان بن بلال ترجمہ وہی جو گذرا عن علی یقول ما جمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ لاحد غیر سعد بن مالک فانہ جعل یقول
لہ یوم احد ارم فداک ابی وامی ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن ابی
(یعنے سعد بن ابی وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن اون سے فرمایا تیر مار اے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے
عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن سعد بن
ابی وقاص قال لقد جمع لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابویہ یوم احد ترجمہ سعد
بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن
عن یحیی بن سعید بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن سعد ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم جمع لہ ابویہ یوم احد قال کان رجل من المشرکین قد احرق المسلمین
فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارم فداک ابی وامی قال فنزعت لہ بسہم لیس فیہ
نصل فاصبت جنبہ فسقط وانکشفت عورتہ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی نظرت الی نواجذہ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے
دن اون کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلا دیا تھا
مسلمانوں کو (یعنے بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیر مار اے سعد
فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اوس کے لیے ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اوس کی پسلی
میں لگا اور گرا اور اوسکی شرمگاہ کھل گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دیکھکر ہنسے یہاں تک کہ میں نے
آپ کی کچلیوں کو دیکھا عن مصعب بن سعد عن ابیہ انہ نزلت فیہ آیات من القرآن
قال حلفت ام سعد ان لا تکلمہ ابدا حتی یکفر بدینہ ولا تاکل ولا تشرب قالت
زعمت ان اللہ وصاک بوالدیک فانا امک وانا امرک بھذا قال مکثت ثلثا حتی

شُبِّی عَلَیْھَا مِنَ الْجَھْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَھَا یُقَالُ لَہٗ عُمَارَةُ فَسَقَاھَا فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلٰی سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَ
وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حُسْنًا وَاِنْ جَاھَدَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْ
قَالَ وَاَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَنِیْمَۃً عَظِیْمَۃً فَاِذَا فِیْھَا سَیْفٌ فَاَخَذْتُہٗ فَاَتَیْتُ بِہٖ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفِّلْنِیْ ھٰذَا السَّیْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَہٗ فَقَالَ
رُدَّہٗ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِیَہٗ فِی الْقَبَضِ لَامَتْنِیْ نَفْسِیْ فَرَجَعْتُ
اِلَیْہِ فَقُلْتُ اَعْطِنِیْہِ قَالَ فَشَدَّ لِیْ صَوْتَہٗ رُدَّہٗ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَانِیْ
فَقُلْتُ دَعْنِیْ اَقْسِمْ مَالِیْ حَیْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰی قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَاَبٰی قُلْتُ فَالثُّلُثُ
فَسَکَتَ فَکَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَیْتُ عَلٰی نَفَرٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالُوْا تَعَالَ
نُطْعِمْکَ وَنَسْقِیْکَ خَمْرًا وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَیْتُھُمْ فِیْ حَشٍّ وَالْحَشُّ
الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُوْرٍ مَشْوِیٌّ عِنْدَھُمْ وَزِقٌّ مِّنْ خَمْرٍ قَالَ فَاَکَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَھُمْ
قَالَ فَذَکَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ عِنْدَھُمْ فَقُلْتُ الْمُھَاجِرُوْنَ خَیْرٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ
قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْیَیِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِیْ بِہٖ فَجَرَحَ بِاَنْفِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیَّ یَعْنِیْ نَفْسَہٗ شَاْنَ الْخَمْرِ اِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے
اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہ اون کے باب مین قرآن کی کئی آیتین اوترین اون کی مان نے قسم کھائی تھی کہ
اون سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنے اسلام کا دین) نچھوڑین گی نہ کھاوے گی نہ پیوے گی
وہ کہنے لگی اللہ تعالے نے تجھے حکم دیا ہے مان باپ کی اطاعت کرنیکا اور مین تیری مان ہون تجھکو حکم
کرتی ہون اس بات کا پہر تین دن تک یون ہی رہی کچہ کہایا نہ پیا یہانتک کہ اسکو غش آگیا آخر ایک
بیٹا اسکا جسکا نام عمارہ تہا کہڑا ہوا اور اسکو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالے
نے یہ آیۃ اوتاری اور ہمنے حکم دیا آدمی کو اپنے مان باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالین
تجھپر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جسکا تجھے علم نہین تو مت مان اُنکی بات (یعنے شرک
مت کر) اور رہ اون کے ساتھ دنیا مین دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھہ آیا اوس مین ایک تلوار بہی تہی وہ مین نے لے لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لایا مین نے عرض کیا یہ تلوار مجہکو انعام دیدیجیے اور میرا حال آپ جانتے ہین آپ نے فرمایا اسکو وہین رکہدے جہان
سے تونے اٹہائی ہے مین گیا اور مین نے قصد کیا کہ پہر اسکو گدام مین ڈالدون لیکن میرے دل نے مجہے ملامت
کی اور مین پہر آپ پاس لوٹا مین نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجہکو دے دیجیے آپ نے سختی سے فرمایا رکہدے اسی جگہہ جہان
سے تونے اٹہائی ہے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تجہسے پوچہتے ہین لوٹ کی چیزونکو سعد نے کہا مین بیمار ہوا
تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا بہیجا آپ تشریف لائے مین نے کہا مجکو اجازت دیجیے مین اپنے مال کو بانٹ
دون جسکو چاہون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا آدہا مال بانٹ دون آپ نے نہ مانا مین نے کہا اچہا تہائی مال بانٹ
دون آپ چپ ہو رہے پہر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے سعد نے کہا ایک بار مین انصار اور مہاجرین
کے کچہ لوگون پاس گیا انہون نے کہا آو ہم تمکو کہانا کہلائین گے اور شراب پلائین گے اسوقت تک شراب
حرام نہین ہوا تہا مین اون کے پاس گیا ایک باغ مین وہان ایک اونٹ کے سر کا گوشت بہونا گیا تہا اور شراب کی
ایک مشک رکہی تہی مین نے گوشت کہایا اور شراب پیا اون کے ساتہہ وہان مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا
مین نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہین ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجہے مارا میرے ناک مین زخم لگا
مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری شراب اور جوا اور تہان اور
پانسے یہ سب نجاست ہین شیطان کے کام ہین عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ اُنْزِلَتْ
فِيَّ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَالَ
فَكَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوْهَا وَفِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَضَرَبَ
بِهٖ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهٗ فَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُوْرًا ترجمہ سعد نے کہا میرے باب مین چار آیتین اترین
پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری شعبہ نے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری
مان کو کہانا کہلانا چاہتے تہے تو اسکا منہ ایک لکڑی سے کہولتے پہر کہانا اوس کے منہ مین ڈالتے اس روایت
مین یہ ہے کہ سعد کے ناک پر مارا اور اونکی ناک چرگئی پہر اونکی ناک ہمیشہ چری رہی عَنْ سَعْدٍ فِيَّ وَلَا
تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْهُمْ وَ
كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ قَالُوْا لَهٗ تُدْنِيْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر اون لوگون کو جو
پکارتے ہین اپنے مالک کو صبح اور شام چہہ آدمیون کے باب مین اوتری اون مین مین تہا اور عبداللہ بن

سعد بھی تھے مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک مت کیجئے عن سعد قال کنا
مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ستة نفر فقال المشرکون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اطرد
ھؤلاء لا یجترؤن علینا قال وکنت انا وابن مسعود ورجل من ھذیل وبلال ورجلان لست
اسمیھما فوقع فی نفس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شاء اللہ ان یقع فحدث نفسہ
فانزل اللہ عز وجل ولا تطرد الذین یدعون ربھم بالغداة والعشی یریدون وجھہ ترجمہ
سعد سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے
پاس سے ہانک دیجیے یہ جرأت نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا
اور بلال اور دو شخص اور تھے جنکا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل
میں باتیں کیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہانکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح
اور شام اور چاہتے ہیں اوسکی رضامندی عن ابی عثمان قال لم یبق مع رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی بعض تلک الایام التی قاتل فیھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر
طلحة وسعد عن حدیثھما ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لڑتے تھے کافروں سے بعض دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے

باب من فضائل طلحة والزبیر

یعنی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت عن جابر بن عبد اللہ
قال سمعتہ یقول ندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس یوم الخندق فانتدب
الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر ثم ندبھم فانتدب الزبیر فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لکل نبی حواری وحواری الزبیر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پھر
آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر
کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمعنی حدیث ابن عیینة ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن الزبیر قال کنت
وعمر بن ابی سلمة یوم الخندق مع النسوة فی اطم حسان فکان یطاطئ لی مرة فانظر
واطاطئ لہ مرة فینظر فکنت اعرف ابی اذا مر علی فرسہ فی السلاح الی بنی قریظة قال

أخبرني عبد الله بن عروة عن عبد الله بن الزبير قال فذكرت ذلك لأبي فقال ورأيتني يا بني قلت نعم قال أما والله لقد جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ أبويه فقال فداك أبي وأمي ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمر بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اوس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلتے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کیطرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے اونہوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انہوں نے کہا قسم خدا کی اوس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے عن عبد الله بن الزبير قال لما كان يوم الخندق كنت أنا وعمر بن أبي سلمة في الأطم الذي فيه النسوة يعني نسوة النبي صلى الله عليه وسلم وساق الحديث بمعنى حديث ابن مسهر في هذا الإسناد ولم يذكر عبد الله بن عروة في الحديث ولكن أدرج القصة في حديث هشام عن أبيه عن ابن الزبير ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على حراء هو وأبو بكر وعمر وعلي وعثمان وطلحة والزبير فتحركت الصخرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدأ فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اتنے میں پتھر ہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھم جا اے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور صدیق ابوبکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی) عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على جبل حراء فتحرك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسكن حراء فما عليك إلا نبي أو صديق أو شهيد وعليه النبي صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد بن أبي وقاص ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن هشام عن أبيه قال قالت لي عائشة أبواك والله من الذين استجابوا لله والرسول من بعد ما أصابهم القرح ترجمہ حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنے زبیر اور ابوبکر) ان لوگوں

مین ہے تیے جنکا ذکر اس آیت مین ہی اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ یعنے جن لوگون نے طاعت کی اللہ اور اسکے رسول کی زخمی ہونے پر بہی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تہی نانا تہے نانا کو بہی باپ کہتے ہین عَنْ ہِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ یَعْنِیْ اَبَا بَکْرٍ وَالزُّبَیْرَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین دونون باپ کا بیان ہے یعنی ابو بکر اور زبیر رضی اللہ تعالی عنہما عَنْ عُرْوَۃَ قَالَ قَالَتْ لِیْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبَوَاکَ مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنًا وَاِنَّ اَمِیْنَنَا اَیَّتُھَا الْاُمَّۃُ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہین (اگرچہ اور صحابہ بہی امین تہے پر ابو عبیدہ اون سے ممتاز تہے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَھْلَ الْیَمَنِ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا یُعَلِّمْنَا السُّنَّۃَ وَالْاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِیَدِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ فَقَالَ ھٰذَا اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ ترجمہ انس سے روایت ہی کہ یمن کے لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک مین حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بہیجیے جو ہمکو حدیث اور اسلام سکہاوے تو آپنے ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امانت دار ہے عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ جَاءَ اَھْلُ نَجْرَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْعَثْ اِلَیْنَا رَجُلًا اَمِیْنًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَیْکُمْ رَجُلًا اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَھَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہی نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بہیجیے آپنے فرمایا مین تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو بہیجتا ہون وہ بیشک امانت دار ہے بیشک امانت دار ہی راوی نے کہا لوگ منتظر رہے کہ کسکو بہیجتے ہین آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِحَسَنٍ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّہٗ

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن علیہ السلام کے لیے یا اللہ میں اسکو چاہتا ہون یعنے اس سے محبت رکھتا ہون تو بھی محبت رکھہ اس سے اور محبت کہہ اس سے جو محبت رکہے اس سے **فائدہ** یعنے امام حسن علیہ السلام سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سبحان اللہ اہلبیت کی محبت ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس کیوجہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہمکو قائم رکھہ اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبت پر اور مارا اون کی محبت پر اور حشر کر اون کی محبت پر ہرچند مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول کے اہلبیت کی اور صحابہ کرام کی محبت درحقیقت اللہ کی محبت ہے تو اللہ سے محبت بالذات ہے اور اوروں سے بواسطہ **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ لَا یُکَلِّمُنِیْ وَلَا اُکَلِّمُهٗ حَتّٰی جَآءَ سُوْقَ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰی جَآءَ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُکَعُ اَثَمَّ لُکَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهٗ اِنَّمَا تَحْبِسُهٗ اُمُّهٗ لِاَنْ تُغَسِّلَهٗ وَتُلْبِسَهٗ سِخَابًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَآءَ یَسْعٰی حَتَّی اعْتَنَقَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحْبِبْ مَنْ یُّحِبُّهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھسے بات کرتے تھے نہ مین آپ سے بات کرتا تہا (یعنے خاموش چلے جاتے تھے) یہانتک کہ بنی قینقاع کے بازار مین پہنچے پہر آپ لوٹے اور حضرت فاطمہ زہرا کے گھر آئے اور پوچھا بچہ ہے بچہ ہے یعنے امام حسن علیہ السلام کو ہم سمجھے کہ اون کی مان نے اونکو روک رکہا ہے نہلانے دہلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تہوڑی ہی دیر مین وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونون ایک دوسرے سے گلے ملے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن علیہ السلام) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ مین اس سے محبت کرتا ہون تو بھی اس سے محبت رکہہ اور محبت رکہہ اوس شخص سے جو اس سے محبت رکہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے مین نے امام حسن علیہ السلام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندہے پر دیکہا اور آپ فرماتے تہے یا اللہ مین اس سے محبت رکھتا ہون تو بھی اس سے محبت رکھہ **عن** الْبَرَاءِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ عَلٰی عَاتِقِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ

ابیہ قال لقد قدت بنبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن والحسین بغلتہ الشھباء حتی ادخلتھم حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا قدامہ وھذا خلفہ **ترجمہ** ایاس نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ) سے سنا اونہوں نے کہا میں نے اوس سفید خچر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سوار تھے یہانتک کہ انکو لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپکے آگے تھے اور ایک پیچھے **عن** عائشۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداۃ وعلیہ مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخلہ ثم جاء الحسین فدخل معہ ثم جاءت فاطمۃ فادخلھا ثم جاء علی فادخلہ ثم قال انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاوون کی صورتین یا ہانڈیون کی صورتین بنی ہوئی تھین کالے بالون کی اتنے مین امام حسن علیہ السلام آئے آپنے انکو اس چادر کے اندر کر لیا پھر امام حسین آئے انکو بھی اندر کر لیا بعد اوس کے فرمایا انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا یعنے اللہ تعالی جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھروالو **ف** یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور اون کی طرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے واذکرن ما یتلی فی بیوتکن عطف کی ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے مین اس صورت مین یہان اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپنے اون لوگون کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی مین وہ بھی شامل ہو جاوین اور یہ قول کہ آیت تطہیر ان ہی لوگون سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اوس مین داخل نہین ہین سیاق وسباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس مین زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہین کیونکہ یہ امر بہرحال ثابت کہ امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہم آیت تطہیر مین داخل ہین **باب**

من فضائل زید بن حارثۃ وابنہ اسامۃ رضی اللہ تعالی عنھما زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان

عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول ما کنا ندعو زید بن حارثۃ الا زید بن محمد حتی نزل فی القرآن ادعوھم لآبائھم ھو اقسط عند اللہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (سو جب سے کہ آپ

نے انکو متنبے کیا تہا) یہانتک کہ قرآن مین اوترا پکارو انکو اون کے باپون کیطرف نسبت کرکے یہ اچہا
ہے اللہ کے نزدیک **عن** عبد اللہ بمثلہ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابن عمر یقول بعث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثا وامر علیہم اسامۃ بن زید فطعن الناس فی
امرتہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تطعنوا فی امرتہ فقد کنتم تطعنون
فی امرۃ ابیہ من قبل وایم اللہ ان کان لخلیقا للامرۃ وان کان لمن احب الناس
الی وان ھذا لمن احب الناس الی بعدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اُسکا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگون نے اوسکی سرداری پر طعن کیا
(کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین اور انصار کا آپنے افسر کیا) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہڑے ہوئے اور فرمایا اگر تم طعنہ کرتے ہو اُسامہ کی سرداری مین تو البتہ تم طعنہ کرچکے ہو اوس کے باپ کی
سرداری مین اس سے پہلے اور قسم خدا کی اُسکا باپ سرداری کے لائق تہا اور سب لوگون مین وہ مجہ کو زیادہ
پیارا تہا اور اب اُسامہ اوس کے بعد سب لوگون مین مجہے پیارا ہے **ف** پہلے آپنے زید کو لشکر کا
سردار کرکے بہیجا تہا وہ شام مین شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری انکے
بیٹے کو دی تاکہ انکو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی مین زیادہ کوشش
کرینگے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت مین بڑا امر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو
قدامت اور سن بیکار ہے **عن** سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو
علی المنبر ان تطعنوا فی امارتہ یرید اسامۃ بن زید فقد طعنتم فی امارۃ ابیہ من قبلہ
وایم اللہ ان کان لخلیقا لھا وایم اللہ ان کان لاحب الی وایم اللہ ان ھذا لھا لخلیق
یرید اسامۃ وایم اللہ انکان لاحبھم الی من بعدہ فاوصیکم بہ فانہ من صالحیکم
ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے تو مین وصیت کرتا ہون اُسامہ کے ساتہہ سلوک کرنے کی وہ تم مین
نیک بخت لوگون مین سے ہے **باب** من فضائل عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی
عنھما عبد اللہ بن جعفر بن ابیطالب کی فضیلت کا بیان **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکۃ
قال قال عبد اللہ بن جعفر لابن الزبیر اتذکر اذ تلقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انا وانت وابن عباس قال نعم فحملنا وترکک **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت

ہے عبد اللہ بن جعفر نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب ہم اور تم اور ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملے تھے تو آپ نے ہمکو سوار کر لیا اور تمکو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہہ نہ ہوگی)
عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ
بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي اِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ
جِيئَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ
وَاحِدَةٍ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے
تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو جا کر ملتے ایکبار آپ سفر سے آئے اور مین آگے گیا آپ سے ملنے کے
لیے آپ نے مجھکو اپنے سامنے بٹھا لیا پھر حضرت فاطمہ زہرا کی ایک صاحبزادی آئی آپنے انکو اپنے
پیچھے بٹھا لیا پھر ہم تینون ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ مین آئے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِي وَ
بِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ
ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے تشریف لاتے تو
ہم لوگون سے ملتے ایک بار مجھسے ملے اور حسن یا حسین رضی اللہ تعالی عنہما سے تو آپ نے ہم مین سے ایک کو
سامنے بٹھایا اور ایک کو پیچھے یہانتک کہ مدینہ مین آئے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ
اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لَا اُحَدِّثُ
بِهِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور چپکے سے ایک بات فرمائی جس کو مین کسی سے بیان نہ کرون گا

باب فَضَائِلِ خَدِيجَةَ حضرت خدیجہ کی فضیلت عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ
بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ترجمہ حضرت علی سے
روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آسمان اور زمین کے اندر جتنی
عورتین ہین سب مین مریم بنت عمران افضل ہین اور آسمان اور زمین کے اندر جتنی عورتین ہیں

سب مین خدیجہ بنت خویلد افضل ہین ف یعنی ہر ایک اپنے زمانہ مین سب عورتون سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ اون دونون مین کون فضل ہے اوسکو بیان نہین کیا عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل من الرجال کثیر و لم یکمل من النساء غیر مریم بنت عمران و اسیۃ امراۃ فرعون و ان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردون مین بہت کامل ہوئے لیکن عورتون مین کوئی کامل نہین ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی عورت کے ف اس حدیث سے بعضون نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونو عورتین نبی تہین لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تہین بلکہ ولی تہین اور منقول ہے اجماع اسپر کہ عورتین نبی نہین ہوتین ف اور عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کہانون پر نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ حضرت عائشہ حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہین کیونکہ احتمال ہے کہ مراد فضیلت سے اس امت کی عورتون پر ہو عن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ھذہ خدیجۃ قد اتتک معھا اناء فیہ ادام او طعام او شراب فاذا ھی اتتک فاقرا علیھا السلام من ربھا و منی و بشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ و لا نصب قال ابوبکر بن ابی شیبۃ فی روایتہ عن ابی ہریرۃ لم یقل سمعت و لم یقل فی الحدیث و منی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہین آپ پاس آتین ہین ایک برتن لیکر اس مین سالن ہے یا کہانا ہے یا شربت ہے پہر وہ جب آوین تو آپ انکو سلام کہیے اون کے پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے اور انکو خوشخبری دیجیے ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اوس مین غل ہے نہ کوئی تکلیف ہے عن اسمعیل قال قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر خدیجۃ ببیت فی الجنۃ قال نعم بشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ و لا نصب ترجمہ اسمعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفے سے پوچہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گہر کی جنت مین جو خولدار موتی کا ہے نہ اوس مین غل پکار ہے نہ تکلیف ہے عن ابن ابی اوفی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی

مرادِ عدم صخب و نصب... [illegible]

جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَۃَ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّۃِ
ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ
کو ایک گھر کی جنت مین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَأَۃٍ مَّا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ
وَلَقَدْ ھَلَکَتْ قَبْلَ اَنْ یَّتَزَوَّجَنِیْ بِثَلٰثِ سِنِیْنَ لِمَا کُنْتُ اَسْمَعُہٗ یَذْکُرُھَا وَلَقَدْ اَمَرَہٗ رَبُّہٗ
اَنْ یُّبَشِّرَھَا بِبَیْتٍ مِّنْ قَصَبٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ ثُمَّ یُھْدِیْھَا اِلٰی خَلَائِلِھَا
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے کسی عورت پر اتنا رشک نہین کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
ہونے سے تین برس پہلے مرچکین تہین اور یہ رشک مین اُسوقت کرتی جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے اور
اون کی تعریف کرتے) اور پروردگار نے آپکو حکم دیا تہا کہ خدیجہ کو خوشخبری دین ایک مکان کی جنت
مین جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے تہے پہر خدیجہ کے سہیلیون کے پاس اوسکا گوشت
تحفہ بہیجتے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی نِسَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰی
خَدِیْجَۃَ وَاِنِّیْ لَمْ اُدْرِکْھَا قَالَتْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَبَحَ
الشَّاۃَ یَقُوْلُ اَرْسِلُوْا بِھَا اِلٰی اَصْدِقَاءِ خَدِیْجَۃَ قَالَتْ فَاَغْضَبْتُہٗ یَوْمًا فَقُلْتُ خَدِیْجَۃَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ رُزِقْتُ حُبَّھَا ترجمہ حضرت عائشہ سے
روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون پر رشک نہین کی البتہ خدیجہ پر کی اور
مین نے انکو نہین پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اُسکا گوشت خدیجہ کے
دوستون کو بہیجو ایک دن مین نے آپکو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپ نے فرمایا مجہے اُنکی محبت خدا تعالی
نے ڈالدی عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ اِلٰی قِصَّۃِ الشَّاۃِ
وَلَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَۃَ بَعْدَھَا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَأَۃٍ
مِّنْ نِّسَائِہٖ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ لِکَثْرَۃِ ذِکْرِہٖ اِیَّاھَا وَمَا رَاَیْتُھَا قَطُّ ترجمہ حضرت
عائشہ صدیقہ نے کہا مین نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہین کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ اُنکا
ذکر بہت کرتے اور مین نے تو خدیجہ کو کبہی دیکہا بہی نہ تہا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ یَتَزَوَّجِ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خَدِیْجَۃَ حَتّٰی مَاتَتْ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہ کیا یہانتک کہ وہ مرگئین عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

اِسْتَاذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِيْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَاَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد (حضرت خدیجہ کی بہن آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آنے کی آپ کو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آئی میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہین قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انتہا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو اور نری سرخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہو) پتلی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالے نے آپ کو اُس سے بہتر عورت دی (جوان باکرہ جیسے میں ہوں قاضی نے کہا عورتوں کو ایسی رشک معاف ہے کیونکہ یہ اون کی طبعی ہے اور سیوطی آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اوسکی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھین اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ اون پر خفا نہ ہوئے

باب فَضَائِلِ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِيْ بِكِ الْمَلَكُ فِيْ سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ يَقُوْلُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ فَاَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَاِذَا اَنْتِ هِيَ فَاَقُوْلُ اِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (سوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھکو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھ سے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنے یہ عورت مجھکو ملیگی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہو)

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ

قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَھْجُرُ اِلَّا اِسْمَکَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین جان لیتا ہون جب تو مجھسے خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم
محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہین قسم ہے ابراہیم کے رب کی مین نے عرض کیا
بیشک قسم خدا کی یا رسول اللہ مین آپکا نام لینا چھوڑ دیتی ہون (جب آپ سے ناراض ہوتی ہون) یہ غصہ حضرت
عائشہ کا اوسی رشک کے باب سے ہے جو عورتون کو معاف ہے اور وہ ظاہر مین ہوتا ہے دل مین حضرت عائشہ
اللہ تعالے کے رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتین عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِہٖ لَا وَرَبِّ
اِبْرَاھِیْمَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ تَلْعَبُ
بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ تَاْتِیْنِیْ صَوَاحِبِیْ فَکُنَّ یَنْقَمِعْنَ
مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُسَرِّبُھُنَّ اِلَیَّ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے وہ گڑیون سے کھیلتی تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس انھون نے کہا میری ہمجولیان آتین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر غائب ہو جاتین (شرم سے
اور ڈر سے) آپ انکو میرے پاس بھیجدیتے ف قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گڑیون سے
کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنی ہین تصویرون مین سے کیونکہ اس کھیل مین عورتون کی تعلیم ہے خانہ داری
کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گڑیون کی بیع اور شرا کو اور امام مالک سے اوسکی کراہت منقول ہے
اور جمہور علما کا قول یہی ہے کہ اون سے کھیلنا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے
تصویرون کی حدیث سے (نووی) عَنْ ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ کُنْتُ
اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِیْ بَیْتِہٖ وَھُنَّ اللُّعَبُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّاسَ
کَانُوْا یَتَحَرَّوْنَ بِھَدَایَاھُمْ یَوْمَ عَائِشَۃَ یَبْتَغُوْنَ بِذٰلِکَ مَرْضَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے لوگ میرے باری کا انتظار کیا کرتے جسدن میری باری
ہوتی تحفے بھیجتے تاکہ آپ خوش ہون عَنْ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَیْہِ وَھُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِیْ فِیْ مِرْطِیْ
فَاَذِنَ لَھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَزْوَاجَکَ اَرْسَلْنَنِیْ اِلَیْکَ یَسْاَلْنَکَ الْعَدْلَ فِی ابْنَۃِ

اِبْنِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَاَنَا سَاکِتَۃٌ قَالَتْ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ بُنَیَّۃُ اَلَسْتِ
تُحِبِّیْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰی قَالَ فَاَحِبِّیْ ھٰذِہٖ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَۃُ حِیْنَ سَمِعَتْ ذٰلِکَ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ اِلٰی اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاَخْبَرَتْھُنَّ بِالَّذِیْ قَالَتْ وَبِالَّذِیْ قَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَھَا
مَا نُرَاکِ اَغْنَیْتِ عَنَّا مِنْ شَیْءٍ فَارْجِعِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِیْ لَہٗ
اِنَّ اَزْوَاجَکَ یَنْشُدْنَکَ الْعَدْلَ فِی ابْنَۃِ اَبِیْ قُحَافَۃَ فَقَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاللّٰہِ لَا اُکَلِّمُہٗ فِیْھَا
اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَۃُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ
زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ مِنْھُنَّ فِی الْمَنْزِلَۃِ عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَرَ امْرَاَۃً قَطُّ خَیْرًا فِی الدِّیْنِ مِنْ زَیْنَبَ وَاَتْقٰی
لِلّٰہِ وَاَصْدَقَ حَدِیْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَۃً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِھَا
فِی الْعَمَلِ الَّذِیْ تَصَدَّقُ بِہٖ وَتَقَرَّبُ بِہٖ اِلَی اللّٰہِ مَا عَدَا سَوْرَۃً مِّنْ حِدَّۃٍ کَانَتْ فِیْھَا
تُسْرِعُ مِنْھَا الْفَیْئَۃَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَۃَ فِیْ مِرْطِھَا عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا
وَھُوَ بِھَا فَاَذِنَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَزْوَاجَکَ
اَرْسَلْنَنِیْ یَسْاَلْنَکَ الْعَدْلَ فِی ابْنَۃِ اَبِیْ قُحَافَۃَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِیْ فَاسْتَطَالَتْ
عَلَیَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَرْقُبُ طَرْفَہٗ ھَلْ یَاْذَنُ لِیْ فِیْھَا
قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَیْنَبُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکْرَہُ اَنْ
اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِھَا لَمْ اَنْشَبْھَا حِیْنَ اَنْحَیْتُ عَلَیْھَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَبَسَّمَ اِنَّھَا ابْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون نے فاطمہ زہراؓ آپ کی صاحبزادی کو آپ پاس بھیجا انہون نے اجازت
مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ میری چادر مین آپ نے اجازت دی انہون نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بی بیون نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہین آپ انصاف کرین انکے ساتھ ابو قحافہ
کی بیٹی مین یعنے جتنی محبت ان سے رکھتے ہین اتنی ہی اورون سے رکھین یہ امر اختیاری نہ تھا اور

سب باتون مین تو آپ انصاف کرتے تہے) اور مین چاہتی تہی آپنے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہین چاہتی جو
مین چاہون وہ بولین یا رسول اللہ مین تو وہی چاہتی ہون جو آپ چاہین آپنے فرمایا تو محبت رکہہ عائشہ
سے یہ سنتے ہی فاطمہ اُٹہین اور بی بیون کے پاس گئین اون سے جاکر اپنا کہنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا
بیان کیا وہ کہنے لگین ہم سمجہتی ہین تم کچہ ہماری کام آئین اسلیے پہر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہو آپکی بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین (ابو قحافہ حضرت ابو بکر کے باپ تہے
تو حضرت عائشہ کے دادا ہوے دادا کیطرف نسبت دی سکتے ہین) حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت
عائشہ کے مقدمہ مین اب کبہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو نہ کرون گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپکی
بی بیون نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپکے پاس بہیجا اور وہی میرے برابر کی مرتبہ مین آپکے سامنے رہتی تہین
اور مین نے کوئی عورت اون سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنیوالی اور سچی بات کہنے والی اور ناتا جوڑنے
والی اور خیرات کرنے والی نہین دیکہی اور نہ اون سے بڑہ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تہی اللہ تعالے
کے کام مین اور صدقہ مین فقط اون مین ایک تیزی تہی (یعنی غصہ تہا) اوس سے بہی وہ جلدی پہر جاتین
اور مل جاتین اور نادم ہوتین) اُنہون نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے اجازت
دی اُسی حال مین کہ آپ میری چادر مین تہے جسحال مین فاطمہ آئین تہین اُنہون نے کہا یا رسول اللہ آپکی
بی بیان انصاف چاہتی ہین ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ مین پہر یہ کہکر مجہپر آئین اور زبان درازی
کی اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکہہ رہی تہی کہ آپ مجہے اجازت دیتے ہین جواب دینے
کی یا نہین یہانتک کہ مجہکو معلوم ہوگیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہ مانینگے تب تو مین بہی اُنپر آئی اور تہوڑی
ہی دیر مین اُنکو بند کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے ویسے کی
لڑکی نہین ہے جو تم سے دب جاوے) **عن** الزهري بهذا الاسناد مثله في المعنى غير انه
قال فلما وقعت بها لم انشبها ان اثخنتها غلبة **ترجمه** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة قالت
ان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليتفقد يقول اين انا اليوم اين انا غدا استبطاء
ليوم عائشة قالت فلما كان يومي قبضه الله بين سحري ونحري **ترجمه** ام المومنین
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کرتے تہے (بیماری مین) اور فرماتے تہے کل
مین کہان ہونگا کل مین کہان ہونگا یہ خیال کرکے کہ ابہی میری باری مین دیر ہے پہر میری باری کے دن اللہ

تعالی نے آنکو بلا لیا میرے سینہ اور حلق میں یعنے آپکا سر مبارک میری سینہ سے لگا ہوا تھا عن عائشۃ انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت وھو مسند الی صدرھا واصغت الیہ وھو یقول اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وفات سے پہلے اور ٹیکا لگائے تھے میرے سینے پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخشدے مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملادے مجھکو اپنے رفیقوں سے عن ھشام بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ قالت کنت اسمع انہ لن یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والاخرۃ قالت فسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ واخذتہ بحۃ یقول مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا قالت فظننتہ خیر حینئذ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مریگا یہانتک کہ اسکو اختیار دیا جاویگا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کا پھر میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکی بیماری میں جسمیں آپنے وفات پائی اسوقت آواز آپکی بھاری تھی آپنے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کہ جنپر تونے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ اسوقت میں سمجھی انکو اختیار ملا عن سعد بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ فی الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فلما نزل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراسہ علی فخذی غشی علیہ ساعۃ ثم افاق فاشخص بصرہ الی السقف ثم قال اللھم الرفیق الاعلی قالت عائشۃ قلت اذا لا یختارنا قالت عائشۃ وعرفت الحدیث الذی کان یحدثنا بہ وھو صحیح فی قولہ انہ لم یقبض نبی قط حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فکانت تلک اخر کلمۃ تکلم بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولہ اللھم الرفیق الاعلی ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تندرستی کیحالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہانتک کہ دیکھ نے اپنا

اُسکا ٹہکانا جنت مین دکہہ نہین لیا اور ختیار نہین ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تہا آپ ایک ساعت تک بیہوش ہو
پہر ہوش مین آئیے اور اپنی آنکہہ چہت کیطرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقون کے ساتہ کر یعنے
پیغمبرون کے ساتہ جو اعلے علیین مین رہتے ہین حضرت عائشہ نے کہا اوسوقت مین نے کہا اب آپ
ہمکو اختیار کرنے والے نہین اور مجہہ یاد آئی وہ حدیث جو آپنے فرمائی تہی تندرستی کیحالت مین کوئی نبی
نہین مرا یہانتک کہ اوسنے اپنا ٹہکانا جنت مین دیکہہ نہ لیا ہو اور اسکو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہ نے
کہا یہ اخیر کلمہ تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰے عن عَائِشَةَ قَالَتْ
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰے عَائِشَةَ
وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَہٗ جَمِیْعًا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ بِاللَّیْلِ سَارَ
مَعَ عَائِشَةَ یَتَحَدَّثُ مَعَھَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلَا تَرْکَبِیْنَ اللَّیْلَةَ بَعِیْرِیْ وَاَرْکَبُ
بَعِیْرَکِ فَتَنْظُرِیْنَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰی فَرَکِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰی بَعِیْرِ حَفْصَةَ وَرَکِبَتْ حَفْصَةُ
عَلٰی بَعِیْرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَیْہِ حَفْصَةُ
فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَھَا حَتّٰی نَزَلُوْا فَافْتَقَدَتْہُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوْا جَعَلَتْ تَجْعَلُ
رِجْلَھَا بَیْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُوْلُ یَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَیَّ عَقْرَبًا اَوْ حَیَّةً تَلْدَغُنِیْ رَسُوْلُکَ وَلَا اَسْتَطِیْعُ
اَنْ اَقُوْلَ لَہٗ شَیْئًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کو جاتے تو قرعہ
ڈالتے اپنی عورتون پر ایک بار قرعہ مجہپر اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونو آپ کے ساتہ نکلین اور آپ
جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتہ چلتے اون سے باتین کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ
سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑہو اور مین تمہارے اونٹ پر چڑہتی ہون تم دیکہو گی جو تم نہین
دیکہتی تہین اور مین دیکہون گی جو مین نہین دیکہتی تہی حضرت عائشہ نے کہا اچہا اور وہ حفصہ کے
اونٹ پر سوار ہوئین اور حفصہ اون کے اونٹ پر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے اونٹ
کیطرف آئے دیکہا تو اوسپر حفصہ ہین آپنے سلام کیا اور انہی کے ساتہ بیٹہکر چلے یہانتک کہ منزل پر اوترے
اور حضرت عائشہ نے آپ کو نہ پایا رات بہر انکو غیرت آئی جب اوترین تو وہ اپنے پاؤن اذخر (گہانس) ا
مین ڈالتین اور کہتین یا اللہ مجہپر مسلط کر ایک بچہو یا سانپ جو مجہکو ڈس لیوے تیرے رسول ہین

اُنکو کچھ کہہ نہین سکتی **ف** یہ حضرت عائشہ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتون کو معاف ہے جیسا اوپر گذر چکا مہذب نے کہا احدیث سے یہہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت پاس آپ پر واجب نہ تھا ورنہ حفصہ ایسا کام کیون کرتین اور یہ کچھ ضرور نہین اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر مین چلتے چلتے ہر عورت کے پاس جا سکتا ہے اسیطرح حضر مین بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ وطی نہ کرے (نووی) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کی فضیلت اور عورتون پر ایسی ہی جیسے ثرید (ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانون پر عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی ہے جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا جبرئیل تمکو سلام کہتے ہین اونہون نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا عَنْ زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرَئِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى **ترجمہ** حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہین تمکو سلام کہتے ہین مین نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو مین نہین دیکھتی تھی

حدیث ام زرع ام زرع کی حدیث کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُولٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقٰى قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لَا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِيَ الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي

كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ
إِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ
وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ
طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ
رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ
الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ
لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ
قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ
عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ
وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ
أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ
مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَغْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً
مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا
فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ
كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا
بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ
كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے گیارہ عورتین بیٹھین اور
اون سبھون نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندون کی کوئی بات نہ چھپاوینگی +
ف اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کر چکی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب مبہمات
مین لکھا ہے کہ اون گیارہ عورتون کے نام مین نہین جانتا کسی نے لیے ہون مگر ایک غریب طریق سے اون کے
نام مجھکو پہنچے ہین پھر کہا دوسری عورت کا نام عمرہ بنت عمرو تھا اور تیسری کا حبّی بنت کعب چوتھی

کا مہد و بنت ابی مزرسہ پانچوین کا کبشہ چھٹی کا ہند ساتوین کا حبے بنت علقمہ آٹھوین کا بنت اوس بن عبد
دسوین کا کبشہ بنت ارقم گیارہوین کا ام زرع بنت اکیہل بن ساعد اتھے اور پہلی عورت کا نام مذکور نہین
بعض کتابون مین ہی کہ وہ بنت ابی مہزومہ تہی اور بعضون نے اس ترتیب مین اختلاف بہی کیا ہے اور یہ
عورتین سب یمن کی تہین **ف** پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دُبلا اونٹ کا گوشت ہی جو ایک دشوار
گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکہا ہو نہ تو وہان تک صاف راستہ ہی کہ کوئی چڑہ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہی کہ لایا
جاوی **ف** تکلیف اٹہا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند مین کوئی خوبی نہین اور اوسکی ساتہہ مزاج مین
غربت بہی نہین بلکہ غرور اور نخوت ہی اور بد خلق بہی ہے **ف** دوسری عورت نے کہا مین اپنی خاوند
کی خبر نہین پہیلا سکتی مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو پورا بیان نکر سکون گی اسقدر اوسمین عیوب ہین
ظاہری بہی اور باطنی بہی (اور بعضون نے یہ معنے کہی ہین کہ مین ڈرتی ہون اگر بیان کرون تو اسکو چہوڑ دونگی
یعنی وہ خفا ہو کر مجہکو طلاق دیدیگا اور اسکو چہوڑنا پڑیگا) تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہی (یعنی
احمق) اگر مین اوسکی برائی بیان کرون تو مجہکو طلاق دیدیگا اور جو چپ ہون تو اوہڑ رہون گی (یعنے نہ
نکاح کے نہ اوہاؤنگی نہ بالکل مجرد رہون گی) چوتہی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہی جیسے تہامہ (حجاز
اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنے معتدل المزاج ہے) نہ ڈر ہی نہ رنج (یہ اوسکی تعریف کی یعنے اوسکے
اخلاق عمدہ ہین اور نہ وہ میری صحبت سے ملول ہوتا ہے) پانچوین نے کہا میرا خاوند جب گہر مین آتا ہی تو
چیتا ہے (یعنے پڑکر سو جاتا ہے اور کسیکو نہین ستاتا) اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے **ف** نووی
نے کہا یہ بہی تعریف ہی اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہی اور اپنے مال اور اسباب کی فکر سے غافل ہو جاتا
ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی مین ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گہر
مین آتے ہی چیتے کیطرح مجہپر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنے ہے **ف** اور جو مال
اسباب گہر مین چہوڑ جاتا ہے اوسکو نہین پوچہتا چہٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کہاتا ہے تو سب تمام
کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہین چہوڑتا اور لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہی اور مجہپر اپنا ہاتہہ
نہین ڈالتا کہ میرا دکہہ درد پہچانے (یہ بہی ہجو ہے یعنے سوا کہانے پینے کے بیل کیطرح اور کوئی کام کا
نہین عورت کی خبر تک نہین لیتا) ساتوین نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام
نہین کر جانتا سب جہان بہر کے عیب اوس مین موجود ہین ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پہوڑ دیگا یا ہاتہہ توڑ دے

یا سر اور ہاتہہ دونون سرد ہین آٹہوین عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو مین زرنب ہی (زرنب ایک خوشبودار گہاس
ہے) اور چہونے مین نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہی یعنے اسکا ظاہر اور باطن دونون اچہے ہین) نوین عورت نے
کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لنبے پرتلے والا (یعنے قد اونچا) بڑی راکہہ والا (یعنے سخی ہے اوسکا باورچیخانہ ہمیشہ
گرم رہتا ہے تو راکہہ بہت نکلتی ہے) اوسکا گہر نزدیک ہے مجلس اور مسافرخانہ سے (یعنے سردار اور سخی ہے اوسکا لنگر
جاری ہے) دسوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیا خوب مالک ہے مالک فضل ہے میرے اس
تعریف سے اوسکے اونٹون کے بہت شترخانے ہین اور کمتر چراگاہین ہین (یعنے ضیافت مین اوسکے یہان
اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہین اس سبب سے شترخانون سے جنگل مین کم چرنے جاتے ہین) جبکہ اونٹ باجے کی
آواز سنتے ہین اپنے ذبح ہونیکا یقین کر لیتے ہین (یعنے ضیافت مین راگ اور باجے کا معمول تہا اس سبب سے باجے
کی آواز سنکے اونٹون کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تہا) گیارہوین عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام
ابوزرع ہے سو واہ کیا خوب ابوزرع ہے اوس نے زیور سے میرے دونون کان جہلا دئے اور چربی سے میرے دونون
بازو بہر دئے (یعنی مجہکو موٹا کیا) اور مجہکو بہت خوش کیا سو میری جان بہت چین مین رہی مجہکو اوس نے بہیڑ
بکری والون مین پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تہے سو اوس نے مجہکو گہوڑے اور اونٹ اور کہیت اور خرمن
کا مالک کر دیا (یعنی مین نہایت ذلیل اور محتاج تہی اوس نے مجہکو باعزت اور مالدار کر دیا) مین اوسکی بات کرتی
ہون وہ مجہکو برا نہین کہتا سوتی ہون تو فجر کر دیتی ہون (یعنے کچہ کام کرنا نہین پڑتا) اور پیتی ہون تو
سیراب ہو جاتی ہون ماں ابوزرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابوزرع کی اوسکی بڑی بڑی گہٹریان کشادہ اور
کشادہ گہر بیٹا ابوزرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابوزرع کا اوسکی خوابگاہ جیسے تلوار کا میان (یعنے نازنین
بدن ہے) اوسکو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتہہ (یعنے کم خور ہے) بیٹی ابوزرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابوزرع
کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بہرنے والی (یعنے موٹی ہے) اور اپنی سوت کی رشک (یعنی اپنے
خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اوسکی سوت اوس سے جلتی ہے) لونڈی ابوزرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابوزرع
کی ہماری بات مشہور نہین کرتی ظاہر کرکے اور ہمارا کہانا نہین لیجاتی اوٹہا کر اور ہمارا گہر آلودہ نہین
رکہتی کوڑے سے ابوزرع باہر نکلا جب کہ مشکون مین دودہ متہا جاتا تہا (کہی نکالنے کیواسطے)
سو وہ ملا ایک عورت سے جسکے ساتہہ اوسکے دو لڑکے تہے جیسے دو چیتے اوسکی گود مین دو انارون سے
کہیلتے تہے سو ابوزرع نے مجہکو طلاق دیا اور اوس عورت سے نکاح کیا پہر مین نے اوسکے بعد ایک سردار مرد سے

نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اور اُسنے مجھکو چوپائے جانور بہت دیے اور اُسنے مجھکو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اُسنے مجھسے کہا کہ کھا اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگون کو سو اگر مین جمع کرون جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہونچے (یعنے دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا مین تیرے لیے ایسا ہون جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی ویسا ہی تیری خاطر کرتا ہون اور سب باتون مین تشبیہ ضرور نہین تو آپنے طلاق نہین دیا حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت مین داخل نہین جو عورتون نے اپنے خاوندون کا ذکر کیا کیونکہ اونہون نے اپنے خاوندون کا نام نہین لیا اور جبتک نام لیکر کسی کی برائی نہ کرے غیبت نہین دوسرے یہ کہ یہ عورتین مجہول ہین یہ اگر غیبت بھی کرتی ہون تو کیا بعید ہے اور اسوقت مین اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے اون لوگون کے سامنے جو اوسکے خاوند کو پہچانتے ہون تو وہ غیبت ہوجاویگی گو نام نہ لیوے (نووی) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا ترجمہ وہی جو گذرا کچھ لفظون کا اختلاف ہے

باب مِنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کی فضیلت کا بیان

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُحِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے اونہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹون نے مجھسے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنے ابو جہل کی بیٹی کا جسکے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو مین اجازت نہ دونگا نہ دونگا نہ دونگا البتہ اس صورت مین اجازت دیتا ہون کہ علی میری بیٹی کو طلاق دین اور انکی بیٹی سے نکاح کرین اسلیے کہ میری بیٹی ایک ٹکڑا ہے میرا شک مین ڈالتا ہے مجھکو جو اوسکو شک مین ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے اوسکو ایذا ہوتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلعم کو ایذا دینا ہر حال مین حرام ہے اگرچہ ایذا

کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تہا جب فاطمہ کو اوس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو اون کے رنج
کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا بوجہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت
فاطمہ کسی فتنہ میں پڑجاتیں رشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُؤْذِيْنِيْ مَا آذَاهَا ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ
مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ
لَكَ اِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيْهِ لَا
يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ
فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا
وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ
صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ
وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَاِنِّيْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ مَكَانًا وَّاحِدًا اَبَدًا ترجمہ امام زین العابدین علی بن الحسین رضی
اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی
شہادت کے بعد تو ملے اون سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپکا کچہ کام ہو تو مجہکو حکم فرمائیے امام زین
العابدین نے فرمایا کچہ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار مجہکو دیدیتے ہیں کیونکہ
میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اوسکو چہین نہ لیں قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجہکو دیدینگے تو کوئی اوسکو
نہ لے سکیگا جبتک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے
ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تہے لوگوں کو اس منبر پر
اور اون دنوں میں بالغ ہو چکا تہا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجہے ڈر ہے
کہ اون کے دین میں کوئی آفت آوے پہر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں تہے (یعنی
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ) اور تعریف کی اون کی رشتہ داری کی اور فرمایا انہوں نے جو بات

مجھ سے کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا
ہون لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہہ جمع نہونگی عَنْ
عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِیْ جَہْلٍ وَ
عِنْدَہٗ فَاطِمَۃُ بِنْتُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَاطِمَۃُ اَتَتِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَہٗ اِنَّ قَوْمَکَ یَتَحَدَّثُوْنَ اَنَّکَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِکَ وَھٰذَا
عَلِیٌّ نَاکِحًا ابْنَۃَ اَبِیْ جَہْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُہٗ
حِیْنَ تَشَہَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَنْکَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِیْعِ فَحَدَّثَنِیْ فَصَدَقَنِیْ وَ
اِنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَۃٌ مِّنِّیْ وَاِنَّمَا اَکْرَہُ اَنْ یَّفْتِنُوْھَا وَاِنَّھَا وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ عِنْدَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَکَ عَلِیٌّ الْخِطْبَۃَ ترجمہ
مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی کو پیام دیا اور اون کے نکاح میں حضرت فاطمہ تہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سُنی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئین اور عرض کیا آپکے لوگ کہتے ہین کہ آپ اپنی بیٹیون کے لیے غصہ نہین ہوتے اور یہ علی ہین
جو ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہین مسور نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور تشہد پڑہا
پہر فرمایا مین نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابوالعاص بن ربیع سے کیا اوس نے جو بات مجہسے کہی سچ
کہی اور فاطمہ محمد کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجہے برا لگتا ہے کہ لوگ اوسکے دین پر آفت لاوین
(یعنی جب علی دوسرا نکاح کرینگے تو شاید فاطمہ رشک کیوجہ سے کوئی بات اپنے خاوند کے خلاف کہہ
بیٹہین یا اون کی نافرمانی کرین اور گنہگار ہون) اور قسم خدا کی رسول اللہ کی لڑکی اور عدو اللہ (اللہ
کی دشمن) کی لڑکی دونون ایک مرد کے پاس جمع نہونگی یہ سُنکر حضرت علی نے پیام چہوڑ دیا (یعنے ابوجہل
کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا) عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَۃَ ابْنَتَہٗ فَسَارَّھَا
فَبَکَتْ ثُمَّ سَارَّھَا فَضَحِکَتْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَۃَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ سَارَّکِ بِہٖ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صلعم فَبَکَیْتِ ثُمَّ سَارَّکِ فَضَحِکْتِ قَالَتْ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ بِمَوْتِہٖ فَبَکَیْتُ ثُمَّ سَارَّنِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَوَّلُ مَنْ یَّتْبَعُہٗ
مِنْ اَھْلِہٖ فَضَحِکْتُ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی

صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان مین اون سے بات کی وہ روئین پھر کان مین کچھ اون سے فرمایا وہ ہنسین میںنے اون سے پوچھا پہلے تم سے آپنے کچھ فرمایا تو تم روئین پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسین یہ کیا بات تھی انہون نے کہا پہلے آپنے فرمایا کہ میری موت قریب ہو مین رولی پھر فرمایا تو سب سے پہلے میرے اہل بیت مین میرے ساتھ ملیگی تو مین ہنسی **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا عشق تھا کہ خاوند اور بچون کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كُنْتُ أُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَإِنِّي لَا أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَأَيْتِ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان آپکے پاس تھین (آپ کی بیماری مین) اونکو کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو وے اتنے مین حضرت فاطمہ آئین اوسی طرح چلتی تھین جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آپنے جب اونکو دیکھا تو مرحبا کہا اور فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر اونکو اپنے داہنی طرف بٹھایا یا بائین طرف اور اونکے کان مین چپکے سے کچھ فرمایا وہ بہت روئین جب آپ نے انکا یہ حال دیکھا تو دوبارہ اون کے کان مین کچھ فرمایا وہ ہنسین مین نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص

تم سے راز کی باتین کہین پہر تم روتی ہو جب آپ کہڑے ہوگئے تو مین نے اون سے پوچہا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہون نے کہا مین آپ کا راز فاش کرنے والی نہین جب آپ کی وفات ہوگئی تو مین نے انکو قسم دی اوس حق کی جو میرا اونپر تہا اور کہا بیان کرو مجہسے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا تہا اونہون نے کہا اب البتہ مین بیان کردون گی پہلے مرتبہ آپنے میرے کان مین یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال مین ایک بار یا دو بار مجہسے قرآن کا دور کرتے اس سال اونہون نے دو بار دور کیا اور مین خیال کرتا ہون کہ میرا وقت قریب آگیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر مین تیرا اچہا پیش خیمہ ہون یہ سنکر مین رونے لگی جیسے تم نے دیکہا تہا جب آپنے میرا رونا دیکہا تو دوبارہ مجہسے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہین ہے اس بات سے کہ مومنون کی عورتونکی یا اس امت کی عورتون کی سردار ہو وے یہ سنکر مین ہنسی جیسے تم نے دیکہا **ف** اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتون سے حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ تعالی عنہا افضل ہین بلکہ بعضون نے اگلی بہی سب عورتون سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ فاطمہ حضرت صلعم کا جز ہین اس وجہ سے اون کے برابر کوئی عورت نہین ہوسکتی اور جمہور کا یہ قول ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کے بعد سب سے افضل ہین کیونکہ حضرت مریم کے شان مین اللہ تعالی فرماتا ہے وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ سبحان اللہ حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتنا بڑا درجہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتون کی سردار ہین اور امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سب جوان جنتیون کے سردار ہین اور حضرت علی آپکے بہائی ہین دنیا اور آخرت مین راضی ہو اللہ تعالی اون سے اور ہمارا حشر اون کے غلامون مین کرے آمین یا رب العالمین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِيْ كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيْثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنَّهٗ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِيْنَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثِهٖ دُوْنَنَا ثُمَّ تَبْكِيْنَ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ

اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَانِيْ اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِيْ وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لُحُوْقًا بِيْ وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِيْ فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بی بیان جمع ہو بیٹھیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرح اون کی چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور انکو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر اون کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو ہنسنے لگیں میں نے کہا تم کیون روتی ہو انہوں نے کہا میں آپ کا بھید کھولنے والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کیطرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اوس کے متصل خوشی ہو) جب وہ رو ئیں تو میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمکو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بی بیوں سے زیادہ رازدار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا انہوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنیوالی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے پوچھا انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے ایکبار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہونچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سنکر میں رو دی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سنکر میں ہنسی

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ اُمِّ سَلَمَةَ ام المومنین ام سلمہ کی فضیلت کا بیان

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ يَّخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ **ترجمہ**

سلمان سی روایت ہی وہ کہتے تہی تجہہ سی اگر ہوسکی تو سب سے پہلے بازار مین مت جا اور نہ سب کے بعد وہان سے
نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہین اُسکا جہنڈا کہڑا ہوتا ہے اونہون نے کہا حضرت جبرئیل علیہ
السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپکے پاس بی بی اُم سلمہ تہین حضرت جبرئیل باتین کرنے
لگی پہر کہڑے ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی پوچہا یہ کون شخص تہے اونہون نے کہا دحیہ کلبی
تہے اُم سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو اون کو دحیہ کلبی سمجہے یہانتک کہ مین نے خطبہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا آپ ہماری خبر بیان کرتے تہے **ف** یعنی آپنے بیان کیا کہ جبرئیل علیہ السلام آج میری پاس
آئے تہے اوسوقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تہی اس حدیث سی حضرت
بی بی اُم سلمہ کی فضیلت نکلی کہ اُنہون نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکہا اور یہ بہی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیون
کی صورت بن سکتے ہین اور اکثر جبرئیل علیہ السلام دحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے **بَابُ** مِنْ
فَضَائِلِ زَيْنَبَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حضرت اُم المومنین زینب کی فضیلت **عَنْ**
عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْرَعُكُنَّ لِحَاقًا
بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا
زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سی روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنی بی بیون سے) تم سب مین پہلے وہ مجہسی ملیگی جس کے ہاتہہ زیادہ
لنبے ہین تو سب بی بیان اپنے اپنے ہاتہہ ناپتین تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتہہ زیادہ لنبے ہین حضرت عائشہ
نے کہا ہم سب مین زینب کے ہاتہہ زیادہ لنبے تہے وہ اپنے ہاتہہ سی محنت کرتین اور صدقہ دیتین **ف**
تو لنبے ہاتہہ سی حضرت صلعم کی مراد سخاوت تہی اور سخاوت حضرت زینب مین سب سے زیادہ تہی اُنہون ہی نے
سب سے پہلے انتقال کیا یعنے ۲۰ھ ہجری مین حضرت عمر کی خلافت مین اور جو لنبے ہاتہہ سی حقیقی معنی مراد
ہوتے تو اُم المومنین سودہ کے ہاتہہ سب سے لنبے تہے وہی سب سے پہلے مرتین۔ اس حدیث مین آپ
کے دو معجزے ہین ایک تو یہ فرمایا کہ مین تمسے پہلے مرونگا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینب کی خبر
دیا کہ وہ اور بی بیون سی پہلے مرینگی **بَابُ** مِنْ فَضَائِلِ اُمِّ اَيْمَنَ ام ایمن کی فضیلت
ف یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہلائی تہین اونکا نام برکت تہا اور یہ والدہ ہین اسامہ بن زید
کی حضرت عثمان رضہ کی خلافت مین مرین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلیٰ اُمِّ اَیمنَ فَانطَلَقتُ مَعَہٗ فَنَاوَلَتہُ اِنَاءً فِیہِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدرِی اَصَادَفَتہُ صَائِمًا
اَو لَم یُرِدہُ فَجَعَلَت تَصخَبُ عَلَیہِ وَتَذَمَّرُ عَلَیہِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم اُمِّ ایمن کے پاس تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں شربت لائیں میں نہیں جانتا
آپ کو روزہ تھا یا کیا آپ نے اوسکو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر **ف** کیونکہ وہ
کہلائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ اُمِّ ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد **عن**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَکرٍ بَعدَ وَفَاۃِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اِنطَلِق بِنَا اِلیٰ اُمِّ
اَیمنَ نَزُورُھَا کَمَا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَزُورُھَا فَلَمَّا انتَھَینَا اِلَیہَا
بَکَت فَقَالَا لَھَا مَا یُبکِیکِ مَا عِندَ اللّٰہِ خَیرٌ لِرَسُولِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت مَا اَبکِی
اَن لَا اَکُونَ اَعلَمُ اَنَّ مَا عِندَ اللّٰہِ خَیرٌ لِرَسُولِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِن اَبکِی اَنَّ
الوَحیَ قَدِ انقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَھَیَّجَتہُمَا عَلَی البُکَاءِ فَجَعَلَا یَبکِیَانِ مَعَھَا **ترجمہ** حضرت انس
سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو اُمِّ ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اُس
سے ملیں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ جایا کرتے تھے اُس سے ملنے کے لیے جب ہم اوس کے پاس پہنچے تو وہ
رونے لگی دونوں صاحبوں نے کہا تو کیوں روتی ہے اللہ جل جلالہ کے پاس جو سامان ہے اوس کے رسول
کے لیے وہ بہتر ہے رسول کے لیے اُمِّ ایمن نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں جانتی لیکن
میں اسوجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا اُمِّ ایمن کے اس کہنے سے ابوبکر اور عمر کو
بھی رونا آیا وہ بھی اوسکے ساتھ رونے لگے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی زیارت
کو جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے **باب** فضائل اُمِّ سُلَیم
اُمِّ اَنَسِ بنِ مَالِکٍ وَبِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا حضرت اُمِّ سلیم انس کی ماں اور حضرت بلال کی
فضیلت **عن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یَدخُلُ عَلیٰ اَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ
اِلَّا عَلیٰ اَزوَاجِہٖ اِلَّا اُمِّ سُلَیمٍ فَاِنَّہٗ کَانَ یَدخُلُ عَلَیہَا فَقِیلَ لَہٗ فِی ذٰلِکَ فَقَالَ اِنِّی اَرحَمُہَا
قُتِلَ اَخُوھَا مَعِی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کے گھر میں نہیں
جاتے تھے سوا اپنی بی بیوں کے یا اُمِّ سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابوطلحہ کی بی بی تھیں) آپ اُمِّ سلیم
کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اوس پر بہت رحم آتا ہے اُسکا بھائی

ہیرو ساتھ مار آگیا **ف** نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور
محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم عورت کے پاس جانا درست ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال دخلت الجنة فسمعت خشفة فقلت من هذا قالوا هذه الغميصاء بنت ملحان
ام انس بن مالك **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے
آہٹ پائی (کسی کی چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصا بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصا یا
رمیصا تھا) انس بن مالک کی ماں **عن** جابر بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال اريت الجنة فرايت امراة ابي طلحة ثم سمعت خشخشة امامي فاذا بلال **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھلائی گئی تو میں نے وہاں ابوطلحہ
کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں **عن** انس
قال مات ابن لابي طلحة من ام سليم فقالت لاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتى اكون
انا احدثه قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما كان
تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رات انه قد شبع واصاب منها قالت يا ابا طلحة ارايت
لو ان قوما اعاروا عاريتهم اهل بيت فطلبوا عاريتهم الهم ان يمنعوهم قال
لا قالت فاحتسب ابنك قال فغضب فقال تركتني حتى تلطخت ثم اخبرتني بابني
فانطلق حتى اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما كان فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم بارك الله لكما في غابر ليلتكما قال فحملت قال فكان رسول الله صلى
الله عليه وسلم في سفر وهي معه وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى المدينة
من سفر لا يطرقها طروقا فدنوا من المدينة فضربها المخاض فاحتبس عليها ابو طلحة
وانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول ابو طلحة انك لتعلم يا رب انه
يعجبني ان اخرج مع رسولك صلى الله عليه وسلم اذا خرج وادخل معه اذا دخل
وقد احتبست بما ترى قال تقول ام سليم يا ابا طلحة ما اجد الذي كنت اجد انطلق
فانطلقنا قال وضربها المخاض حين قدما فولدت غلاما فقالت لي امي يا انس لا
يرضعه احد حتى تغدو به على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح احتملته

فانطلقت به الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فصادفته ومعه میسم فلما رآنی قال لعل ام سلیم ولدت قلت نعم قال فوضع المیسم قال وجئت به فوضعته فی حجره ودعا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعجوة من عجوة المدینة فلاکها فی فیه حتی ذابت ثم قذفها فی فی الصبی فجعل الصبی یتلمظها قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انظروا الی حب الانصار التمر قال فمسح وجهه وسماه عبد الله ترجمہ انس سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک بیٹا جو ام سلیم کے پیٹ سے تہا مر گیا اونہون نے اپنے گھر والون سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا انکو بیٹے کی جب تک مین خود نہ کہون آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کہانا سامنے لائین اونہون نے کہایا اور پیا پہر ام سلیم نے اچہی طرح بناؤ اور سنگار کیا اون کے لیے یہان تک کہ اونہون نے جماع کیا اون سے جب ام سلیم نے دیکہا کہ وہ سیر ہو گئے اور اون کے ساتہہ صحبت بہی کر چکے اوسوقت انہون نے کہا ای ابو طلحہ اگر کچہ لوگ اپنی چیز کسی گہر والون کو مانگے پر دیوین پہر اپنی چیز مانگین تو کیا گہر والے اسکو روک سکتے ہین ابو طلحہ نے کہا نہین روک سکتے ام سلیم نے کہا تو مین تم کو خبر دیتی ہون تمہارے بیٹے کی مرنے کی یہ سنکر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجکو خبر نہ کی یہان تک کہ مین آلودہ ہوا (جنب ہوا) اب مجہکو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمکو برکت دیوے تمہاری گذری ہوئی رات مین ام سلیم حاملہ ہو گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر مین تھے ام سلیم بہی آپکے ساتہہ تہین اور آپ جب سفر سے مدینہ مین تشریف لاتے تو رات کو مدینہ مین داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے قریب پہونچے تو ام سلیم کو دردزہ شروع ہوا ابو طلحہ اون کے پاس ٹہیرے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تہے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجہے تیرے رسول کے ساتہہ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے مین جس وجہ سے رک گیا ہون ام سلیم نے کہا ای ابو طلحہ اب میرے ویسا درد نہین ہے جیسے پہلے تہا تو چلو ہم چلے جب میان بی بی مدینہ مین آئے تو پہر ام سلیم کو دردزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنین میری مان نے کہا ای انس اسکو کوئی دودہ نہ پلاوے جب تک تو صبحکو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لیجاوے جب صبح ہوئی تو مین نے بچہ کو اٹہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا مین نے دیکہا تو آپ کے ہاتہہ مین اونٹون کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجکو دیکہا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنا مین نے

کہاں آپنے وہ آلہ ہاتہہ مبارک سر رکہدیا اور مین بچہ کو لیکر آیا اور آپ کی گود مین بٹہلا یا آپنے عجوہ کہجور مدینہ کی منگوائی اور اپنی منہ مین چبائی جب وہ گہل گئی تو بچہ کے منہ مین ڈالی بچہ اُسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکہو انصار کو کہجور سے کیسی محبت ہی پہر آپنے اُس کے منہ پر ہاتہہ پہیرا اور اُسکا نام عبداللہ رکہا **ف** یہ حدیث کتاب الادب مین گذر چکی **عن** انس بن مالک قال مات ابن لابی طلحۃ واقتص الحدیث بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبلال صلوۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال قال بلال ما عملت عملا فی الاسلام ارجی عندی منفعۃ من انی لا اتطھر طھورا تاما فی ساعۃ من لیل ولا نھار الا صلیت بذلک الطھور ما کتب اللہ لی ان اصلی **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑہ اے بلال دریان کر مجہسے وہ عمل جو تونے کیا ہی اسلام مین جسکی فائدے کی تجہے زیادہ امید ہی کیونکہ مین نے آج کی رات تیری جوتیون کی آواز سنی اپنے سامنے جنت مین بلال نے کہا مین نے کوئی عمل اسلام مین جسکے نفع کی امید بہت ہو اس سے زیادہ نہین کیا کہ مین جب پورا وضو کرتا ہون کسیوقت مین رات یا دن کو تو اُس وضو سے نماز پڑہتا ہون جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت مین لکہی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑہنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بہی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہی اور یہ نماز ہر وقت مین جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بہی اور ہمارا مذہب یہی ہے

باب فی فضائل عبد اللہ بن مسعود و امہ

باب عبداللہ بن مسعود اور اون کی ماں کی فضیلت **عن** عبد اللہ قال لما نزلت ھذہ الایۃ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و امنوا الی اخر الایۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیل لی انت منھم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے اونپر گناہ نہین ہے اُسکا جو کہا چکے اخیر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے (یعنی ایمان والون اور نیک اعمال والون مین سے) **عن** ابی موسی قال قدمت انا و اخی من الیمن فکنا حینا و ما نری ابن مسعود و امہ الا من اھل بیت رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ کَثْرَۃِ دُخُوْلِہِمْ وَلُزُوْمِہِمْ لَہٗ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے
مین اور میرا بہائی دونون یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبداللہ بن مسعود اور اون کی مان کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین سے سمجہتے تہے اسوجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتہہ رہتے
آپ کے عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی یَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَرٰی
اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ مِنْ اَہْلِ الْبَیْتِ اَوْ مَا ذَکَرَ مِنْ نَحْوِ ہٰذَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین صرف
عبداللہ کا ذکر ہے عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ شَہِدْتُّ اَبَا مُوْسٰی وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِیْنَ مَاتَ
ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُہُمَا لِصَاحِبِہٖ اَتُرَاہُ تَرَکَ بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاکَ
اِنْ کَانَ لَیُؤْذَنُ لَہٗ اِذَا حُجِبْنَا وَیَشْہَدُ اِذَا غِبْنَا ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود
مر گئے تو مین ابو موسی اور ابو مسعود کے پاس تہا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجہتے ہو کہ عبداللہ کے مثل
اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو اون کا تو یہ حال تہا کہ ہم روکے جاتے اور انکو اجازت دی جاتی
اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے ف یعنی زندگی مین بہی کوئی اون کے برابر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کا مقرب نہ تہا تو مرنے کے بعد اب کون اون کا مثل ہوگا عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ کُنَّا
فِیْ دَارِ اَبِیْ مُوْسٰی مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰہِ وَہُمْ یَنْظُرُوْنَ فِیْ مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ
فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرَکَ بَعْدَہٗ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ
اللّٰہُ مِنْ ہٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاکَ لَقَدْ کَانَ یَشْہَدُ اِذَا غِبْنَا وَ
یُؤْذَنُ لَہٗ اِذَا حُجِبْنَا ترجمہ ابو الاحوص سے روایت ہے ہم ابو موسی کے گہر مین تہے اور وہان عبداللہ
بن مسعود کے کئی ساتہی تہے اور ایک قرآن مجید دیکہہ رہے تہے اتنے مین عبداللہ کہڑے ہوئے ابو مسعود نے کہا
مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کے جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی
چہوڑا ہو جو کہڑا ہے ابو موسی نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو تو صحیح ہے انکا یہ حال تہا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم
غائب ہوتے اور انکو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے عَنْ زَیْدِ بْنِ وَہْبٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ
حُذَیْفَۃَ وَاَبِیْ مُوْسٰی وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَحَدِیْثُ قُطْبَۃَ اَتَمُّ وَاَکْثَرُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ قَالَ عَلٰی قِرَاءَۃِ

مِنْ تَأْمُرُوْنِيْ اَنْ اَقْرَءَ فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَّلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيْقٌ فَجَلَسْتُ فِيْ حِلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيْبُهٗ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہوں نے اپنے یارون سے کہا اپنے اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شی وہ لاویگا اُسکو قیامت کے دن پہر کہا تم مجھے کس شخص کی قرارت کی طرح قرآن پڑہنے کا حکم کرتے ہو مین نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر پر کئی سورتین پڑہی ہین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ جانتے ہین کہ مین اون سب مین زیادہ جانتا ہون اللہ کی کتاب کو اور جو مین جانتا کوئی مجھسے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالی کی کتاب کو تو مین چلا جاتا اوس کے پاس شقیق نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حلقون مین بیٹہا مین نے کسی سے نہین سُنا جس نے عبداللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا اونپر عیب کیا ہو **ف** عبداللہ بن مسعود کے مصحف مین بعض بعض مقامون مین جمہور کے مخالف قرأت تہی اور اون کے یارون کا بہی مصحف اونہی کی طرح تہا لوگون نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبداللہ کو جمہور کے موافق پڑہنے کا اور طلب کیا اون سے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن اُنہون نے اپنا مصحف نہین دیا اور اپنے یارون سے بہی کہدیا چہپاؤ الو کیونکہ جو چہپاؤ گے وہ اس آیت کی موجب قیامت مین لاؤگے تو تم قیامت مین قرآن لیکر آؤگے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کرسکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگون نے ایسا کیا ہے **عن** عَبْدِ اللهِ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُوْرَةٌ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ اٰيَةٍ اِلَّا اَنَا اَعْلَمُ فِيْمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے اونہون نے کہا قسم اوسکی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اللہ کی کتاب مین کوئی ایسی سورت نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کہان اوتری اور کوئی آیت ایسی نہین ہے مگر مین جانتا ہون کہ وہ کس باب مین اوتری اور جو مین جانتا کسی کو وہ اللہ کی کتاب مجھسے زیادہ جانتا ہے اور اُس تک اونٹ پہنچ سکتے تو مین سوار ہوکر اوس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تہا **عن** مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِيْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَقَالَ

ابنِ مسعودٍ عنده فذکرنا یوماً عبدَ اللّٰہِ بنَ مسعودٍ فقال لقد ذکرتم رجلاً لا ازال
احبّہ بعد شیءٍ سمعتُہ من رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سمعتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم یقول خذوا القراٰن من اربعۃٍ من ابنِ امِّ عبدٍ فبدأ بہٖ ومعاذِ بنِ جبلٍ واُبیِّ بنِ کعبٍ
وسالمٍ مولٰی ابی حذیفۃ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے ہم عبداللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے
باتیں کرتے ایک دن ہمنے عبداللہ بن مسعود کا ذکر کیا انہوں نے کہا تمنے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں
محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سُنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے یعنے عبداللہ بن مسعود سے پہلے انہی کا نام لیا اور
معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولی تھا ابو حذیفہ کا **عن** مسروقٍ قال کنّا
عند عبدِ اللّٰہِ بنِ عمرٍو فذکرنا حدیثاً عن ابنِ مسعودٍ فقال انّ ذٰلک الرجل لا ازال
احبّہ بعد شیءٍ سمعتُہ من رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقولہ سمعتہ یقول اقرءوا
القراٰن من اربعۃ نفرٍ من ابنِ امِّ عبدٍ فبدأ بہٖ ومن اُبیِّ بنِ کعبٍ ومن سالمٍ مولٰی ابی حذیفۃ
ومن معاذِ بنِ جبلٍ وحرفٌ لم یذکرہ زہیرُ بنُ حربٍ قولہ یقولہ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** الاعمش باسنادِ جریرٍ ووکیعٍ فی روایۃ ابی بکرٍ عن ابی معٰویۃ قدّم
معاذاً قبل اُبیٍّ وفی روایۃ ابی کریبٍ اُبیٌّ قبل معاذٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** الاعمش
باسنادہم واختلفا عن شعبۃ فی تنسیق الاربعۃ **عن** مسروقٍ قال ذکروا ابنَ
مسعودٍ عند عبدِ اللّٰہِ بنِ عمرٍو فقال ذاک رجلٌ لا ازال احبّہ بعد ما سمعتُ رسولَ
اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول استقرءوا القراٰن من اربعۃٍ من ابنِ مسعودٍ وسالمٍ مولٰی
ابی حذیفۃ واُبیِّ بنِ کعبٍ ومعاذِ بنِ جبلٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** شعبۃ بہٰذا
الاسناد وزاد قال شعبۃ بدأ بہٰذین لا ادری بایّہما بدأ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب من فضائل اُبیِّ بنِ کعبٍ وجماعۃٍ من الانصار رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم

ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت **عن** انسٍ یقول جمع القراٰن علٰی عہدِ
رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اربعۃٌ کلّہم من الانصار معاذُ بنُ جبلٍ واُبیُّ
بنُ کعبٍ وزیدُ بنُ ثابتٍ وابوزیدٍ قال قتادۃ قلتُ لانسٍ من ابوزیدٍ قال احدُ عمومتی

ترجمہ انس سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابوزید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا ابوزید کون تھے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے ف نووی نے کہا اس حدیث سے بعض ملحدوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تواتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں ہے کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے ستر آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقعہ ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ شریک نہ ہوں اور خلفاء اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجودیکہ وہ حریص تھے بہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تواتر میں خلل نہیں پڑتا اس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں کو یاد تھے اور اس وجہ سے مجموعہ قرآن بھی متواتر ہوا اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا انتہی عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن کو جمع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جسکو ابوزید کہتے تھے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّانِيْ لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِيْ قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِيْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالی نے مجھکو حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھکو ابی نے کہا کیا اللہ تعالی نے میرا نام لیا آپ سے آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سنکر ابی بن کعب رونے لگے خوشی سے یا یہ سمجھکر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھکر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ

نبکی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر
بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب من فضائل سعد بن معاذ سعد بن معاذ کی فضیلت
کا بیان عن جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجنازۃ سعد
بن معاذ بین ایدیہم اہتز لہا عرش الرحمن ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سعد بن معاذ کا جنازہ سامنے رکھا تھا اون کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا
ف یعنی اون کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے
اکثر فلاسفہ نے افلاک میں نفوس ثابت کیے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش
اون کی موت سے ہل گیا اور عرش ایک جسم ہے اسکا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا مراد اہل عرش کا جھومنا
ہے یعنی ملائکہ کا اونہوں نے سعد کے آنے کی خوشی کی انتہی مختصرا من النووی عن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ ترجمہ جابر رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا عرش ہل گیا سعد بن معاذ کی موت سے
عن انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وجنازتہ موضوعۃ یعنی
سعد اہتز لہا عرش الرحمن ترجمہ انس سے بھی ایسے ہی روایت ہے جیسے پہلے گذری عن
البراء یقول اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ حریر فجعل اصحابہ یمسونہا
ویعجبون من لینہا فقال اتعجبون من لین ہذہ لمنادیل سعد بن معاذ فی الجنۃ خیر
منہا والین ترجمہ براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے
اصحاب اسکو چھونے لگے اور اسکی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اوسکی نرمی سے تعجب کرتے
ہو البتہ سعد بن معاذ کا تولیا (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہے عن
البراء بن عازب یقول اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بثوب حریر فذکر الحدیث ثم قال
ابن عبدۃ اخبرنا ابو داود نا شعبۃ حدثنی قتادۃ عن انس بن مالک عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بنحو ہذا او بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن شعبۃ ہذا الحدیث
بالاسنادین جمیعا کروایۃ ابی داود ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک انہ اہدی
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبۃ من سندس وکان ینہی عن الحریر فعجب الناس منہا

قَالَ فَقَالَ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ مَنَادِیلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِی الْجَنَّۃِ اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا
ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگون نے اسکو دیکھکر تعجب کیا اوسکی نرمی اور خوبی سے آپنے
فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ مین محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت مین اس سے اچھے ہین عن
اَنَسٍ اَنَّ اُکَیْدِرَ دُوْمَۃِ الْجَنْدَلِ اَھْدٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُلَّۃً فَذَکَرَ
نَحْوَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْہِ وَکَانَ یَنْھٰی عَنِ الْحَرِیْرِ ترجمہ انس سے روایت ہے اکیدر دومۃ الجندل کے بادشاہ
نے آپکے پاس ایک جوڑا تحفہ بھیجا پھر بیان کیا اوسیطرح اس مین یہ نہین ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے
تھے **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِی دُجَانَۃَ سِمَاکِ بْنِ خَرَشَۃَ ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ
کی فضیلت **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَیْفًا یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ
مَنْ یَاْخُذُ مِنِّیْ ھٰذَا فَبَسَطُوْا اَیْدِیَھُمْ کُلُّ اِنْسَانٍ مِنْھُمْ یَقُوْلُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ یَاْخُذُہٗ
بِحَقِّہٖ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاکُ بْنُ خَرَشَۃَ اَبُوْدُجَانَۃَ اَنَا اٰخُذُہٗ بِحَقِّہٖ قَالَ فَاَخَذَہٗ
فَفَلَقَ بِہٖ ھَامَ الْمُشْرِکِیْنَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار لی احد
کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھسے لوگون نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تہا مین لون گا مین لون گا آپنے
فرمایا اسکا حق ادا کرکے کون لیگا یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافرون کا غلبہ تہا) سماک
بن خرشہ ابودجانہ نے کہا مین اسکا حق ادا کرون گا اور لون گا پھر اونہون نے اسکو لے لیا اور مشرکون
کے سر اوس تلوار سے چیرے **باب** مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عبد اللہ جابر کے باپ کی فضیلت **عن** جَابِرٍ یَقُوْلُ لَمَّا کَانَ یَوْمُ
اُحُدٍ جِیْئَ بِاَبِیْ مُسَجًّی وَقَدْ مُثِّلَ بِہٖ قَالَ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَھَانِیْ قَوْمِیْ فَرَفَعَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِہٖ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاکِیَۃٍ اَوْ صَائِحَۃٍ فَقَالَ
مَنْ ھٰذِہٖ فَقَالُوْا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْکِیْ فَمَا زَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ
تُظِلُّہٗ بِاَجْنِحَتِھَا حَتّٰی رُفِعَ ترجمہ حضرت جابر سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا
اوسپر کپڑا ڈہنکا تہا اور اوسکے ناک کان ہاتھ پاؤن کاٹے گئے تھے (یعنے کافرون نے اونکو شہید کرکر
اون کے ساتھ مثلہ کیا تہا) مین نے کپڑا اٹہانا چاہا تو لوگون نے مجھکو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا

باپ کا یہ حال دیکھکر رنج کرنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اوٹھا دیا یا آپکے حکم سے اوٹھایا گیا
آپنے ایک رونیوالے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے لوگوں نے عرض کیا عمرو
کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپنے فرمایا کیوں روتی ہے فرشتے اوسپر برابر
سایہ کیے رہے یہانتک کہ وہ اوٹھایا گیا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أُصِيبَ أَبِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ
أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْهَانِي
قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْكِيهِ أَوْ
لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن تو میں اوس کے منہ پر سے کپڑا اوٹھاتا اور روتا لوگ مجھے منع کرتے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نکرتے اور فاطمہ عمرو کی بیٹی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اوسپر رو
رہی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اوسپر اپنے پروں کا سایہ کیے
تھے یہانتک کہ تم نے اسکو اوٹھایا عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي
حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ مُجَدَّعًا
فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اوس کے ناک کان کٹے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ
کے آگے بَابُ مِنْ فَضَائِلِ جُلَيْبِيبٍ جلیبیب رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت عَنْ أَبِي
بَرْزَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَأَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ
هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ
أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا لَا قَالَ
لٰكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلَى فَوَجَدُوهُ إِلَى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ
ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ
هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلَى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ إِلَّا سَاعِدَا
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غُسْلًا ترجمہ
ابو برزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہاد میں تھے اللہ تعالی نے آپ کو مال دیا آپنے

اپنے لوگون سے فرمایا تم مین سے کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا ہان فلان فلان فلان شخص گم ہین پہر آپنے پوچہا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا البتہ فلان فلان فلان شخص گم ہین پہر آپنے فرمایا کوئی گم تو نہین ہے لوگون نے عرض کیا کوئی نہین آپنے فرمایا مین جلیبیب کو نہین دیکھتا لوگون نے انکو مردون مین ڈہونڈا تو اون کی لاش سات لاشون کے پاس پائی جنکو جلیبیب نے مارا تہا وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس آئے اور وہان کہڑے ہوئے پہر فرمایا اُسنے سات آدمیون کو مارا بعد اسکے مارا گیا یہ میرا ہے مین اسکا ہون یہ میرا ہے مین اسکا ہون یعنی مین اور وہ ایک ہین پہر آپنے اوسکو اپنے دونون ہاتہون پر رکہا اور صرف آپہی نے اوٹہایا بعد اوس کے گڑہا کہدوایا اور قبر مین رکہدیا اور غسل کا بیان نہین کیا راوی نے

باب فضائل ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

عن عبد اللہ بن الصامت قال قال ابوذر خرجنا من قومنا غفار وکانوا یحلون الشهر الحرام فخرجت انا واخی انیس وامنا فنزلنا علی خال لنا فاکرمنا خالنا واحسن الینا فحسدنا قومه فقالوا انك اذا خرجت عن اهلك خالف الیهم انیس فجاء خالنا فنثی علینا الذی قیل له فقلت اما ما مضی من معروفك فقد کدرته ولا جماع لك فیما بعد فقربنا صرمتنا فاحتملنا علیها وتغطی خالنا ثوبه فجعل یبکی فانطلقنا حتی نزلنا بحضرة مکة فنافر انیس عن صرمتنا وعن مثلها فاتیا الکاهن فخیر انیسا فاتانا انیس بصرمتنا ومثلها معها قال وقد صلیت یا ابن اخی قبل ان القی رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاث سنین قلت لمن قال لله قلت فاین توجه قال اتوجه حیث یوجهنی ربی اصلی عشاء حتی اذا کان من اخر اللیل القیت کانی خفاء حتی تعلونی الشمس فقال انیس ان لی حاجة بمکة فاکفنی فانطلق انیس حتی اتی مکة فراث علی ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقیت رجلا بمکة علی دینك یزعم ان الله عزوجل ارسله قلت فما یقول الناس قال یقولون شاعر کاهن ساحر وکان انیس احد الشعراء قال انیس لقد سمعت قول الکهنة فما هو بقولهم ولقد وضعت قوله علی اقراء الشعر فما یلتئم علی لسان احد بعدی انه شعر والله انه لصادق وانهم لکاذبون قال قلت فاکفنی حتی اذهب

فانظر قال فاتيت مكة فتضعفت رجلا منهم فقلت اين هذا الذي تدعونه الصابئ
فاشار الي فقال الصابئ فمال علي اهل الوادي بكل مدرة وعظم حتى خررت مغشيا
علي قال فارتفعت حين ارتفعت كاني نصب احمر قال فاتيت زمزم فغسلت عني الدماء
وشربت من مائها ولقد لبثت يا ابن اخي ثلاثين بين ليلة ويوم ما كان لي طعام الا ماء زمزم
فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما وجدت على كبدي سخفة جوع قال فبينا اهل
مكة في ليلة قمراء اضحيان اذ ضرب على اسمختهم فما يطوف بالبيت احد وامراتين
منهم تدعوان اسافا ونائلة قال فاتتا علي في طوافهما فقلت انكحا احدهما الاخرى
قال فما تناهتا عن قولهما قال فاتتا علي فقلت هن مثل الخشبة غير اني لا اكني
فانطلقتا تولولان وتقولان لو كان احد من انفارنا قال فاستقبلهما رسول الله صلى
الله عليه وسلم وابو بكر وهما هابطان قال ما لكما قالتا الصابئ بين الكعبة واستارها
قال ما قال لكما قالتا انه قال لنا كلمة تملأ الفم وجاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى استلم الحجر وطاف بالبيت هو وصاحبه ثم صلى فلما قضى صلاته قال
ابو ذر فكنت انا اول من حياه بتحية الاسلام فقلت السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك ورحمة الله ثم قال من انت قال قلت من غفار قال فاهوى بيده فوضع
اصابعه على جبهته فقلت في نفسي كره ان انتميت الى غفار فذهبت آخذ بيده
فقدعني صاحبه وكان اعلم به مني ثم رفع راسه ثم قال متى كنت ههنا قال قلت
كنت ههنا منذ ثلاثين بين ليلة ويوم قال فمن كان يطعمك قال قلت ما كان
لي طعام الا ماء زمزم فسمنت حتى تكسرت عكن بطني وما اجد على كبدي سخفة
جوع قال انها مباركة انها طعام طعم فقال ابو بكر يا رسول الله ائذن لي في طعامه
الليلة فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وانطلقت معهما ففتح ابو بكر
بابا فجعل يقبض لنا من زبيب الطائف فكان ذلك اول طعام اكلته بها ثم غبرت
ما غبرت ثم اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انه قد وجهت لي ارض
ذات نخل لا اراها الا يثرب فهل انت مبلغ عني قومك عسى الله ان ينفعهم بك

وَيَاجُرك فيه فَأَتيتُ أُنيسًا فقال ما صنعتَ قلتُ صنعتُ أني قد أسلمتُ وصدّقتُ
قال ما بي رغبةٌ عن دينك فإني قد أسلمتُ وصدّقتُ فأتينا أُمّنا فقالت ما بي رغبةٌ
عن دينكما فإني قد أسلمتُ وصدّقتُ فاحتملنا حتى أتينا قومنا غِفارًا فأسلم نصفهم
وكان يؤمّهم إيماءُ بنُ رحضةَ الغفاريُّ وكان سيّدهم وقال نصفهم إذا قدم رسولُ
الله صلى الله عليه وسلم المدينةَ أسلمنا فقدم رسولُ الله صلى الله عليه وسلم المدينةَ
فأسلم نصفُهم الباقي وجاءت أسلمُ فقالوا يا رسولَ الله إخوتُنا نُسلم على الذي أسلموا
عليه فأسلموا فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم غِفارُ غفر الله لها وأسلمُ سالمها
الله

ترجمہ عبداللہ بن صامت سے روایت ہے ابوذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مہینے کو بھی
حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اوس کے پاس
اوترے اوس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اوسکی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی ہمارے
ماموں سے جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور
اوس نے یہ بات مشہور کردی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب
ہوگیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں پاس گئے اور اپنا اسباب لادا ہمارے ماموں
نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اوترے انیس نے ایک شرط لگائی
اتنے اونٹوں پر جو ہمارے تھے اور اوتنے ہی اور پر ف وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعوے کرتے ہر
ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جسکو کاہن کہہ دے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط
انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھیرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دیے جاویں اور اوتنے ہی اور
ف پھر دونوں کاہن پاس گئے کاہن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا
اور اوتنے ہی اور اونٹ لایا ابوذر نے کہا اے بھتیجے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابوذر نے
کہا اللہ تعالیٰ کے لیے میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے اونہوں نے کہا ادھر منہ کرتا تھا جدھر
اللہ تعالیٰ میرا منہ کردیتا تھا میں عشا کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کمل کیطرح پڑ جاتا تھا یہاں
تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اوس نے دیر کی

پہر آیا مین نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا مین ایک شخص سے ملا مکہ مین جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالے نے اُسکو بہیجا ہے مین نے کہا لوگ اوسکو کیا کہتے ہین اوس نے کہا لوگ اوسکو شاعر کاہن جادوگر کہتے ہین اور اُنیس خود بہی شاعر تہا اوس نے کہا مین نے کاہنون کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑہتا ہے وہ کاہنون کا کلام نہین ہے اور مین نے اوسکا کلام شعر کے تمام بحرون پر رکہا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑیگا شعر کیطرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جہوٹے ہین مین نے کہا تو یہان رہو مین اُس شخص کو جاکر دیکہتا ہون پہر مین مکہ مین آیا مین نے ایک ناتوان شخص کو مکہ والون مین سے چہانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجہے تکلیف پہونچاوے) اور اُس سے پوچہا وہ شخص کہان ہے جسکو تم صابی کہتے ہو (یعنے دین بدلنے والا عرب کے کفار معاذ اللہ حضرت صلعم کو صابی کہتے تہے) اوس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچہتا ہے) یہ سنکر تمام وادی والے ڈہیلے ہڈیان لیکر مجہپر پلے یہانتک کہ مین بیہوش ہوکر گرا جب مین ہوش مین آکر اوٹہا تو کیا دیکہتا ہون گویا مین لال بت ہون (یعنے سر سے پیر تک خون سے لال ہون) پہر مین زمزم کے پاس آیا اور مینے سب خون دہویا اور زمزم کا پانی پیا تو اے بہتیجے میرے مین وہان تیس راتین یا تیس دن رہا اور کوئی کہانا میرے پاس نہ تہا سوا زمزم کے پانی کے (مین جب بہوک لگتی تو اوسی کو پی لیتا) پہر مین موٹا ہوگیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بتیان جہک گئین (موٹاپے سے) اور مین نے اپنے کلیجہ مین بہوک کی ناتوانی نہین پائی ایکبار مکہ والے چاندنی رات مین سو گئے اُسوقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہین کرتا تہا صرف دو عورتین اساف اور نائلہ کو پکار رہی تہین (اساف اور نائلہ دو بت تہے مکہ مین اساف مرد تہا اور نائلہ عورت تہی کفار کا یہ اعتقاد تہا کہ ان دونون نے وہان زنا کی تہی اسوجہ سے مسخ ہوکر بت ہوگئے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئین مین نے کہا ایک کا نکاح دوسرے سے کردو (یعنے اساف کا نائلہ سے) یہ سنکر بہی وہ اپنی بات سے باز نہ آئین پہر میرے سامنے آئین تو مین نے صاف کہدیا اون کے فلان مین لکڑی (یعنے یہ محض اساف اور نائلہ کی پرستش کیوجہ سے ہے) اور مجہے کنایہ نہین آتا (یعنے کنایہ اشارہ مین مین نے گالی نہین دی کہلم کہلا گالی دی اساف اور نائلہ کو اون مرد دعورتون کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالی کے گہر مین خدا کو چہوڑکر اساف اور نائلہ کو پکارتی تہین) یہ سنکر وہ دونون عورتین چلاتی ہوئین اور کہتی ہوئی چلین کاش اس وقت مین کوئی ہمارے لوگون مین سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ مین اون عورتون

کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے اونہون نے اون عورتون سے پوچھا
کیا ہوا وہ بولین ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردون مین چھپا ہے اونہون نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولین
ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اسکو زبان سے نکال نہین سکتین) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لائے یہانتک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنی صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابوذر
نے کہا مین نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے مین نے کہا غفار کا ایک شخص ہون آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی اونگلیان پیشانی
پر رکھین (جیسے کوئی فکر کرتا ہے) مین نے اپنے دلمین کہا شاید آپ کو برا معلوم ہوا یہ کہنا کہ مین غفار مین سے
ہون مین لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا
مجھے روکا پھر آپ نے سر اوٹھایا اور فرمایا تو یہان کب آیا مین نے عرض کیا مین یہان تیس رات یا دن سے ہون
آپ نے فرمایا تجھے کہانا کون کھلاتا ہے مین نے کہا کہانا وغیرہ کچھ نہین سوا زمزم کے پانی کے پھر مین موٹا
ہو گیا یہانتک کہ میرے پیٹ کی بٹ مڑ گئین اور مین اپنے کلیجہ مین بھوک کی ناتوانی نہین پاتا آپ نے فرمایا
زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کہانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے کہانے کیطرح ابو بکر نے کہا یا رسول
اللہ آج کی رات مجھے اجازت دیجیے اسکو کھلانے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور ابو بکر مین بھی
اون دونون کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس مین سے طائف کی سوکھی انگور نکالنے لگے
یہ پہلا کہانا تھا جو مین نے کہایا مکہ مین پھر رہا مین جب تک رہا بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی مین سمجھتا ہون وہ کوئی زمین نہین ہے سوا یثرب کے
(یثرب مدینہ طیبہ کا نام تھا) تو تو میری طرف سے اپنے قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالی اون کو نفع
دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے مین انیس پاس آیا اوس نے پوچھا تو نے کیا کیا مین نے کہا مین
اسلام لایا اور مین نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی نفرت نہین ہے مین
بھی اسلام لایا اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم دونون اپنی مان کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونون
کے دین سے نفرت نہین ہے مین بھی اسلام لائی اور مین نے بھی تصدیق کی پھر ہم نے اونٹون پر اسباب
لادا یہانتک کہ ہم اپنی قوم غفار مین پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور اون کا امام ایما بن رحضہ
غفاری تھا وہ اون کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین

تشریف لاوین گے تو ہم مسلمان ہوجائیں گے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور آدہی قوم جو باقی
تہی وہ بہی مسلمان ہوگئی اور اسلم (ایک قوم ہے) کے لوگ آئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بہی اپنے بہائیوں
غفاریوں کیطرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بہی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو
اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو اللہ نے بچادیا (قتل اور قید سے) عن حُمَيدِ بنِ هِلالٍ بِهٰذا الاِسنادِ وَ
زادَ بعدَ قولِهِ قُلتُ فاكفِني حتّى اَذهَبَ فانظُرَ قال نعم وكُن علىٰ حذرٍ من اهلِ مكّةَ فانّهم
قد شَنِفُوا له وتجهّموا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہہ ہے کہ اچہا جا لیکن اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں
اوس شخص کے اور منہ بناتے ہیں اوسکو واسطے عن عبدِ اللّٰهِ بنِ الصّامتِ قال قال ابو ذرٍّ يا ابنَ
اَخي صلّيتُ سنتَينِ قبلَ مبعثِ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلّم قال قلتُ فاين كنتَ توجّهُ قال
حيثُ وجّهني اللّٰهُ واقتصّ الحديثَ بنحوِ حديثِ سليمانَ بنِ المغيرةِ وقال في الحديثِ فتنافرا
الى رجلٍ من الكُهّانِ قال فلم يزل اخي اُنيسٌ يمدحُه حتّى غلبه قال فاخذنا صرمتَه
فضممناها الى صرمتِنا وقال ايضاً في حديثِه قال فجاء النبيّ صلى اللّٰه عليه وسلّم فطاف
بالبيتِ وصلّى خلفَ المقامِ ركعتَينِ قال فاتيتُه فانّي لاوّلُ النّاسِ حيّاه بتحيّةِ الاسلامِ
فقال قلتُ السّلامُ عليكَ يا رسولَ اللّٰهِ قال وعليكَ السّلامُ مَن انتَ وفي حديثِه ايضاً
فقال منذُ كم انتَ هٰهنا قال قلتُ منذُ خمسَ عشرةَ وفيه قال فقال ابو بكرٍ اتحفني بضيافتِه
اللّيلةَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہہ کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑہی اور یہہ ہے کہ دونو
ایک کاہن کے پاس گئے انیس لے اوس کاہن کی تعریف شروع کی یہانتک کہ اوسپر غالب آیا اور ہمنے اوس
کے اونٹ بہی لیکر اپنے اونٹوں میں ملالیے۔ اور یہہ کہ نماز پڑہی آپ نے مقام ابرہیم کے پیچہے اور میں سب
سے پہلا وہ شخص ہوں جسنے آپکو مسلمانی کا سلام کیا اور یہہ کہ میں نے کہا میں پندرہ دن سے یہاں ہوا
اور ابوبکر نے کہا مجہے عزت دیجیے اون کی ضیافت سے آج کی رات عن ابنِ عبّاسٍ قال لمّا بلغَ اباذرٍّ
مبعثُ النبيِّ صلى اللّٰه عليه وسلّم بمكّةَ قال لاخيه اركب الى هٰذا الوادي فاعلم لي علمَ
هٰذا الرّجلِ الّذي يزعمُ انّه ياتيه الخبرُ من السّماءِ فاسمع من قولِه ثمّ ائتني فانطلق
الآخرُ حتّى قدِم مكّةَ وسمِع من قولِه ثمّ رجعَ الى ابي ذرٍّ فقال رايتُه يامرُ بمكارمِ الاخلاقِ
وكلاماً ما هو بالشّعرِ فقال ما شفيتني فيما اردتُ فتزوّد وحمل شنّةً له فيها ماءٌ حتّى

قَدْ سَمِعَهُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ
حَتَّى أَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ
وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قُرَيْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ
وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا آنَ لِلرَّجُلِ
أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا
كَانَ يَوْمُ الثَّالِثَةِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ
هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ
حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا
أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ
فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَ
أَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ
أَمْرِي فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ
فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ
حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ
طَرِيقَ تُجَّارِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا وَثَارُوا إِلَيْهِ
فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابوذر کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مکہ میں خبر پہونچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا اس وادی کو جا سوار
ہوکر اور اس شخص کو دیکھ آ جو کہتا ہے مجھے آسمان سے خبر آتی ہے اونکی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ
روانہ ہوا یہانتک کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سنا پھر ابوذر پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص
کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سناتا ہے جو شعر نہیں ہے ابوذر نے کہا اس
سے مجھکو تسکین نہیں ہوئی پھر انہوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہانتک کہ مکہ میں آئے
اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھا وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے
اور انہوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہانتک کہ رات ہوگئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے انکو دیکھا

اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پہر اون کے پیچہے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ صبح ہوگئی پہر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد مین اوٹہا لائے اور سارا دن وہان رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شام تک نہ دیکہا پہر وہ اپنے سونے کی جگہ مین چلے آئے وہان حضرت علی گذرے اور کہا ابہی وہ وقت نہین آیا جب اس شخص کو اپنا ٹہکانا معلوم ہو پہر اون کو کہڑا کیا اور اون کے ساتہہ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہانتک کہ تیسرا دن ہوا اوسدن بہی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے اونکو اپنے ساتہہ کہڑا کیا پہر کہا تم مجہسے کیون نہین کہتے جس لیے تم اس شہر مین آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجہہ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ مین راہ بتلاؤ نگا تو مین کہتا ہون اونہون نے اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہین اور وہ بیشک اللہ کے رسول ہین اور تم صبحکو میرے ساتہہ چلنا اور اگر مین کوئی خوف کی بات دیکہونگا جس مین تمہاری جان کا ڈر ہو تو مین کہڑا ہوجاؤنگا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو مین چلا جاؤن تو تم بہی میرے پیچہے پیچہے چلے آنا جہان مین گہسون تم بہی گہس آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا اون کے پیچہے چلے یہانتک کہ حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچے اور ابوذر بہی اون کے ساتہہ پہونچے پہر ابوذر نے آپ کی باتین سنین اور اوسی جگہہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور اونکو دین کی خبر کر یہانتک کہ میرا حکم تجہے پہنچے ابوذر نے کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین تو یہ بات (یعنے دین کی دعوت) مکہ والون کو پکار کر سناؤنگا پہر ابوذر نکلے اور مسجد مین آئے اور چلاکر بولے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور لوگون نے اونپر حملہ کیا اور اون کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہان آئے اور ابوذر پر جہکے اور لوگون سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہین جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا رستہ سوداگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجارت بند کردینگے) پہر ابوذر کو اون لوگون سے چہڑا لیا ابوذر نے دوسرے روز پہر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس اوٹہے آئے اور اون کو چہڑا لیا۔

باب مِنْ فَضَائِلِ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

عن جریر بن عبد اللہ قال یَقُوْلُ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِكَ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے کبہی نہین روکا اندر آنے سے جب سے مین مسلمان ہوا اور کبہی مجہے نہین دیکہا مگر آپ ہنسے (یعنے خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے) عن

جریر قال ما حجبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رآنی الا تبسم فی وجھی زاد ابن نمیر فی حدیثہ عن ابن ادریس ولقد شکوت الیہ انی لا اثبت علی الخیل فضرب بیدہ فی صدری وقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جمتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا الہی جمادے اسکو اور راہ بتانے والا راہ پایا ہوا کردے عن جریر قال کان فی الجاھلیۃ بیت یقال لہ ذو الخلصۃ وکان یقال لہ الکعبۃ الیمانیۃ والکعبۃ الشامیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل انت مریحی من ذی الخلصۃ والکعبۃ الیمانیۃ والشامیۃ فنفرت الیہ فی مائۃ وخمسین من احمس فکسرناہ وقتلنا من وجدنا عندہ فاتیتہ فاخبرتہ قال فدعا لنا ولاحمس ترجمہ جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانے میں ایک بتخانہ تھا جس میں جسکو ذو الخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمانی یا کعبہ شامی بھی اسکا نام تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھے بیفکر کرتا ہے ذو الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی کیطرف سے (یعنے اوسکو تباہ اور برباد کرکے لوگ شرک سے چھٹیں) میں اوسکو ایکسو پچاس آدمی احمس قبیلے کے اپنے ساتھ لیکر گیا اور ذو الخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے اور احمس کے قبیلے کے لیے دعا کی عن جریر بن عبد اللہ البجلی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جریر الا تریحنی من ذی الخلصۃ بیت لخثعم کان یدعی کعبۃ الیمانیۃ قال فنفرت الیہ فی خمسین ومائۃ فارس وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضرب یدہ فی صدری فقال اللھم ثبتہ واجعلہ ھادیا مھدیا قال فانطلق فحرقھا بالنار ثم بعث جریر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یبشرہ یکنی ابا ارطاۃ منا فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ ما جئتک حتی ترکناھا کانھا جمل اجرب فبرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی خیل احمس ورجالھا خمس مرات ترجمہ جریر بن عبد اللہ بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھکو آرام نہیں دیتا ذو الخلصہ سے جو بتخانہ تھا خثعم کا (ایک قبیلہ ہے) اوسکو کعبہ یمانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیڑھ سو سوار لیکر وہاں گیا اور

مین گھوڑی پر نہیں جمتا تہا مین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتہہ میری سینے پر
مارا اور فرمایا یا اللہ اسکو جمادے اور اسکو سادہ دکہانیوالا راہ پایاہوا کردے پہر جریر گئے اور ذوالخلصہ
کو انکار سے جلادیا بعد اس کے ایک شخص جسکا نام ابوارطاۃ تہا خوشخبری کے لیے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس روانہ کیا وہ آپ پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑکر آئی
(خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہین مطلب یہ ہو کہ وہ بہی جلکر کالا ہوگیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے احمس کے گہوڑون اور مردون کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ **عن** اسماعیل بہذا الاسناد
وقال فی حدیث مروان فجاء بشیر جریر ابو ارطاۃ حصین بن ربیعۃ یبشر النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو گذرا **باب** من فضائل عبد اللہ بن عباس عبد اللہ
بن عباس کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی الخلاء
فوضعت لہ وضوءا فلما خرج قال من وضع ہذا فی روایۃ زہیر قالوا و
فی روایۃ ابی بکر قلت ابن عباس قال اللہم فقہہ فی الدین ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ مین تشریف لے گئے مین نے آپکے لیے وضو کا پانی رکہا
جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکہا ہے لوگون نے کہا یا مین نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا یا اللہ
اسکو سمجہدار کردے دین مین **باب** من فضائل ابن عمر رضی اللہ عنہما عبد اللہ
بن عمر کی فضیلت کا بیان **عن** ابن عمر قال رایت فی المنام کان فی یدی قطعۃ
استبرق ولیس مکان ارید من الجنۃ الا طارت الیہ قال فقصصتہ علی حفصۃ فقصتہ
حفصۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اری عبد اللہ
رجلا صالحا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے خواب مین دیکہا میرے ہاتہہ مین استبرق کا
ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور مین جنت کی جس مکان مین جانا چاہتا ہون وہ ٹکڑا
مجہے اڑاکر وہان لے جاتا ہے یہ خواب مین نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انہون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا مین عبد اللہ کو سمجہتا ہون نیک آدمی ہے۔
عن ابن عمر قال کان الرجل فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای رؤیا
قصہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمنیت ان اری رؤیا اقصہا علی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال وکنت غلاما شابا عزبا وکنت انام فی المسجد علی عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرأیت فی النوم کان ملکین اخذانی فذھبا بی الی النار فاذا
ھی مطویۃ کطی البئر واذا لھا قرنان کقرنی البئر واذا فیھا ناس قد عرفتھم فجعلت
اقول اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار اعوذ باللہ من النار قال فلقیھما ملک
فقال لی لم ترع فقصصتھا علی حفصۃ فقصتھا حفصۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل عبد اللہ لو کان یصلی من اللیل
قال سالم فکان عبد اللہ بعد ذلک لا ینام من اللیل الا قلیلا **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے
بھی آرزو تھے کوئی خواب دیکھون اور آپ سے بیان کرون اور مین لڑکا تھا جوان مجرد مین مسجد مین
سویا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مین نے خواب مین دیکھا جیسے دو فرشتون
نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کیطرف لے گیے دیکھا تو وہ پیچ در پیچ گہرا ہے کنوے کیطرح اور اوسپر دو لکڑیان
ہین جیسے کنوے پر ہوتی ہین اور اوس مین کچھ لوگ ہین جنکو مین نے پہچانا مین نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ
مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہون جہنم سے پہر اور ایک فرشتہ
ملا اور وہ بولا تجہے کچھ خوف نہین یہ خواب مین نے حضرت حفصہ سے بیان کی اونہون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبداللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑہا کرے سالم نے کہا عبداللہ
اوس کے بعد رات کو نہین سوتے تھے مگر تہوڑی دیر اور تہجد پڑہتے تھے **عن** ابن عمر قال کنت
ابیت فی المسجد ولم یکن لی اھل فرأیت فی المنام کانما انطلق بی الی بئر فذکر عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث الزھری عن سالم عن ابیہ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب من فضائل انس بن مالک انس بن مالک کی فضیلت

عن ام سلیم انھا
قالت یا رسول اللہ خادمک انس ادع اللہ لہ فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما
اعطیتہ **ترجمہ** ام سلیم سے روایت ہے انہون نے کہا یا رسول اللہ انس آپکا خادم ہے اسکے لیے
دعا فرمایے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اوسکو اور جو تو دیوے اوسکو برکت دے
اوس مین **عن** انس یقول قالت ام سلیم یا رسول اللہ خادمک انس فذکرہ نحوہ **ترجمہ**

وہی جو گذرا عن انس بن مالک یقول مثل ذلک ترجمہ وہی جو گذرا عن انس قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا وما ھو الا انا وامی وام حرام خالتی فقالت امی یا رسول اللہ خویدمک ادع اللہ لہ قال فدعا لی بکل خیر وکان فی اخر ما دعا لی بہ ان قال اللھم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے اوس وقت گھر میں کوئی نہ تہا سوا میرے اور میری ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجیے اوس کے لیے آپ نے دعا کی ہر ایک بہلائی کے لیے اور اخیر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد اور برکت دے اوس میں عن انس قال جاءت بی امی ام انس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد ازرتنی بنصف خمارھا وردتنی بنصفہ فقال یا رسول اللہ ھذا انیس ابنی اتیتک بہ یخدمک فادع اللہ لہ فقال اللھم اکثر مالہ وولدہ قال انس فواللہ ان مالی لکثیر وان ولدی وولد ولدی لیتعادون علی نحو المائۃ الیوم ترجمہ انس سے روایت ہے میری ماں مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی اور اپنی سربند ہنی کو پہاڑ کر اوس میں سے آدہی کی ازار بنادی تہی اور آدہی کی چادر مجہکو تو کہنے لگی یا رسول اللہ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت کرے گا آپ اسکے لیے دعا کیجیے آپ نے فرمایا یا اللہ بہت کر اسکا مال اور بہت کر اوسکی اولاد انس نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں عن انس بن مالک قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمعت امی ام سلیم صوتہ فقالت بابی وامی یا رسول اللہ انیس فدعا لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات قد رایت منھا اثنتین فی الدنیا وانا ارجو الثالثۃ فی الاخرۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے لگی میرے ماں باپ آپ پر صدقہ ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پا چکا اور ایک کی آخرت میں امید ہے عن انس قال اتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انا العب مع الغلمان قال فسلم علینا فبعثنی الی حاجۃ فابطات علی امی فلما جئت قالت ما حبسک قلت بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجۃ قالت ما حاجتہ

قُلْتُ إِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو سلام کیا پھر مجھ کو کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید کسی سے نہ کہنا۔ انس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اے ثابت تجھ سے کہتا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي عَنْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اوسکو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اوس سے بھی بیان نہیں کیا۔ باب مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عبد اللہ بن سلام کی فضیلت عَنْ سَعْدٍ يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی زندہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ قَالَ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ

لِی استَمسِك فَلَقَد استیقظتُ وَاِنَّھا لَفِی یَدِی فَقَصَصْتُھا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوضَۃُ الاِسلَامُ وَذَاكَ العَمُودُ عَمُودُ الاِسلَامِ وَتِلْكَ العُروَۃُ عُروَۃُ الوُثقٰی
فَاَنتَ عَلَی الاِسلَامِ حَتّٰی تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبدُ اللہِ بنُ سَلَامٍ ترجمہ قیس بن عباد سے
روایت ہی مین مدینہ مین تہا کچہ لوگون مین جن مین بعض صحابہ بہی تہی ایک شخص آیا اوس کے چہرے پر
خدا کے خوف کا اثر تہا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے جنتی ہے اوس نے دو رکعتین پڑہین پہر چلا مین بہی اوس کے
پیچھے گیا وہ اپنے مکان مین گیا مین بہی اوس کے ساتھ اندر گیا اور باتین کین جب دل لگ گیا تو مین نے
اس سے کہا تم جب مسجد مین آئے تہے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنے تم جنتی ہو) اوس نے کہا سبحان
اللہ کسی کو نہین چاہیے وہ بات کہنا جو نہین جانتا اور مین تجہہ سے بیان کرتا ہون لوگ کیون ایسا کہتے ہین مین نے
ایک خواب دیکہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وہ خواب مین نے آپ سے بیان کیا مین نے دیکہا
مین ایک باغ مین ہون (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اوس نے بیان کیا) اوس باغ
کے بیچ مین ایک ستون ہی لوہے کا وہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اوسکی
بلندی پر ایک حلقہ ہی مجہہ سے کہا گیا اس پر چڑہ مین نے کہا مین نہین چڑہ سکتا پہر ایک خدمتگار آیا
اوس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اوس نے اپنے ہاتہہ سے مجھے پیچھے سے اوٹھایا مین
چڑہ گیا یہانتک کہ اوس ستون کی بلندی پر پہونچ گیا اور حلقہ کو مین نے تہام لیا مجہہ سے کہا گیا
اسکو تہامے رہو پہر مین جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتہہ ہی مین تہا یہ خواب مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہی اور یہ ستون اسلام کا ستون ہی اور
وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہیگا مرتے دم تک قیس نے کہا وہ شخص عبد اللہ
بن سلام تہے عَن قَیسِ بنِ عُبَادٍ کُنتُ فِی حَلقَۃٍ فِیھَا سَعدُ بنُ مَالِكٍ وَابنُ عُمَرَ
فَمَرَّ عَبدُ اللہِ بنُ سَلَامٍ فَقَالُوا ھٰذَا رَجُلٌ مِن اَھلِ الجَنَّۃِ فَقُمتُ فَقُلتُ لَہٗ اِنَّھُم
قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبحَانَ اللہِ مَا كَانَ يَنبَغِي لَھُم اَن يَّقُولُوا مَا لَيسَ لَھُم بِہٖ عِلمٌ
اِنَّمَا رَاَيتُ كَاَنَّ عَمُودًا وُّضِعَ فِي وَسطِ رَوضَۃٍ خَضرَاءَ فَنُصِبَ فِيھَا وَفِي رَاْسِھَا عُروَۃٌ
وَفِي اَسفَلِھَا مِنصَفٌ وَالمِنصَفُ الوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارقَہٗ فَرَقِيتُہٗ حَتّٰی اَخَذتُ
بِالعُروَۃِ فَقَصَصتُھَا عَلٰی رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ

يَمُوْتَ عَلَيْهِ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ترجمہ قیس بن عباد نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جسمیں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر بھی تھے اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا یہ جنت والوں میں سے ہیں میں کھڑا ہوا اور میں نے اون سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں اونہوں نے کہا سبحان اللہ انکو وہ بات نہ کہنا چاہیے جسکو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچا بیچ رکھا گیا اوس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اوسکے نیچے ایک خدمتگار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اسپر چڑھو میں چڑھا یہانتک کہ حلقہ کو تھام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ مریگا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنے دین اسلام پر)

عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَتْبَعَنَّهُ فَلَأَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَأَعْجَبَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَأُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ إِنِّي بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَإِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلَى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا قَالَ فَأَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلَى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى أَتٰى بِي عَمُودًا رَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِي اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْعَدُ هٰذَا وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ فَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى أَصْبَحْتُ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ

فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ تَنَالَهُ وَاَمَّا الْعَمُوْدُ فَهُوَ
عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهٖ حَتّٰى تَمُوْتَ
ترجمہ خرشہ بن حُرسی سے روایت ہے مین ایک حلقہ مین بیٹہا تہا مدینہ کی مسجد مین وہان پر ایک بوڑہا تہا خوب
صورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام ہین وہ لوگون سے اچہی اچہی باتین کر رہے تہے جب وہ کہڑے
ہوئے تو لوگون نے کہا جسکو بہلا لگے جنتی کو دیکہنا وہ اسکو دیکہے مین نے (اپنے دل مین) کہا قسم خدا کی
مین اونکے ساتہہ جاؤنگا اور اون کا گہر دیکہونگا پہر مین اون کے پیچہے ہوا وہ چلے یہانتک کہ قریب ہوئے
شہر سے باہر نکلنے کے پہر اپنے مکان مین گئے مین نے بہی اجازت چاہی اندر آنیکی انہون نے اجازت
دی پہر پوچہا اے بہتیجے تیرے کیا کام ہے تب مین نے کہا لوگون سے مین نے سنا جب تم کہڑے ہوئے
وہ کہتے تہے جسکو خوش لگے کسی جنتی کا دیکہنا وہ انکو دیکہے تو مجہکو اچہا معلوم ہوا تمہارے ساتہہ رہنا
انہون نے کہا اللہ تعالی جانتا ہے جنت والون کو اور مین تجہہ سے وجہ بیان کرتا ہون لوگون کے یہ
کہنے کی مین ایک بار سو رہا تہا خواب مین ایک شخص آیا اور اوس نے کہا کہڑا ہو پہر اوس نے میرا ہاتہہ پکڑا
مین اوس کے ساتہہ چلا مجہے بائین طرف کچہ راہین ملین مین نے اون مین جانا چاہا وہ بولا اون مین مت
جا یہ بائین طرف والون کی راہین ہین (یعنے کافرون کی) پہر داہنی طرف کی راہین ملین وہ شخص
بولا ان راہون مین جا پہر ایک پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑہ مین نے چڑہنا چاہا تو چوتڑ کے
بل گرا کئی بار مین نے قصد کیا چڑہنے کا لیکن ہر بار گرا پہر وہ مجہے لے چلا یہانتک کہ ایک
ستون ملا جس کی چوٹی آسمان مین تہی اور تہ زمین مین اوس کے اوپر ایک حلقہ لگا تہا مجہہ سے کہا اس
ستون کے اوپر چڑہ جا مین نے کہا مین اسپر کیونکر چڑہون اسکا سرا تو آسمان مین ہے آخر اس شخص
نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجہے اچہال دیا مین جو دیکہتا ہون تو اوس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہون پہر اس
شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور مین صبح تک اوسی حلقہ مین لٹکتا رہا (اسوجہ سے کہ اوترنے کا
کوئی ذریعہ نہین رہا) جب مین جاگا تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب
بیان کیا آپنے فرمایا جو راہین تو نے بائین طرف دیکہین وہ بائین طرف والون کی راہین ہین اور جو
راہین داہنی طرف دیکہین وہ داہنی طرف والون کی راہین ہین اور پہاڑ وہ شہیدون کا درجہ ہے
تو وہان تک نہ پہنچ سکیگا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے تو اسلام پر

قائم رہیگا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اسوجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)

باب فَضَائِلِ حَسَّانَ بنِ ثَابِتٍ حسان بن ثابت کی فضیلت (یہ شاعر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جواب دیتے تھے مشرکوں کا جو ہجو کرتے تھے آپ کی) **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ یُنْشِدُ الشِّعْرَ فِی الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَیْهِ فَقَالَ قَدْ کُنْتُ اُنْشِدُ وَفِیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِی هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّی اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت پر گذرے وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے (معلوم ہوا کہ عمدہ شعر جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں شعر پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابوہریرہ کیطرف دیکھا اور کہا میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جواب دے اے حسان یا اللہ مدد کر اوسکی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے **عن** ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِی حَلْقَةٍ فِیْهِمْ اَبُوْهُرَیْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیَّ یَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَیْرَةَ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ نَعَمْ **ترجمہ** ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابوہریرہ کو گواہ کر رہے تھے میں تمکو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان اللہ کے رسول کیطرف سے جواب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابوہریرہ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِیْلُ مَعَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابت سے کافروں کی ہجو کر اور جبرئیل تیرے ساتھ ہیں **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عُرْوَةَ

بن الزبیر ان حسان بن ثابت کان ممن کثر علی عائشۃ فسببتہ فقالت یا ابن اختی دعہ فانہ کان ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتین کین حضرت عائشہ سے مین نے انکو برا کہا حضرت عائشہ نے کہا جانے دے اسے بہانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تہا کافرون کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عن ہشام بہذا الاسناد مثلہ عن مسروق قال دخلت علی عائشۃ وعندہا حسان بن ثابت ینشدہا شعرا یشبب بابیات لہ فقال

حصان رزان ما تزن بریبۃ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

فقالت لہ عائشۃ لکنک لست کذالک قال مسروق فقلت لہا لم تاذنین لہ یدخل علیک وقد قال اللہ والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم فقالت فای عذاب اشد من العمی فقالت انہ کان ینافح او یہاجی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ مسروق سے روایت ہے مین ام المومنین عائشہ کے پاس گیا اون کے پاس حسان بن ثابت بیٹہے تہے ایک شعر سنا رہے تہے اپنی غزل مین سے جو چند بیتون کی اونہون نے کہی تہی وہ شعر یہ ہے

حصان رزان ما تزن بریبۃ وتصبح غرثی من لحوم الغوافل

پاک ہین اور عقل والی ان پہ کچہ تہمت نہین صبحکو اوٹہتی ہین بہوکی غافلون کے گوشت سے

یعنے کسی کی غیبت نہین کرتین کیونکہ غیبت کرنا گویا اسکا گوشت کہانا ہے حضرت عائشہ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہین ہے یعنے تو لوگون کی غیبت کرتا ہے مسروق نے کہا مین نے حضرت عائشہ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیون آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالی نے اوسکی شان مین فرمایا والذی تولی کبرہ منہم لہ عذاب عظیم یعنے جس شخص نے اون مین سے بیڑا اوٹہایا بڑی بات کا (یعنے حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگانے کا) اوس کے واسطے بڑا عذاب ہے حسان بن ثابت اون لوگون مین شریک تہے جنہون نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تہی پہر آپ نے اُن کو حد ماری حضرت عائشہ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندہا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تہا یا ہجو کرتا تہا کافرون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے عن شعبۃ فی ہذا الاسناد وقال قالت کان یذب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر حصان رزان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ

قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِيْ فِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِيْ مِنْهُ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْخَمِيْرِ فَقَالَ حَسَّانُ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ ٭ قَصِيْدَتَهٗ هٰذِهٖ۔ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حسان نے کہا یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھے ابوسفیان کی ہجو کہنے کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تہے اور اسلام سے پہلے آپ کی ہجو کرتے تہے اور یہ آپ کے چچازاد بہائی تہے) آپ نے فرمایا وہ تو میرا ناتے والا ہے حسان نے کہا قسم اوس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو اون میں سے اسطرح نکال لونگا جیسے بال خمیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پہر حسان نے یہ شعر کہی **شعر**

وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ	بَنُوْ بِنْتِ مَخْزُوْمٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ

فائدہ آپ کا یہ مطلب تہا کہ جب ابوسفیان میرا چچازاد بہائی ہے اور تو اوسکی ہجو کرے گا تو میری بہی ہجو ہو جاوے گی کیونکہ میرے اور اسکے دادا ایک ہیں حسان نے یہ کہا کہ میں آپ کو بچا کر اونکی ہجو کرونگا حسان کی یہ شعر ایک قصیدہ کی ہے جو ابوسفیان کی ہجو میں حسان نے کہا تہا اسکے بعد یہ شعر ہے

وَمَنْ وَلَدَتْ اَبْنَاءُ زُهْرَةَ مِنْهُمُ	كِرَامٌ وَلَمْ يَقْرَبْ عَجَائِزَكَ الْمَجْدُ

یعنے بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں بنت مخزوم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخزوم فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تہیں جو ماں تہیں حضرت عبداللہ اور زبیر اور ابوطالب کی اور تیرا باپ تو غلام تہا کیونکہ حارث کی ماں سمیہ بنت موہب تہی اور موہب غلام تہا بنی عبدمناف کا اور ابوسفیان کی ماں بہی لونڈی تہی۔ پہر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی سے ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف ہے حمزہ اور صفیہ کی ماں اور تیری بڈہیوں کے پاس تو شرافت بہٹکی بہی نہیں **عن** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيْرِ الْعَجِيْنَ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے ہجو کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ اٰنَ لَکُمْ اَنْ تُرْسِلُوْا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ یُحَرِّکُهٗ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِیَنَّهُمْ بِلِسَانِیْ فَرْیَ الْاَدِیْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ اَعْلَمُ قُرَیْشٍ بِاَنْسَابِهَا فَاِنَّ لِیْ فِیْهِمْ نَسَبًا حَتّٰی یُلَخِّصَ لَکَ نَسَبِیْ فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِیْ نَسَبَکَ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّکَ کَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِیْنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی (قَالَ حَسَّانُ)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ — وَعِنْدَ اللّٰهِ فِیْ ذَاکَ الْجَزَاءُ — هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا تَقِیًّا
رَسُوْلَ اللّٰهِ شِیْمَتُهُ الْوَفَاءُ — فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِیْ — لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءُ
ثَکِلْتُ بُنَیَّتِیْ اِنْ لَّمْ تَرَوْهَا — تُثِیْرُ النَّقْعَ غَایَتُهَا کَدَاءُ — یُبَارِیْنَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰی اَکْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ — تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ — تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمْ عَنَّا اعْتَمَرْنَا — وَکَانَ الْفَتْحُ وَانْکَشَفَ الْغِطَاءُ — وَاِلَّا فَاصْبِرُوْا لِضِرَابِ یَوْمٍ
یُعِزُّ اللّٰهُ فِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ — وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا — یَقُوْلُ الْحَقَّ لَیْسَ بِهٖ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ یَسَّرْتُ جُنْدًا — هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ — لَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ — فَمَنْ یَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْکُمْ — وَیَمْدَحُهٗ وَیَنْصُرُهٗ سَوَاءُ

وَجِبْرِیْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِیْنَا — وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَهٗ کِفَاءُ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہجو کرو قریش کی کیونکہ ہجو انکو زیادہ ناگوار ہے تیر دن کی بوچھار سے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ پاس اور فرمایا ہجو کر قریش کی اوس نے ہجو کی لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت پاس بھیجا جب حسان آپکے پاس آئے تو انہوں نے کہا تمکو آگیا وہ وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنے دم سے مارتا ہے (یعنی زبان سے لوگوں کو قتل کرتا ہے گویا میدان فصاحت اور شعر گوئی کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اسکو ہلانے لگے اور عرض کیا قسم اوسکی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے

بھیجا ہین کافرون کو اس طرح پہاڑ ڈالونگا جیسے چمڑے کو پہاڑ ڈالتے ہین اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ ابوبکر قریش کی نسب کو بخوبی جانتے ہین اور میرا بھی نسب قریش ہی مین ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کردینگے پہر حسان حضرت ابوبکر کے پاس آئے بعد اوسکے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نے آپ کا نسب مجھسے بیان کردیا قسم اوسکی جسنے آپکو سچا پیغمبر کرکے بھیجا مین آپکو قریش مین سے ایسا نکال لونگا جیسے بال آٹے مین سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح القدس ہمیشہ تیری مدد کرتے رہینگے جبتک تو اللہ اور اوسکے رسول کیطرف سے جواب دیتا رہیگا اور حضرت عائشہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسان نے قریش کی ہجو کی تو تسکین دی مومنون کے دلون کو اور تباہ کردیا کافرون کی عزتون کو حسان نے کہا ان شعرون کو جو اوپر گذرین اونکا ترجمہ یہ ہے ۱ تو نے برائی کی محمد کی مین نے اوسکا جواب دیا اور اللہ تعالی اوسکا بدلہ دیگا ۲ تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہین پرہیزگار ہین اللہ تعالی کے رسول ہین وفاداری اون کی خصلت ہے ۳ میرے مان اور باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے صدقے ہین ۴ مین اپنی جان کو کہوون اگر تم نہ دیکھو اوسکو کہ اڑادیگا غبار کو کداء کے دونو جانب سے کداء ایک گہاٹی ہے مکہ کے دروازہ پر ۵ ایسی اونٹنیان جو باگون پر زور کرینگی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتے ہوئے اون کے مونہہ ہون پر وہ برچھے ہین جو باریک ہین باخون کے پیاسے ہین ۶ اور ہمارے گہوڑے دوڑتے ہوئے آوینگے اون کے منہ عورتین پونچھتی ہین اپنے سربندون سے ۷ اگر تم ہمسے نہ بولو تو ہم عمرہ کرلینگے اور فتح ہوجاویگی اور پردہ اٹھ جاویگا ۸ نہین تو صبر کرو اوس دن کی مار کے لیے جسدن اللہ تعالی عزت دیگا جسکو چاہیگا ۹ اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک بندہ بھیجا جو سچ کہتا ہے اوسکی بات مین کچھ شبہ نہین ۱۰ اور اللہ تعالی نے فرمایا مین نے ایک لشکر طیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جنکا کہیل کافرون سے مقابلہ کرنا ہے ۱۱ ہم تو ہر روز ایک نہ ایک طیاری مین ہین گالی گلوچ ہے کافرون سے یا لڑائی ہے یا ہجو ہے کافرون کی جو کوئی تم مین ہجو کرے اللہ کے رسول کی اور اون کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہین جبرئیل اللہ کے رسول ہم مین ہین اور روح القدس جنکا کوئی مثل نہین

باب

من فضائل ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَأَسْمَعَتْنِي فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمِّي إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْبَى عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَأَسْمَعَتْنِي فِيكَ مَا أَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ أُمِّي خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا وَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحَبِّبَنِي أَنَا وَأُمِّي إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے کہا مین اپنی ماں کو بلاتا تہا اسلام کی طرف وہ مشرک تہی ایک دن مین نے اوس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اوس نے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے حق مین وہ بات سنائی جو مجہکو ناگوار گذرتی مین جناب رسول خدا صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اپنی ماں کو اسلام کیطرف بلاتا تہا وہ نہ مانتی تہی آج اوس نے آپ کے حق مین وہ بات مجکو سنائی جو مجہے ناگوار ہے تو اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت کر مین خوش ہوکر نکلا حضرت کی دعا سے جب گہر پر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تہا میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور بولی ذرا ٹہیرا رہ مین نے پانی کے گرنے کی آواز سنی غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا کرتہ پہنا اور جلدی سے اوڑہنی اوڑہی پہر دروازہ کہولا اور بولی اے ابوہریرہ مین گواہی دیتی ہون کوئی

برحق معبود نہین ہے سوا خدا کے اور مین گواہی دیتی ہون کہ حضرت محمد اسد کے بندے ہین اور اوس کے رسول ہین ابو ہریرہ نے کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس روتا ہوا آیا خوشی سے اور عرض کیا یا رسول اسد خوش ہو جایے اسد تعالی نے آپ کی دعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اسد کی تعریف اور اوسکی صفت کی اور بہتر بات کہی مین نے عرض کیا یا رسول اسد - اسد عز وجل سے دعا کیجے کہ میری اور میری ماں کی محبت مسلمانون کے دلون مین ڈالدے اور اون کی محبت ہمارے دلون مین ڈالدے تب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یا اسد اپنے ان بندون کی یعنے ابو ہریرہ اور اون کی ماں کی محبت اپنے مومن بندون کے دلون مین ڈالدے اور مومنون کی محبت اون کے دلون مین ڈالدے پھر کوئی مومن ایسا نہین پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا دیکھا ہو مگر محبت رکھی اوس نے مجہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ اِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُكْثِرُ الْحَدِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِیْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ یَشْغَلُهُمُ الْقِیَامُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَبْسُطُ ثَوْبَهٗ فَلَنْ یَنْسٰی شَیْئًا سَمِعَهٗ مِنِّیْ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ حَتّٰی قَضٰی حَدِیْثَهٗ ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَیَّ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

ترجمہ ابو ہریرہ کہتے تھے تم سمجھتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی حدیثین بہت بیان کرتے ہین اور اسد حساب لینے والا ہے اگر مین جھوٹ بولتا ہون یا تم میرے اوپر غلط گمان کرتے ہو مین ایک مسکین شخص تھا رسول اسد کی خدمت پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجرون کو بازارون مین معاملے کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالون کی حفاظت اور خدمت مین مصروف رہتے تھے تو رسول اسد صلے اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا بچھاوے وہ جو مجہ سے سنے گا نہ بھولے گا مین نے اپنا کپڑا بچھا دیا یہانتک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر مین نے اوس کپڑے کو اپنے (سینے) سے لگا لیا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهٰی حَدِیْثُهٗ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الرِّوَایَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَبْسُطُ ثَوْبَهٗ اِلٰی اٰخِرِهٖ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اَلَا یُعْجِبُكَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی جَانِبِ حُجْرَتِیْ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

يُسْمِعُنِي ذٰلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَأَمَّا إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هٰذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَلَوْلَا آيَتَانِ أَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ۔ ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا تم تعجب نہیں کرتے ابوہریرہ میرے حجرے کی ایک طرف بیٹھے حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے اگر میں انکو پاتی تو انکار کرتی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابوہریرہ نے کہا لوگ کہتے ہیں ابوہریرہ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابوہریرہ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اسکا سبب بیان کرتا ہوں میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اوسکو اپنے سینے میں لگا وے تو جو بات سنیگا وہ نہ بھولیگا میں نے اپنی چادر بچھا دی یہاں تک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اوس چادر کو سینے سے لگا لیا اوسدن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اوتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا اون آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو

ہمنے انار میں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں اور پر لعنت ہو اخیر تک عن ابی ھریرۃ قال انکم تقولون

ان ابا ھریرۃ یکثر الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث ہم ترجمہ وہی جو

گذرا باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعۃ واھل بدر حاطب بن ابی بلتعہ اور بدر

والوں کی فضیلت عن عبید اللہ بن ابی رافع وھو کاتب علی فقال سمعت علیا وھو یقول

بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا والزبیر والمقداد فقال ائتوا روضۃ خاخ

فان بھا ظعینۃ معھا کتاب فخذوہ منھا فانطلقنا تعادی بنا خیلنا فاذا نحن

بالمراۃ فقلنا اخرجی الکتاب فقالت ما معی کتاب فقلنا لتخرجن الکتاب او لتلقین

الثیاب فاخرجتہ من عقاصھا فاتینا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فیہ

من حاطب بن ابی بلتعۃ الی ناس من المشرکین من اھل مکۃ یخبرھم ببعض امر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حاطب ما

ھذا قال لا تعجل علی یا رسول اللہ انی کنت امرا ملصقا فی قریش قال سفیان

کان حلیفا لھم ولم یکن من انفسھا وکان ممن کان معک من المھاجرین لھم

قرابات یحمون بھا اھلیھم فاحببت اذ فاتنی ذلک من النسب فیھم ان اتخذ فیھم

یدا یحمون بھا قرابتی ولم افعلہ کفرا ولا ارتدادا عن دینی ولا رضی بالکفر بعد

الاسلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدق فقال عمر دعنی یا رسول اللہ اضرب

عنق ھذا المنافق فقال انہ قد شھد بدرا وما یدریک لعل اللہ اطلع علی اھل

بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم فانزل اللہ عز وجل یا ایھا الذین امنوا

لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ولیس فی حدیث ابی بکر وزھیر ذکر الایۃ

وجعلھا اسحاق فی روایتہ من تلاوۃ سفیان ترجمہ عبید اللہ بن ابی رافع سے روایت ہے کہ

وہ منشی تھے حضرت علی کے اونہوں نے کہا میں نے سنا حضرت علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے مجھکو اور زبیر اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شفتالو کے باغ میں جاؤ وہان ایک عورت شتر سوار

ہے اوس کے پاس ایک خط ہے وہ اوس سے لیکر آؤ ہم چلے گھوڑے دوڑاتے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہمکو

ملی ہمنے اوس سے کہا خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہمنے کہا خط نکال نہیں تو کپڑے

اوتاریہ مین نے وہ خط اوس کے جوڑے سے نکالا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا اوس مین لکہا تہا
حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مکہ کے بعض مشرکون کے نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض باتون کا
ذکر تہا ایک روایت مین ہے کہ حاطب نے اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیاری اور فوج کی آمادگی
اور مکہ کی روانگی سے کافرون کو مطلع کردیا آپ نے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ بولا آپ جلدی
نہ فرمایئے یا رسول اللہ (یعنے فوراً مجہے سزا نہ دیجیے میرا حال سن لیجیے) مین ایک شخص تہا قریش سے
ملا ہوا یعنے اونکا حلیف تہا اور قریش مین سے نہ تہا اور آپکے ساتہہ مہاجرین جو ہین اون کے رشتہ
دار قریش مین بہت ہین جنکیوجہ سے اون کے گہربار کا بچاؤ ہوتا ہے تو مین نے یہ چاہا کہ میرا ناتا تو قریش
سے ہی نہین مین بہی کوئی کام اون کا ایسا کردون جس سے میرے ناتے والون کا بچاؤ ہو جاوے اور مین
نے یہ کام اسوجہ سے نہین کیا کہ مین کافر ہوگیا ہون یا مرتد ہوگیا ہون نہ کفر سے خوش ہوکر مسلمان
ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر نے کہا آپ چہوڑیے یا
رسول اللہ مین اس منافق کی گردن مارون آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی مین شریک تہا اور تو نہین
جانتا کہ اللہ تعالے نے بدر والون کو جہانکا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہونچین)
مین نے تمکو بخشدیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے
دشمن کو دوست نہ بناؤ **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث مین بڑا معجزہ ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس
کو پکڑنا اور اسکا پردہ کہولنا درست ہے اور جاسوس کافر نہین ہوتا مگر ایسے جاسوسی جو مسلمانون کے خلاف
مین ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض مالکیہ کے نزدیک اسکا قتل بہی جائز ہے اگرچہ توبہ کرلے اور شافعی
کے نزدیک اسکو سزا دین قتل نہ کرین اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت مین
مواخذہ نہ ہوگا مگر دنیا مین اون سے مواخذہ ہوا اور مسطح کو حد پڑی وہ بدری تہا انتہے ملخصاً **عن**
علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا مرثد الغنوی والزبیر بن العوام وکلنا
فارس فقال انطلقوا حتی تاتوا روضۃ خاخ فان بہا امرأۃ من المشرکین معہا کتاب من
حاطب الی المشرکین فذکر بمعنی حدیث عبید اللہ بن ابی رافع عن علی **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر ان عبدا لحاطب جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا
فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت

لا يدخلها فانه شهد بدرا والحديبية ترجمہ جابر سے روایت ہے حاطب کا ایک غلام اون کی
شکایت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ حاطب ضرور دوزخ میں
جاویگا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاویگا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا باب
من فضائل اصحاب الشجرة اهل بيعة الرضوان جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے تلے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اون کی فضیلت عن ام مبشر انها سمعت النبي صلى الله
عليه وسلم يقول عند حفصة لا يدخل النار ان شاء الله من اصحاب الشجرة احد
من الذين بايعوا تحتها قالت بلى يا رسول الله فانتهرها فقالت حفصة وان منكم
الا واردها فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد قال الله ثم ننجي الذين اتقوا ونذر
الظلمين فيها جثيا ترجمہ ام مبشر سے روایت ہے اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے ام المومنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاویگا یعنے جن لوگوں
نے بیعت کی اوس درخت کے تلے اونہوں نے کہا کیوں نہ جاوینگے یارسول اللہ آپ نے اون کو جھڑکا انہوں نے
کہا اللہ تعالی فرماتا ہے وان منکم الا واردها یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد یہ ہے ثم ننجي الذين اتقوا ونذر الظالمين فيها جثيا
یعنے پہر ہم نجات دینگے پرہیزگاروں کو اور چھوڑ دینگے ظالموں کو اون کے گھٹنوں کے بل اوس میں
ف مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب پلصراط پر سے گذرینگے اور وہ پل جہنم پر ہے پر اچھے لوگ
پار اوتر جاوینگے اور برے اوس پر سے گھٹنوں کے بل جہنم میں گرینگے باب من فضائل
ابي موسى وابي عامر الاشعريين ابوموسی اور ابوعامر اشعری کی فضیلت عن
ابي موسى قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وهو نازل بالجعرانة بين مكة
والمدينة ومعه بلال فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل اعرابي فقال
الا تنجز لي يا محمد ما وعدتني فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشر فقال
له الاعرابي اكثرت علي من ابشر فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي موسى
وبلال كهيئة الغضبان فقال ان هذا قد رد البشرى فاقبلا انتما فقالا قبلنا يا
رسول الله ثم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بقدح فيه ماء فغسل يديه ووجهه

فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَافْرِغَا عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَابْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَنْ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِي اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ترجمہ ابوموسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ جعرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جا وہ بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابوموسیٰ اور بلال کی طرف غصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے روکیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہمنے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور دونوں ہاتھ اور مونہہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینہ پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لیکر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ نے انکو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انہوں نے انکو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا عَنْ اَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدُ بْنُ الصِّمَّةِ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى وَبَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلٰى اَبِي مُوسٰى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذٰلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ اَبُو مُوسٰى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُولُ لَهُ اَلَا تَسْتَحْيِي اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي انْطَلِقْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتٍ عَلٰى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَجَنْبَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي
عَامِرٍ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ
أَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو بُرْدَةَ إِحْدَاهُمَا
لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأُخْرَى لِأَبِي مُوسَى ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین
کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دیکر اوطاس پر بھیجا اون کا مقابلہ کیا درید بن الصمہ نے لیکن
اللہ تعالے نے اسکو قتل کیا اور اسکے لوگون کو شکست دی ابو موسی نے کہا مجھکو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گھٹنے مین یہ تیر بنی جشم کے ایک شخص نے مارا اون کے
گھٹنے مین جم گیا مین اون کے پاس گیا اور پوچھا اے چچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھکو بتلا دیا کہ
اس شخص نے مجھکو قتل کیا اسی شخص نے مجھکو تیر مارا ابو موسی نے کہا مین نے اس شخص کا پیچھا کیا اور اوس
سے جاکر ملا اوس نے جب مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگا مین اوسکے پیچھے ہوا اور مین نے کہنا شروع کیا
بھاگتا کیا تو عرب نہین ہے تو ٹھیرتا نہین یہ سنکر وہ ٹھیر گیا پھر میرا اوسکا مقابلہ ہوا اوس نے بھی وار کیا مین نے
بھی وار کیا آخر مین نے اسکو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور مین نے کہا اللہ نے تمہارے
قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے مین نے اوسکو نکالا تو تیر کی جگہہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا
شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا
اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجیے ابو موسی نے کہا ابو عامر نے مجھکو لوگون
کا سردار کردیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مرگئے جب مین لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
تو آپکے پاس گیا آپ ایک کوٹھری مین تھے بان کے ایک پلنگ پر جسپر فرش تھا (صحیح روایت یہی ہے کہ
فرش نہ تھا اور ما کا لفظ رہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپکی پیٹھ اور پسلیون پر بن گیا تھا مین نے
یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا بھی حال بیان کیا اور مین نے کہا ابو عامر نے آپسے یہ درخواست کی تھی کہ
میرے لیے دعا کیجیے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونون ہاتھ اٹھائے
اور فرمایا یا اللہ بخشدے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم اون کا نام تھا) یہان تک کہ مین نے آپکے

دونون نعلون کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگون کا سردار کر پھر مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ اور میرے لیے دعا فرمایئے بخشش کی آپ نے فرمایا بخشدے یا اللہ عبد اللہ بن قیس کے (یہ
نام ہے ابو موسی کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اسکو عزت کے مکان مین لیجا ابو بردہ نے کہا ایک دعا
ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسی کے لیے **باب** مِنْ فَضَائِلِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ اشعری لوگون کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْاٰنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ
مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ
حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِيْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ ترجمہ
ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اشعریون کے آواز قرآن پڑہنے مین پہچان
لیتا ہون جب وہ رات کو آتے ہین اور رات کو ان کی آواز سے اون کا ٹہکانا بھی پہچان لیتا ہون اگرچہ
دن کو اون کا ٹہکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اوترے ہون اور انہی لوگون مین سے ایک شخص حکیم ہے
کہ جب کافرون کے سوارون سے یا دشمنون سے ملتا ہے تو اون سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہین ذری
ہمکو فرصت دو یا تہوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی طیار ہین لڑنے کو آتے ہین (لوا نہے سین دانائے
اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجہتے ہین کہ یہ اکیلا نہین ہے بلکہ اوس کے ساتھ اور لوگ ہین)
عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا
فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ
اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعری لوگ جب لڑائی مین محتاج ہو جاتے ہین یا مدینہ مین ان کی
جورو بچون کا کہانا کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ اون کے پاس ہوتا ہے اوسکو ایک کپڑے مین اکٹھا کرتے
ہین پھر آپس مین برابر بانٹ لیتے ہین یہ لوگ میرے ہین اور مین اون کا ہون یعنی مین اون سے راضی
ہون اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہون **باب** مِنْ فَضَائِلِ اَبِيْ سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ
ابو سفیان کی فضیلت **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ وَ
لَا يُقَاعِدُوْنَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ قَالَ نَعَمْ

قَالَ عِنْدِی اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِیْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْیَانَ اُزَوِّجُکَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِیَةُ تَجْعَلُهُ کَاتِبًا بَیْنَ یَدَیْکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِیْ حَتّٰی اُقَاتِلَ الْکُفَّارَ کَمَا کُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُوْ زُمَیْلٍ وَلَوْلَا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِکَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِکَ لِاَنَّهُ لَمْ یَکُنْ یُسْئَلُ شَیْئًا اِلَّا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے مسلمان ابوسفیان کیطرف دہیان نہین کرتے تہے نہ اوس کے ساتھ بیٹھتے تہے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا تہا اور مسلمانون کا سخت دشمن تہا) ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتین مجہے عطا فرمایئے آپنے فرمایا اچہا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربون مین حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی مین اسکا نکاح آپ سے کردیتا ہون آپنے فرمایا اچہا دوسری میری بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنایئے آپنے فرمایا اچہا تیسری مجہکو حکم دیجیے کافرون سے لڑون جیسے اسلام سے پہلے مسلمانون سے لڑتا تہا آپ نے فرمایا اچہا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتون کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے کس لیے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ ہان فرماتے اور قبول کرتے **ف** یہ آپ کا حسن خلق تہا اور مصلحت بہی تہی کیونکہ ابوسفیان کافرون کا سردار تہا اوسکی تالیف قلب بہی ضرور تہی ہرچند ابوسفیان کا اسلام پہلے بہل جان کے ڈر سے تہا مگر بعد کو شاید پختہ ہوگیا ہوگا اور جب آدمی اسلام لایا تو اوس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہوجاتے ہین اور آپنے وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کیا اسپر بہی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمربہر حضرت سے لڑا کیا اور صدہا مسلمانون کو اوس نے شہید کیا اور اسکے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیرالمؤمنین خلیفہ برحق علی مرتضٰے شیر خدا کا مقابلہ کیا اور جنگ صفین مین ہزارون مسلمانون کا خون کیا اون کے بیٹے یزید پلید نے تو ستم ہی ڈہایا امام حسن علیہ السلام کو زہر دلوایا اور امام حسین علیہ السلام کو بہی ظلم سے شہید کرایا جس کے حال لکہنے سے قلم کا پہٹتا ہے پہر یزید کے بعد بہی سارے خلفاء بنی امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ درپے ایذا اور تصدیع رہے اور دنیا دنی کے واسطے اپنی آخرت کو تباہ کرتے رہے لاحول ولا قوۃ نووی نے کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ ابوسفیان فتح مکہ کے دن ۸ ہجری مین اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپنے ۵ یا ۶ مین نکاح

فرمایا مدینہ مین یا حبشہ مین اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبش نے ابن حزم نے
کہا مسلم کی روایت وہم ہے راوی کا کیونکہ اسپر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے فتح سے پہلے نکاح کیا جب وہ
اون کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اسکا بانی والا عکرمہ بن عمار ہے
اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیری ہے ابن حزم کی اور عکرمہ بن عمار کو کسینے وضع
کی تہمت نہین کی بلکہ وکیع اور یحیی بن معین نے اسکو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابو سفیان
کا مطلب اس سے تجدید عقد ہوگا یا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ بیٹی کا نکاح بغیر باپ کے مرضی کے ناجائز ہے
اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابو سفیان سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضرور ہے انتہے
مختصراً **باب** من فضائل جعفر و اسماء بنت عمیس و اهل سفینتهم جعفر بن ابی طالب
اور اسماء بنت عمیس اور اون کی کشتی والون کی فضیلت **عن** ابی موسی قال بلغنا مخرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا مهاجرين اليه انا واخوان لي انا اصغرهما
احدهما ابو بردة والآخر ابو رهم اما قال بضعا واما قال ثلاثة وخمسين او اثنين
وخمسين رجلا من قومي قال فركبنا سفينة فالقتنا سفينتنا الى النجاشي بالحبشة فوافقنا
جعفر بن ابي طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا
ههنا وامرنا بالاقامة فاقيموا معنا قال فاقمنا معه حتى قدمنا جميعا قال فوافقنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فاسهم لنا او قال اعطانا منها وما قسم لاحد
غاب عن فتح خيبر منها شيئا الا لمن شهد معه الا لاصحاب سفينتنا مع جعفر واصحابه
قسم لهم معهم قال فكان ناس من الناس يقولون لنا يعني لاهل السفينة نحن سبقناكم
بالهجرة قال فدخلت اسماء بنت عميس وهي ممن قدم معنا على حفصة زوج النبي صلى
الله عليه وسلم زائرة وقد كانت هاجرت الى النجاشي فيمن هاجر اليه فدخل عمر
على حفصة واسماء عندها فقال عمر حين رأى اسماء من هذه قالت اسماء بنت
عميس قال عمر الحبشية هذه البحرية هذه فقالت اسماء نعم فقال عمر سبقناكم
بالهجرة فنحن احق برسول الله صلى الله عليه وسلم منكم فغضبت وقالت كلمة
كذبت يا عمر كلا والله كنتم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يطعم جائعكم

ويعظ جاهلكم وكنا في دار او في ارض البعداء البغضاء في الحبشة وذلك في الله وفي رسوله
صلى الله عليه وسلم وايم الله لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اذكر ما قلت لرسول
الله صلى الله عليه وسلم ونحن كنا نؤذى ونخاف وساذكر ذلك لرسول الله صلى الله
عليه وسلم واساله والله لا اكذب ولا ازيغ ولا ازيد على ذلك قال فلما جاء النبي صلى
الله عليه وسلم قالت يا نبي الله ان عمر قال كذا وكذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم اهل السفينة هجرتان
قالت فلقد رأيت ابا موسى واصحاب السفينة ياتونني ارسالا يسالوني عن هذا الحديث
ما من الدنيا شيء هم به افرح ولا اعظم في انفسهم مما قال لهم رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال ابو بردة فقالت اسماء فلقد رأيت ابا موسى وانه ليستعيد هذا
الحديث مني ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے ہمنے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے
تو ہم بھی آپکے طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور
دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی تریپن یا باون آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے
وہ کشتی حبش کیطرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہمکو جعفر بن ابیطالب اور اون کے ساتھی
ملے جعفر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹہیرے رہو تو تم بھی
ہمارے ساتھ ٹہیرو ابو موسیٰ نے کہا ہم اونہی کے ساتھ ٹہیرے رہے یہانتک کہ ہم سب ملکر مدینہ کو آئے
اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا تہا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے اور
جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تہا اوسکو حصہ نہ ملا سواے ہمارے کشتی والوں کو جو جعفر اور اون کے اصحاب
کے ساتھ تھے آپنے اون کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہمسے ہم تمسے پہلے ہجرت کر چکے تھے پھر اسما بنت
عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین حفصہ کی ملاقات کو انہوں نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ
حبش کیطرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسما موجود تھیں حضرت عمر نے جب
اسما کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے وہ بولی اسما بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے
اسما نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا ہمنے تمسے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف بہ نسبت تم سے یہ سنکر اسما غصے ہوئیں اور بولیں اے عمر تمنے یہ غلط کہا ہرگز نہیں قسم

خدا کی تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمہاری بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہاری جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک مین تھے (یعنے کافرون کے ملک مین کیونکہ سوا نجاشی کے وہان کوئی مسلمان نتھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپکر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اوس کے رسول کے لیے اور قسم خدا کی مین نہ کھانا کھاؤنگی نہ پانی پیون گی جب تک جو تم نے کہا ہے اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کردون گی اور ہمکو حبش مین ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تھا مین اسکا ذکر آپ سے کرونگی اور آپ سے پوچھون گی قسم خدا کی مین نہ جھوٹ بولون گی نہ بیراہ چلون گی نہ زیادہ کہون گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسمار نے عرض کیا ای نبی اللہ تعالی کے عمر نے ایسا ایسا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہین رکھتے تم سے ملکہ اون کی اور اون کے ساتھیون کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری کشتی والون کی دو ہجرتین ہین (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسمار نے کہا مین نے ابوموسیٰ اور کشتی والون کو دیکھا وہ گروہ گروہ میری پاس آتے اور یہ حدیث کو سنتے اور دنیا مین کوئی چیز اُنکو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابوبردہ نے کہا اسمار نے کہا مین نے ابوموسی کو دیکھا وہ مجھسے دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے) **بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَلْمَانَ وَبِلَالٍ وَّصُهَيْبٍ** حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیب رضی اللہ عنہم کی فضیلت **عَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَّبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَّسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اُخَيَّ **ترجمہ** عائذ بن عمرو سے روایت ہے ابوسفیان سلمان اور صہیب اور بلال پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہون نے کہا اللہ کی تلوارین خدا کے دشمن کے گردن پر اپنے موقع پر نہ پہونچین (یعنے یہ خدا کا دشمن مارا نہ گیا) ابوبکر نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق مین ایسا کہتے ہو (ابوبکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہین ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نکرے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا ای ابوبکر تم نے شاید ناراض کیا اون لوگون کو (یعنے سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کو) اگر تم نے انکو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سنکر ابوبکر اُن لوگون کے پاس آئے اور کہنے لگے ای

ہمایئو ہین نے تمکو ناراض کیا وہ بولے نہین اللہ تمکو بخشی ہمارے بہائی **ف** نووی نے کہا یہ اوسوقت کا ذکر
ہے جب ابوسفیان کافر تہا اور صلح کرکے مسلمانون مین آیا تہا اور اس مین فضیلت ہی سلمان اور اون کے
ساتہیون کی اور حکم ہے ضعفا اور اہل دین کی خاطرداری اور دل رکہنے کا **باب** فی فضائل

الانصار انصار کی فضیلت **عن** جابر بن عبد اللہ قال فینا نزلت اذ ہمت طائفتان منکم
ان تفشلا واللہ ولیہما بنو سلمۃ وبنو حارثۃ وما نحب انہا لم تنزل لقول اللہ واللہ ولیہما
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے یہ آیت جب دو گروہ نے تم مین سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ اون کا
اون دونون کا ہم لوگون کے باب مین اوتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ مین اور ہم نہین چاہتے کہ یہ آیت نہ اوترتی
کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے اللہ مالک ہے اون دونون کا **ف** تو اس جملہ سے ایسے خوشی ہے کہ پچہلے لفظ کے اوترنے
سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزرج مین سے اور بنو حارثہ اوس مین سے تہے اور یہ دونون قبیلے انصار کے ہین
جسوقت آپ بدر کی لڑائی کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیون کو اپنے ساتہ لیکر راہ سے
پہر گیا اور ان دونون قبیلون نے بہی اوسکا ساتہ دینا چاہا پہر اللہ تعالی نے اون کو بچا لیا **عن** زید بن
ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار و
ابناء ابناء الانصار **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ بخشدے
انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور پوتون کو **عن** شعبۃ بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر للانصار قال واحسبہ قال ولذراری
الانصار ولموالی الانصار لا اشک فیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلامون کے لیے **عن** انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممثلا
فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم انتم من احب الناس الی یعنی الانصار **ترجمہ**
انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون اور عورتون کو شادی سے آتے دیکہا تو آپ سامنے
کہڑے ہوئے اور فرمایا ای لوگو تم سب لوگون سے زیادہ مجہ کو محبوب ہو اے لوگو تم سب لوگون سے زیادہ
مجہ کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا **عن** انس بن مالک یقول جاءت امراۃ من الانصار
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخلا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انصار
کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اوس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم
یا ام حرام تہیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اوس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا قسم اوس
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھکو محبوب ہو تین بار یہ فرمایا عَنْ شُعْبَةَ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ
اعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار
میری انتڑیاں اور میری گٹھریاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتبار کی لوگ ہیں) اور
لوگ بڑھتے جاوینگے اور انصار گھٹتے جاوینگے تو قبول کرو اون کے نیک کو اور معاف کرو اون کے برے
کو عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ
ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ
خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ
فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ ترجمہ ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے
سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت کو اپنے گھر میں اتارا اور سب سے پہلے آپکی
رفاقت کی) پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر
میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر فضیلت دی اوروں کو (کیونکہ سعد بنی
ساعدہ میں سے تہے) لوگوں نے کہا تمکو فضیلت دی بہتوں پر عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ
أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ
بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَاللَّهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا أَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي ترجمہ
ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے
اور بنی عبد اشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار

کرون تو اپنے کنبے والون کو اختیار کرون اور کوئی اور سے بہتر نہین ہے **عن** ابی اسید
الانصاری یشھد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر دور الانصار بنو النجار ثم
بنو عبد الاشھل ثم بنو الحرث بن خزرج ثم بنو ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر
قال ابو سلمۃ قال ابو اسید اتھم انا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت کاذبا
لبدات بقومی بنی ساعدۃ وبلغ ذلک سعد بن عبادۃ فوجد فی نفسہ قال خلفنا فکنا اخر
الاربع اسرجوا لی حماری اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ ابن اخیہ سھل
فقال اتذھب لترد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم اولیس حسبک ان تکون رابع اربع فرجع وقال اللہ ورسولہ اعلم وامر بحمارہ
فحل عنہ **ترجمہ** ابو اسید انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار
مین بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک
گھر مین بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا مین تہمت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
اگر مین جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہونچی اون کو رنج ہوا اور
کہنے لگے ہم چارون کے اخیر مین ہو گئے میرے گدہے پر زین کسو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤنگا
سہل کے بھتیجے نے اون سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ
آپ خوب جانتے ہین کیا تمکو یہ کافی نہین کہ چار مین سے چوتھے تم ہو یہ سنکر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ
اور اسکا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدہے کے زین کھولڈالنے کا **عن** ابی اسید الانصاری انہ
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر الانصار او خیر دور الانصار بمثل
حدیثھم فی ذکر الدور ولم یذکر قصۃ سعد بن عبادۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن**
ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مجلس عظیم من المسلمین
احدثکم بخیر دور الانصار قالوا نعم یا رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بنو عبد الاشھل قالوا ثم من یا رسول اللہ قال ثم بنو النجار قالوا ثم من یا رسول
اللہ قال ثم بنو الحارث بن الخزرج قالوا ثم من یا رسول اللہ قال ثم بنو ساعدۃ قالوا
ثم من یا رسول اللہ قال ثم فی کل دور الانصار خیر فقام سعد بن عبادۃ مغضبا فقال

أعني آخر الأربع حين سمى رسول الله صلى الله عليه وسلم دارهم فأراد كلام رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال له رجال من قومه اجلس ألا ترضى أن سمى رسول الله صلى الله
عليه وسلم داركم في الأربع الدور التي سمى فمن ترك فلم يسم أكثر ممن سمى فانتهى
سعد بن عبادة عن كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو
انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بنو عبد الاشہل لوگوں نے
کہا پھر کونسا گھر آپ نے فرمایا بنی نجار لوگوں نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج لوگوں نے
کہا پھر کون آپ نے فرمایا بنی ساعدہ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر
میں بہتری ہے یہ سنکر سعد بن عبادہ غصے سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انہوں
نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا اون کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھ تو اس بات سے راضی
نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھرانہ اون چاروں میں رکھا جنکو بیان کیا اور جن گھروں کو نہ
بیان کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چپ ہو رہے عن أنس بن مالك قال خرجت مع جرير
ابن عبد الله البجلي في سفر فكان يخدمني فقلت له لا تفعل فقال إني قد رأيت الأنصار
تصنع برسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا آليت أن لا أصحب أحدا منهم إلا خدمته
زاد ابن المثنى وابن بشار في حديثهما وكان جرير أكبر من أنس قال ابن بشار أسن من
أنس ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں جریر بن عبد اللہ بجلی کے ساتھ نکلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت نہ
کرو کیونکہ تم بڑے ہو انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی جب کسی انصاری کے
ساتھ ہوں گا تو اس کی خدمت کرونگا اور جریر انس سے بڑے تھے باب من فضائل غفار وأسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم
ودوس وطيء غفار اور اسلم اور جہینہ اور اشجع اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور طی کی فضیلت کے بیان میں عن أبي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم غفار غفر الله لها وأسلم سالمها الله ترجمہ ابوذر غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا غفار کو اللہ نے بخشدیا اور اسلم کو بچا لیا عن أبي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ائت قومك فقل إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها
ترجمہ آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا بخشے عن شعبة في هذا الإسناد ترجمہ

وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم سالمہا اللہ وغفار غفر اللہ لہا اما انی لم اقلہا ولکن قال اللہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **عن** خفاف بن ایماء الغفاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ اللہم العن بنی لحیان ورعلا وذکوان وعصیۃ عصوا اللہ ورسولہ غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ **ترجمہ** خفاف بن ایماء غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل کو اور ذکوان کو اور عصیہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ کی اور اوس کے رسول کی اور بخشدیا اللہ تعالیٰ نے غفار کو اور اسلم کو بچا دیا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ وفی حدیث صالح واسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذالک علی المنبر **ترجمہ** وہی اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے فرمایا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل حدیث ہولاء عن ابن عمر **عن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجہینۃ وغفار واشجع ومن کان من بنی عبد اللہ موالی دون الناس واللہ ورسولہ مولاہم **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد سے ہیں یہ دوست ہیں میرے اور لوگ اور خدا اور خدا کا رسول اونکا دوست اور حمایتی ہے **ف** یہ چند نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محب رسول تھے۔ عبد اللہ کی اولاد سے بنو عبد العزی مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے انکا نام بنی عبد اللہ رکھا عرب انکو محولہ کہنے لگے کیونکہ اون کے باپ کا نام بدل گیا (نووی) **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَمُزَیْنَۃُ وَجُهَیْنَۃُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَاَشْجَعُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور
اسلم اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور انکا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اسکے رسول کے عَنْ سَعْدِ
بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ سَعْدٌ فِیْ بَعْضِ هٰذَا فِیْمَا اَعْلَمُ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَسْلَمُ وَ
غِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ جُهَیْنَۃَ اَوْ جُهَیْنَۃُ خَیْرٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَامِرٍ وَالْحَلِیْفَیْنِ
اَسَدٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور
مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَغِفَارٌ وَاَسْلَمُ وَمُزَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ
مِنْ جُهَیْنَۃَ اَوْ قَالَ جُهَیْنَۃُ وَمَنْ کَانَ مِنْ مُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَ
طَیِّئٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے
ہاتھہ میں محمد کی جان ہے غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد
اور طی اور غطفان سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْلَمُ
وَغِفَارٌ وَشَیْءٌ مِنْ مُزَیْنَۃَ وَجُهَیْنَۃَ اَوْ شَیْءٌ مِنْ جُهَیْنَۃَ وَمُزَیْنَۃَ خَیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَحْسِبُهٗ
قَالَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِیْمٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ
اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا بَایَعَكَ سُرَّاقُ
الْحَجِیْجِ مِنْ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَیْنَۃَ وَاَحْسِبُ جُهَیْنَۃَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ شَكَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ اَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَیْنَۃُ وَاَحْسِبُ جُهَیْنَۃَ خَیْرًا مِنْ
بَنِیْ تَمِیْمٍ وَبَنِیْ عَامِرٍ وَاَسَدٍ وَغَطَفَانَ اَخَابُوْا وَخَسِرُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِیَدِهٖ اِنَّهُمْ لَاَخْیَرُ مِنْهُمْ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ مُحَمَّدٌ الَّذِیْ شَكَّ ترجمہ
ابوبکرہ سے روایت ہے اقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت
کی حاجیوں کے لوٹیروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے لوگوں کو کہا آپ نے فرمایا اگر اسلم اور
غفار اور مزینہ اور جہینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم

وغیرہ) ٹوٹے میں ہیں اور نامراد ہوئے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے وے (یعنے اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں اون سے (یعنے بنی تمیم وغیرہ سے) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ اَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ اَحْسِبُ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ
وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي اَسَدٍ وَغَطَفَانَ ترجمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی
اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ
وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ
بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَاِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي
كُرَيْبٍ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جہینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے
اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں ہیں اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بہتر ہیں اون
سے عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي اِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ
بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوهَ اَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ
بِهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمر کے
پاس آیا انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چمکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب
کے سونہہ کو (یعنے خوش کر دیا) ان کو طی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اسکو لیکر آیا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَاَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ
اللهِ اِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ
دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے طفیل اور اون کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول
اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجیے دوس کے لیے کہا گیا

تباہ ہوئے دوس کے لوگ تب فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور لاون کو میرے پاس لیکر آ عَنْ اَبِیْ زُرْعَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَکَانَتْ سَبِیَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ رض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِیْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِیْلَ ترجمہ ابوزرعہ سے روایت ہے ابوہریرہ نے کہا مین ہمیشہ سے محبت رکھتا ہون بنی تمیم سے تین باتون کی وجہ سے جو مین نے سُنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سُنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہین میری امت مین دجال پر اور اون کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہین اور ایک عورت اون مین کی قیدی حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اسکو آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِیْ تَمِیْمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهَا فِیْهِمْ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ ثَلَاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَنِیْ تَمِیْمٍ لَا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدَهٗ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰی غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِی الْمَلَاحِمِ وَلَمْ یَذْکُرِ الدَّجَّالَ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ بنی تمیم کے لوگ معرکون مین سب لوگون سے زیادہ لڑنے والے ہین اور دجال کا ذکر نہین ہے

باب خِیَارِ النَّاسِ بہتر لوگ کون ہین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ اَکْرَهَهُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ فِیْهِ وَتَجِدُوْنَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے لوگون کا حال بھی کانون کیطرح سے بعضی کان سونے کی ہے بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کسیکا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی بُرا ہے تو بہتر آدمیون مین اسلام کی حالت مین بھی وہی ہین جو جاہلیت کی حالت مین بہتر تھے جب دین مین سمجھدار ہو جاوین اور تم بہتر اوسکو پاؤ گے اسلام مین جو بہت نفرت رکھتا ہو گا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی

جو کفر میں مضبوط تہا وہ اسلام لانیکے بعد اسلام میں بہی ایسا ہی مضبوط ہوا جیسے حضرت عمر اور خالد بن
ولید وغیرہ یا مراد یہ ہو کہ جو خلافت سے نفرت رکہے اوسی کی خلافت عمدہ ہو گی) اور تم سب سے برا اوسکو پاؤ گے
جو دو رویہ ہوا ن کے پاس ایک منہ لیکر آوے اور اون کے پاس دوسرا منہ لیکر جاوے **ف**
یعنے رکابی مذہب اور خوشامد باز ایسا شخص کسیکام کا نہیں کوئی اوسپر بہروسا نہیں کر سکتا **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ
الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا
الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
مِنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ قریش کی عورتوں کی فضیلت **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ قَالَ أَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ
الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر اون عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوئیں
نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چہوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے
خاوند کے مال کی **ف** یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انہوں نے
کہا کہ میرے بچے چہوٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وے روویں اور چلاویں اور میں
بڈہی بہی ہو گئی ہوں اونٹ پر چڑہنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورتوں میں
بہی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَرْعَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ **ترجمہ** وہی
جو گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِسَاءُ
قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلٍ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذَلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبہی اونٹ پر نہیں چڑہیں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ

بِلِ عِيَالٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ

أَنَّهُ قَالَ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی

ابوطالب کی بیٹی سے حضرت علی کی بہن سے نکاح کا پیام دیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں بوڑھی ہو گئی

اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ

وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب مُوَاخَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

رسول اللہ صلعم کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا ابوعبیدہ بن الجراح

اور ابوطلحہ میں عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ ترجمہ عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں ف پہلی حلف اس طرح ہوتی ایک دوسرے

کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اسکا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اوترا کہ وارث

ناتے والے ہی ہیں اگلے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک

باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی (نووی) عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي

الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں ذیکاٹ

کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی **باب** بَيَانِ اَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَانٌ لِاَصْحَابِهِ وَبَقَاءَ اَصْحَابِهِ اَمَانٌ لِلْاُمَّةِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتٰى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتٰى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشا آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے آپ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشا کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جاویں گے تو آسمان پر بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجاویگی (یعنی قیامت آجاوے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جاوے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جاویں گے تو میری امت پر وہ وقت آجاویگا جسکا وعدہ ہے ۔

ف نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہونگی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا **باب** فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ صحابہ کی اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ

النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ مِنْكُمْ مَنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ
ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيْكُمْ مَنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ
مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ **ترجمہ** ابو سعید خدری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آویگا کہ جہاد کرینگے آدمیوں
کے جھنڈ تو ان سے پوچھینگے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو تو
لوگ کہینگے ہاں تو فتح ہو جاویگی اُنکی پھر جہاد کرینگے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھینگے کہ کوئی
ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کو یعنے تابعین میں کوئی ہے لوگ
کہینگے ہاں پھر اوس کی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاویگا کوئی ہے
تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہینگے ہاں تو اون کی
فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی
کہ اونکی برکت سے فتح نصیب ہوگی (تحفۃ الاخیار) **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُوْلُوْنَ انْظُرُوْا
هَلْ تَجِدُوْنَ فِيْكُمْ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ
لَهُمْ بِهٖ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِيْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْهِمْ مَنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ مَنْ رَّاٰى
مَنْ رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوْا
هَلْ تَرَوْنَ فِيْهِمْ اَحَدًا رَّاٰى مَنْ رَّاٰى اَحَدًا رَّاٰى اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيُوْجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِيْنَ يَلُوْنَنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ
يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ لَمْ يَذْكُرْ
هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيْءُ اَقْوَامٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانے کے متصل لوگ ہیں یعنی صحابہ

پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی تابعین پھر جو ان کے نزدیک ہیں یعنی تبع تابعین پھر ان تینوں کے بعد لوگ آوینگے جنکی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **ف** نووی نے کہا صحیح قول جو جمہور علماء کا ہے یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفضیل سے مجموع قرن کی تفضیل دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فرداً فرداً ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلیگی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر قاضی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپکے اصحاب ہیں اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اون کے بعد کا قرن اون کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جبتک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہے پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا غرض پہلا قرن یعنے صحابہ کا ایک سو بیس تک رہا سب سے آخیر صحابی ابو الطفیل ہیں جنہوں نے ۱۲۰ سنہ ہجری میں انتقال کیا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو بیس ہجری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہوں گے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھاوینگے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اوس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت (نووی سے زیادہ)

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَتَبْدُرُ يَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپنے فرمایا میرے قرن کے پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آوینگے جنکی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہمکو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے سے

عن مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ بَعْدَهُمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میری قرن کے ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں پھر جو اون سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے تیسری بار میں فرمایا یا چوتھی بار میں پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا قَالَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جسمیں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن ہے جو اوس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسری کا بھی آپنے ذکر کیا یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہونگے جو فربہی اور موٹاپے پر مرینگے گواہی دینگی گواہی چاہے جانے سے پہلے **فائدہ** نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر موٹے ہونگے اور برائی اوسکی ہے جو موٹا ہونا پسند کرے نہ اوسکی جو خلقۃً موٹا ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کہانے اور پینے تاکہ موٹا ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کرینگے اور دعوی کرینگے اون اوصاف کا جو اون میں نہ ہونگی یا مال بہت اکہٹا کرینگے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اوس حدیث کے جسمیں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو بوچھنے سے پہلے گواہی دیدیوے اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اوس شہادت کی باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی درخواست سے پہلے دیجادے اور تعریف کی حدیث اوس شہادت کی باب میں ہے جسکا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اسکا حق ڈوبا جاتا ہو پھر اوسے بیان کیجاوے اسکا حق بچانے کی لیے اسیطرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کیلیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حدکی ہو اور چھپانا بہتر معلوم ہو (انتہے مختصراً) **عن** أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَلَا أَدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُوفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ **ترجمہ**

وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر وہ لوگ پیدا ہون گے جو بن گواہ کیے گواہی دینگے چور ہون گے امانت داری نہ کرینگے نذر کرین گے لیکن پوری نہ کرینگے اون مین مٹاپا پہیلے گا عن شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ ابْنَ مُضَرِّبٍ جَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَحْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ قسم کہاوینگے بن قسم دلائے عن عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کون لوگ بہتر ہین آپ نے فرمایا وہ قرن جسمین مین ہون پہر دوسرا پہر تیسرا ف انہی تین قرنون کو قرون ثلثہ کہتے ہین پس جو فعل یا قول دین مین ان زمانون مین نہ تہا وہ بدعت ہے کیونکہ اون کے بعد کہہ گمراہی اور فساد کا زمانہ ہے بعد کے لوگون کا ایسا اعتبار نہین کہ اون کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اور مجموع کے پس یہ ضرور نہین کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگون سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بہی امت محمدی مین ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گذرے ہین جنکو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بہی غرض نہین ہے کہ ان قرنون کے بعد سب لوگ بری ہون گے اسلیے کہ ہر ایک قرن مین امت محمدی اچہے لوگون سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث مین ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہلحدیث اور قرآن کا ہے اللہ رحمت کرے انپر اور رکہو دنیا اور آخرت مین اسی گروہ مین شامل کہیو

باب بَيَانِ لَا يَبْقَى عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ أَحَدٌ مِمَّنْ هُوَ مَوْجُودٌ الْآنَ حمدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ

فقال ارأيتكم ليلتكم هذه فان على رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على
ظهر الارض احد قال ابن عمر فوهل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك
فيما يتحدثون من هذه الاحاديث عن مائة سنة وانما قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا يبقى ممن هو اليوم على ظهر الارض احد يريد بذلك ان ينخرم ذلك القرن
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی
اخیر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین
والوں میں سے کوئی نہ رہیگا۔ عبداللہ بن عمر نے کہا لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس
کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہیگا یعنے یہ قرن تمام ہو جاویگا ف
اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجاویگی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے اخیر صحابی جو ابوالطفیل تھے وہ
بھی بقول صحیح ۱۱۰ ہجری میں گذر گئے نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ فرشتے وہ تو زمین پر
اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ
دریا والوں میں ہیں نہ زمین والوں میں یا خضر علیہ السلام اس میں سے مستثنی ہیں۔ اس حدیث سے یہ
بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونیکا دعوی کیا وہ محض غلط اور
جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والے باقی ہونگے برادر معظم مولوی حاجی
بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ایسا ہی منقول ہے واللہ اعلم **عن** الزهري
باسناد معمر كمثل حديثه ترجمہ وہی جو گذرا **عن** جابر بن عبد الله يقول سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما
علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة تأتي عليها مائة سنة
ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی وفات سے
ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں
اللہ تعالی کی کوئی جان ایسی نہیں یعنے آدمیوں میں جسپر سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور

وہ زندہ رہی **عن** ابن جریج بهذا الاسناد ولم یذکر قبل موته بشهر ترجمہ وہی جو گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ذلک قبل موتہ بشہر او نحو ذلک ما من نفس منفوسۃ الیوم تاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیۃ یومئذ وعن عبد الرحمن صاحب السقایۃ عن جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ذلک وفسرہا عبد الرحمن قال نقص العمر ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گذریں گے کہ وہ مرجاویگی عبد الرحمن نے اسکی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے **عن** سلیمان التیمی بالاسنادین جمیعا مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** ابی سعید قال لما رجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تبوک سالوہ عن الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تاتی مائۃ سنۃ وعلی الارض نفس منفوسۃ الیوم ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گذرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہیگا **ف** یعنی اسوقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آجاویگی کیونکہ موت بھی ایک قسم کی قیامت ہے مگر قیامت کبری نہیں اور قیامت کبری کب آویگی اسکا علم سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس منفوسۃ تبلغ مائۃ سنۃ فقال سالم تذاکرنا ذلک عندہ انما ہی کل نفس مخلوقۃ یومئذ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئیگا سالم نے کہا ہمنے اسکا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اسدن پیدا ہو چکا تھا جب آپنے یہ حدیث فرمائی)

باب تحریم سب الصحابۃ صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

ف نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارہ میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اسکو سزا دیجاوے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جاوے انتہے مختصرا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی لا تسبوا اصحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل

أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول صلعم نے فرمایا مت برا کہو
میرے صحابہ کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے احد
پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو اون کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں
ہوسکتا **ف** کیونکہ اونہوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ اون
کی تائید سے قائم ہوئی اون کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ
یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ
وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ
وَلَا نَصِيفَهُ **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے خالد بن الولید اور عبدالرحمن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا
تو خالد نے انکو برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس
لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہوسکتا
عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ
وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ترجمہ وہی جو گذرا

باب

مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رض اویس قرنی کی فضیلت **ف** اُن کا نام اُویس بن عامر ہے یا اویس
بن مالک یا اویس بن عمرو کنیت اونکی ابو عمرو تھی صفین کے جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن
کیطرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت صلعم کے زمانے مبارک میں موجود تھے اور اسلام لاچکے
تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں انکا شمار ہے اور انکا درجہ تمام تابعین سے
افضل ہے **عَنْ** أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ
يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ
غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ
فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمر کے پاس
آئے اون میں ایک شخص تھا جو اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء ابرار میں

سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے تو وہ شخص کہا ما نوں گا یہی طرح تقدیر پر حضرت عمر نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آوے گا یمن سے اوسکا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑیگا اپنے عزیزوں میں سے سوا اپنی ماں کے اسکو برص کی سفیدی ہوگئی تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کردی وہ سفیدی اوسکے بدن سے مگر ایک دینار یا درہم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اسکو ملے تو اپنے لیے دعا کراوے اوس سے عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین میں ایک شخص ہے جسکو اویس کہتے ہیں اوسکی ایک ماں ہے اور اسکو سفیدی تھی تم اوس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے عن أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أَمْدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أَفِيكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأْتَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَأَتَى أُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي أَنْتَ أَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ

عَلٰی وَجْھِہٖ قَالَ اُسَیْرٌ وَکَسَوْتُہٗ بُرْدَۃً فَکَانَ کُلَّمَا رَاٰہُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَیْنَ لِاُوَیْسٍ ھٰذِہِ
الْبُرْدَۃُ ترجمہ اسیر بن جابر سے روایت ہے حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو
ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ اون سے پوچھتے تم میں اویس بن عامر
بھی کوئی شخص ہے یہانتک کہ حضرت عمر خود اویس کے پاس آئے اور پوچھا تمہارا نام اویس بن عامر ہے انہون
نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انہون نے کہا ہان پوچھا قرن میں سے ہو انہون نے کہا
ہان پوچھا تمکو برص تہا وہ اچہا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے انہون نے کہا ہان پوچھا تمہاری مان ہے انہون
نے کہا ہان تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تہے تمہارے پاس
اویس بن عامر آویگا یمن والون کی کمکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اوسکو برص
تہا وہ اچہا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اوسکی ایک مان ہے اوسکا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہے
تو خدا اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہو سکے دعا کرانا اوس سے تو دعا کر اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے پہر
اویس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے اون سے پوچھا تم کہان جانا چاہتے ہو انہون نے
کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تمکو لکہدون کوفہ کے حاکم کے نام انہون نے کہا مجہکو خاکساروں
میں رہنا اچہا معلوم ہوتا ہے جب دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسون میں سے حج کیا وہ حضرت
عمر سے ملا حضرت عمر نے اوس سے اویس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اویس کو اس حال میں چہوڑا کہ اون کے
گہر میں اسباب کم تہا اور وہ تنگ تہے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
آپ فرماتے تہے اویس بن عامر تمہارے پاس آوے گا یمن والون کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد کی نسل میں سے
ہے پہر قرن میں سے اوسکو برص تہا وہ اچہا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اوسکی ایک مان ہے جس کے
ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کہا بیٹہے تو اللہ اوسکو سچا کرے پہر اگر تجہ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے
تیرے لیے تو دعا کرا اوس سے وہ شخص یہ سُنکر اویس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اویس نے
کہا تو ابہی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) تو میرے لیے دعا کر پہر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو
اویس نے یہی جواب دیا پہر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہان ملا اویس نے اوس کے لیے دعا
کی اوسوقت لوگ اویس کا درجہ سمجہے وہ وہان سے سیدہے چلے اسیر نے کہا اون کا لباس ایک چادر تہا
جب کوئی آدمی انکو دیکہتا تو کہتا اویس کے پاس یہ چادر کہان سے آیا **باب** وصیّۃ

النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَھْلِ مِصْرَ مصر والوں کا بیان عَنْ اَبِی ذَرٍّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا یُذْکَرُ فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَھْلِھَا خَیْرًا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا فَاِذَا رَاَیْتُمْ رَجُلَیْنِ یَقْتَتِلَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِیْعَۃَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَیْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ یَتَنَازَعَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجَ مِنْھَا

ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم فتح کروگے ایک ملک کو جہان قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک ٹکڑا ہے درم اور دینار کا اور مصر مین اُسکا رواج بہت تھا) وہان کے لوگون سے بھلائی کرنا کیونکہ اونکا حق ہے تمپر اور اون کا ناتا بھی ہے تم سے (اسلیے کہ حضرت ہاجرہ اسمٰعیل علیہ السلام کی مان مصر کی تھین اور وہ مان ہین عرب کی) جب تم دو شخص کو وہان دیکھو ایک اینٹ کی جاے پر لڑتے ہوے تو وہان سے بھاگو۔ پھر ابوذر نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبد الرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جاے پر لڑ رہے ہین تو ابوذر وہان سے نکل گئے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا ترجمہ وہی مضمون ہے اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اون سے دامادی کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی مان ماریہ رضہ مصر کی تھین

باب فَضْلِ اَھْلِ عُمَانَ عمان والون کی فضیلت (عمان ایک شہر ہے بحرین مین)

عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اِلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوْہُ وَضَرَبُوْہُ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَھْلَ عُمَانَ اَتَیْتَ مَا سَبُّوْکَ وَلَا ضَرَبُوْکَ ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کیطرف اون لوگون نے اُسکو برا کہا اور مارا وہ آپ پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپنے فرمایا اگر تو عمان والون کے پاس جاتا تو وہ تجھ برا نہ کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہان کے لوگ اچھے ہین)

باب ذِکْرِ کَذَّابِ ثَقِیْفٍ وَّمُبِیْرِھَا ثقیف کے جھوٹے اور ظالم کا بیان ف ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب مین آپنے فرمایا تھا کہ اوس مین

ایک کذاب پیدا ہوگا یعنے جھوٹا وہ مختار بن ابی عبید ثقفی تھا جس نے نبوت تک کا دعوی کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلی پہل اس مختار نے اچھی کام کیے اور ابن زیاد بدنہاد اور شمر اور ابن سعد اور قاتلین امام حسین علیہ السلام سے عوض لیا اخیر میں خراب ہوگیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا دوسرا اہلاک یعنے لوگوں کو مارنیوالا وہ حجاج بن یوسف ثقفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ معاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا مکہ معظمہ کی بےحرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا **عن** أَبِي نَوْفَلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا خُبَيْبٍ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ أَمَا وَاللّٰهِ لَأُمَّةٌ أَنْتَ أَشَرُّهَا لَأُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِّي أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي سِبْتَيَّ فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَأَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا **ترجمہ** ابو نوفل سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن زبیر کو مدینہ کی گھاٹی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ ناکہ جو مدینہ کی طرف راہ ہے) قریش کے لوگ انپر سے گذرتے تھے اور اور لوگ بھی (اور ان کو حجاج مردود نے سولی دیکر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبد اللہ بن عمر بھی انپر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور کہا السلام علیک ابا خبیب (ابو خبیب کنیت ہے عبد اللہ بن الزبیر کی خبیب ان کے

بڑے بیٹے تھے اور ابوبکر اور ابو بکیر بہی اون کی کنیت ہے) السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی مین تو تمکو منع کرتا تہا اس سے قسم خدا کی مین تو تمکو منع کرتا تہا اس سے (یعنے خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جہگڑے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے **فائدہ** سراج الوہاج مین ہے کہ اسحدیث سے سماع موتی اور اون کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا **ف** قسم خدا کی مین جہانتک جانتا ہون تم روزہ رکہنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تہے قسم خدا کی وہ گروہ جسکے برے تم ہو عمدہ گروہ ہے (یہ انہون نے برعکس کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت مین صاف ہے کہ وہ برا گروہ ہے) **ف** نووی نے کہا عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہین کیا اس مین عبداللہ بن عمر کی بہی نیت نکلی اور غرض عبداللہ بن عمر کی یہ تہی کہ حجاج نے جو برائیان عبداللہ بن زبیر کی مشہور کی ہین وہ غلط ہین اور لوگون پر اونکی فضیلت ظاہر کی اور اہل حق کا مذہب یہی ہے کہ عبداللہ بن زبیر مظلوم تہے اور حجاج اور اُسکے رفقا ظالم اور باغی تہے اور اس سے یہ بہی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے ہین کہ عبداللہ بن زبیر بخیل تہے یہ غلط ہے کتاب الاجواد مین انکو سخی لکہا ہے **ف** یہ خبر عبداللہ بن عمر کی حجاج کو پہونچی اوسنے اونکو سولی پر سے اتروا لیا اور یہود کے مقبرہ مین پہنکوا دیا (اور مردود یہ نہ سمجہا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہین بہی گرے پر اوسکے اعمال اچہے ہونا ضرور ہے) پہر حجاج نے انکی مان اسماء بنت ابی بکر کو بلا بہیجا انہون نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے پہر بلا بہیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ مین ایسے شخص کو بہیجونگا جو تمہارا جونڈا پکڑ کر لاوے (خدا سمجہے اوس مردود سے جسنے ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی) انہون نے جب بہی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی مین تیرے پاس نہ آؤن گی جب تک تو میرے پاس اسکو نہ بہیجے جو میرے بال کہینچتا مجہکو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیان لاؤ اور جوتیان پہنکر اکڑتا ہوا چلا یہانتک کہ اسماء کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکہا قسم خدا کی مین نے کیا کیا اللہ تعالی کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبداللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تہا) اسماء نے کہا مین نے دیکہا تو نے عبداللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑی اور اس نے تیری آخرت بگاڑی مین نے سنا ہے تو عبداللہ بن زبیر کو کہتا تہا دو کمر بند والی

کا بیٹا بیشک قسم خدا کی مین دو کمربند والی ہون ایک کمربند مین تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کا کہانا
اوٹہاتی تہی کہ جانور اوسکو نہ کہا لین اور ایک کمربند وہ تہا جو عورت کو درکار ہے اسما نے اپنے کمربند کو پہاڑ
کر اوس کے دو ٹکڑے کر لیے تہے ایک سے تو کمر باندہتی تہین اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تہی اسما کی جسکو حجاج مردود عیب سمجہتا تہا اور عبد اللہ بن الزبیر
کو ذلیل کرنے کے لیے اون کو دو کمربند والیکا بیٹا کہتا تہا تو خبردار رہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
سے بیان کیا تہا کہ ثقیف مین ایک جہوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو تو جہوٹے کو تو ہمنے دیکہہ لیا اور ہلاکو مین
نہین سمجہتی سوا تیرے کسی کو یہ سنکر حجاج کہڑا ہوا اور اسما کو کچہ جواب نہ دیا **باب فضل فارس**
فارس والون کی فضیلت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ
الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَذَهَبَ بِهٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰی یَتَنَاوَلَهٗ **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا ثریا پروین کو کہتے ہین یعنی
وہ چہوٹے چہوٹے تارے جو گچہے کیطرح معلوم ہوتے ہین وہ زمین سے نہایت دور ہین اون کے بُعد کا اندازہ
ہیئت دانون سے بہی نہین ہوسکتا تو بہی فارس کا ایک آدمی اوسے لے جاتا یا لے لیتا عَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ
الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَاَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ مَنْ هٰٓؤُلَاءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ یُرَاجِعْهُ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ
قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ
الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنْ هٰٓؤُلَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
بیٹہے تہے اتنے مین سورہ جمعہ اوتری جب آپنے یہ آیت پڑہی وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنے پاک ہے وہ خدا
جسنے پیغمبر بہیجا عرب کیطرف اور اور دن کیطرف جو ابہی عرب سے نہین ملے ایک شخص نے پوچہا یہ لوگ
کون ہین جو عرب کے سوا ہین یا رسول اللہ آپنے اوسکو جواب نہ دیا یہانتک کہ اوسنے ایک بار یا دو بار یا تین
بار پوچہا اوسوقت ہم لوگون مین سلمان فارسی بہی بیٹہے ہوئے تہے آپنے اپنا ہاتہہ اون پر رکہا اور فرمایا
اگر ایمان ثریا پر ہوتا تو بہی اون کی قوم مین سے کچہ لوگ اوس تک پہنچ جاتے **ف** سراج الوہاج
مین ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

بیماری وغیرہ میں خبر لینا حارث محاسبی نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی تقدیم ہے) ف نووی نے کہا سلوک کرنے میں ناتے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دادا نانا دادی نانی پھر بھائی بہن پھر اور محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علاتی اور اخیافی پر پھر وہ ناتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی ماموں کی اولاد خالہ کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر ہمسائے انتہے عن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حقدار ہے نیک سلوک کرنے کا آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر ماں پھر باپ پھر جو قریب ہو قریب ہو عن اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِيْكَ لَتُنَبَّاَنَّ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا اچھا آپکے باپ کی قسم آپ کو خبر پہنچے گی (نووی نے کہا باپ کی قسم سے قسم کہنا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادتاً زبان پر جاری ہوتا) عن ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِیْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَیُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّیْ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی جو گذرا عن عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهُ فِی الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَیٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر ف یعنی انہی کی خدمت کر نووی نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اسحالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضرور نہیں ہے اسیطرح جس حالت میں کافر سامنے آجاویں اسوقت بھی اجازت ضرور نہیں ہے عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ الْمَكِّیُّ عن حَبِيْبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

ترجمہ یہی جو اوپر گذرا عن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال اقبل رجل الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابایعک علی الھجرۃ والجھاد ابتغی الاجر من اللہ قال فھل من والدیک احد حی قال نعم بل کلاھما قال فتبتغی الاجر من اللہ قال نعم قال فارجع الی والدیک فاحسن صحبتھما ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مین آپ سے بیعت کرتا ہون ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اسکا ثواب چاہتا ہون آپنے فرمایا تیرے ماں باپ مین سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونون زندہ ہین آپنے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپنے فرمایا تو لوٹ جا اپنی ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر اون سے باب

تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلوٰۃ نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے عن ابی ھریرۃ انہ قال کان جریج یتعبد فی صومعۃ فجاءت امہ قال حمید فوصف لنا ابو رافع صفۃ ابی ھریرۃ لصفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امہ حین دعتہ کیف جعلت کفھا فوق حاجبھا ثم رفعت راسھا الیہ تدعوہ فقالت یا جریج انا امک کلمنی فصادفتہ یصلی فقال اللھم امی وصلاتی قال فاختار صلوتہ فرجعت ثم عادت فی الثانیۃ فقالت یا جریج انا امک فکلمنی قال اللھم امی وصلوتی فاختار صلوتہ فقالت اللھم ان ھذا جریج وھو ابنی وانی کلمتہ فابی ان یکلمنی اللھم فلا تمتہ حتی تریہ المومسات قال ولو دعت علیہ ان یفتن لفتن قال وکان راعی ضان یاوی الی دیرہ قال فخرجت امراۃ من القریۃ فوقع علیھا الراعی فحملت فولدت غلاما فقیل لھا ما ھذا قالت من صاحب ھذا الدیر قال فجاءوا بفئوسھم ومساحیھم فنادوہ فصادفوہ یصلی فلم یکلمھم قال فاخذوا یھدمون دیرہ فلما رای ذلک نزل الیھم فقالوا لہ سل ھذہ قال فتبسم ثم مسح راس الصبی فقال من ابوک فقال ابی راعی الضان فلما سمعوا ذلک منہ قالوا نبنی ما ھدمنا من دیرک بالذھب والفضۃ قال لا ولکن اعیدوہ ترابا کما کان ثم علاہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے جریج ایک عابد تھا بنی اسرائیل مین عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ مین اتنے مین اوسکی ماں آئی حمید نے کہا ابو رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان کیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی ماں نے

اپنا ہاتھ ابرو پر رکھا اور سر اُٹھایا جریج کو پکارنے کو تو بولی اے جریج مین تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر
جریج اُسوقت نماز مین تہا وہ بولا (اپنے دل مین) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہوں پھر وہ
اپنی نماز مین رہا اوسکی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی ای جریج مین تیری ماں ہوں مجھسے
بات کر وہ کہنے لگا ای رب میری ماں پکارتی ہے اور مین نماز مین ہوں آخر وہ نماز پڑھتے گئے وہ بولی
یا اللہ یہ جریج ہے اور میرا بیٹا ہے مین نے اُس سے بات کی لیکن اُس نے بات کرنے سے انکار کیا یا اللہ مت
ماریو اسکو جب تک بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی جریج کسی فتنہ مین پڑے ہو
البتہ پڑ جاتا پر اُس نے صرف اسقدر دعا کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چروا ہا تہا بھیڑون کا جو
جریج کے عبادت خانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا تو گاؤن سے ایک عورت باہر نکلی وہ چرواہا اوس پر چڑھ بیٹھا اُسکو
پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جنی لوگون نے اوس سے پوچھا یہ لڑکا کہان سے لائی وہ بولی اس عبادت خانہ مین جو
رہتا ہے اُسکا لڑکا ہے یہ سُنکر (بستی کے لوگ) اپنی کدالین اور پھاوڑے لیکر آئے اور جریج کو آواز دی وہ
نماز مین تہا اوس نے بات نہ کی لوگ اُسکا عبادت خانہ گرانے لگے جب اُس نے یہ دیکھا تو اُترا لوگون نے اُس
سے کہا اُس عورت سے پوچھ کیا کہتی ہے جریج ہنسا اور اُس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور پوچھا تیرا باپ
کون ہے وہ بولا میرا باپ بھیڑون کا چرواہا ہے جب لوگون نے بچے سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ
ہمنے تیرا گرایا ہے وہ سونے چاندی سے بنا دیتے ہین جریج نے کہا نہین مٹی ہی سے درست کردو جیسا پہلے تہا پھر
چڑھ گیا اوس کے اوپر **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ
إِلَّا ثَلَاثَةٌ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً
فَكَانَ فِيهَا فَأَتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى
صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ أُمِّي
وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَتْهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا
رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ
فَتَذَاكَرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنْ شِئْتُمْ
لَأَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهَا فَأَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَى صَوْمَعَتِهِ
فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ

وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ
فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أُصَلِّيَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ
فِي بَطْنِهِ قَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانٌ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ
بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَ
بَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ أُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ أُمُّهُ
اللَّهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَ
مَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
فَقَالَتْ أُمُّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلِ
ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهَذِهِ الْأَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ
زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ
إِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ
وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا ۔ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی لڑکا جھولے مین (یعنے بچپنے مین) نہین بولا مگر تین لڑکے ایک تو
عیسے علی نبینا وعلیہ السلام دوسرے جریج کا ساتھی اور جریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد مرد تھا سو اوس نے
ایک عبادت خانہ بنایا اوسی مین رہتا تھا اوسکی مان آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا مان نے پکارا او جریج وہ بولا
اے رب ایک میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون آخر وہ نماز ہی مین رہا اوس کی مان پھر گئی جب دوسرا
دن ہوا تو پھر آئی اور پکارا او جریج وہ بولا یا اللہ میری مان پکارتی ہے اور مین نماز مین ہون آخر
نماز ہی مین رہا اوسکی مان بولی یا اللہ اسکو مت ماریو جب تک چھنال عورتون کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل
نے جریج کا اور اوسکی عبادت کا چرچہ شروع کیا اور بنی اسرائیل مین ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی
سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو مین جریج کو بلا مین ڈالدون پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن

جریج نے اُس طرف خیال بہی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جریج کے عبادتخانہ پاس ٹہیرا کرتا تہا اور
اجازت دی اُسکو اپنے سے صحبت کرنے کی اوس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جنی تو بولی کہ یہ بچہ جریج
کا ہے لوگ یہ سنکر جریج کے پاس آئے اور اُس سے کہا اُترا اوسکا عبادتخانہ گرا دیا اور اسکو مارنے لگے وہ بولا
کیا ہوا اُنکو اُنہوں نے کہا تو نے زنا کی اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بہی جنی تجہ سے جریج نے کہا وہ بچہ کہان ہے
لوگ اوسکو لائے جریج نے کہا ذرا مجھکو چہوڑو میں نماز پڑہ لون پہر نماز پڑہی اور آیا اوس بچے کے پاس اور
اوس کے پیٹ کو ایک ٹہونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلانا چرواہا یہ سنکر لوگ دوڑے
جریج کیطرف اور اُسکو چومنے اور چاٹنے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادتخانہ ہم سونے سے بنائے دیتے ہیں وہ بولا
نہیں مٹی سے پہر بنا دو جیسا تہا لوگوں نے بنا دیا تیسرا ایک بچہ تہا جو اپنی ماں کا دودہ پی رہا تہا اتنے میں
ایک سوار نکلا عمدہ جانور پر ستہری پوشاک والا اوسکی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو ایسا کرنا بچہ نے یہ سنکر
چہاتی چہوڑ دی اور اوس سوار کیطرف دیکہا اور کہا یا اللہ مجھکو ایسا نہ کرنا پہر چہاتی میں جہکا اور دودہ پینے
لگا ابوہریرہ نے کہا گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اُس بچے کے دودہ پینے کی نقل کرتے تہے اس
طرح پر کہ کلمہ کی اُنگلی اپنے سونہہ میں ڈالکر چوستے تہے حضرت نے فرمایا پہر لوگ ایک لونڈی کو لیکر نکلے جسکو
مارتے جاتے تہے اور کہتے تہے تو نے زنا کرائی اور چوری کی وہ کہتی تہی اللہ مجہے کفایت کرتا ہے اور وہی میرا
وکیل ہے بچہ کی ماں یہ دیکھکر بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لونڈی کیطرح نہ کیجیو یہ سنکر بچہ نے دودہ پینا چہوڑ دیا
اور اُس لونڈی کیطرف دیکہا اور کہنے لگا یا اللہ مجھکو اس لونڈی کیطرح کیجیو اُسوقت ماں اور بیٹے
میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سر منڈے جب ایک شخص اچہی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے
کو ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھکو ایسا نہ کرنا اور یہ لونڈی کو لوگ مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے
زنا کی چوری کی تو میں نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اسکی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھکو اسکی طرح کرنا (یہ کیا بات
ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص تہا میں نے دعا کی یا اللہ مجھکو اُس کیطرح نہ کرنا اور اُس لونڈی پر لوگ
تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کی چوری کی حالانکہ نہ اوس نے زنا کی ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ
مجھکو اوسکی مثل کرنا **ف** نووی نے کہا جریج کی حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو والدین کے ساتھ
نیکی کرنے کی فضیلت دوسرے ماں کے حق کی تاکید تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے چوتہے یہ کہ
جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے پانچویں یہ کہ مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے

لیے سانپ نکال دیتا ہی اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہی اور وضو سے پہلی استدن نیز
بہی تہا اور کرامات اولیا حق ہے اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا انتہی مختصراً عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْہِ
عِنْدَ الْکِبَرِ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا فَلَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی پہر خاک آلودہ ہو ناک اوسکی جو پاوی
ماں باپ کو بوڑہاپا وی دونوں کو یا ایک کو اون میں سے پہر جنت میں نہ جاوی (اون کی خدمت گذاری کرکے)
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ
ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ عِنْدَہُ الْکِبَرُ اَحَدَھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا
ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ ترجمہ وہی مضمون ہی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل صلۃ
اَصْدِقَاءِ الْاَبِ وَالْاُمِّ ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ لَقِیَہٗ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ وَحَمَلَہٗ عَلٰی حِمَارٍ
کَانَ یَرْکَبُہٗ وَاَعْطَاہُ عِمَامَۃً کَانَتْ عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ فَقُلْنَا لَہٗ اَصْلَحَکَ اللّٰہُ
اِنَّھُمُ الْاَعْرَابُ وَاِنَّھُمْ یَرْضَوْنَ بِالْیَسِیْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا ھٰذَا کَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَۃُ الْوَلَدِ اَھْلَ وُدِّ
اَبِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا مکہ کی راہ میں عبداللہ نے اوسکو سلام کیا اور جس گدہی پر خود سوار
ہوتے تہے اوسپر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا عبداللہ بن دینار نے کہا خدا تمہے نیکی کرے گنوار
تہوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اوسکو اسقدر دینا کیا ضرور تہا) عبداللہ بن عمر نے کہا اسکا باپ دوست تہا
عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے بڑی نیکی یہ ہی
کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں سے سلوک کرے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْہِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے عَنْ
ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَکَّۃَ کَانَ لَہٗ حِمَارٌ یَتَرَوَّحُ عَلَیْہِ اِذَا مَلَّ رُکُوْبَ الرَّاحِلَۃِ

وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلٰى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ أَعْطَيْتَ هٰذَا الْأَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اور سیر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ اُس گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبداللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا وہ بولا ہاں عبداللہ نے اوسکو گدھا دیدیا اور کہا اِسپر چڑھ اور عمامہ بھی دیدیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبداللہ کے بعضے ساتھی بولے تمنے اپنی تفریح کا گدھا دیدیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تمکو بخشے انہوں نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی ہے یہ کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستون سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمر کا دوست تھا

باب تَفْسِيرِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ

بھلائی اور برائی کا معنے

عن النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنے خوش مزاجی سے ملنا لوگون کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتے المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اوس سے مطلع ہون **ف** سبحان اللہ کیا عمدہ تعریف ہے کہ تمام گناہ اسمین آگئے

عن نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ **ترجمہ** نواس بن سمعان سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

رہا مدینہ مین ایکسال تک اسطرح جیسے کوئی آپکی ملاقات کیلیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک مین پہر جانیکا ارادہ رکہتا ہے اور مین نے ہجرت نہ کی (یعنے اپنے ملک مین جانیکا ارادہ موقوف نکیا) اسوجہ سے کہ جب کوئی ہم مین سے ہجرت کرلیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہ نہ پوچہتا (بخلاف مسافرون کے اُنکو پوچہنیکی اجازت تہی) مین نے پوچہا آپ سے بہلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بہلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل مین کہٹکے اور لوگون کو اوسکی خبر ہونا برا لگے تجہ کو **باب** صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعَتِهَا ناتا توڑنا حرام ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوا اِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ اُولٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوبٍ اَقْفَالُهَا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدا تعالی نے خلق کو بنایا پہر جب اونکے بنانے سے فرغت پائی تو ناتا کہڑا ہوا اور بولا یہ مقام اُسکا ہے (یعنے بزبان حال یا کوئی فرشتہ اوسکیطرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹہیک ہے کہ خود ناتا بولا اور کوئی مانع نہین ہے ناتے کی زبان ہونیسے اوس عالم مین) جو ناتا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالی نے فرمایا ہان تو اس بات سے خوش نہین کہ مین اوس سے ملون جو تجہ کو ملاوے اور اُس سے کاٹون جو تجہ کو کاٹے ناتا بولا مین اپنی ہون اس سے اللہ تعالی نے فرمایا پس تجہکو یہ درجہ حاصل ہوا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو خدا تعالی منافقون سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین مین فساد پہیلاؤ اور ناتون کو توڑو یہ لوگ وہ ہین جنپر اللہ نے لعنت کی اونکو بہرا کردیا (حق بات کے سننے سے) اور انکی آنکہون کو اندہا کردیا کیا غور نہین کرتے قرآن مین کیا اونکے دلون پر قفل پڑے ہین اخیر تک **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناتا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجہکو ملادے اللہ اسکو اپنے سے ملاویگا او جو مجہکو کاٹے اللہ اسکو اپنے سے کاٹے گا

عن جبیر بن مطعم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ قاطع قال ابن
ابی عمر قال سفیان یعنی قاطع رحم ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہیں جاویگا جنت میں وہ جو ناتے کو توڑیگا ف یعنی جو ناتا توڑنا حلال سمجھیگا وہ تو کافر ہے ہمیشہ
جہنم میں رہے گا اور جو حلال نہ سمجھیگا وہ پہلی بار میں نہ جاویگا بلکہ روکا جاویگا تھوڑی مدت تک ناتا توڑنے
کے عذاب میں (نووی) عن جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل
الجنۃ قاطع رحم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزہری بہذا الاسناد مثلہ وقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول من سرہ ان یبسط علیہ رزقہ او ینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اوسکی روزی بڑہے اور
اوسکی عمر دراز ہو تو اپنے ناتے کو ملاوے ف یعنی ناتے داروں کے ساتھہ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے
کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کیجاتی ہے پہر وہ بڑہے گی کیسے اوسکا جواب یہ ہے کہ عمر بڑہنے سے یہ غرض ہے کہ اوسکی عبادت
میں برکت ہوگی اور اوس کی عمر ضائع نہ ہوگی یا عمر معلق مراد ہے کہ اگر ناتا جوڑے تو اتنی عمر ہے ورنہ اتنی
ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بہی اوسکا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑہ گئی (نووی مختصرا) عن
انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ
لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ ترجمہ جو چاہے اپنی روزی بڑہنا اپنی عمر دراز ہونا تو ناتا ملاوے عن
ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ان لی قرابۃ اصلہم ویقطعونی واحسن الیہم
ویسیئون الی واحلم عنہم ویجہلون علی فقال لئن کنت کما قلت فکانما تسفہم
المل ولا یزال معک من اللہ ظہیر علیہم ما دمت علی ذلک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ ناتے والے ہیں میں اون سے احسان کرتا ہوں
اور وہ برائی کرتے ہیں میں ناتا ملاتا ہوں وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں وہ جہالت کرتے
ہیں آپنے فرمایا اگر حقیقت میں ایسا ہی کرتا ہے تو اون کے مونہہ پر جلتی راکہہ ڈالتا ہے اور
ہمیشہ خدا کیطرف سے تیرے ساتھہ ایک فرشتہ رہیگا جو تجکو اونپر غالب رکھیگا جبتک تو اس حالت پر رہیگا
ف جلتی راکہہ ڈالتا ہے یعنی اون کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکہہ

سے تعبیر کیا الحدیث سے صلہ رحم کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحم کرنیوالے کی مدد میں متعین ہیں

باب تحریم التحاسد والتباغض والتدابر حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا ولا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندوں بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو ملاقات تین دن سے زیادہ **ف** حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اسکو کھا لیتی ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث مالک **عن** الزہری بہذا الاسناد وزاد ابن عیینۃ ولا تقاطعوا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یا دوستی اور محبت کو **عن** الزہری بہذا الاسناد اما روایۃ یزید عنہ فکروایۃ سفیان عن الزہری یذکر الخصال الاربع جمیعا واما حدیث عبد الرزاق ولا تحاسدوا ولا تقاطعوا ولا تدابروا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تقاطعوا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ وزاد کما امرکم اللہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا (قرآن میں) **باب** تحریم الہجرۃ فوق ثلاثۃ ایام بلا عذر شرعی بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلاث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدا بالسلام **ترجمہ** ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادہر منہ پھیر لے وہ اودہر منہ پھیر لے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے لیکن

دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہین اور بعضون نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست
نہین اور جب سلام علیک ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اسکو ایذا نہ دے اسیطرح اگر اسکو خط لکھے یا پیام
بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہیگا (نووی مختصرا) عَنِ الزُّهْرِیِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِیثِهِ
إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا
وَيَصُدُّ هٰذَا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال ہے مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین کے بعد چھوڑنا نہین ہے

باب

تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّنَاجُشِ وَنَحْوِهَا بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا
اور لاڑ پن حرام ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ
وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا
وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتون پر
اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا مین لیکن دین مین درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض
رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهَجَّرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا
عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو ایک
دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسیکا راز سننے کو اور مت بیچو ایک دوسرے کی بیع پر اور
ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور
مت کان لگاؤ کسیکا بھید سننے کو اور مت لاڑ پن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی عَنْ

الاعمش بهذا الاسناد لا تقاطعوا ولا تدابروا ولا تباغضوا ولا تحاسدوا وكونوا عباد الله اخوانا
كما امركم الله **ترجمہ** پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع نکرو اور دشمنی نہ کرو اور بغض کرو اور حسد
نکرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اوسکے بندے بن جاؤ **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تباغضوا ولا تدابروا ولا تنافسوا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض رکہو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے
سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بہائی بہائی **عن** الاعمش بهذا الاسناد ولا تقاطعوا ولا تدابروا و
لا تباغضوا ولا تحاسدوا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ترجمہ** مت کاٹو ناطے یا دوستی کو مت دشمنی کرو
مت بغض رکہو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بندے بہائی بہائی **باب** تحریم ظلم المسلم وخذله
مسلمان پر ظلم کرنا یا اوسکو ذلیل کرنا حرام ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابروا ولا یبع بعضکم علی بیع
بعض وکونوا عباد اللہ اخوانا المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی
ههنا ویشیر الی صدرہ ثلاث مرار بحسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم
علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مت حسد کرو مت لڑایا کرو مت بغض رکہو مت دشمنی کرو کوئی تم مین سے دوسرے کی بیع پر بیع نکرے
اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بہائی بہائی مسلمان مسلمان کا بہائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو ذلیل کرے
نہ اوسکو حقیر جانے تقوی اور پرہیزگاری یہان ہے اور اشارہ کیا آپنے اپنے سینے کیطرف تین بار (یعنی
ظاہر مین عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہین ہوتا جب تک سینہ اسکا صاف نہو) کافی ہے آدمی کو یہہ
برائی کہ اپنے بہائی مسلمان کو حقیر سمجہے مسلمان کی سب چیزین دوسرے مسلمان پر حرام ہین اوسکا خون
مال عزت اور آبرو **عن** ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو
حدیث داود وزاد ونقص ومما زاد فیہ ان اللہ لا ینظر الی اجسادکم ولا الی صورکم
ولکن ینظر الی قلوبکم واشار باصابعہ الی صدرہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اتنا ہے کہ اللہ تعالی تمہارے
جسمون کو نہین دیکہیگا بلکہ تمہارے دلون کو دیکہیگا اور اشارہ کیا آپنے اپنی انگلیون سے اپنے سینے
کیطرف **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم

وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھیگا

باب النَّهْيِ عَنِ الشَّحْنَاءِ کینہ رکھنے کی ممانعت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات کے دن پھر ہر ایک بندے کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اوس کی مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جبتک ملجاویں اور جب ملجاویں انکی مغفرت ہو **عَنْ** سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اِلَّا الْمُتَهَجِّرَيْنِ ترجمہ وہی جو گذرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِيْ كُلِّ يَوْمِ خَمِيْسٍ وَاِثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اُرْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ترجمہ وہی جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُتْرُكُوْا اَوِ ارْكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دوبارہ پیر اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندے کی مگر اس بندے کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دو یا ٹھیرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ ملجاویں

باب فَضْلِ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا

خلالی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرماویگا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سائے میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سائے کے ف یعنی میری پناہ کی یا میری نعمت کی یا میرے عرش کے سائے کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اسکی تعمیل حکم اور اوسکی رضامندی کے لیے ہووے جیسے محبت رکھنا دینداروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا فلما اتی علیہ قال این ترید قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کیطرف گیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی راہ میں ایک فرشتے کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اوس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا ایک بھائی ہے اوس کے دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اسکا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جسکو سنبھالنے کے لیے تو اوس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اسکا مجھپر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اسکو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا ایلچی ہوں اور اللہ تجھکو چاہتا ہے جیسے تو اوس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے

باب فضل عیادۃ المریض بیمار پرسی کرنے کا ثواب اور

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائد المریض فی مخرفۃ الجنۃ حتی یرجع ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کا پوچھنے والا اوس کے مکان پر جاکر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا عاد اخاہ المسلم لم یزل فی خرفۃ الجنۃ حتی یرجع ترجمہ وہی جو گذرا عن ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا لم یزل فی خرفۃ الجنۃ قیل یا رسول اللہ وما خرفۃ الجنۃ قال جناھا ترجمہ وہی ضمرا کے

عن عاصم الاحول بهذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یارب کیف اعودک وانت رب العلمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعدہ اما علمت انک لو عدتہ لوجدتنی عندہ یا ابن آدم استطعمتک فلم تطعمنی قال یارب کیف اطعمک وانت رب العالمین قال اما علمت انہ استطعمک عبدی فلان فلم تطعمہ اما علمت انک لو اطعمتہ لوجدت ذلک عندی یا ابن آدم استسقیتک فلم تسقنی قال یارب کیف اسقیک وانت رب العلمین قال استسقاک عبدی فلان فلم تسقہ اما انک لو سقیتہ وجدت ذلک عندی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماویگا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے مین بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار مین تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا تجھکو معلوم نہین میرا فلان بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اوسکی خبر نہ لی اگر تو اوسکی خبر لیتا تو مجھکو پاتا اوس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھکو کھانا نہ دیا وہ کہیگا اے رب مین تجھکو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماویگا کیا تو نہین جانتا میرے فلان بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اوسکو نہ کھلایا اگر تو اوسکو کھلاتا تو اوسکا ثواب میرے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مین نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا بندہ بولے گا مین تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہان کا پروردگار فرماوے گا میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اوسکو نہین پلایا اگر پلاتا تو اوسکا بدلہ میرے پاس پاتا

باب ثواب المؤمن فیما یصیبہ من مرض او حزن مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اسکا ثواب عن عائشۃ قالت ما رایت رجلا اشد علیہ الوجع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ عثمان مکان الوجع وجعا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسیپر مین نے بیماری کی سختی نہین دیکھی عن الاعمش باسناد جریر مثل حدیثہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوعک فمسستہ بیدی فقلت یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قال فقلت ذلک ان لک اجرین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجل ثم قال رسول اللہ صلی

عليه وسلم ما من مسلم يصيبه أذى من مرض فما سواه إلا حط الله به سيئاته كما تحط
الشجرة ورقها وليس في حديث زهير فمسسته بيدي ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے میں
ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا یا رسول اللہ
آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھکو اتنا بخار آتا ہے جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو
دو اجر ہیں آپ نے فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جسکو تکلیف پہنچے بیماری کی یا اور کچھ
مگر اللہ تعالی اوس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے عن الاعمش باسناد جرير
نحو حديثه وزاد في حديث أبي معاوية قال نعم والذي نفسي بيده ما على الأرض مسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الاسود قال دخل شباب من قريش على عائشة وهي بمنى وهم
يضحكون فقالت ما يضحككم قالوا فلان خر على طنب فسطاط فكادت عنقه أو
عينه أن تذهب قالت لا تضحكوا فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من
مسلم يشاك شوكة فما فوقها إلا كتبت له بها درجة ومحيت عنه بها خطيئة
ترجمہ اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت عائشہ کے پاس گئے وہ منا میں تھیں وہ لوگ ہنس
رہے تھے حضرت عائشہ نے کہا کیوں ہنستے ہو انہوں نے کہا فلان شخص خیمہ کی طناب پر گرا اوسکی گردن یا
آنکھ جاتی رہی حضرت عائشہ نے کہا مت ہنسو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو
اگر ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہونچے تو اوس کے لیے ایک درجہ بڑھیگا اور ایک گناہ اسکا
مٹ جاویگا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يصيب المؤمن
من شوكة فما فوقها إلا رفعه الله بها درجة أو حط عنه بها خطيئة ترجمہ وہی جو گزرا
اسمیں یہ ہے کہ ایک درجہ بڑھیگا یا ایک گناہ مٹیگا عن عائشة قالت قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن شوكة فما فوقها إلا نقص الله بها من خطيئته ترجمہ
ایک کانٹا یا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اوس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دیگا عن هشام بهذا
الإسناد عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من مصيبة يصاب بها
المسلم إلا كفر بها عنه حتى الشوكة يشاكها عن عائشة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب المؤمن من مصيبة حتى

الشوکۃ الاّ قصّ بہا من خطایاہ او کفّر بہا من خطایاہ لا یدری یزید ایتہما قال عروۃ
ترجمہ وہی جو گذرا عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ما من شیٔ یصیب المؤمن حتی الشوکۃ تصیبہ الا کتب اللہ لہ بہا حسنۃ او حطت
عنہ بہا خطیئۃ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی سعید و ابی ہریرۃ انہما سمعا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما یصیب المؤمن من وصب ولا نصب ولا سقم ولا حزن حتی
الہم یہمہ الا کفر بہ من سیئاتہ ترجمہ ابوسعید اور ابوہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہانتک کہ فکر جو اوس کو
ہوتی ہے تو اوسکے گناہ مٹ جاتے ہیں عن ابی ہریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز
بہ بلغت من المسلمین مبلغا شدیدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا و
سددوا ففی کل ما یصاب بہ المسلم کفارۃ حتی النکبۃ ینکبہا او الشوکۃ یشاکہا
قال مسلم ھو عمر بن عبد الرحمن بن محیصن من اہل مکۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جب
یہ آیت اوتری جو کوئی برائی کریگا اسکا بدلہ پاویگا تو مسلمانوں پہ بہت سخت گذرا (کہ ہر گناہ
کے بدلے ضرور عذاب ہوگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستہ کو
ڈھونڈھو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہانتک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ
دنیا ہی میں ہو جاوے گا اور ہو سکے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو) عن جابر بن عبد اللہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام السائب او ام المسیب فقال ما لک یا ام السائب او یا
ام المسیب تزفزفین قالت الحمی لا بارک اللہ فیہا فقال لا تسبی الحمی فانہا تذہب
خطایا بنی آدم کما یذہب الکیر خبث الحدید ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا ای ام السائب یا ام المسیب تو لرز رہی ہے
کیا ہوا تجھکو وہ بولی بخار ہے خدا اوسکو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا
ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے عن عطاء بن ابی رباح
قال قال لی ابن عباس الا اریک امرأۃ من اہل الجنۃ قلت بلی قال ہذہ المرأۃ السوداء
اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت انی اصرع وانی اتکشف فادع اللہ لی قال ان شئت

صَبَرتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ
فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔ ترجمہ عطا ابن ابی رباح سے روایت ہے مجہ سے ابن عباس نے کہا کیا
مین تجہہ کو ایک جنتی عورت دکہلا اون مین نے کہا دکہلا و اُنہون نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آئی اور بولی مجہے مرگی کا عارضہ ہے اوس حالت مین میرا بدن کہلجاتا ہے تو اللہ تعالے سے دعا کیجیے
میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو مین دعا کرتا ہون خدا تجکو
تندرست کر دیگا وہ بولی مین صبر کرتی ہون پہر بولی میرا بدن کہلجاتا ہے تو خدا تعالی سے دعا کیجیے میرا بدن
نہ کہلے آپ نے دعا کی اوس عورت کے لیے چنانچہ اسکا بدن اُس حالت مین ہرگز نہ کہلتا تہا معلوم ہوا کہ بیماری
اور مصیبت مین صبر کرنیکا بدلہ بہشت ہے

بَابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ ظلم کرنا حرام ہے

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ
الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ
فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي
كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي
وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى
أَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ
وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ
أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ
مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي إِنَّمَا
هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ
ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ
جَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ ۔ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے سے سنا فرمایا
اوس نے اے بندو میرے مین نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمہیر بہی حرام کیا تو تم مت ظلم کرو آپس مین
ایک دوسرے پر اے بندو میرے تم سب گمراہ ہو مگر جسکو مین راہ بتلاؤن تو مجہہ سے راہ مانگو مین تمکو راہ بتلاؤنگا

اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر جسکو میں کھلاؤں تو مجھ سے کھانا مانگو میں تمکو کھلاؤنگا اے بندو میرے تم سب ننگے ہو مگر جسکو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤنگا تمکو اے بندو میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشونگا تمکو اے بندو میرے تم میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھکو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزایش نہ ہوگی اور اگر تم میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں جیسے میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع کریں اور میں ہر ایک کو جو مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو تو دریا کا جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا گھٹتا ہے ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے یہ صرف مثال ہی اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جنکو تمہارے لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تمکو ان اعمال کا پورا بدلہ دونگا سو جو شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے (کہ اوسکی کمائی بیکار نہ گئی) اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اُسنے جیسا کیا ویسا پایا) **ف** قرآن میں آیۃ الکرسی اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالیجاہ بے پرواہ کی عظمت اور دبدبہ کے بیان میں بے مثل ہے اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی سی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم محض بے پرواہ ہے اور اسکو کسی سے رتی برابر بھی ڈر اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اُس کی درگاہ میں سوا گڑگڑانے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا سب بندے اوسکے غلام ہیں وہ شہنشاہ بے پرواہ دنیا میں بھی وہی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اوسکے سوا نہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اوسکی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہان پیغمبروں کیطرح متقی ہو جاوے تو اوسکی حکومت کی کچھ رونق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہان فرعون اور ہامان کیطرح بدکار ہو جاوے تو اوسکی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ میں سفارش کرینگے مراد اوس سفارش سے وہی سفارش ہے جو غلام بادشاہ کی مرضی پاکر اوس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں پاس زور ڈالکر کیجاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش

قبول نہ کرونگا تو میرے کاموں مین خلل آجاویگا معاذ اللہ خدا تعالی پر کسیکا زور نہین چلتا اوسکے حکم مین کسی کی مجال نہین ہے کہ چون وچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اسکو ذرا برابر بھی پرواہ نہین تمام جہان کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بفرض محال خدا کے خلاف ہو جاوین تو ایک رتی برابر اوسکی سلطنت مین کچہ فتور نہین کرسکتے وہ ایک دم مین اُن سب کو فنا کرکے خاک مین ملاسکتا ہے عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ مَرْوَانَ أَتَمُّهُمَا حَدِيثًا قَالَ أَبُو إِسْحَقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ إِنِّي حَرَّمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي فَلَا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَتَمُّ مِنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ ظلم تاریکیان ہین قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخیلی سے کیونکہ بخیلی نے تم سے پہلے لوگون کو تباہ کیا بخیلی کی وجہ سے (مال کی طمع ہوئی) انہون نے خون کیے اور حرام کو حلال کیا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے تاریکیان ہونگی قیامت کے دن عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اوس پر ظلم کرے نہ اسکو تباہی مین ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام مین رہیگا اللہ تعالی اوس کے کام مین رہیگا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالی اوس پر سے قیامت کی مصیبتون مین سے ایک مصیبت

دوزخ کریگا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی قیامت کے دن اوسکی پردہ پوشی کرے گا
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس
فینا من لا درھم لہ ولا متاع فقال ان المفلس من امتی یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام
وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا
من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم
فطرحت علیہ ثم طرح فی النار ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے
ہو مفلس کون ہے لوگون نے عرض کیا مفلس ہم مین وہ ہے جس کے پاس درہم اور اسباب نہو آپ نے فرمایا
مفلس میری امت مین قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لاویگا اور روزہ اور زکوۃ لیکن اوس نے دنیا مین کسیکو
گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسری کا مال کہا لیا ہوگا چوتہے کا خون کیا ہوگا
پانچوین کو مارا ہوگا پہر اون لوگون کو جنکو اوس نے دنیا مین ستایا اوسکی نیکیان ملجاوینگی اور جو
اوسکی نیکیان اوسکے گناہون سے پہلے ختم ہوجاوینگی تو اون لوگون کی برائیان اوس پر ڈالی جاوینگی
آخر وہ جہنم مین ڈالدیا جاویگا عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لتؤدن الحقوق الی اھلھا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حقدارون کے حق ادا کروگے قیامت کے
دن یہانتک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلا سینگ والی بکری سے لیا جاویگا اگرچہ جانورون کو عذاب
و ثواب نہین پر قصاص ضرور ہوگا عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عز وجل یملی للظالم فاذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ
القری وھی ظالمۃ ان اخذہ الیم شدید ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو اوسکی باگ ڈہیلی کرتا ہے تاکہ خوب شرارت کرے
اور عذاب کا مستحق ہوجاوے پہر جب پکڑتا ہے اوسکو تو نہین چہوڑتا بعد اوس کے آپ نے یہ آیت پڑہی
اسی طرح تیرا رب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیون کو یعنی اون بستیون کو جو ظلم کرتی ہین بیشک اوس
کی پکڑ دکہہ والی ہے سخت باب نصر الاخ ظالما او مظلوما اپنے بہائی کی مدد ظالم ہو یا
مظلوم ہر حال مین کرنے سے کیا مراد ہے عن جابر قال اقتتل غلامان غلام من المھاجرین

وغلام من الانصار فنادى المهاجر او المهاجرون يا للمهاجرين ونادى الانصاري يا للانصار فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا دعوى اهل الجاهلية قالوا لا يا رسول الله الا ان غلامين اقتتلا فكسع احدهما الاخر فقال لا بأس ولينصر الرجل اخاه ظالما او مظلوما ان كان ظالما فلينهه فانه له نصر وان كان مظلوما فلينصره ترجمہ جابر سے روایت ہے دو لڑکے لڑے ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے مہاجرین کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا اسلام میں سب مسلمان ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں) دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا فساد ہے) چاہیے کہ آدمی اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اوسکی مدد یہ ہے کہ اوسکو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اوسکی مدد کرے (اور ظالم کے پنجہ سے چھڑاوے)

عن جابر يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في غزاة فكسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال الانصاري يا للانصار وقال المهاجري يا للمهاجرين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال دعوى الجاهلية قالوا يا رسول الله كسع رجل من المهاجرين رجلا من الانصار فقال دعوها فانها منتنة فسمعها عبد الله بن ابي فقال قد فعلوها والله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل قال عمر دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال دعه لا يتحدث الناس ان محمدا يقتل اصحابه ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا تلوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑ دو اس بات کو یہ گندی بات ہے یہ خبر عبداللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دیگا (معاذ اللہ اس منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذلیل کہا

حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجہو اس منافق کی گردن مارنے دیجیے آپنے فرمایا جانے دو اے عمر لوگ یہ کہین محمدؐ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اگرچہ وہ سزا دو واسی قابل تہا پر آپنے مصلحت سے اسکو سزا نہ دی عن جابر بن عبد اللہ قال کسع رجل من المھاجرین رجلا من الانصار فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ القود فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم دعوھا فانھا منتنۃ قال ابن منصور فی روایۃ عمرو قال سمعت جابرا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا مجہکو قصاص دلوایے باب تراحم المؤمنین وتعاضدھم مومنون کا آپس مین اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ترجمہ ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت مین ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تہامے رہتی ہے (اسیطرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے) ف گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک مین رہتا ہو مگر جہان تک ہو سکے اوسکی مدد کرنا چاہیے خصوصًا اوس حالت مین جب کافر اوسکو ستا دین تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنون کو لڑنا چاہیے عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمنین فی توادھم وتراحمھم وتعاطفھم مثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر الجسد بالسھر والحمی ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنون کی مثال اون کی دوستی اور اتحاد اور شفقت مین ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنے سب مومن ملکر ایک قالب کیطرح ہین) بدن مین سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اوس مین شریک ہو جاتا ہے نیند نہین آتی بخار آجاتا ہے اسیطرح ایک مومن پر آفت آوے خصوصًا وہ آفت جو کافرون کیطرف سے ہو پہنچے تو سب مومنون کو بے چین ہونا چاہیے اور اسکا علاج کرنا چاہیے۔ عن النعمان بن بشیر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم بنحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون کرجل واحد ان اشتکی راسہ تداعی لہ سائر الجسد بالحمی والسھر عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون کرجل واحد ان اشتکی عینہ اشتکی کلہ وان اشتکی

رأسه إستك كله عن النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ترجمہ وہی جو گذرا

باب النهي عن السباب گالی دینے کی ممانعت عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص جب گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اوسی پر ہوگا جو ابتدا کرے جبتک مظلوم زیادتی نہ کرے ف یعنی ابتدا کرنے والیکو اوس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر اوتنا ہی جواب دیوے تو جائز ہے بنص قرآنی ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل اور والذين اذا اصابهم البغي هم ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کردیوے فرمایا اللہ تعالے نے ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور اور مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے اور جسکو گالی دیجاوے وہ اوتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا قذف یا اوس کے بزرگون کو گالی نہ ہو تو مباح یہی ہے کہ ظالم یا احمق یا جفاکار کہے اور جب جواب دیدیا تو اسکا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ رہا اور بعضون کے نزدیک اوس کا بھی گناہ جاتا رہا (نووی)

باب استحباب العفو والتواضع عفو اور عاجزی کی فضیلت عن ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما نقصت صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہین گھٹا اور جو بندہ معاف کردیتا ہے اللہ اوسکی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اوسکا درجہ بلند کردیتا ہے

باب تحريم الغيبة غیبت حرام ہے عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتدرون ما الغيبة قالوا الله ورسوله اعلم قال ذكرك اخاك بما يكره قيل افرأيت ان كان في اخي ما اقول قال ان كان فيه ما تقول فقد اغتبته وان لم يكن فيه فقد بهته ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگون نے کہا اللہ تعالی اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرحپر کہ اگر وہ سامنے ہوا اوسکو ناگوار ہو لوگون نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی مین وہ عیب موجود ہو آپنے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوگی نہین تو بہتان اور افترا ہے ف نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے

اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلان نے مجھپر ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مٹنے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جسکو قدرت ہو اوس سے کہنا کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے اسکو باز رکھو اوس سے تیسرے فتوی لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لیوے یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہند نے اپنی خاوند ابو سفیان کا نام لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانون کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویون اور گواہون کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسیطرح نکاح کے مشورے مین عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لیرہا ہو یا چور غلام یا زانی غلام خرید کرتا ہو تو مشتری کی خیرخواہی کے لیے نہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اسکا عیب بیان کر دینا اور اسی مین داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلے کے سامنے تاکہ وہ دھوکہ نہ کہاوے پانچوین یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگون سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اسکو بیان کر دینا نہ اور باتون کو چھٹے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمے اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اسکا لقب بیان کرنا درست ہے نہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے (نووی) **باب** بشارۃ من ستر مسلما مسلمان کی پردہ پوشی کی فضیلت **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر اللہ علی عبد فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا مین کسی بندے کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اسکا عیب چھپا دیگا **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستر عبد عبدا فی الدنیا الا سترہ اللہ یوم القیمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** مداراۃ من یتقی فحشہ جسکی برائی کا ڈر ہو اوس سے ظاہر مین خاطر داری کرنا **عن** عائشۃ ان رجلا استاذن علی النبی صلعم قال ائذنوا لہ فلبئس ابن العشیرۃ او بئس رجل العشیرۃ فلما دخل علیہ الان لہ القول قالت عائشۃ فقلت یا رسول اللہ قلت لہ الذی قلت ثم النت لہ القول قال یا عائشۃ ان شر الناس منزلۃ عند اللہ یوم القیمۃ من ودعہ او ترکہ الناس اتقاء فحشہ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ

سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اسکو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے تو اسکو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے آپ نے فرمایا اے عائشہ برا شخص اللہ تعالے کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جسکو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اسکی بدگمانی کی وجہ سے **ف** نووی نے کہا یہ شخص عیینہ بن حصن تھا اسوقت تک مسلمان نہیں ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعوی کرتا تھا آپ نے اسکا حال بیان کر دیا تا اور مسلمانوں کو دہوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کی وفات کے بعد پھر مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لیے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اسکی مدارات منع نہیں اور فاسق معلن کی غیبت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اسکی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی **عن** ابن المنكدر في هذا الاسناد مثل معناه غير انه قال بئس اخو القوم وابن العشيرة هذا **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب

فضل الرفق نرمی کی فضیلت **عن** جرير عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يحرم الرفق يحرم الخير **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم **عن** جرير يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من يحرم الرفق يحرم الخير **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جرير بن عبد الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حرم الرفق حرم الخير او من يحرم الرفق يحرم الخير **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق ويعطي على الرفق ما لا يعطي على العنف وما لا يعطي على ما سواه **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ نرمی (اور خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور کسی چیز پر **ف** نرم ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق سے حدیث میں اللہ تعالی پروردگار ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اسکا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ
ترجمہ ام المومنین جناب عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسکسی میں نرمی ہو تو اسکی زینت ہو
جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ
فِي الْحَدِيْثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيْرًا فَكَانَتْ فِيْهِ صُعُوْبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ
ایک اونٹ پر چڑہیں اس میں زور تہا اسکو پہرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجہکو
نرمی کرنا چاہیے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ
أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ
تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک سفر میں تہے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تہی وہ ٹرّائی عورت نے اوسپر لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچہہ ہے وہ اوتار لو اور اسکو چہوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے
عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گویا اس وقت دیکہہ رہا ہوں وہ پہرتا تہا لوگوں میں کوئی اس سے نہ بولتا
عَنْ أَيُّوْبَ بِإِسْنَادِ إِسْمٰعِيْلَ نَحْوَ حَدِيْثِهِ إِلَّا فِي حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ
إِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوْهَا فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ ترجمہ
وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکہہ رہا ہوں وہ خاکی رنگ کی اونٹنی
تہی آپ نے فرمایا جو کچہہ اوسپر ہے اوتار لو اور اسکو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ
قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلٰى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلْ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے ایک بار ایک چہوکری اونٹنی
پر سوار تہی اوسپر لوگوں کا اسباب بہی تہا یکایک اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور
رستہ میں پہاڑ کی راہ تنگ تہی وہ چہوکری بولی حل (یہ آواز ہے اونٹ ہانکنے کی) یا اللہ لعنت
کر اسپر تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتہہ وہ اونٹنی نہ رہے جسپر لعنت ہے

عن سلیمان التیمی بهذا الاسناد وزاد فی حدیث المعتمر لا ایم اللہ لا تصاحبنا
راحلة علیها لعنة من اللہ او کما قال **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہماری ساتھ
وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اسکی طرف سے **ف** یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے
کی عادت چھوڑیں معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں (تحفۃ الاخیار) **عن** ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا **ترجمہ** ابو ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے **ف** ابو بکر
صدیق نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اُس ولی
کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدون معجزہ دیکھے ایمان لاوے جیسے مشہور
ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ چاہا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور
سے حضرت کو پیغمبر جانکر ایمان لائے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر
کوئی رتبہ نہیں (تحفۃ الاخیار) **عن** العلاء بن عبد الرحمن بهذا الاسناد مثله **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** زید بن اسلم ان عبد الملک بن مروان بعث الی ام الدرداء بانجاد
من عنده فلما ان کان ذات لیلة قام عبد الملک من اللیل فدعا خادمه فکانه
ابطأ علیه فلعنه فلما اصبح قالت له ام الدرداء سمعتک اللیلة لعنت خادمک
حین دعوته فقالت سمعت ابا الدرداء یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یکون اللعانون شفعاء ولا شهداء یوم القیمة **ترجمہ** زید بن اسلم سے روایت ہے
عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء پاس گھر کی آرایش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک
اُٹھا اور اُس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبد الملک نے اس پر لعنت کی جب صبح
ہوئی تو ام درداء نے عبد الملک سے کہا میں نے سنا رات کو تو نے اپنے خادم پر بلاتے وقت لعنت کی
اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ لعنت کرتے
ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہونگے **ف** اسواسطے کہ لعنت کے
معنے دور کرنا اللہ کی رحمت سے اور یہ بد دعا مومنین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے
بھائی اور دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہا کی دشمنی اس سے کی اور یہ اسواسطے

صحیح حدیث مین ہو کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اوسکو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سو ایسی عداوت رکہے قیامت کے دن اونکا شفیع اور شہید کیونکر ہوسکتا ہے عن زید بن اسلم فی ھذا الاسناد بمثل معنی حدیث حفص بن میسرۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی الدرداء قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شھداء ولا شفعاء یوم القیمۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بددعا کیجیے مشرکوں پر آپنے فرمایا مین اس لیے نہین بہیجا گیا کہ لعنت کرون لوگون پر بلکہ مین بہیجا گیا رحمت کرنے کے لیے (تو تیرے آنے سے خدا کی رحمت لوگون پر زیادہ ہوگی نہ لعنت اللہ تعالی فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین)

باب من لعنہ النبی ولیس ھو اھلا لذلک کان لہ زکوۃ واجرا ورحمۃ جسپر آپنے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق نہ تہا تو اوسپر رحمت ہوگی

عن عائشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان فکلماہ بشیء لا ادری ما ھو فاغضباہ فلعنھما وسبھما فلما خرجا قلت یا رسول اللہ لمن اصاب من الخیر شیئا ما اصابہ ھذان قال وما ذاک قال قلت لعنتھما وسببتھما قال اوما علمت ما شارطت علیہ ربی قلت اللھم انما انا بشر فای المسلمین لعنتہ او سببتہ فاجعلہ لہ زکوۃ واجرا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے معلوم نہین آپ سے کیا باتین کین آپ کو غصہ آیا آپنے اون دونون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا جب وہ باہر نکلے تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دونون کو کچہ فائدہ نہ ہوگا آپنے فرمایا کیون مین نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپنے اون پر لعنت کی اور اون کو برا کہا آپنے فرمایا تجہے معلوم نہین مین نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے مین نے عرض کیا ہے اے مالک میرے مین آدمی ہون تو جس مسلمان پر مین لعنت کرون یا اوسکو برا کہون اوسکو پاک کر اور ثواب دے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہین وہ آپ مین بہی موجود تہے جیسے غصہ وغیرہ مگر آپ غصے مین سوا حق کے اور کچہ نہ فرماتے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بہی اون کے حق مین رحمت کر دیا یا رب صل وسلم

دَائِمًا أَبَدًا ۔ عَلٰى نَبِيِّكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِ عِيسٰى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اونہوں نے تنہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے اون کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور انکو نکال دیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ أَوْ لَعَنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكٰوةً وَرَحْمَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اسکو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر ف یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے اون کے لیے آپکی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعن یا سب مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادۃً ہو جیسے کہتے ہیں تربت یمینک یا حلقی یا عقری یا لا کبرت سنک یا لا اشبع اللہ بطنہ جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے حقیقۃً بددعا منظور نہیں ہوتی (النووی مختصرًا)

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ زَكٰوةً وَأَجْرًا ترجمہ جابر سے روایت ہے ایسی ہی

عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسٰى جَعَلَ وَأَجْرًا فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلٰوةً وَزَكٰوةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جسکا تو خلاف نکریگا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اوس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن

عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَوْ جَلَدُّهُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ

ان سب اینولکا جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول اللھم فایما عبد مؤمن سببتہ
فاجعل ذلک لہ قربۃ الیک یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان
بندہ کو میں برا کہوں تو اسکو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن عن ابی ھریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلعم یقول اللھم انی
اتخذ عندک عھدا لن تخلفنیہ فایما مؤمن سببتہ او جلدتہ فاجعل ذلک کفارۃ لہ یوم القیمۃ ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھسے عہد لیا ہے تو اسکا خلاف مجھسے نہ کریگا جس مومن کو میں برا کہوں
یا ماروں تو تو اسکو کفارہ کر دے اسکے گناہوں کا قیامت کے دن عن جابر بن عبد اللہ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول
انما انا بشر وانی اشترطت علی ربی ای عبد من المسلمین سببتہ او شتمتہ ان یکون ذلک لہ زکوۃ واجرا ترجمہ وہی
مضمون جو اوپر گذرا عن ابن جریج بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالک قال کانت عند ام سلیم
یتیمۃ وھی ام انس فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیتیمۃ فقال انت ھیہ لقد
کبرت لا کبر سنک فرجعت الیتیمۃ الی ام سلیم تبکی فقالت ام سلیم مالک یا
بنیۃ قالت الجاریۃ دعا علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا یکبر سنی فالان لا
یکبر سنی ابدا او قالت قرنی فخرجت ام سلیم مستعجلۃ تلوث خمارھا حتی لقیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالک یا ام سلیم
فقالت یا نبی اللہ ادعوت علی یتیمتی قال وما ذاک یا ام سلیم قالت زعمت انک دعوت
ان لا یکبر سنھا او لا یکبر قرنھا قال فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا ام سلیم
اما تعلمین ان شرطی علی ربی انی اشترطت علی ربی فقلت انما انا بشر ارضی کما یرضی
البشر واغضب کما یغضب البشر فایما احد دعوت علیہ من امتی بدعوۃ لیس لھا باھل
ان تجعلھا لہ طھورا وزکوۃ وقربۃ تقربہ بھا منہ یوم القیمۃ وقال ابو معن یتیمۃ
بالتصغیر فی المواضع الثلاث من الحدیث ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے
تیری عمر بڑی نہ ہووے لڑکی یہ سنکر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹا تجھے کیا ہوا وہ
بولی مجھپر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہونگی یا یوں فرمایا

تیری ہمجولی بڑی نہ ہو یہ سنکر ام سلیم جلدی سے نکلین اپنی اوڑہنی اوڑہتی ہوئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ملین آپنے فرمایا کیا ہے ای ام سلیم وہ بولین لے نبی اللہ کے آپنے بددعا دی میری یتیم لڑکی
کو آپنے پوچہا کیا بددعا ام سلیم بولین وہ کہتی ہے آپنے فرمایا اوسکی یا اوسکی ہمجولی کی عمر دراز نہو یہ سنکر
آپ ہنسے اور فرمایا ای ام سلیم تو نہین جانتی مین نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہہ کہ مین نے
عرض کیا ای پروردگار مین ایک آدمی ہون خوش ہوتا ہون جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہون
جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسیپر مین دعا کرون اپنی امت مین سے ایسی دعا جسکے وہ لائق نہین تو
اوسکے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کردن **عن** ابن عباس قال کنت العب
مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتواریت خلف باب قال فجاء فحطانی
حطاۃ وقال اذہب ادع لی معاویۃ قال فجئت فقلت ہو یاکل قال ثم قال لی اذہب فادع
لی معاویۃ قال فجئت فقلت ہو یاکل فقال لا اشبع اللہ بطنہ قال ابن المثنی قلت
لامیۃ ما حطانی قال قفدنی قفدۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے مین لڑکون کے ساتہ کہیل رہا
تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین ایک دروازے کے پیچہے چہپ گیا آپنے ہاتہ سے
مجہے تہپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا مین گیا پہر لوٹکر آیا اور مین نے کہا وہ کہانا کہاتے ہیں
آپنے پہر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا مین پہر لوٹکر آیا اور کہا وہ کہانا کہاتے ہین آپنے فرمایا خدا اوسکا پیٹ
نہ بہرے **ف** یہ آپنے عادۃً فرمایا جیسے اوپر گذر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انہون نے
آنے مین دیر کی اور چاہیے یہ تہا کہ کہانا چہوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید مین صاف موجود ہے یا ایہا الذین
آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق
نہ تہے اسواسطے یہ حدیث اس باب مین لائے اور بعضون نے اسکو مناقب معاویہ مین ذکر کیا ہے کیونکہ فی
الحقیقت یہ اونکے لیے دعا ہوئی کیونکہ جب آپ یہ فرمانے لگے کہ مین جس کے لیے بددعا کرون تو اسکو قربت
اور اجر کر اوسکے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتہ سے اسی حدیث پر مار کہائی جب انہون نے منبر پر
کہا کہ معاویہ کی فضیلت مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا اس حدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ **عن**
ابن عباس یقول کنت العب مع الصبیان فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختبات
منہ فذکر بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب ذم ذی الوجہین

دو منہ والے کی مذمت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اوس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں پاس ایک منہ لیکر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لیکر جاتا ہے ف اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملا ہو شرعًا اور اخلاقًا یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا مقتضیٰ راستبازی اور دیانت داری کی صفت اوس کے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ میں بعضے بیوقوف دنیادار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اسکا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اوس پر بھروسا نہیں کرتا ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہرجائی اور رکابی مذہب ہے اسکا کیا اعتبار ہے آخر وہی مثل صادق آتی ہے دھوبی کا گدہا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کیے ہیں وہی عمدہ ہیں اور اونہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیادار بیوقوفوں کی بات پر چلنا سراسر نادانی ہے فقط عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ ترجمہ وہی جو گذرا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ ھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ وَّھٰٓؤُلَآءِ بِوَجْہٍ ترجمہ وہی جو گذرا

باب تَحْرِیْمِ الْکَذِبِ وَبَیَانِ مَا یُبَاحُ مِنْہُ جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر درست ہے اوسکا بیان

عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّہٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ بِنْتَ عُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَکَانَتْ مِنَ الْمُھَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَایَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَّیَنْمِیْ خَیْرًا قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَّلَمْ اَسْمَعْ یُرَخَّصُ فِیْ شَیْءٍ مِّمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ کَذِبٌ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَیْنَ النَّاسِ وَحَدِیْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَہٗ وَحَدِیْثُ الْمَرْاَۃِ زَوْجَھَا ترجمہ حمید بن عبد الرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات

اول مین ہے تھین جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگون مین صلح کرا دے اور بہتر بات کہے یا لگا دے ابن شہاب
نے کہا مین نے نہین سنا کسی جھوٹ مین رخصت دی گئی ہو مگر تین مقامون مین ایک تو لڑائی مین دوسرے
لوگون مین صلح کرانے کو تیسرے خاوند کو بی بی سے اور بی بی کو خاوند سے ف قاضی نے کہا ان
صورتون مین بالاتفاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور اون کے سوا بھی بعضون نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز
رکھا ہے اور یہ کہا ہے کہ کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل اون کی قول ہے حضرت ابراہیم کا بَلْ
فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ اور إِنِّي سَقِيمٌ اور إِنَّهَا أُخْتِي اور منادی یوسف کا قول إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ انہوں نے کہا اس مین
کسیکا خلاف نہین ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہوا ایک شخص کے پاس تو چھپانے
والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہین جانتا وہ شخص کہان ہے اور بعض علما نے کہا اون مین سے ہین طبری
کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال مین درست نہین اور یہ جو جھوٹ مذکور ہوئے بطریق توریہ ہین اور تعریض
نہ کذب صریح اور صلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کیطرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتین پہنچاوے
اسیطرح لڑائی مین مثلاً یون کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانے کا سردار رکھے
اور زوج زوجہ کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جاوے نہ مکر و فریب جس سے کسی کی حق
تلفی ہو وہ تو حرام ہے بالاجماع (نووی) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ لَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا
يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
بَابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ چغل خوری حرام ہے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ
وَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ
حَتَّى يُكْتَبَ كَذَّابًا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
آگاہ ہو مین تمکو بتلاؤن کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگون مین عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا
کہ آدمی سچ بولتا ہے یہان تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا

کے نزدیک جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے **باب** قُبحِ الکذبِ وحُسنِ الصِّدقِ و فضلِہٖ جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت اور جھوٹ کی مذمت **عَن** عَبدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدقَ یَھدِی اِلَی البِرِّ وَاِنَّ البِرَّ یَھدِی اِلَی الجَنَّۃِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَصدُقُ حَتّٰی یُکتَبَ صِدِّیقًا وَاِنَّ الکَذِبَ یَھدِی اِلَی الفُجُورِ وَاِنَّ الفُجُورَ یَھدِی اِلَی النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَیَکذِبُ حَتّٰی یُکتَبَ عِندَ اللّٰہِ کَذَّابًا

ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ نیکی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیجاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھہ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کیطرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھہ لیا جاتا ہے **ف** یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اُسکا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اوس کا اثر ہوتا ہے **عَن** عَبدِ اللّٰہِ بنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصِّدقَ بِرٌّ وَاِنَّ البِرَّ یَھدِی اِلَی الجَنَّۃِ وَاِنَّ العَبدَ لَیَتَحَرَّی الصِّدقَ حَتّٰی یُکتَبَ صِدِّیقًا وَاِنَّ الکَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ الفُجُورَ یَھدِی اِلَی النَّارِ وَاِنَّ العَبدَ لَیَتَحَرَّی الکَذِبَ حَتّٰی یُکتَبَ کَذَّابًا قَالَ ابنُ اَبِی شَیبَۃَ فِی رِوَایَتِہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَن** عَبدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَلَیکُم بِالصِّدقِ فَاِنَّ الصِّدقَ یَھدِی اِلَی البِرِّ وَاِنَّ البِرَّ یَھدِی اِلَی الجَنَّۃِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَصدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدقَ حَتّٰی یُکتَبَ عِندَ اللّٰہِ صِدِّیقًا وَاِیَّاکُم وَالکَذِبَ فَاِنَّ الکَذِبَ یَھدِی اِلَی الفُجُورِ وَاِنَّ الفُجُورَ یَھدِی اِلَی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکذِبُ وَیَتَحَرَّی الکَذِبَ حَتّٰی یُکتَبَ عِندَ اللّٰہِ کَذَّابًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنِ** الاَعمَشِ بِھٰذَا الاِسنَادِ وَلَم یَذکُر فِی حَدِیثِ عِیسٰی وَیَتَحَرَّی الصِّدقَ وَیَتَحَرَّی الکَذِبَ وَفِی حَدِیثِ ابنِ مُسھِرٍ حَتّٰی یَکتُبَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہانتک اللہ تعالیٰ اُسکو لکھہ لیتا ہے **ف** نووی نے کہا ہمارے شہروں میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں اوس میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اسکو قاضی اور حمیدی نے لیکن ابومسعود دمشقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ تم اور وایات روایا الکذب فان الکذب لا یصلح منہ جد و

لَا هَزْلٌ وَلَا يَعِدُ الرَّجُلُ صَبِيَّهٗ ثُمَّ لَا يَفِيْ لَهٗ یعنی بری نقل کرنیوالے وہ ہین جو جھوٹ نقل کرتے ہین اور جھوٹ جائز نہیں سنجیدگی سے اور نہ دل لگی سے اور نہ آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اوسے پورا نہ کرے

باب فَضْلِ مَنْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ غصے کا بیان **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الرَّقُوْبَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوْبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهٖ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّوْنَ الصُّرَعَةَ فِيْكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِيْ لَا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوڑ ناٹہا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اسکو جسکی اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپ نے فرمایا وہ انگوڑ ناٹہا نہیں ہے اوسکی اولاد تو آخرت میں اوسکی مدد کرنے کو موجود ہے انگوڑ ناٹہا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا یعنی جس کے روبرو کوئی اسکا لڑکا نہ مرے آپ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جسکو مرد نہ پچھاڑ سکیں آپ نے فرمایا وہ پہلوان نہیں پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے تئین سنبھال لے (یعنے زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے) **ف** یعنی ہرچند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہین جو تمنے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اسواسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسیکا لڑکا مرگیا اور اوسنے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اوسکے کام آویگا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنی ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو ہر صورت اولاد کام آئی اور جسکا لڑکا نہیں مرا اوسکو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا وہ بے اولاد ٹھیرا اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اسکی کس کام کی اسیطرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہونے دیوے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑہ سیر کہانیوالے ہین ہزاروں ہین **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آوے پہلوان

وہ ہو جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کیوقت (یعنی زبان اور ہاتھ کو قابو میں رکھے) عن ابی ھریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الشدید بالصرعۃ قالوا فالشدید ایّم ھو یا رسول
اللہ قال الذی یملک نفسہ عند الغضب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سلیمان بن صرد
قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدھما تحمر عیناہ وتنتفخ اوداجہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف کلمۃ لو قالھا لذھب عنہ الذی یجد اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم فقال الرجل وھل تری بی من جنون قال ابن العلاء وھل تری
ولم یذکر الرجل ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصون نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھکو ایک کلمہ
معلوم ہے اگر یہ اسکو کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وہ شخص یہ سنکر
بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات سنی) نووی نے کہا شاید وہ
منافق ہوگا یا بیوقوف سخت گنوار ہوگا وہ یہی سمجھا کہ اعوذ باللہ صرف جنون ہی کا علاج ہے عن
سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدھما
یغضب ویحمر وجھہ فنظر الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لاعلم کلمۃ لو قالھا
لذھب ذا عنہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقام الی الرجل رجل ممن سمع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتدری ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنفا قال انی لاعلم
کلمۃ لو قالھا لذھب ذا عنہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقال لہ الرجل
امجنوناً ترانی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ
سنکر جاکر اس شخص سے بیان کیا (جو غصہ ہوا تھا) وہ بولا کیا تو مجھکو مجنون سمجھتا ہے عن الاعمش
بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو گذرا باب خلق الانسان خلقا لا یتمالک انسان
اسطرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لما صور اللہ آدم فی الجنۃ ترکہ ماشاء اللہ ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف
بہ ینظر ما ھو فلما رآہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک ترجمہ انس سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پتلا بنایا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اسکو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اسکا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اوسکے گرد گھومنا اور اُس کی حقیقت دیکھنا شروع کیا پھر جب اسکو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان گیا کہ یہ اسطرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکیگا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئین سنبھال نہ سکیگا یا وسوسون سے اپنے تئین بچا نہ سکیگا (نووی) عَنْ حَمَّادٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو گذرا **باب** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ مونھہ پر مارنے کی ممانعت عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے **ف** یعنی منہ پر نہ مارے اس لیے کہ منہ کی مار سے بعضے وقت عقل میں فتور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو ہر وقت نمایان رہتا ہے اسیطرح بچہ یا بی بی یا غلام لونڈی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے (نووی) عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلَا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ ترجمہ جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صلعم قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے لڑے تو اوسکے منہ سے بچا رہے اسلیے کہ اللہ تعالے نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اسکا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا اور بعض علماء ایسی احادیث کی تاویل نہین کرتے اور کہتے ہیں ہم اونپر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور انکا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسا معنے مراد ہے جو لائق ہے خدا کے صفت ہونیکی اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض انکی تاویل کرتے ہیں جیسے لائق ہے اللہ تعالی کی تنزیہ کے کیونکہ اسکی مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث اس لفظ سے ثابت ہے اور بعضون نے یون روایت کیا ہے اللہ تعالی نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ

اہلحدیث کے نزدیک ثابت نہین ہو اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا ابن قتیبہ نے اس حدیث
مین غلطی کی اور اُسکو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالی کی ایک صورت ہو لیکن اور صورتون کیطرح نہین اور
یہ قول ظاہر الفساد ہو اسواسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہو اور اللہ عزوجل حادث نہیں
ہے تو صورت دار بھی نہ ہوگا اور یہ قول اُنکا مجسمہ کیطرح ہے کہ اللہ تعالی جسم ہو نہ اور اجسام کیطرح اُنہون نے
دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہین اللہ تعالی شے ہے نہ اور اشیا کیطرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور
اجسام کیطرح حالانکہ شے اور جسم مین بڑا فرق ہو شے حدوث کو مقتضے نہیں ہے اور جسم وصورت ترکیب
کو مقتضی ہین اور ترکیب سے حدوث لازم آتا ہے اور تعجب ہو ابن قتیبہ سے کہ انھون نے کہا اللہ تعالی کی صورت
ہے نہ اور صورتون کیطرح حالانکہ ظاہر حدیث کا اون کی راے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالی نے آدم کو
اپنی صورت پر بنایا تو دونون صورتین نظیر ہوئین ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اوسکی صورت اور صورتون
کیطرح نہین یہی تناقض ہے اور اون سے کہا جاویگا کہ صورت ہو نہ اور صورتون کی طرح اس سے کیا مراد
ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہین ہو تو صورت نہ ہوئی حقیقۃً اس صورت مین یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تاویل
ہوگئی اور اختلاف کیا ہو علما نے اسکی تاویل مین بعض کہتے ہین ضمیر صورتہ مین اوس شخص کیطرف پھرتی
ہے جسکو مار پڑی تو مطلب صاف ہو کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو اُسی شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضون
نے کہا آدم علیہ السلام کیطرف پھرتی ہے یعنے اللہ تعالی نے آدم کو بنایا اوسکی صورت پر یعنی آدم کی
کی صورت پر اور یہ تاویل ضعیف ہو اور بعضون نے کہا ضمیر اللہ تعالی کیطرف پھرتی ہے اور اضافت تشریف
اور اختصاص کے لیے ہے جیسے کہتے ہین ناقۃ اللہ تعالی کا اور کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب۔ مترجم
کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنے پر ہمارا ایمان
ہے اور ہم تاویل نہین کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو ظاہری معنی کی نفی سلف سے نقل
کی اوس سے ظاہر متعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ ظاہر معنے لغوی ورنہ یہ نقل غلط ہے
اور انتہاء، فی الاستوار مین ہمنے ائمہ سلف کے بہت قول نقل کیے ہین جو کہتے ہین احادیث صفات اپنے
ظاہر پر محمول ہین اور مازری کا اعتراض ابن قتیبہ پر غلط ہو اسلیے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ویسی
ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اُسکا سمع یا بصر یا ہاتھ یا قدم جیسے اُن اشیاء سے ترکیب لازم نہین آتی ویسی
صورت سے بھی لازم نہین آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالی پر احادیث مین نہین آیا پس ہم کیونکر اپنے

ولی سے اطلاق کرین گے اور ہم جسم کی نفی بھی نہین کرتے اسلیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہین آئی اوسکا
اثبات اور اوسکی نفی دونون بے دلیل ہین اور جسم کی نفی اگر اسوجہ سے ہے کہ اوس سے حدوث یا ترکیب لازم
آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اوترنا چڑہنا بات کرنا آنا جانا سننا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی
ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالی
کی لاکالصور ہوئی تو آدم اوس کی صورت پر کیونکر ہون گے ناسمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق
لفظ مین ہے نہ مراد اور حقیقت مین جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھ ہے
آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ درحقیقت تشبیہ نہین ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث مین مجازاً اسکو
کاف تشبیہ سے تعبیر کیا ورنہ یہ حدیث لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ کے مخالف ہوجاوے گی امام شوکانی نے اس حدیث مین علیٰ
صُوْرَتِهٖ کی ضمیر آدم کے طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صُوْرَتِهٖ سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل
کچھ نہین ہے کس لیے کہ ایسے تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پرنجارنے کی کوئی وجہ نہین
نکلتی سراج الوہاج مین علامہ ابو الطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف ہے یعنے جاری کرنا ان احادیث کا
اپنے ظاہری معنون پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکییف اور تمثیل کے اور اس مین کوئی قباحت نہین ہے واللہ
اعلم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ
فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے
اپنے بہائی سے لڑے تو اوس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے) **بَابُ** الْوَعِيْدِ الشَّدِيْدِ
لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ جو شخص لوگون کو ناحق ستاوے اوسکا عذاب عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ
قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا
قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ
اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا ترجمہ ہشام بن حکیم بن حزام شام کے ملک مین کچھ
لوگون پر گذرے وہ دہوپ مین کہڑے کیے گئے تہے اور اون کے سرون پر تیل ڈالا گیا تہا انہون نے پوچھا یہ کیا
ہے لوگون نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے انکو سزا دی جاتی ہے انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ عذاب کرے گا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون کو عذاب کرتے
ہین (یعنے ناحق تو اس مین وہ عذاب داخل نہین ہے جو حداً یا قصاصاً یا تعزیراً ہو) عَنْ

هِشَامٍ عَنْ اَبِیۡهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِیْمُوْا فِی الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَاْنُهُمْ قَالُوْا حُبِسُوْا فِی الْجِزْیَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہہ ہے کہ وہ عجم کے کاشتکار تہے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہین ہے عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ قَالَ وَاَمِیْرُهُمْ یَوْمَئِذٍ عُمَیْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰی فِلَسْطِیْنَ فَدَخَلَ عَلَیْهِ فَحَدَّثَهٗ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ان دنون حاکم وہان کا عمیر بن سعد تہا جو والی تہا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہین بیت المقدس اور اوس کے اطراف کی شہرون کو) ہشام بن حکیم اوس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اوس نے حکم دیا وہ لوگ چہوڑ دیے گئے عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلٰی حِمْصٍ یُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِیْ اَدَاءِ الْجِزْیَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ یُعَذِّبُ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا ترجمہ وہی اس مین یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکہا جو حمص کا حاکم تہا وہ کاشتکارون کو دہوپ مین عذاب دے رہا تہا جزیہ دینے کے لیے

بَابٌ مَنْ مَرَّ بِسِلَاحٍ فِیْ مَسْجِدٍ اَوْ سُوْقٍ اَمْسَكَ بِنِصَالِهَا

مجمع مین ہتہیار لیکے جاوے تو اوسکی احتیاط رکہے عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص تیر لیکے مسجد مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکی پیکانون کو پکڑلے ف تا کہ کسی کو صدمہ نہ پہونچے نووی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اوسکا یہی حکم ہے ہمارے زمانے مین بندوق یا تفنگچہ مجمع مین بہر کر نہ لیجانا چاہیے۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِی الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدٰی نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ یَّاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا کَیْ لَا یَخْدِشَ مُسْلِمًا ترجمہ ایک شخص مسجد مین تیر لیکر آیا اونکی پیکانین کہولے ہوے آپ نے فرمایا اون کی پیکانین تہام لے تاکہ کسی مسلمان کو چرکہ نہ لگے عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا کَانَ یَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِی الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَمُرَّ بِهَا اِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنُصُوْلِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ کَانَ یَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹتا تہا مسجد مین کہ تیر لیکر جب نکلے تو اون کی

پیکان تہام لیا کرے عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلعم قال اذا مر احدکم فی مجلس او سوق و
بیدہ نبل فلیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا ثم لیاخذ بنصالہا قال ابو موسیٰ واللہ مامتنا حتی سددنا
بعضنا فی وجوہ بعض ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی
تم مین سے مسجد یا بازار مین گزرے اور ہاتہہ مین تیر ہون تو چاہیے کہ اون کی گانسی اپنے ہاتہہ مین پکڑ لیوے
پہر گانسی پکڑ لیوے پہر گانسی پکڑ لیوے تین بار فرمایا تاکید کے لیے ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہین
مرے یہانتک کہ ہمنے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے موہنہ پر (یعنی آپس مین لڑے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا) عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مر
احدکم فی مسجدنا او سوقنا ومعہ نبل فلیمسک علی نصالہا بکفہ ان یصیب احدا
من المسلمین منہا او قال لیقبض علی نصالہا ترجمہ وہی جو گذرا باب النہی عن
الاشارۃ بالسلاح الی مسلم۔ کسی مسلمان کو ہتیار سے ڈرانے کی ممانعت عن ابی ہریرۃ
یقول قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم من اشار الی اخیہ بحدیدۃ فان الملٰئکۃ
تلعنہ حتی یدعہ وان کان اخاہ لابیہ وامہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے بہائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتیار سے) اوس پر فرشتے
لعنت کرتے ہین جب تک اوس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اوسکا سگا بہائی ہو (اور اوسکا مارنا منظور نہو
لیکن صرف ڈرانے مین اتنا بڑا گناہ ہے معاذ اللہ) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابو ہریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لایشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لایدری احدکم لعل
الشیطان ینزع فی یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو نہ دہمکاوے ہتیار سے معلوم نہین شیطان
اوسکے ہاتہہ کو ڈگا دے (اور ہتیار چل جاوے) پہر جہنم کے گڈہے مین جاوے باب
فضل ازالۃ الاذی عن الطریق راہ مین سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب عن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک

عَلَی الطَّرِیْقِ فَاَخَّرَہٗ فَشَکَرَ اللّٰہُ لَہٗ فَغَفَرَ لَہٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ میں جارہا تہا اوس نے راہ پر ایک شاخ دیکہی کانٹون کی تو اوسکو سرکادیا اللہ
تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اسکو بخشدیا (نووی نے کہا مسلمانون کو ہر ایک طرح فائدہ دینے مین
بہی ثواب ہے) **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَۃٍ عَلٰی ظَھْرِ طَرِیْقٍ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاُنَحِّیَنَّ ھٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ لَا
یُؤْذِیْھِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** آپنے فرمایا ایک شخص نے راہ مین کانٹون کی ڈالی دیکہی تو
کہا قسم خدا کی مین اسکو ہٹادون گا مسلمانون کے آنے جانیکی راہ سے تاکہ اون کو تکلیف نہ ہو اللہ
تعالیٰ نے اسکو جنت مین داخل کیا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَقَدْ رَاَیْتُ رَجُلًا یَتَقَلَّبُ فِی الْجَنَّۃِ فِیْ شَجَرَۃٍ قَطَعَھَا مِنْ ظَھْرِ الطَّرِیْقِ کَانَتْ تُؤْذِی
النَّاسَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے جنت مین ایک
شخص کو مزے اوڑاتے دیکہا جس نے ایک درخت کو راہ مین سے کاٹ دیا تہا جس سے تکلیف ہوتی
تہی لوگون کو **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شَجَرَۃً کَانَتْ
تُؤْذِی الْمُسْلِمِیْنَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَھَا فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درخت مسلمانون کو تکلیف دیتا تہا ایک
شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت مین گیا **عن** اَبِیْ بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَنْتَفِعُ بِہٖ قَالَ اَعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ +
ترجمہ ابوبرزہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجہکو کوئی
بات ایسی بتلایئے جس سے فائدہ اوٹہاؤن آپنے فرمایا مسلمانون کی راہ سے کوڑا ہٹادے **عن**
اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَا بَرْزَۃَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَا اَدْرِیْ
لَعَسٰی اَنْ تَمْضِیَ وَاَبْقٰی بَعْدَکَ فَزَوِّدْنِیْ شَیْئًا یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِفْعَلْ کَذَا اِفْعَلْ کَذَا اَبُوْبَکْرٍ نَسِیَہٗ وَاَمِرَّ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ **ترجمہ** ابوبرزہ سے روایت ہے
مین نے کہا یارسول اللہ مین نہین جانتا شاید آپ کی وفات ہوجاوے اور مین آپکے بعد زندہ رہون تو
کوئی بات ایسی بتلایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجہکو نفع دیوے آپنے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بہول گیا

اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا **باب** تحریم تعذیب الہرۃ ونحوھا من
الحیوان الذی لا یؤذی جو جانور ستاتا نہ ہو اسکو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو **عن**
عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عذبت امرأۃ فی ہرۃ سجنتھا حتی
ماتت فدخلت فیھا النار لا ھی اطعمتھا وسقتھا اذ ھی حبستھا ولا ھی ترکتھا تاکل
من خشاش الارض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کے لیے
جسکو اوسنے قید کیا تہا یہانتک کہ وہ مرگئی پہر وہ عورت جہنم میں گئی اس عورت نے اوس بلی کو نہ کہانا
دیا نہ پانی قید میں اور نہ چہوڑا کہ زمین کے کیڑون کو کہاتی **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثل حدیث جویریۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم عذبت امرأۃ فی ہرۃ اوثقتھا فلم تطعمھا ولم تسقھا ولم تدعھا تاکل
من خشاش الارض **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس بلی کو باندہ دیا تہا **عن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخلت
امرأۃ النار من جراء ہرۃ لھا او ھر ربطتھا فلا ھی اطعمتھا ولا ھی ارسلتھا ترمرم من
خشاش الارض حتی ماتت ھزلا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کے سبب سے جسکو اوسنے باندہ دیا تہا پہر نہ اوسکو کہانا دیا نہ چہوڑا کہ
وہ زمین کے کیڑے چباتی یہانتک کہ دبلی ہو ہو کر مرگئی **باب** تحریم الکبر غرور کرنا حرام
ہے **عن** ابی سعید الخدری وابی ہریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العز ازارہ والکبریاء ردآؤہ فمن ینازعنی عذبتہ **ترجمہ** ابوسعید خدری اور ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اوسکی چادر ہے
(یعنے یہ دونون اوسی کی صفتین ہین) پہر پروردگار فرماتا ہے جو کوئی یہ دو نو صفتین اختیار کرے مین
اوسکو عذاب دونگا (نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت وعید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے
اور یہ صفت خاص ہے پروردگار کی ہے سے مراد اللہ ہے کبریا دینی کہ بلکش قدیم سنت و نش کنرا
باب النھی عن تقنیط الانسان من رحمۃ اللہ تعالی اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

حرام ہے عن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدث ان رجلا قال واللہ لا یغفر اللہ لفلان وان اللہ قال من ذا الذی یتالی علی ان لا اغفر لفلان فانی قد غفرت لفلان واحبطت عملک او کما قال ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالے فلانے کو نہیں بخشے گا اللہ تعالی نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کہاتا ہے کہ میں فلانے کو نہ بخشونگا میں نے اسکو بخشدیا اور تیرے (یعنی جس نے قسم کہائی تہی) اعمال لغو کردیے (بیکار) ف نووی نے کہا اس حدیث سے اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اگر چاہے تو بے توبہ کے بہی گناہ معاف ہوسکتے ہیں اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کبائر سے اعمال صالحہ حبط ہوجاتے ہیں اور اہلسنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے حبط ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اوسکی نیکیاں برائیون کے ساتھ گرگئیں یا اوس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہوگا جس سے وہ کافر ہوگیا ہوگا یا یہ حکم اگلے امتون کے لیے تہا انتہے باب فضل الضعفاء والخاملین ناتوانون اور گمنام شخصون کی فضیلت عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رب اشعث مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازون پر سے دہکیلے ہوئے ایسے ہین کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کہا بیٹہین تو خدا اون کی قسم کو سچا کردیوے ف یعنی بعض بندگان خدا ظاہر کے تئین ایسے ذلیل اور برے ہین کہ کوئی دروازے پر نہ کہڑا ہونے دیوے اور باطن کے ایسے صاف ہین کہ خدا جل جلالہ کو اون کی خاطرداری منظور رہتی ہے اس حدیث سے دو فائدے معلوم ہوئے اول یہ کہ کسی مسلمان بدظاہر کو حقیر نہ جاننے س خاکساران جہان را بحقارت منگر توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد مگر یہ بہی نہ چاہیے کہ خلاف شرع فقیرون کو ولی اور قطب عوام کیطرف اعتقاد کرے اسواسطے کہ حضرت نے اس حدیث مین بعضے پریشان مو خاکسارون کو مقبول فرمایا اور یہ نہیں فرمایا کہ شراب خوار یا بہنگ یا بہنگ پینے والے داڑہی منڈے بہی ایسے ہوتے ہین دوسرا فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتہ خاکساری اور گمنامی حقتعالی کو پسند ہے (تحفۃ الاخیار) باب النھی عن قول ھلک الناس یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم قال ابو اسحاق لا ادری اھلکھم بالنصب او اھلکھم بالرفع

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کہے لوگ ہلاک ہوئے (حقارت
سے اپنے تئیں عمدہ جانکر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے
زیادہ ہلاک ہونے والا ہے عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ ترجمہ وہی جو گذرا **باب**
الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ ہمسایہ کا حق عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَيُوَرِّثَنَّهٗ ترجمہ ام المومنین عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل علیہ السلام مجھکو نصیحت کرتے رہے ہمسایے
کے ساتھہ سلوک کرنے کی یہانتک کہ میں سمجھا وہ ہمسایہ کو وارث بنا دینگے ف یعنی یہانتک ہمسایے
کے ساتھہ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوجاویگا اس حدیث مین
حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ
وہی جو گذرا عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ
بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ ترجمہ ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ
ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شوربا
بہت رکھہ اور خیال رکھہ اپنے ہمسایوں کا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيْلِيْ اَوْصَانِيْ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا
فَاَكْثِرْ مَاءَهٗ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيْرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوْفٍ ترجمہ ابوذر
سے روایت ہے میرے جانی دوست نے مجھکو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شوربا بہت رکھہ اور اپنے ہمسایے
کے گھر والوں کو دیکھہ انکو اس میں سے بھیج (جانی دوست سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) **باب**
اسْتِحْبَابِ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللِّقَاءِ ملاقات کیوقت کشادہ پیشانی سے ملنا عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ
قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ
بِوَجْهٍ طَلْقٍ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم
مت سمجھہ (یعنے ثواب سے خالی نہیں) اور یہ بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی
کے ساتھہ **باب** **اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيْمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ** اچھے کام میں سفارش کرنا
مستحب ہے عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا أَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی حاجت لیکر آتا تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تمکو ثواب ہوگا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے **ف** یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب مت کھو سفارش کرو نووی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور ہر شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حدود میں سفارش حرام ہے اسیطرح ناحق کرنے کے لیے

باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِيْنَ

نیک صحبت کا حکم **عن** أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبًا وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً **ترجمہ** ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مشک والا یا تو تجھے یوں ہی دیگا (تحفے کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خرید لیگا اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دیگا یا بری بو تجھ کو سونگھنا پڑے گی **ف** یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدے سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم یا درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھٹی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے اگر بدی نہ سیکھے جب بھی اسکا اثر ضرور ہوتا ہے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مشک پاک ہے اور اسپر اجماع ہے علماء کا لیکن شیعہ سے اسکی نجاست منقول ہے اور انکا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان مشک لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے انتہی مختصراً

باب فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْبَنَاتِ بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ

اَبْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میرے پاس ایک عورت آئی اوسکی دو بیٹیاں اوسکے ساتھ تھین اوس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی مین نے اسکو دیدی اوس نے وہ کھجور بیکر دو ٹکڑے کی اور ایک ایک ٹکڑا دونون بیٹیون کو دیدیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر اوٹھی اور چلی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین نے اوس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو مبتلا ہو بیٹیون مین (یعنی اوسکی بیٹیان ہون پھر وہ اون کے ساتھ نیکی کرے (اون کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کردے) تو وہ قیامت کے دن اوسکی آڑ ہونگی جہنم سے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنے دونون بیٹیون کو لیے ہوئے مین نے اسکو تین کھجورین دین اوس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے مین اسکی بیٹیون نے وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو اوس نے اوس کھجور کے جسکو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کیے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا مین نے جو اوس نے کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے اس کام سے اوس کے لیے جنت واجب کردی یا اوسکو جہنم سے آزاد کردیا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دو لڑکیون کو پالے اون کے جوان ہونے تک قیامت کے دن مین اور وہ اس طرح سے آوینگے اور آپ نے اپنی اونگلیون کو ملایا (یعنے میرا اوسکا ساتھ ہوگا قیامت کے دن) مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اوسکی لڑکیان ہون تو خیر ورنہ دو یتیم لڑکیون کو پالے اور جوان ہو کر اون کا نکاح کردیوے تاکہ حضرت صلعم کا ساتھ اوسکو نصیب

باب فضل من یموت لہ ولد فیحتسبہ جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے عن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد فتمسہ
النار الا تحلۃ القسم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان
کے تین بچے مر جاوین اوسکو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اوتارنے کے لیے (یعنے اللہ تعالی نے جو فرمایا کہ تم
مین کوئی ایسا نہین ہے جو دوزخ پر نہ گذرے سو جب اسکا بھی گذر دوزخ پر سے ہوگا پر اور کسیطرح کا
عذاب نہ ہوگا) عن الزہری باسناد مالک و معنی حدیثہ الا ان فی حدیث سفیان فیلج
النار الا تحلۃ القسم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لنسوۃ من الانصار لا یموت لاحداکن ثلثۃ من الولد فتحتسبہ
الا دخلت الجنۃ فقالت امراۃ منہن او اثنان یا رسول اللہ قال او اثنان ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے فرمایا تم مین سے جسکے تین
لڑکے مر جاوین اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت مین جاویگی ایک عورت بولی
یا رسول اللہ اگر دو بچے مرین آپنے فرمایا دو بھی سہی عن ابی سعید الخدری قال جاءت امراۃ
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ذہب الرجال بحدیثک فاجعل
لنا من نفسک یوما ناتیک فیہ تعلمنا مما علمک اللہ قال اجتمعن یوم کذا و کذا
فاجتمعن فاتاہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمہن مما علمہ اللہ ثم قال
ما منکن من امراۃ تقدم بین یدیہا من ولدہا ثلاثۃ الا کانوا لہا حجابا
من النار فقالت امراۃ واثنین واثنین واثنین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واثنین واثنین واثنین ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتین آپ کی مرد ہی سنا کرتے ہین تو ہمارے لیے بھی
ایک دن مقرر کیجیے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کرین اور آپ ہمکو وہ باتین سکھلا دین جو اللہ تعالی نے
آپکو سکھلائین آپنے فرمایا اچھا فلانے دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئین رسول اللہ صلعم اونکے پاس
تشریف لائے پھر فرمایا تم مین سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنے تین بچے اوسکے
مر گئے) تو وہ اوس کی آڑ ہو جاوین گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے آپنے

فرمایا اور دو بھی دو بچے دو کچے (یعنے) اون کا بھی یہی حکم ہے عن ابی هريرة قال ثلثة لم
يبلغوا الحنث ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں عن
ابی حسان قال قلت لابی هريرة انه قد مات لى ابنان فما انت محدثى عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم بحديث تطيب به انفسنا عن موتانا قال قال نعم صغارهم
دعاميص الجنة يتلقى احدهم اباه او قال ابويه فياخذ بثوبه او قال بيده كما
اخذ انا بصنفة ثوبك هذا فلا يتناهى او قال ينتهى حتى يدخله الله واباه الجنة
وفى رواية سويد حدثنا ابو السليل ترجمہ ابو حسان سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ سے کہا میرے
دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہو
انہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پانی کا کیڑا پانی
سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور انکا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس
وقت تیرے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ انکو اور اون کے باپوں کو
جنت میں داخل کرے گا عن التيمى بهذا الاسناد وقال فهل سمعت من رسول الله
صلى الله عليه وسلم شيئا تطيب به انفسنا عن موتانا قال نعم ترجمہ وہی جو
گذرا عن ابى هريرة قال اتت امرأة النبى صلى الله عليه وسلم بصبى
لها فقالت يا نبى الله ادع الله له فلقد دفنت ثلاثة فقال دفنت ثلاثة قالت
نعم قال لقد احتظرت بحظار شديد من النار قال عمر من بينهم عن جده و
قال الباقون عن طلق لم يذكروا الجد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ
لیکر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجیے اس کے لیے (عمر دراز
ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تین بچوں کو گاڑا وہ بولی ہاں آپ نے
فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال
جاءت امرأة الى النبى صلى الله عليه وسلم بابن لها فقالت يا رسول الله انه
يشتكى وانى اخاف عليه قد دفنت ثلاثة قال لقد احتظرت بحظار شديد
من النار قال زهير عن طلق ولم يذكر الكنية ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے

ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میری اس بیٹی کے لیے دعا فرمایئے
وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک
مضبوط روک کر لی جہنم کی **باب** اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ جب خداوند
کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ
يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ
اللّٰهُ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهٗ
جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ ثُمَّ
تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک
اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلانے
بندے سے تو بھی اوس سے محبت کر پھر جبرئیل علیہ السلام محبت کرتے ہیں اوس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلانے سے تم بھی محبت کرو اوس سے پھر آسمان والے فرشتے اوس سے محبت کرتے ہیں بعد
اوس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو
جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلان کا دشمن ہوں تو بھی اوسکا دشمن ہو پھر وہ بھی اوس کے دشمن ہو جاتے
ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلان شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے
دشمنی رکھو وہ بھی اوس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اوس کے زمین والوں کے دلوں میں اوسکی دشمنی جم
جاتی ہے یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اوس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے
ف از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت   از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت) **عن** سُهَيْلٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ عَلَى
الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنِّيْ اَرَى اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهٗ مِنَ الْحُبِّ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ قَالَ بِاَبِيْكَ اَنْتَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبد العزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہو گئے اون کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبد العزیز کو باپ نے پوچھا کیوں میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں انکی محبت پڑ گئی ہے اونہوں نے کہا قسم تیرے باپ کی ابو ہریرہؓ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا باب الارواح جنود مجندۃ روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ ہیں پھر جنہوں نے اون میں سے ایکدوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہیں اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں ف پہچان سے یہ غرض کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بری روحوں کی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں یعنی جو اوس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے کے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی اون میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر ہیں باب المرء مع من احب آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک گنوار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے وہ بولا

اللہ اور اوسکے رسول کی محبت آپؐ نے فرمایا تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہی رگو اور اعمال کم ہون **عن**
انسؓ قال قال رجل یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما اعددت لہا فلم یذکر کثیرا قال
ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت **ترجمہ** وہی جو گزرا اس مین یہہ کہ اوس گنوار
نے بہت سامان نہ کیا اور کہا لیکن مین محبت رکہتا ہون اللہ اور اوسکے رسول سے **ف** نووی نے کہا اللہ اور
اوسکے رسول کی محبت کی فضیلت یہہ کہ اون دونون کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اوس سے باز رہے
اور شرع پر قائم رہے اور محبت مین صالحین کے یہہ ضرور نہین کہ اون کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو انکا
مثل ہو جاویگا **بیت** احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا **عن**
انس بن مالک ان رجلا من الاعراب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال
ما اعددت لہا من کبیر احمد علیہ نفسی **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہہ ہے کہ اوس گنوار نے
کہا مین نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہین کیا ہے جسپر اپنی تعریف کرون **عن** انس بن مالک
قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال وما
اعددت لہا قال حب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال انس فما فرحنا بعد
الاسلام فرحا اشد من قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانک مع من احببت قال انس
فانا احب اللہ ورسولہ وابا بکر وعمر فارجو ان اکون معہم وان لم اعمل باعمالہم
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا طیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالی اور اوسکے رسول کی
محبت کو آپ نے فرمایا تو تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہی۔ انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے
اتنا خوش نہین ہوے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوے انس نے کہا مین تو محبت رکہتا ہون اللہ سے اور اوسکے
رسول سے اور ابوبکر اور عمر سے اور مجہے امید ہے کہ قیامت کے دن مین اون کے ساتہہ ہون گو مین نے اون کے
سے اعمال نہین کیے **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یذکر قول انس
فانا احب وما بعدہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس بن مالک قال بینما انا ورسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خارجین من المسجد فلقینا رجلا عند سدۃ المسجد فقال یا رسول اللہ متی
الساعۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعددت لہا قال فکان الرجل استکان ثم قال

یا رسول اللہ ما اعددت لہا کثیر صلوۃ ولا صیام ولا صدقۃ ولکنی احب اللہ ورسولہ قال فانت مع من احببت ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونو مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ملا مسجد کے سائبان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان طیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سنکر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ طیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اسکے رسول سے آپ نے فرمایا پس تو اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی الحدیث ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تری فی رجل احب قوما ولما یلحق بہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اوس قوم سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی موسی قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فذکر بمثل حدیث جریر عن الاعمش ترجمہ ابو موسی سے بھی ایسے ہی روایت ہے

باب الثناء علی الصالح لا تضرہ نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اوسکو خوشی ہے

عن ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارایت الرجل یعمل العمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اوس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہی یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اوسکے لیے کہ لوگ اوسکی تعریف کرتے ہیں عن ابی عمران الجونی باسناد حماد بن زید بمثل حدیثہ غیر ان فی حدیثہم عن شعبۃ غیر عبد الصمد ویحبہ الناس علیہ وفی حدیث عبد الصمد ویحمدہ الناس کما قال حماد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

كتاب القدر

کتاب تقدیر کے بیان مین

عن عبد الله قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق إن احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوما ثم يكون في ذلك علقة مثل ذلك ثم يكون في ذلك مضغة مثل ذلك ثم يرسل الملك فينفخ فيه الروح ويؤمر باربع كلمات بكتب رزقه وعمله واجله وشقي او سعيد فو الذي لا اله غيره ان احدكم ليعمل بعمل اهل الجنة حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل النار فيدخلها وان احدكم ليعمل بعمل اهل النار حتى ما يكون بينه وبينها الا ذراع فيسبق عليه الكتاب فيعمل بعمل اهل الجنة فيدخلها ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ سچے ہین سچے کیے ہوئے بیشک تم مین ہر ایک آدمی کا نطفہ اوسکی مان کے پیٹ مین چالیس دن جمع رہتا ہے پہر چالیس دن مین لوہو کی پہٹکی ہو جاتا ہے پہر چالیس دن مین گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پہر خدا تعالی اوس کیطرف فرشتے کو بہیجتا ہے وہ اوس مین روح پہونکتا ہے اور چار باتون کا اوسکو حکم ہوتا ہے کہ اوسکی روزی لکہتا ہے یعنی محتاج ہوگا یا مالدار اور اوسکی عمر لکہتا ہے کہ کتنا جیے گا اور اوسکے عمل لکہتا ہے کہ کیا کیا کرے گا اور یہ لکہتا ہے کہ نیک بخت بہشتی ہوگا یا بدبخت دوزخی ہوگا سو مین قسم کہاتا ہون اوسکی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین کہ بیشک تم لوگون مین سے کوئی بہشتیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوس مین اور بہشت مین ہاتہہ بہر کا فرق رہ جاتا ہے یعنے بہت قریب ہوجاتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہوجاتا ہے سو وہ دوزخیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر دوزخ مین جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بہر دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ مین اور اوس مین سوائے ایک ہاتہہ بہر کے کچہ فرق نہین رہتا ہے پہر تقدیر کا لکہا اوسپر غالب ہوتا ہے سو بہشتیون کے کام کرنے لگتا ہے پہر بہشت مین جاتا ہے **ف** اس حدیث مین انسان کی ابتدا انتہا اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اسکا مطلب خصوصاً تقدیر کا بہید نہین سمجہ سکتے اس کے بوجہنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا دریافت کیا چاہیے کہ جبکہ خاتمہ پر مدار ٹہیرا تو کوئی اپنی عبادت و بندگی پہ گہمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ خاتمے

کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہو گا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اسکا خاتمہ بخیر ہو بعضے نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمہ پر بات رہی تو جوانی میں عیش کیا چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لیں گے سو یہ شیطان نے انکو دھوکا دیا ہے اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہوا شاید جوانی ہی میں موت آجاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اسکو کسیوقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اسواسطے کہ شاید ہمیں نفس نفس واپسین ہو بدا الٰہی اپنے کرم سے ہمکو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین (التحفۃ الاخیار) **عن** الاعمش بھذا الاسنادِ قالَ فِی حدیثِ وکیعٍ اِنَّ خلقَ احدِکُمْ یجمعُ فِی بطنِ اُمِّہٖ اربعینَ لیلۃً وقالَ فِی حدیثِ معاذٍ عن شعبۃَ اربعینَ لیلۃً اوْ اربعینَ یوماً واَمّا فِی حدیثِ جریرٍ وعیسی اربعینَ یوماً **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** حذیفۃَ بنِ اسیدٍ یبلغُ بہِ النبیَّ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ قالَ یدخلُ الملکُ علی النطفۃِ بعدَ ما تستقرُّ فِی الرحمِ باربعینَ اوْ خمسۃٍ واربعینَ لیلۃً فیقولُ یا ربِّ اشقیٌّ اوْ سعیدٌ فیکتبانِ فیقولُ ایْ ربِّ اذکرٌ اوْ انثی فیکتبانِ ویکتبُ عملہُ واثرہُ واجلہُ ورزقہُ ثمَّ تطوی الصحفُ فلا یزادُ فیھا ولا ینقصُ **ترجمہ** حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دان میں جم جاتا ہے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اسکو بدبخت لکھوں یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اسکا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اوس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی **عن** عبدِ اللہِ بنِ مسعودٍ یقولُ الشقیُّ مَنْ شقیَ فِی بطنِ اُمِّہٖ والسعیدُ مَنْ وعظَ بغیرہٖ فاتی رجلاً مِنْ اصحابِ رسولِ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ یقالُ لہُ حذیفۃُ بنُ اسیدٍ الغفاریُّ فحدّثہُ بذلکَ مِنْ قولِ ابنِ مسعودٍ فقالَ وکیفَ یشقی رجلٌ بغیرِ عملٍ فقالَ لہُ الرجلُ اتعجبُ مِنْ ذلکَ فانّی سمعتُ رسولَ اللہِ صلی اللہُ علیہِ وسلّمَ یقولُ اذا مرَّ بالنطفۃِ اثنتانِ واربعونَ لیلۃً بعثَ اللہُ الیھا ملکاً فصوّرھا وخلقَ سمعھا وبصرھا وجلدھا ولحمھا وعظامھا ثمَّ قالَ یا ربِّ اذکرٌ امْ انثی فیقضی ربُّکَ ما شاءَ ویکتبُ الملکُ فیقولُ یا ربِّ اجلہُ فیقولُ ربُّکَ ما شاءَ ویکتبُ الملکُ ثمَّ یقولُ یا ربِّ رزقہُ فیقضی ربُّکَ ما شاءَ ویکتبُ الملکُ ثمَّ یخرجُ الملکُ بالصحیفۃِ فی یدہٖ فلا یزیدُ

عَلیٰ اَمْرٍ وَّلَا یَنْقُصُ ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے بدبخت وہ ہی جو اپنی ماں کے پیٹ سے بدبخت ہے اور نیک بخت وہ ہی جو دوسرے سے نصیحت پاوے۔ عامر بن واثلہ عبداللہ بن مسعود سے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی پاس آئے جنکو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور اون سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بدبخت ہو گا۔ حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب نطفہ پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہین تو اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اوسکی صورت بناتا ہے اور اوسکے کان آنکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوسکی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے ای پروردگار اوس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ مین یہ کتاب باہر لیکر نکلتا ہے اور اس سے کوئی امر نہ بڑہتا ہے نہ گھٹتا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَسَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِيْ يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثٰى ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللّٰهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَارَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللّٰهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے ان دونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ مین چالیس رات تک یونہی رہتا ہے پھر فرشتہ اوس پر اوترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اسکو تیار بناتا ہے وہ کہتا ہے ای پروردگار یہ مرد ہو گا یا عورت پھر اللہ تعالی اوسکو مرد کرتا ہے یا عورت پھر وہ فرشتہ کہتا ہے ای پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالی اسکو پورا کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے ای پروردگار اوسکی روزی کیا ہے اور اوسکی عمر کیا ہے اسکی اخلاق کیسے ہین پھر اللہ تعالی اسکو بدبخت کرتا ہے یا نیک بخت عَنْ

حذیفة بن اسید الغفاری صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم رفع الحدیث الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان ملکا موکلا بالرحم اذا اراد الله ان یخلق شیئا باذن الله لبضع و
اربعین لیلة ثم ذکر نحو حدیثهم ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہہ ہو کہ ایک فرشتہ جو موکل ہے رحم
پر جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہو چالیس پر کئی راتون کے بعد پہر بیان کیا ہی جو گذرا عن
انس بن مالک ورفع الحدیث انه قال ان الله قد وکل بالرحم ملکا فیقول ای رب نطفة
ای رب علقة ای رب مضغة فاذا اراد الله ان یقضی خلقا قال قال الملک ای رب
ذکر او انثی شقی او سعید فما الرزق فما الاجل فیکتب کذلک فی بطن امه ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے رحم پر ایک فرشتے کو مقرر کیا
ہے وہ کہتا ہے ای رب ابہی نطفہ ہو اے رب اب لوہو کی پہٹکی ہے ای رب اب گوشت کی بوٹی ہے پہر
جب اللہ تعالی کچہ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہو یا عورت نیک ہے یا بد اوسکی
روزی کیا ہے اوسکی عمر کیا ہے پہر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکہہ لیا جاتا ہے اپنے مان کے پیٹ مین
عن علی قال کنا فی جنازة فی بقیع الغرقد فاتانا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقعد
وقعدنا حوله ومعه مخصرة فنکس فجعل ینکت بمخصرته ثم قال ما منکم من احد
ما من نفس منفوسة الا وقد کتب الله مکانها من الجنة والنار والا وقد کتبت
شقیة او سعیدة قال فقال رجل یا رسول الله افلا نمکث علی کتابنا وندع العمل
فقال من کان من اهل السعادة فسیصیر الی عمل اهل السعادة ومن کان من اهل
الشقاوة فسیصیر الی عمل اهل الشقاوة فقال اعملوا فکل میسر اما اهل السعادة
فییسرون لعمل اهل السعادة واما اهل الشقاوة فییسرون لعمل اهل الشقاوة ثم
قرأ فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسره للیسری واما من بخل واستغنی
وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی ہم بقیع مین تہے بقیع
مدینہ منورہ کا قبرستان ہو ایک جنازے کے ساتہہ اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے
آپ بیٹہے ہم بہی آپکے گرد بیٹہے آپکے پاس ایک چہڑی تہی آپ سر جہکا کر بیٹہے اور چہڑی سے زمین
پر لکیرین کرنے لگے پہر آپنے فرمایا تم مین سے کوئی ایسا نہین ہے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا

اللہ نے ٹھکانا نہ لکھدیا ہو جنت میں یا دوزخ میں اور یہ نہ لکھدیا ہو کہ نیک بخت ہی یا بدبخت ہو ایک شخص بولا
یا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسا نہ کریں اور عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا
بے فائدہ ہے جو قسمت میں ہو وہ ضرور ہوگا) آپنے فرمایا جو نیک بختوں میں سی ہے وہ نیکوں کا کام شتابی کریگا
اور جو بدبختوں میں سے ہو وہ بدوں کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی
گئی ہے لیکن نیکوں کو آسان کیا جاویگا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو آسان کیا جاویگا بدوں
کے اعمال کرنا پھر آپنے یہ آیت پڑھی سو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور بہتر دین یعنے اسلام کو سچا جانا)
سو اوس کو ہم آسان کر دینگے نیکی کرنا اور جو بخیل ہوا اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اوس نے جھوٹا
جانا تو اوسپر ہم آسان کر دینگے کفر کی سخت راہ ف اصحاب یہ سمجھے تھے کہ تقدیر کے روبرو
عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسواسطے
کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ایک کو دوسرے سے ربط دیا اور موافق اپنے حکمت کی
بعضی چیز کو بعضی چیز کا سبب ٹھہرایا جیسے آنکھہ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہو شنوائی
کا اور زہر سبب ہو موت کا اسیطرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہو دوزخ کا تو معلوم
ہوا کہ عمل کرنا مخالف تقدیر کے نہیں اسیطرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اسکا سبب ہے اور کوئی اس
کو مخالف تقدیر کے نہیں جانتا غرض کہ ان احادیث کی روسے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا کہ تقدیر
حق ہے اور اسپر ایمان لانا واجب ہو اور اس میں بحث اور گفتگو کرنا حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف
عقل تقدیر کا بھید سمجھہ نہیں سکتی اکثر بیان کیجاتی ہے کسی نے حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سی پوچھا
تقدیر کو آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنے تقدیر کا بھید دریافت کرنا
آدمی کا مقدور نہیں - اس حدیث سی یہی نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا
دین اسلام کے برخلاف ہو کیونکہ آپنے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا دین اسلام کی تعلیم
یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہانتک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس
کوشش کے اپنے تدبیر پر غرہ نہ ہو اور اللہ تعالی کی تقدیر پر بھروسا رکھے ہمارا تو یہ اعتقاد ہو کہ
دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف فرقوں کو جب وہ
ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیسا رنج کرتے ہیں پر

مومنون کو کچھ رنج نہین وہ جانتے ہین کہ صرف کوشش سے کامیابی نہین ہوتی بلکہ اللہ تعالی کی تقدیر بہی ضرور ہی اور جو لوگ تقدیر کو نہین مانتے ہم اون سے یون بحث کرتے ہین کہ بہلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا مین یہ حال نہین کہ ہمیشہ مسبب اوس کے بعد ہوا کرے بہتیرے کہاتے ہین پر نہین مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہین مرتے نقص ہوتا ہے پر ہیضہ نہین ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہین ہوتی پانی اور ہوا دونون اچہے ہوتے ہین پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہین مثلاً کونین سے ہمیشہ بخار نہین جاتا کافور سے ہمیشہ وبا کو فائدہ نہین ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ جو سبب عوام کی نظر مین بہت یقینی ہین وہ بہی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہین ہین مثلاً انگارے ہمیشہ نہین جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہین یا بہیگی لکڑی کو جلائین تو نہین جلاتے وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ یہان ایک مانع موجود ہی ہم یہ جواب دیتے ہین کہ سوا اس مانع کے اور بہی ہزارون موانع نکلتے آتے ہین پہر اکیلی نار جلانے کے سبب کیونکر ٹہیری اور موانع اسقدر غیر محصور ہین کہ انکا منضبط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا دشوار ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی سبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اوسکا ہونا موقوف ہی اوس کے سبب کے ہونے پر پہر اوس کا ہونا اوس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہی اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان متناہی مین کیونکر پائے جا سکتے ہین اب اگر زمانہ ازل مین غیر متناہی ہے تو ہر ایک سبب واجب بالغیر ہے اور اوسکا سبب بہی واجب بالغیر ہوگا کیونکہ وہ مسبب ہی دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہین اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالغیر پایا گیا بدون واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالغیر یا ما بالعرض بدون ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب ہین ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور ساری اسباب کی تاثیر اوسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہی اور یہی عین ایمان ہے

عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنَاهُ قَالَ فَاَخَذَ عُوْدًا وَلَمْ یَقُلْ مِخْصَرَةً قَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ جَالِسًا وَّفِیْ یَدِهٖ عُوْدٌ یَّنْكُتُ بِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ اِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنْزِلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ

وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلَا نَتَّكِلُ قَالَ لَا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى اِلٰى قَوْلِهٖ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ترجمہ حضرت علی سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے تھے آپکے ہاتھہ مین ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیرین
کر رہے تھے آپنے اپنا سر اوٹھایا پھر فرمایا تم مین سے کوئی جان ایسی نہین ہے جسکا ٹھکانا معلوم ہو گیا ہو
(یعنے اللہ تعالی کے علم مین) کہ جنت مین ہے یا جہنم مین لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ہم عمل کیون
کرین بھروسا نہ کرلین آپنے فرمایا نہین عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا
گیا ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى (جسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا) عَنْ مَنْصُوْرٍ
وَالْاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ
مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَيِّنْ لَنَا دِيْنَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْاٰنَ فِيْمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيْمَا
جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ اَمْ فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لَا بَلْ فِيْمَا جَفَّتْ بِهِ الْاَقْلَامُ
وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيْرُ قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ
فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجیے گویا ہم اب پیدا
ہوئے ہم جو عمل کرتے ہین تو اوس مقصد کے لیے کرتے ہین جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی
یا اوس مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا ہے (اور پہلے سے اوسکی نسبت کچھہ نہین قرار پایا) آپنے فرمایا
نہین بلکہ اوس مقصد کے لیے عمل کرو جسکو لکھکر قلم سوکھہ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھہ بات کہی جسکو مین نہین سمجھا مین نے پوچھا لوگون
سے کیا کہا اونھون نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا ہے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَفِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ہر ایک کام کرنے والے کے لیے
اوسکا کام آسان کیا گیا ہے عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعُلِمَ اَهْلُ
الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيْلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ

ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت والون کا اور دوزخ والون کا علم ہو گیا ہے (خداوند تعالی کو) آپ نے فرمایا ہان لوگون نے کہا پھر عمل کرنے والے عمل کیون کرتے ہین آپنے فرمایا ہر شخص کے لیے وہی کام آسان کیا گیا ہے جس کے لیے پیدا ہوا اب اگر اوس کے ہاتھ سے اچھے کام ہو رہے ہین تو امید ہوتی ہے کہ اوسکی تقدیر مین جنتی ہونا لکھا گیا ہے اور جو برے کام ہو رہے ہین تو خیال ہوتا ہے کہ اوس کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھا ہے ہمکو تقدیر کا علم نہین حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال گو تقدیر سے خارج نہین وہ بھی بہ تقدیر الٰہی ہین اور عذاب و ثواب اوس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہمکو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہین پہونچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہین اور اوسکی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہین عن یزید الرشک فی هذا الاسناد بمعنی حدیث حماد وفی حدیث عبد الوارث قال قلت یا رسول اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی الاسود الدیلی قال قال لی عمران بن حصین ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیہم ومضی علیہم من قدر قد سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاهم بہ نبیهم وثبتت الحجة علیهم فقلت بل شیء قضی علیهم ومضی علیهم قال فقال افلا یکون ظلما قال ففزعت من ذلک فزعا شدیدا وقلت کل شیء خلق اللہ وملک یدہ فلا یسئل عما یفعل وهم یسئلون فقال لی یرحمک اللہ انی لم ارد بما سألتک الا لاحزر عقلک ان رجلین من مزینة اتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالا یا رسول اللہ ارأیت ما یعمل الناس الیوم ویکدحون فیہ اشیء قضی علیهم ومضی فیهم من قدر قد سبق او فیما یستقبلون بہ مما اتاهم بہ نبیهم وثبتت الحجة علیهم فقال لا بل شیء قضی علیهم ومضی فیهم وتصدیق ذلک فی کتاب اللہ ونفس وما سواها فالهمها فجورها وتقواها ترجمہ ابو الاسود دیلی سے روایت ہے مجھ سے عمران بن حصین نے کہا تم کیا سمجھتے ہو آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہین آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی اگلی تقدیر کے رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے اور حجت سے مین نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گذر گئی عمران نے کہا پھر ظلم لازم آیا اس لیے کہ خدا تعالی نے جب کسی کی تقدیر مین جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اوس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے

یہ سنکر مین بہت گھبرایا اور مینے کہا ظلم نہین ہی اسوجہ سو کہ ہرایک چیز اسکی بنائی ہوئی ہے اور اسی کے ملک ہے اوس سے کوئی پوچھہ نہین سکتا اور لوگون سے البتہ پوچھہ سکتی ہین عمران نے کہا خدا تجھہ پر رحم کرے مینے تجہہ سے اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤن دو شخص مزینہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یارسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہین اور محنت اٹھا رہے ہین آیا اسکا فیصلہ ہوچکا اور تقدیر مین وہ بات گذر چکی یا آیندہ ہونے والا ہے اس حکم کے رو سے جسکو پیغمبر لیکر آئے اور اُنپر حجت ثابت ہوچکی آپ نے فرمایا نہین بلکہ اس بات کا فیصلہ ہوچکا اور اسکی تصدیق اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالی نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اوسکی جس نے بنایا اسکو پھر بتادی اوسکو برائی اور بھلائی **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهٗ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيْلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ عَمَلُهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے یعنے جنتیون کے کام پھر اسکا خاتمہ دوزخیون کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیون کے کام کیا کرتا ہے پھر اسکا خاتمہ جنتیون کے کام پر ہوتا ہے **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگون کی نظر مین جنتیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگون کی نظر مین جہنمیون کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے

باب حِجَاجِ اٰدَمَ وَمُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ حضرت آدم اور حضرت موسی علیہما السلام کا مباحثہ **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهٖ اَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَقَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ وَقَالَ الْاٰخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهٖ **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ سے بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہماری باپ ہو تم نے ہمکو محروم کیا اور جنت سے نکالا گیہون کہا کر حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام سے خاص کیا اور توراۃ تمہاری واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھہ کو طعنہ دیتے ہو اوس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت مین میری پیدایش سے چالیس برس پہلے لکھدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم علیہ السلام بحث مین غالب آئے موسیٰ علیہ السلام پر ف اللہ تعالیٰ نے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر اہلحدیث کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونون ہاتھ ہین اور دونون داہنے ہین اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقہ اکبر مین کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نکرینگے کیونکہ یہ قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے۔ امام نووی نے جو کہا کہ اسکا ظاہر مراد نہین ہے تو ظاہر سے ظاہر متعارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بیشک مراد نہین ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہین ہو سکتی اور یہ مطلب نہین کہ ظاہر سے لغوی مراد نہین ہے اسلیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہو تو تاویل کرنے والون مین اور اہل حدیث مین کوئی فرق باقی نہین رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کردی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہین تو ید کا ترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کا منہ سے اور عین کا آنکھہ سے اور قدم کا پاؤن سے کر سکتے ہین اور نہین خلاف کیا اسمین مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہین کرتا سلف علیہ الرحمۃ کے اقوال مین اور ہمنے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الانتقاد فی الاستواء مین بیان کیا ہے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے اور شاید یہ دونون پیغمبر ایک جگہہ جمع ہوئے ہون اور حدیث معراج مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات پیغمبرون سے ثابت ہے آسمان مین اور بیت المقدس مین تو یہ امر بعید نہین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب مین آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی مین ہوا ہو اور انہون نے خدا سے دعا کی ہو کہ اون کو حضرت آدم سے ملادین۔ اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدایش سے میری قسمت مین لکھا گیا تو یہ توراۃ شریف مین لکھا ہے کیونکہ توراۃ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش سے چالیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہین ہے اسلیے کہ تقدیر جو حکم الٰہی مین تہی وہ تو ازلی ہے (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَاجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عَلَیْهِمَا السَّلَامُ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى

أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ
عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ
قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بحث کی آدم اور
موسی علیہما السلام نے تو آدم موسی پر غالب ہوئے موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور
جنت سے نکلوا دیا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہی موسی ہو جن کو اللہ تعالی نے ہر بات کا علم دیا اور اُن کو
برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسی علیہ السلام نے کہا ہاں آدم علیہ السلام نے کہا تو پھر مجھکو ملامت
کرتے ہو اُس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے ہی میری تقدیر میں لکھدیا گیا تھا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ
آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسْجَدَ
لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ
آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ
فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ مُوسَى
بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى قَالَ نَعَمْ قَالَ
أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ
السلام غالب ہوگئے موسی علیہ السلام پر موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جنکو اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ
سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تمکو سجدہ کرایا فرشتوں سے (یہ سجدہ سلامی کا سجدہ تھا نہ عبادت کا
اور سلامی کا سجدہ اُسوقت جائز تھا ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہوگیا) اور تمکو
اپنی جنت میں رہنے کو جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اوتارا آدم علیہ السلام نے کہا تم وہ موسی
ہو جنکو اللہ تعالی نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالی نے تورات شریف کی تختیاں
دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالی نے
تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا ہے حضرت موسی نے کہا چالیس برس پہلے آدم علیہ السلام

نے کہا تمنے تورات مین نہین پڑہا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بہٹک گیا حضرت موسی نے کہا
کیون نہین مین نے پڑہا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا پہر تم مجہہ کو ملامت کرتے ہو اوسکام کے کرنے پر جو میری
تقدیر مین اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکہدیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو
آدم غالب آئے موسے پر **ف** نووی نے کہا اگر کوئی ہم مین سے گناہ کرے پہر یہی جواب دیوے جو حضرت
آدم علیہ السلام نے دیا تو کیا اوس سے ملامت اور عقوبت جاتی رہیگی جواب یہ ہے کہ نہین جاویگی کیونکہ وہ دنیا
مین ہے جو دار التکلیف ہے اور آدم علیہ السلام تو مر چکے تہے اور انکا گناہ اللہ تعالی نے بخشدیا تہا اسوجہ سے اون پر
ملامت نہ تہی **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی
فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰی اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِیْ اَخْرَجَتْكَ خَطِیْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی
الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ
فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی نے
تقریر کی موسی علیہ السلام نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکالے آدم نے کہا تم وہی موسی
ہو جنکو اللہ تعالی نے چنا رسالت اور کلام سے پہر تم مجہہ کو ملامت کرتے ہو اوس کام پر جو میری تقدیر
مین لکہا گیا میری پیدایش سے پہلے تو حضرت آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسی پر **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِهِمْ **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ
یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهٗ عَلَی الْمَاءِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اللہ تعالی نے
مخلوقات کی تقدیر کو لکہا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اوسوقت پروردگار کا
عرش پانی پر تہا **ف** نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے
اوسکی کوئی ابتدا نہین۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے
پہلے تہا اور وہ عرش پانی پر تہا اب معلوم نہین کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تہا اس کی خبر ہمکو اللہ اور
رسول نے نہین دی **عن** اَبِیْ هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهُمَا لَمْ یَذْكُرَا وَعَرْشُهٗ

۲۵۷۱

علی الماءِ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین پانی پر عرش ہونیکا بیان نہین ہے **باب** تصریف اللہ تعالیٰ القلوبَ کیفَ شاءَ دل اللہ تعالیٰ کے اختیار مین ہین عن عبدِ اللہِ بنِ عمرِو بنِ العاصِ یقولُ انّہُ سمعَ رسولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ یقولُ انّ قلوبَ بنی آدمَ کلّھا بینَ اصبعینِ من اصابعِ الرحمٰنِ کقلبٍ واحدٍ یصرّفہُ کیفَ یشاءُ ثمّ قالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ اللّٰھمّ مصرّفَ القلوبِ صرّف قلوبنا علی طاعتکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیون کے دل پروردگار کی دو انگلیون کے بیچ مین ہین جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار انکو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یا اللہ دلون کے پھرانے والے ہمارے دلون کو پھرا دے اپنی اطاعت پر ف یعنے انسان کا دل بھی اسکے قابو مین نہین وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ مین ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کیطرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کیطرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ تعالیٰ قرآن مین فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہین سکتے جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث مین یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہین اور ان کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بیشک خدا کی انگلیان ہین جیسے اوسکے ہاتھ ہین پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہمکو معلوم ہے نہ انگلیون کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہون نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہین انگلیون سے مراد یہان قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگون نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا تثنیہ اور جمع کیونکر ہوگا قرآن مین صاف صیغہ تثنیہ موجود ہے دونون ہاتھ اوسکے کھلے ہین اور اور حدیث مین اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے **باب** کلّ شیءٍ بقدرٍ ہر ایک چیز تقدیر سے ہے عن طاوسٍ انّہُ قالَ ادرکتُ ناساً من اصحابِ رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ یقولونَ کلُّ شیءٍ بقدرٍ قالَ وسمعتُ عبدَ اللہِ بنَ عمرَ یقولُ قالَ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّمَ کلُّ شیءٍ بقدرٍ حتّی العجزُ والکیسُ او الکیسُ والعجزُ ترجمہ طاوس سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابیون کو پایا وہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور مین نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہانتک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعضا آدمی ہوشیار اور
عقلمند ہوتا ہے بعضا بیوقوف کاہل یہ بھی تقدیر سے ہے) **عن** ابی ھریرۃ قال جاء مشرکو قریش
یخاصمون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القدر فنزلت یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم
ذوقوا مس سقر انا کل شیء خلقناہ بقدر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے قریش کے مشرک
جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جسدن گھسیٹے جاوینگے
اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جاویگا چکھو جہنم کا لگنا ہمنے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھہ (اسحدیث سے
معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنے یہ کیے ہیں کہ ہمنے ہر چیز
کو اوسکے انداز پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا) **باب** قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا
انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جانا **عن** ابن عباس قال ما رأیت شیئا اشبہ باللمم
مما قال ابو ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب علی ابن آدم حظہ
من الزنا ادرک ذلک لا محالۃ فزنا العینین النظر وزنا اللسان النطق والنفس تمنی و
تشتھی والفرج یصدق ذلک او یکذبہ قال عبد فی روایتہ ابن طاوس عن ابیہ سمعت
ابن عباس **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جو اللہ تعالی نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں
سے اور لمم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالی بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لمم کے معنے وہ
ہیں جو ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں
سے اسکا حصہ لکھدیا ہے جو ضرور ہونیوالا ہے تو زنا آنکھوں کی دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے)
اور زنا زبان کی باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھہ) اور زنا نفس کی خواہش کرنا ہے
اور فرج انکو سچا کرتی ہے یا جھوٹا **ف** یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا ئیں بھی
ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ حقیقۃً زنا نہیں ہیں بلکہ مجازاً ہیں اور
یہ باتیں لمم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم بچ سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ
تعالی اس لمم کو بخشدیگا اور بعضوں نے کہا لمم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنے دل میں گناہ کا خیال آوے
لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جاویگا واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کتب علی ابن آدم نصیبہ من الزنا مدرک ذلک لا محالۃ فالعینان

زناهما النظر والاذنان زناهما الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل زناها الخطى والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج ويكذبه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی تقدیر مین اسکا حصہ زنا کا لکھدیا گیا ہے جسکو وہ خواہ مخواہ کریگا تو آنکھون کی زنا دیکھنا ہے اور کانون کی زنا سننا ہے اور زبان کی زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کی زنا پکڑنا (اور چھونا) ہے اور پاؤن کی زنا جانا ہے (فاحشہ کیطرف) اور دل کی زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرمگاہ ان باتون کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ

باب حکم الاطفال بحین کابیان کہ وہ جنتی ہین یا دوزخی اور فطرت کا بیان

عن ابی هريرة انه كان يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة ابواه يهودانه وينصرانه ويمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول ابوهريرة واقرؤا ان شئتم فطرة الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله الاية **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر یعنے اوس عہد پر جو روحون سے لیا گیا تہا یا اُس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ مین ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر۔ پہر اوس کے ماں باپ اوسکو یہودی بناتے ہین اور نصرانی بناتے ہین اور مجوسی بناتے ہین جیسے جانور چار پاؤن والا وہ ہمیشہ سالم جانور جنتا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پہر ابوہریرہ کہتے تہے تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑہو فطرة الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله یعنی اللہ کی پیدایش جیسی بنایا لوگون کو اللہ کی پیدایش نہین بدلتی

عن الزهری بهذا الاسناد وقال كما تنتج البهيمة بهيمة ولم يذكر جمعاء **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة ثم يقول اقرؤا فطرة الله التى فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه ويشركانه فقال رجل يا رسول الله ارايت لو مات قبل ذلك قال الله اعلم بما كانوا عاملين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پہر اس کے

ماں باپ اسکو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے
پہلے مر جاوے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا **ف** تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں
بھیجا وے چاہے جہنم میں بچوں کے باب میں جو بلوغ سے پہلے مر جاویں علماء کا اختلاف ہے نووی نے کہا
مسلمانوں کے بچے تو اجماعاً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ
اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جاویں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جسپر محققین ہیں
یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔ اور حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانیکا ذکر نہیں ہے بلکہ اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور
خضر نے جس لڑکے کو مارا اوس کے ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اوسکو کافر کہا ہے اسکا مطلب
یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر ہوتا اور ماں باپ کو بھی کافر کردیتا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ
حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا هُوَ عَلَی الْمِلَّةِ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ
اِلَّا عَلٰی هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتّٰی یُبَیِّنَ عَنْهُ لِسَانُهٗ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ
لَیْسَ مِنْ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ اِلَّا عَلٰی هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتّٰی یُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهٗ **ترجمہ** وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے
لگے عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّوْلَدُ یُوْلَدُ
عَلٰی هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ وَیُنَصِّرَانِهٖ کَمَا تُنْتِجُوْنَ الْاِبِلَ فَهَلْ تَجِدُوْنَ فِیْهَا
جَدْعَاءَ حَتّٰی تَکُوْنُوْا اَنْتُمْ تَجْدَعُوْنَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْتَ مَنْ یَّمُوْتُ صَغِیْرًا
قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اوس کے ماں باپ اسکو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی
جیسے اونٹ جنتے ہیں کوئی اون میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے بلکہ تم اون کے کان کاٹتے ہو لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ چھٹپنے میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ
عَلَی الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ فَاِنْ کَانَا مُسْلِمَیْنِ فَمُسْلِمٌ

كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهٗ اُمُّهٗ يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ فِيْ حِضْنَيْهِ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ترجمہ وہی اتنا زیادہ ہے کہ اگر اوس کے ماں باپ مسلمان ہوگئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچہ کو جب اوسکی ماں جنتی ہے تو شیطان اوس کے کوکھوں میں ٹہونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور اون کے بیٹے عیسی علیہما السلام کو شیطان ٹہونسا نہ دے سکا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپنے فرمایا اللہ تعالی خوب جانتا ہے وہ (بڑے ہوکر) کیا عمل کرتے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُوْنُسَ وَابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ مَنْ يَمُوْتُ مِنْهُمْ صَغِيْرًا فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ اِذْ خَلَقَهُمْ ترجمہ ابن عباس سے بھی ایسی ہی روایت ہے عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِيْ قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لڑکا کا سر کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تہا (یعنے بڑا ہوکر کافر ہوجاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پہنسا دیتا ف یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اوسکی تقدیر میں خداوند تعالی نے یہ لکہدیا تہا کہ وہ چہٹپن میں مارا جاویگا تو بڑا ہوکر کافر کیونکر ہوتا اور اسکا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بہی لکہا ہوگا کہ اگر یہ نہ مارا جاویگا تو کافر ہوجاویگا عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوْبٰى لَهٗ عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَلَا تَدْرِيْنَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهٖ اَهْلًا وَلِهٰذِهٖ اَهْلًا ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اوس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ

۲۵۷۶

قالت دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جنازۃ صبی من الانصار فقلت یا رسول
اللہ طوبی لہذا عصفور من عصافیر الجنۃ لم یعمل السوء ولم یدرکہ قال او غیر ذلک یا عائشۃ ان اللہ خلق للجنۃ
اہلا خلقہم لہا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق للنار اہلا خلقہم لہا وہم فی اصلاب آبائہم ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار
میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہو اسکو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہوگا نہ اس نے برا
کی نہ برائی کی عمر تک پہونچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالی نے جنت کے لیے لوگوں کو
بنایا اون کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا اون کو
جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے عن طلحۃ بن یحیی باسناد وکیع
نحو حدیثہ ترجمہ وہی جو گذرا **باب** الاجل والرزق لا تزید ولا تنقص عن
القدر عمر اور روزی تقدیر سے زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے عن عبد اللہ قال قالت
ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم امتعنی بزوجی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وبابی ابی سفیان وباخی معاویۃ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قد سألت اللہ لآجال مضروبۃ وایام معدودۃ وارزاق مقسومۃ لن یعجل شیئا
قبل حلہ او یؤخر شیئا عن حلہ ولو کنت سألت اللہ ان یعیذک من عذاب النار
او عذاب فی القبر کان خیرا او افضل قال وذکرت عندہ القردۃ قال مسعر واراہ
قال والخنازیر من مسخ فقال ان اللہ لم یجعل لمسخ نسلا ولا عقبا وقد کانت القردۃ و
الخنازیر قبل ذلک ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ مجھکو فائدہ اٹھانے
دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابو سفیان اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالی سے وہ چیزیں مانگیں جنکی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین
ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ تعالی اوس کے وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اوس کے
وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھکو دوزخ کے عذاب بچا دے یا قبر کے عذاب سے
تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوروں کا کہ وہ آدمی میں جو
مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سور ہو گئے تھے اونکی نسل یا اولاد نہیں چلی اور بندر

اور سور تو اون سے پہلے بہی موجود تہے ف یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گہٹ بڑہ نہین سکتی اوس کے لیے دعا کرنا
فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بہی تقدیر مین لکہی گئی ہے
لیکن اوسکی دعا کرنا عبادت مین داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہین ہے اور یہ جو حدیث مین آیا
کہ ناتا ملانے سے عمر بڑہتی ہے اوسکی تاویل اوپر گذر چکی اور شاید وہ عمر بڑہتی ہو جو لوح محفوظ مین لکہی گئی
ہے اور اوسکو گہٹا اور بڑہا دیتا ہو لیکن جو علم الٰہی مین ہے وہ گہٹ بڑہ نہین سکتی - یہ جو فرمایا کہ بندر اور سور وہ لوگ
یا اون کی اولاد مین نہین ہین جو مسخ ہوگئے تہے مراد اون سے بنی اسرائیل کے لوگ ہین جن پر عذاب ہوا تہا پر وہ
سب تین روز مین ہلاک ہوگئے تہے اون کی نسل نہین چلی اب جو بندر اور سور موجود ہین یہ حیوان ہین جن
کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا مین چلی آتی ہے (نووی مختصراً) عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ
اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَّوَكِیْعٍ جَمِیْعًا مِّنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ ترجمہ وہی جو
گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِیْبَةَ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِیْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَبِاَخِیْ مُعَاوِیَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِاٰجَالٍ مَّضْرُوْبَةٍ وَّاٰثَارٍ مَّوْطُوْءَةٍ وَّاَرْزَاقٍ مَّقْسُوْمَةٍ لَا یُعَجِّلُ شَیْئًا مِّنْهَا
قَبْلَ حِلِّهٖ وَلَا یُؤَخِّرُ مِنْهَا شَیْئًا بَعْدَ حِلِّهٖ وَلَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ یُّعَافِیَكِ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَ
عَذَابٍ فِی الْقَبْرِ لَكَانَ خَیْرًا لَّكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِیْرُ هِیَ مِمَّا مُسِخَ
فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ یُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ یُعَذِّبْ قَوْمًا فَیَجْعَلَ لَهُمْ
نَسْلًا وَّاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِیْرَ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المؤمنین
ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجہہ کو فائدہ اوٹہانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان
سے اور میرے بہائی معاویہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے اُن باتون کے لیے کہا جن
کی میعادین مقرر ہین اور قدم تک جو چلین لکہے ہوئے ہین اور روزیان بٹی ہوئی ہین اون مین سے کسی چیز کو
اللہ اوس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہین اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجہکو بچاوے جہنم کے عذاب
سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سور اون لوگون مین سے ہین جو مسخ ہوگئے تہے
آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا اون کی نسل نہین چلائی اور بندر اور سور تو اون
لوگون سے پہلے موجود تہے عَنْ سُفْیَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَاٰثَارٍ مَّبْلُوْغَةٍ قَالَ

ابن معبد وروی بعضهم قیل حلہ ای کذلہ ترجمہ وہی جو گذرا **باب** الایمان بالقدر تقدیر پر بھروسا کرنے کا حکم **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک شیء فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جسکا ایمان قوی ہے اللہ تعالی پر بھروسا رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے ناتوان مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھکو مفید ہیں (یعنی آخرت میں فائدہ دینگی) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت نہار اور جو تجھپر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کاہیکو آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالی کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اوسنے چاہا کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنے جو اس اعتقاد سے کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب ہوتا تو مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اسکی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالی کی مشیت پر اعتقاد رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اوسکے حکم سے ہے اسکو اگر مگر کہنا جائز ہے اور اوسکی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو اعتقاد کافر کا ہے اوس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن کے اعتقاد سے درست ہے)

کتاب العلم

کتاب علم کے بیان میں

باب النہی عن اتباع متشابہ القرآن قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں اون میں کھوج کرنا منع ہے **عن** عائشۃ قالت تلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم

تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا
أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ
مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھپر کتاب اوتاری اس مین بعضی آیتین مضبوط ہین
(محکم) وہ تو جڑ ہین کتاب کی اور بعضی متشابہ (گول گول یا جیسے مطلب کی) پہر جن لوگون کے دل مین گمراہی
ہے وے کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا فساد چاہتے ہین اور اسکا مطلب چاہتے ہین حالانکہ اسکا
مطلب کوئی نہین جانتا اللہ کے سوا اور جو پکے علم والے ہین وہ کہتے ہین ہم ایمان لائے اوسپر سب
آیتین ہمارے پروردگار کے پاس سے آئین ہین اور نصیحت وہی سنتے ہین جو عقل رکھتے ہین رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اون لوگون کو دیکھو جو کہوج کرتے ہین متشابہ آیتون کا تو ان سے بچو
وہ وہی لوگ ہین جنکو اللہ تعالی نے بتلایا **ف** متشابہ کے معنی مین علما کے بہت سے اقوال ہین
بعض یہ کہتے ہین کہ متشابہ اون حرفون کا نام ہے جو اول سورہ مین جیسے الم اور المرا اور کہیعص ان کا
علم سوا خدا کے کسی کو نہین ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بہی یہی نکلتا ہے اور یہ اصح الاقوال
ہے اور بعضون نے کہا کہ متشابہ قصص او امثال ہین اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضون
نے کہا متشابہ مشترک الفاظ ہین جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتین بہی متشابہ ہین جنکے
ظاہری معنے سے جہت یا تشبیہ نکلتی ہے اور وہ تاویل کے محتاج ہین امام فخر الدین رازی نے کہا کہ
ہر ایک فرقہ اپنے مفید مذہب آیتون کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتون کو متشابہ بتلاتا ہے بہر
حال محکم اور متشابہ کے تعین مین بڑا اختلاف ہے اور ہمنے اوسکی تفصیل انتہا فی الاستوا مین کی ہے
اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ گمراہون اور اہل بدعت کی ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کہوج کرنے سے یہ ہے
جو فساد کے لیے کہوج کرے لوگون کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کہوج نہین ہے پہر جو
فساد کے لیے پوچھے اوسکو جواب ندین بلکہ سزا دین جیسے حضرت عمر نے صبیغ بن عسل کو سزا دی عن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ
رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ
فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو

سے روایت ہے ایک دن میں سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت
میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے
اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے رجو نفسانیت اور فساد کی نیت سے ہو یا لوگوں کو بہکانے کے لیے لیکن
مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے نووی عَنْ جُنْدُبِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ
قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ فَقُوْمُوْا ترجمہ جندب بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل اور زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں
اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو ف یعنی قرآن اسوقت تک پڑھو جب تک دل لگا رہے اور حضور آوے اور
جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رٹنا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے غلط پڑھ جاویگا عَنْ جُنْدُبٍ يَعْنِيْ
ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ
قُلُوْبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدُبٌ
وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوْفَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا
ترجمہ ابو عمران نے کہا جندب نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْغَضَ
الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا سخت جھگڑالو ہو ف ناحق لوگوں سے لڑے
اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حقیت دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا
نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا فِيْ جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوْهُمْ قُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا البتہ تم چلوگے اگلی امتوں کی راہوں پر یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں
نہ یہ کہ کفر اختیار کروگے بالشت کے برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے

سوراخ مین گھسین تم بھی اونکے ساتھ گھسو گے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ اگلی امتون سے مراد یہود اور نصاریٰ ہین آپنے فرمایا اور کون ہے **ف** نودی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپکا جیسا آپنے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے مین تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس مین کسیکو شک نہ رہے ہند کے مسلمانون نے خصوصًا حیدرآباد اور علیگڈھ وغیرہ کے مسلمانون نے ہر بات مین نصاریٰ کی مشابہت شروع کردی کیا کہانے مین کیا پینے مین کیا پہننے مین یہانتک کہ بعض مسلمانون کو دیکھکر دہوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہین ہے افسوس اسپر ہے کہ اس بددینی اور بے حمیتی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہو تو عمدہ باتون مین اُن کی تقلید کرتے اون کا سا اتفاق اون کی سی اولوالعزمی اون کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکہا صرف لباس اور وضع اور اکل وشرب مین جو ایک آسان امر ہے اون کی مشابہت کرتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس × خود ایک قومی عزت ہے جسکو بلا وجہ چھوڑنا انتہی درجہ کی بیحیائی اور بے غیرتی ہے عقلمندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے اونکی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہولی اور دین کی عظمت روز بروز بڑہتی مسجدین آباد ہوتین مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جسپر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیون کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رای سے تمام فائدون پر نظر کرکے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بیوقوفون کی طرح اندہا دہند نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانون کی آنکھہ کہولے وہ جدہر جارہے ہین یہ راہ ترقی اور بہبودی کی نہین ہے ترقی اون کی جس زمانہ مین ہوئی تھی اوسکی تاریخ حدیث کی کتابون مین صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کرین اور صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روش اختیار کرین عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ عَنْ عَطَاءٍ وَذَكَرَ الْاَحَادِيْثَ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تباہ ہوئے بال کی کہال نکالنے والے یعنے بیفائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑہنے والے تعصب کرنے والے تین بار یہ فرمایا

باب رَفْعِ الْعِلْمِ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اخیر زمانہ مین علم کی کمی ہونا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ علم اوٹھ جاویگا (یعنے دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہوجاوینگے) اور جہالت قائم ہوجاویگی اور شراب پیا جاویگا اور زنا ظاہر کھلا ہوگی
فائدہ اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث وتفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے۔ شراب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں نناوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق وفجور کا بازار گرم ہے فحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاحول ولا قوۃ۔ یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کریں عن انس بن مالک قال الا احدثکم حدیثا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحدثکم احد بعدی سمعہ منہ ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویظھر الجھل ویفشو الزنا ویشرب الخمر ویذھب الرجال ویبقی النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ قیم واحد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تمسے ایک حدیث بیان نکروں جسکو میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا نہ یہ حدیث بیان کریگا جس نے اسکو سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اوٹھ جاویگا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلا ہوگی اور شراب پیا جاویگا اور مرد کم ہوجاوینگے یہانتک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جاوینگے اور عورتیں رہ جاوینگی) عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث ابن بشر وعبدۃ لا یحدثکموہ احد بعدی سمعت رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکر بمثلہ ترجمہ وہی ہے گذرا عن عبد اللہ وابی موسی فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ ایاما یرفع فیھا العلم وینزل فیھا الجھل ویکثر فیھا الھرج والھرج القتل ترجمہ عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہونگے جن میں علم اوٹھ جاویگا اور جہالت اوترے گی اور کشت وخون بہت ہوگا عن شقیق قال کنت جالسا مع عبد اللہ وابی موسی وھما یتحدثان فقالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مثل حدیث وکیع و ابن نمیر عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی وائل قال انی لجالس مع عبد اللہ وابی موسی وھما یتحدثان
فقال ابو موسی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم وتظھر
الفتن ویلقی الشح ویکثر الھرج قالوا ما الھرج قال القتل ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہوجاویگا زمانہ اور اٹھا لیا جاویگا علم یعنی زمانہ قیامت سے
قریب ہوجاویگا اور عالم میں فساد پھیلیں گے اور دلوں میں بخیلی ڈالدی جاویگی اور لوگ زکوۃ اور خیرات نہ
دینگے اور ہرج بہت ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے آپنے فرمایا کشت وخون عن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتقارب
الزمان ویقبض العلم ثم ذکر مثل حدیثھما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ
کلھم قال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث الزھری عن حمید عن ابی ھریرۃ
غیر انھم لم یذکروا ویلقی الشح ترجمہ وہی جو گذرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے
عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم بقبض
العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم
فضلوا واضلوا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے
اللہ تعالی اس طرح سے علم نہ اٹھاویگا کہ لوگوں کے دلوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاویگا کہ عالموں
کو اٹھا لیگا یہانتک کہ جب کوئی عالم نہ رہیگا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنالیویں گے وہ بن جانے
فتوی دینگے اور خود گمراہ ہونگے اوروں کو بھی گمراہ کرینگے ف یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں
کے دلوں سے سلب ہوجاویگا بلکہ عالم مرجاوینگے اور جاہل رہ جاوینگے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی
نہیں ہے کہ دیندار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل
ہونگے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انتہا کے جاہل اور قرآن

وحدیث سے ناواقف ہیں ہندوستان میں تو ایک اور اندھیر ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اوس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاحول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن لوگ جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور اون کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کے رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالی انکو ہدایت کرے ہندوستان میں اسوقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالی اون کی عمر و اقبال میں برکت دیوے ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی و کوشش اور تائید سے ہو رہا ہے اور صدہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو للہ تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمی کا شکر گذار ہونا چاہیے اور انکی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعاء خیر کرنا چاہیے آمین یارب العلمین

عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث جرير وزاد في حديث عمر بن علي ثم لقيت عبد الله بن عمرو على رأس الحول فسألته فرد علينا الحديث كما حدث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل حديث هشام بن عروة ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن عروة بن الزبير قال قالت لي عائشة رضي الله تعالى عنها يا ابن أختي بلغني أن عبد الله بن عمرو مار بنا إلى الحج فالقه فسائله فإنه قد حمل عن النبي صلى الله عليه وسلم علما كثيرا قال فلقيته فسائلته عن أشياء يذكرها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عروة فكان فيما ذكر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله لا ينتزع العلم من الناس انتزاعا ولكن يقبض العلماء فيرفع العلم معهم ويبقى في الناس رؤسا جهالا يفتونهم بغير علم فيضلون ويضلون قال عروة فلما حدثت عائشة بذلك أعظمت ذلك وأنكرته قالت أحدثك أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول هذا قال عروة حتى إذا كان قابل قالت له إن ابن عمرو قد قدم فالقه ثم فاتحه حتى تسأله عن الحديث الذي ذكره لك في العلم قال فلقيته فسألته فذكره لي نحو ما حدثني به في مرته الأولى قال عروة فلما أخبرتها بذلك قالت ما أحسبه إلا قد صدق

اراد لم یزد فیہ شیئا ولم ینقص ترجمہ عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھسے حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا اے
بہانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبداللہ بن عمرو ہمارے اوپر گذرینگے حج کے لیے تم اون سے ملو اور علم کی باتیں
پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں اون
سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں عروہ نے کہا اون
باتوں میں یہ بھی ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ
نہیں چھین لیگا لیکن عالموں کو اٹھا لیگا اون کے ساتھ علم بھی اوٹھ جاویگا اور لوگوں کے سردار جاہل
رہ جاوینگے جو بغیر علم کے فتوی دینگے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت
عائشہ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا اس خیال سے کہ کہیں عبداللہ بن عمرو کو
شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اوسکو حدیث قرار دیا ہو
اور کہا کہ عبداللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے عروہ
نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا جا عبداللہ بن عمرو سے مل پھر یہاں تک کہ پوچھ ان
سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبداللہ سے ملا اور ان
سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اوسیطرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے
حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث
میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ صدیقہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبداللہ بن عمرو
کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید اونکو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اوسی طرح بیان
کیا تو وہ خیال جاتا رہا) **باب** من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ جو شخص اچھی بات جاری کرے
یا بری بات جاری کرے **عن** جریر بن عبد اللہ قال جاء ناس من الاعراب الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم علیہم الصوف فرای سوء حالہم قد اصابتہم حاجۃ فحث الناس
علی الصدقۃ فابطؤا عنہ حتی رئی ذلک فی وجہہ قال ثم ان رجلا من الانصار جاء بصرۃ
من ورق ثم جاء آخر ثم تتابعوا حتی عرف السرور فی وجہہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل اجر
من عمل بہا ولا ینقص من اجورہم شیء ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ فعمل بہا

بَعْدَہٗ کُتِبَ عَلَیْہِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کچھ گنوار لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے وہ کمل پہنے ہوئے تھے آپ نے اون کا برا حال دیکھا اور اون کی محتاجی دریافت کی تو لوگون کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگون نے صدقہ دینے مین دیر کی یہانتک کہ اس بات کا رنج آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیلی روپیون کی لیکر آیا پھر دوسرا آیا یہانتک کہ تار بندھ گیا (صدقے اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپنے فرمایا جو شخص اسلام مین اچھی بات نکالے (یعنے عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کر روسے ثواب ہے) پھر لوگ اوس کے بعد اوسپر عمل کرین تو اسکو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنیوالون کو ہوگا اور عمل کرنیوالون کے ثواب مین کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام مین بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اوس کے بعد اوسپر عمل کرین تو تمام عمل کرنے والون کے برابر گناہ اوسپر لکھا جاویگا اور عمل کرنیوالون کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا **ف** خلاصہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع مین خوبی ثابت ہو اوسکو جو کوئی رواج دیگا تو اوسکو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اُس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اسکا نہین کہ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اسکو لوگ اپنے دل مین اچھا سمجھ کر رواج دیوین اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اوس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو یا نہ کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اوسکا یہی حکم ہے خواہ لوگ اوس کی زندگی مین اوسپر عمل کرین یا اوس کے مرنے کے بعد ہر طرح اُسکو ثواب پہونچیگا عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَی الصَّدَقَۃِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ ترجمہ جریر سے روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور لوگون کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّۃً صَالِحَۃً یُعْمَلُ بِھَا بَعْدَہٗ ثُمَّ ذَکَرَ تَمَامَ الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی مضمون ہے عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ شَیْئًا

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہدایت کیطرف بلاوے اوسکو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملیگا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کیطرف بلاوے اسکو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا ۔

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالاسْتِغْفَارِ

ذکر الٰہی اور توبہ اور استغفار کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالَى اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اوس کے گمان اور امید کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اوس کے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوسکو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھکو یاد کرتا ہے تو میں اُسکو اوس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اوس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے معتزلہ نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنیوالوں میں پیغمبر موجود نہیں رہتے **ف** اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اوس کے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھسے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اوس سے نزدیک ہوجاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اُس کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہوں **ف** نووی نے کہا یہ حدیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنے (یعنے متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اسکا یہ ہے کہ

جو سیر نزدیک ہوتا ہے عبادت سی مین اوس کے نزدیک ہوتا ہون رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت زیادہ کرتا ہون اور دوڑکر آنے سے یہ مراد ہے کہ رحمت کا دریا اوس پر بہا دیتا ہون غرض یہ کہ عبادت سی زیادہ اوس کا اجر دیتا ہون انتہے نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن مین آیا ہے وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ علم اور احاطہ سی ساتھ ہونا مراد ہے عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین ہاتھ اور باع کا ذکر نہین ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ جِئْتُهُ أَتَيْتُهُ بِأَسْرَعَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی جل جلالہ وعز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے مین ایک ہاتھ اوس کی طرف بڑھتا ہون اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو مین ایک باع بڑھتا ہون اور جب وہ ایک باع بڑھتا ہے تو مین اور جلدی آتا ہون اوس کی طرف عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هَذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی راہ مین جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گذرے جس کو جمدان (بضم جیم وسکون میم) کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ جمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد لوگون نے عرض کیا مفرد کون ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہین اور جو عورتین اللہ کی یاد بہت کرتی ہین

بَابٌ فِي أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالی کے نامون کا بیان عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ مَنْ أَحْصَاهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہین جو کوئی انکو یاد کر لیوے وہ جنت مین جاویگا اور اللہ تعالے طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو ف امام ابو القاسم قشیری نے کہا اس مین دلیل ہے کہ اسم عین مسمی ہے اسلئے کہ اگر غیر ہوتا تو وہ غیر کے اسماء ہوتے اور اللہ تعالے

فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی خطابی نے کہا سب ہین مشہور اسم تیں اور سب اسماء اللہ کیطرف نسبت دیجاتے ہین
اور مروی ہی کہ اسم اعظم اللہ ہے ابوالقاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کیطرف منسوب کیے جاتے ہین یون کہتے ہین
کہ رؤف اور کریم اللہ کے نام ہین اور یہ نہین کہتے کہ رؤف یا کریم کا نام اللہ ہی اور اتفاق کیا ہی علمانے
کہ اس حدیث مین اسماء الٰہی کا حصر نہین بلکہ اون کے سوا اور بہی نام ہین اور مقصود یہ ہی کہ ان ننانوے
نامون کو جو کوئی یاد کرے گا وہ جنت مین جاویگا اور ابن عربی مالکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہین اور تعیین
اُن اسماء کی مختلف فیہ ہی اور بعضون نے کہا مخفی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا
ہے اور بعضون نے کہا دعا کرنا ان نامون سے اور بعضون نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا
اور اللہ تعالی دوست رکہتا ہے طاق کو اور اسیوجہ سے اکثر عبادتین طاق ہین جیسے پانچ نمازین تین
بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بہی تین ہین سات بار رمی زکوۃ کا نصاب پانچ وسق
یا پانچ اوقیہ یا پانچ اونٹ (نووی مختصرًا) حصن حصین مین یہ ننانوے نام یون مذکور ہین هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ
الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ
الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ
الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ
الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ
الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ
الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِيْ الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ
الْوَالِيْ الْمُتَعَالِيْ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِيْ الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِيْ
الْبَدِيْعُ الْبَاقِيْ الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ

ترجمہ وہی مضمون ہی جو اوپر گذرا **باب** العزم فی الدعاء ولا یقل ان شئت یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھکو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا احدکم فلیعزم فی الدعاء ولا یقل اللھم ان شئت فاعطنی فان اللہ لا مستکرہ لہ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یا اللہ بخشدے مجکو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخشدے مجھکو اس لیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہیں اور وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانا کیا ضرور ہی اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے غلام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت ولکن لیعزم المسئلۃ ولیعظم الرغبۃ فان اللہ لا یتعاظمہ شیء اعطاہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخشدے مجھکو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھکر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جسکو وہ دیوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم اللھم اغفرلی ان شئت اللھم ارحمنی ان شئت لیعزم فی الدعاء فان اللہ صانع ما شاء لا مکرہ لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھکو بخشدے اگر تو چاہے یا اللہ مجھپر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اوس پر زور ڈالنے والا نہیں **باب** کراھۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت لضر نزل بہ فان کان لا بد متمنیا فلیقل اللھم احینی ما کانت الحیوۃ خیرا لی و توفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اوس پر اوترے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھکو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ قال من ضر اصابہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النضر بن انس و انس یومئذ حی قال قال انس لولا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ ترجمہ نضر بن انس سے روایت ہے انس اون دنون زندہ تھے وہ کہتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو مین مرنے کی آرزو کرتا (نووی علیہ الرحمہ نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ مین پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگون نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور قضاء الٰہی سے راضی رہے) عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهٖ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ترجمہ قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خباب بن الارت کے پاس گئے انہون نے سات داغ لگائے تھے (کسی بیماری کیوجہ سے) اپنے پیٹ مین تو کہا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع نہ کیا ہوتا موت کی آرزو کرنے سے تو مین موت کے لیے دعا کرتا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهٗ اِلَّا خَيْرًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم مین سے مرجاتا ہے اسکا عمل ختم ہوجاتا ہے اور مومن کو عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ زیادہ نیکیان کرتا ہے

باب مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ جو شخص اسے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالی بھی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ

الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ فَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ترجمہ اُم المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اُس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ مومن جب اُسکا اخیر وقت آجاتا ہے اُسکو خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضا مندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے مکروہات سے جلد خلاص پانا) اللہ بھی اوس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر کا جب اخیر وقت آتا ہے) اوسکو خبر دیجاتی ہے اسکے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اوس سے ملنا پسند نہیں کرتا عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو گذر چکا عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ترجمہ شریح بن ہانی سے روایت ہے ابوہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے

اسے بہی اوس سی ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالے سے ملنا ناپسند کرتا ہی اللہ بہی اُس سے ملنا ناپسند کرتا ہی میں
حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنکر حضرت عائشہ پاس گیا اور کہا ای ام المومنین ابو ہریرہ نے ہم سے وہ حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر وہ حدیث ٹہیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے اونہوں نے کہا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے جو ہلاک ہوا وہی حقیقت مین ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہی مینے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا جو
اللہ تعالی سے ملنا چاہتا ہے اللہ بہی اوسے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بہی اوس سے
ملنا نہیں چاہتا اور ہم مین سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجہے حضرت عائشہ نے کہا بیشک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے لیکن اسکا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجہتا ہے بلکہ جب آنکہیں پہر جاوین
اور دم رک جاوے سینہ مین اور روئین بدن پر کہڑی ہو جاوین اور اونگلیان ٹیڑہی ہو جاوین (یعنی
نزع کی حالت مین) اوس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بہی اوس سے ملنا پسند کرتا ہی اور جو اللہ سے
ملنا ناپسند کرے اللہ بہی اوس سے ملنا ناپسند کرتا ہے عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ
عَبْثَرٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ
لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ ترجمہ ابو موسی کہ بہی ایسی
ہی روایت ہی

بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ وَالتَّقَرُّبِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اللہ تعالی کی یاد اور قرب کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون اور مین اوسکے
ساتہہ ہون (علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجہے بلاوے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ
مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوْعًا وَاِذَا اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے جب کوئی بندہ
ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک ہاتہہ برابر اوسکے نزدیک ہو جاتا ہون اور جب
وہ ایک ہاتہہ مجہسے نزدیک ہوتا ہے تو مین ایک باع یا بوع (دونون ہاتہون کی پہیلاؤ کے برابر) اوس سے
نزدیک ہو جاتا ہون اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو مین اوسکے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہون۔

فائدہ یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی عن معتمر عن ابیہ بہذا الاسناد ولم یذکر اذا
اتانی یمشی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حین یذکرنی
فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیر منہم
وان اقترب الی شبرا اقتربت الیہ ذراعا وان اقترب الی ذراعا اقتربت الیہ باعا
وان اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اوس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ
مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اوس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھکو جماعت میں یاد کرتا ہے
تو میں اسکو اوس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک
عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا وازید ومن جاء بالسیئۃ فجزاء سیئۃ
مثلہا او اغفر ومن تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت
منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ہرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک
بی شیئا لقیتہ بمثلہا مغفرۃ ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی
فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اوسکی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اوس کی ایک ہی
برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کردیتا ہوں اور جو شخص مجھسے ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے میں اوس سے ایک
ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھسے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باع نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے
پاس چلتا ہوا آتا ہے میں اوس کے پاس دوڑتا جاتا ہوں اور جو مجھسے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن
شرک نہ کرتا ہو تو میں اوتنی ہی بخشش کے ساتھ اوس سے ملوں گا فائدہ سبحان اللہ مالک عز وجل کی کیا
عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اے میرے مالک میرے مولی میرے آقا میرے سید
میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ
میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسا تو تیری اسی حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو
نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں میرے خدا وند جیسا میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی

عزت سمجھتا ہون پھر مین کسی اور غلام کو تیری برابر کیسے کرسکتا ہون جہان مین سب تیرے غلام ہین تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے مین اپنے آقا کو چھوڑ کر غلامون سے کیون مانگون غلامون کی کیون عبادت کرون عبادت کے لائق غلام کیسے ہوسکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہین سوا تیرے عن الاعمش بھذا الاسناد نحوہ غیر انہ قال تلہ عشر امثالھا او ازید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب کراھۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا دنیا مین عذاب ہوجانے کی دعا کرنا مکروہ ہے

عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا من المسلمین قد خفت فصار مثل الفرخ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کنت تدعو بشیء او تسألہ ایاہ قال نعم کنت اقول اللھم ما کنت معاقبی بہ فی الاخرۃ فعجلہ لی فی الدنیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ لا تطیقہ او لا تستطیعہ افلا قلت اللھم اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار قال فدعا اللہ فشفاہ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہوگیا تھا یعنے بہت ضعیف اور ناتوان ہوگیا تھا آپ نے اوس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالی سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہان مین یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھکو آخرت مین عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی مین کرلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہان ہے کہ خدا کا عذاب اوٹھا سکے (دنیا مین) تو نے یہ کیون نہ کہا یا اللہ مجھکو دنیا مین بھی بھلائی دے اور آخرت مین بھی بھلائی دے اور مجھکو بچا دے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اوس کے لیے دعا کی اللہ عزوجل سے اللہ تعالی نے اوسکو اچھا کردیا ف یہ بندے کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا مین عذاب کردیوے بندے کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیونکر سہہ سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ مین کیسا ضعیف اور ناتوان ہون میرا دل کیسا کمزور ہے مین ذرہ سی بیماری اور دکھ درد کا بھی تحمل نہین کرسکتا تو اپنے فضل وکرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقے سے اپنے اس غلام کو آزاد کردے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ مین تیرے صدقے مجھکو بچادے دنیا اور آخرت دونون کے صدمون سے اور مجھے اپنی پناہ مین کرلے ہر ایک دکھ اور درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ کام آتی ہے

نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ کی اور کسی غلام کی پناہ درکار ہے عن حمید بھذا الاسناد الی قولہ
وقنا عذاب النار ولم یذکر الزیادۃ عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دخل علی رجل من اصحابہ یعودہ وقد صار کالفرخ بمعنی حدیث حمید غیر انہ قال
لا طاقۃ لک بعذاب اللہ ولم یذکر فدعا اللہ لہ فشفاہ عن انس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب فضل مجالس
الذکر ذکر الٰہی جس مجلس میں ہو اوس کی فضیلت عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تبارک وتعالی ملئکۃ سیارۃ فضلا
یتبعون مجالس الذکر فاذا وجدوا مجلسا فیہ ذکر قعدوا معھم وحف بعضھم
بعضا باجنحتھم حتی یملؤا ما بینھم وبین السماء الدنیا فاذا تفرقوا عرجوا او
صعدوا الی السماء قال فیسالھم اللہ عز وجل وھو اعلم بھم من این جئتم
فیقولون جئنا من عند عباد لک فی الارض یسبحونک ویکبرونک ویھللونک
ویحمدونک ویسالونک قال وماذا یسالونی قالوا یسالونک جنتک قال وھل راوا
جنتی قالوا لا ای رب قال فکیف لو راوا جنتی قالوا ویستجیرونک قال ومما یستجیرونی
قالوا من نارک یا رب قال وھل راوا ناری قالوا لا قال فکیف لو راوا ناری قالوا
ویستغفرونک قال فیقول قد غفرت لھم واعطیتھم ما سالوا واجرتھم مما
استجاروا قال یقولون رب فیھم فلان عبد خطاء انما مر فجلس معھم قال
فیقول ولہ غفرت ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی
روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے رہتے ہیں جنکو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الٰہی کی مجلسوں
کو ڈھونڈھتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور
ایک کو ایک گھیر لیتے ہیں یہانتک کہ اون کے پروں سے زمین سے لیکر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب
لوگ اس مجلس سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں
پروردگار جل وعلا اون سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے ف اس حدیث سے یہ ثابت
ہوا کہ ذات الٰہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اسپر اتفاق ہے بجز

چند جہمیون اور پچہلے کتہ ملاون کے جو منطق اور کلام پڑہکر اس اجماع سے نکل گئے **ف** تم کہان سے آئے وہ عرض
کرتے ہین ہم تیرے بندون کے پاس سے آئے زمین مین جو کہ وہ تیری پاکی بول رہے ہین اور تیری بڑائی کر رہے
ہین اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہین اور تیری تعریف کر رہے ہین (یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر پڑہ رہے ہین) اور تجہسے کچہ مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے مجہسے کیا مانگتے ہین فرشتے عرض
کرتے ہین تجہسے جنت مانگتے ہین پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری جنت کو دیکہا ہے فرشتے عرض
کرتے ہین اونہون نے تو نہین دیکہا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پہر اگر وہ میری جنت کو دیکہتے تو
کیا حال ہوتا اون کا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری پناہ مانگتے ہین پروردگار فرماتا کس چیز سے پناہ مانگتے
ہین فرشتے عرض کرتے ہین تیری آگ سے ای مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا اونہون نے میری
آگ کو دیکہا ہے فرشتے کہتے ہین نہین پروردگار فرماتا ہے پہر اگر وہ دیکہتے میری آگ کو تو اون کا حال
کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہین وہ تیری بخشش چاہتے ہین پروردگار فرماتا ہے (صدقے اوس کے کرم
اور فضل اور عنایت کے) مین نے اون کو بخشدیا اور جو وہ مانگتے ہین وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہین
اوس سے پناہ دی پہر فرشتے عرض کرتے ہین اے مالک ہمارے اون لوگون مین ایک فلان بندہ بہی تہا
جو گنہگار ہے وہ اودہر سے نکلا تو اون کے ساتہہ بیٹہہ گیا تہا پروردگار فرماتا ہے مین نے اوسکو بہی بخشدیا
وہ لوگ ایسے ہین جنکا ساتہی بدنصیب نہین ہوتا **فائدہ** اس حدیث سے ذکر الٰہی کی فضیلت اور ذاکرین
کے ساتہہ بیٹہنے کی فضیلت نکلی ذکر دو طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا
افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگاکر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بہی ملائکہ
لکہتے اور اوسکی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اوسکو پہچان لیتے ہین (نووی مختصرًا) **باب**
اَکْثَرُ دُعَائِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آپ اکثر کونسی دعا کرتے **عن** عَبْدِ الْعَزِیْزِ
هُوَابْنُ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَیُّ دَعْوَةٍ کَانَ یَدْعُوْ بِهَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثَرَ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دَعْوَةٍ یَدْعُوْ بِهَا یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِی
الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالَ وَکَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ
یَّدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِیْهِ **ترجمہ** عبد العزیز بن صہیب
سے روایت ہے قتادہ نے انس سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا زیادہ مانگتے انس نے

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتایے جسکو مین کہا کرون آپنے فرمایا یہ کہا کر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ وہ گنوار بولا ان کلمون مین تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتایے آپنے فرمایا کہہ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ۔ موسیٰ نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عَافِنِیْ کا مجھکو خیال آتا ہے پر یاد نہین عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ترجمہ ابومالک اشجعی سے روایت ہے اونہون نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی مسلمان ہوتا اوسکو یہ سکھلاتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ کَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ ثُمَّ اَمَرَہٗ اَنْ یَّدْعُوَ بِھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ترجمہ وہی ہے اسمین یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو نماز سکھلاتے پھر ان کلمون کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاہْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقُوْلُ حِیْنَ اَسْئَلُ رَبِّیْ قَالَ قُلِ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَیَجْمَعُ اَصَابِعَہٗ اِلَّا الْاِبْھَامَ فَاِنَّ ھٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَکَ دُنْیَاکَ وَاٰخِرَتَکَ ترجمہ ابومالک اشجعی سے روایت ہے انھون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین کیا کہون جب اپنے رب سے مانگون آپنے فرمایا کہہ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ اور آپ اون کلمون کو فرماتے وقت ایک ایک اونگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کرلین صرف انگوٹھا رہ گیا آپنے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونون کے فائدے تیرے لیے اکٹھا کردینگے عَنْ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ فَتُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ اَوْ یُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ خَطِیْئَۃٍ ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپنے فرمایا کیا تم مین سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیان ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپکے پاس بیٹھنے والون مین سے پوچھا کیونکر ہم مین سے کوئی

ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سُبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جاویں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹے جاوینگے

باب فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اوس سے آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنے اوس سے تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس پر آسانی کرے گا دنیا اور آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکیگا تو اللہ اوسکا عیب ڈھانکیگا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنے دین کا علم خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اوس کے لیے جنت کا رستہ سہل کر دیگا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گہر میں اللہ کی کتاب پڑہیں اور ایک دوسرے کو پڑہاویں تو اون پر خدا کی رحمت اوترے گی اور رحمت اون کو ڈھانپ لیگی اور فرشتے اون کو گہیر لینگے اور اللہ تعالیٰ اون لوگوں کا ذکر کریگا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنے فرشتوں میں) اور جسکا عمل کوتاہی کرے تو اوسکا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آویگا **ف** یعنی پیغمبروں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑہنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور مالک نے اوسکو مکروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تاویل کی ہے (مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہونچی یا اون کا مطلب یہ ہوگا کہ پکار کر قرآن پڑہنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو مکروہ ہے) اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا رباط میں

لوگ جمع ہون قرآن پڑہنے کے لیے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاوِیَةَ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ اَبِیْ اُسَامَةَ لَیْسَ فِیْهِ ذِکْرُ التَّیْسِیْرِ عَلَی
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْاَغَرِّ اَبِیْ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ
الْخُدْرِیِّ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَذَکَرَهُمُ
اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ ترجمہ ابو مسلم سے روایت ہے اونہون نے کہا مین گواہی دیتا ہون ابوہریرہ اور ابوسعید
خدری پر اون دونون نے گواہی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپنے فرمایا جو لوگ بیٹھ کر یاد کرین اللہ
تعالی کو اون کو فرشتے گھیر لیتے ہین اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ (اطمینان اور دل کی خوشی) اتر
اوترتی ہے اور اللہ تعالی اپنے فرشتون مین اون کا ذکر کرتا ہے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ
فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا وَاللّٰهِ
مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِیْثًا مِّنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَجْلَسَکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهٗ
عَلٰی مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَیْنَا قَالَ آللّٰهِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ
لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَّکُمْ وَلٰکِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاهِیْ بِکُمُ
الْمَلٰٓئِکَةَ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے معاویہ نے مسجد مین ایک حلقہ دیکھا (لوگون کا) پوچھا
تم لوگ یہان کیون بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہین اللہ تعالی کی یاد کرنے کو معاویہ نے کہا تم اسی لیے بیٹھے ہو
اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہین قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہین معاویہ نے کہا مین نے
تم کو اس لیے قسم نہین دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس رتبہ
کے لوگون مین کوئی مجھ سے کم حدیث کا روایت کرنے والا نہین (یعنے مین سب لوگون سے کم حدیث روایت
کرتا ہون) ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کون بیٹھے ہو وہ
بولے ہم بیٹھے ہین اللہ جل وعلا کی یاد کرتے ہین اور اوسکی تعریف کرتے ہین اور شکر کرتے ہین کہ

اوسنے ہمکو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپنے فرمایا قسم اللہ تعالی کی تم اسلیے بیٹھے ہو یا
اور کسیکام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسیواسطے بیٹھے ہین آپنے فرمایا مین نے تمکو اس لیے قسم نہین
دی کہ تمکو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالی تم لوگونکی فضیلت
بیان کر رہا ہے فرشتون کے سامنے **ف** زہے قسمت اون لوگون کی کہ مالک اون کی یاد کی اور اون
کی خوبی بیان کی غلام کو اس سے زیادہ کون سی نعمت ہوگی کہ مالک اوس سے خوش ہو اور اوسکی ثنا اور صفت
بیان کرے یا اللہ اون لوگون کی طفیل سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہین پر بری ہین یا ہم لوگ
تیرے بندے اور غلام ہین سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہین نہ کسی سے مراد مانگتے ہین نہ کسی کو مصیبت
کیوقت پکارتے ہین نہ کسی کو ہر جگہہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہین توہی روزی دینے والا
ہے اور توہی اولاد دینے والا اور توہی جلانیوالا اور مارنے والا اور توہی بیماری سے چنگا کرنے
والا اور توہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہمارا نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا
اور سب عبادتین تیرے ہی لیے اور تجہی سے ہین سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہین نہ اوٹھتے بیٹھتے سوا
تیرے اور کسیکا نام لیتے ہین پس رحم کر اے مالک اور اے آقا اور اے شاہنشاہ اور اے مربی
اور اے مولی اپنے قصوروار غلامون پر تیرے اچھے غلامون کے پاس تو اچھے عمل بھی ہین اور
ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہین جسکو ہم تیری درگاہ عالیہ مین پیش کرین ہم خالی ہاتھ ہین بیچارے
گناہون کے مارے قصورون مین پہنسے ہوے خطاؤن سے لدے ہوے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا
تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنیوالا اور ہمارا سنبھالنیوالا کون ہے سوا تیرے توہی اگر ہماری بیچارگی پر
رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہمنے جو کام کیے ہین تو اون کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہین کہ
وہ کام نہایت برے ہین اور ہمکو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک
ہمارے ہم سراسر تقصیروار اور قصوروار ہین اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہین ہے پر ایسے محتاج
بے سامان ننگے غلامون کا ٹہکانا کہان ہے اور کون اونکو پوچھتا ہے سوا تیرے توہی رحم کرنیوالا
ہے توہی مالک ہے **باب** استحباب الاستغفار والاستکثار منہ خدا سے مغفرت
مانگنے کی فضیلت **عن** الاغر المزنی رضی اللہ تعالی عنہ وکانت لہ صحبۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہ لیغان علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم

مِائَةَ مَرَّةٍ ترجمہ اغر مزنی سے روایت ہے وہ صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا ہے
(یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہوں ف نووی نے
کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لحظہ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اوسکو گناہ سمجھتے
اور اس سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کے فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کے فکر اور سامان
میں یا دشمن کے ملانے کی تدبیروں میں اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے
آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ اور بعضوں نے کہا اس
پردہ سے سکینہ مراد ہے اور استغفار اظہار عبودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیا اور ملائکہ کا خوف عظمت
الٰہی کے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں انتہے مختصرا باب التَّوْبَةِ باب توبہ کے بیان
میں عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا
اِلَی اللّٰہِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار فائدہ
نووی نے کہا اوپر آپ کی استغفار کی وجہ گذر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ احتیاج
ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک تو یہ کہ گناہ سے باز آوے دوسری
اوس پر نادم ہو تیسری عہد کرے کہ بار دیگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک شرط اور ہے
وہ یہ کہ اُس بندے کو وہ حق ادا کرے یا اوس سے معاف کرالیوے انتہے عن شُعْبَةَ فِیْ ھٰذَا
الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عن اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب پچھم سے نکلے تو اللہ اوسکو
معاف کرے گا (بعد آفتاب کے پچھم سے نکلنے کے توبہ قبول نہ ہوگی اسیطرح جان کنی یعنی نزع کیوقت
توبہ قبول نہ ہوگی نہ اوسکی وصیت نافذ ہوگی) باب اِسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ
بِالذِّکْرِ آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے عن اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْھَرُوْنَ بِالتَّکْبِیْرِ فَقَالَ سَمِیْعًا
قَرِیْبًا وَھُوَ مَعَکُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَہٗ وَاَنَا اَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ

ابن قیس الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال قل لاحول ولا
قوۃ الا باللہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر
تکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے لوگو نرمی کرو اپنی جانوں پر یعنے آہستہ سے ذکر کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب
کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اسکو جو (ہر جگہ ہے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی
علم اور احاطہ سے (نووی)) ابو موسی نے کہا میں آپکے پیچھے تھا اور میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا
آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض
کیا بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تفویض کا ہے اور اس میں اقرار
ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اسوجہ سے خدا تعالی کو بہت پسند ہے) عن عاصم بھذا الاسناد
نحوہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسی انھم کانوا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وھم یصعدون فی ثنیۃ قال فجعل رجل کلما علا ثنیۃ نادی لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر قال فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تنادون اصم ولا غائبا قال
فقال یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس الا ادلک علی کلمۃ من کنز الجنۃ قلت ما
ھی یا رسول اللہ فقال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے وہ لوگوں کے
ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھاٹی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرہ
پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے
کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسی یا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھکو ایک کلمہ
بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کونسا کلمہ ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لاحول
ولا قوۃ الا باللہ عن ابی موسی قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحوہ
عن ابی موسی قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فذکر نحو
حدیث عاصم ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فذکر الاحادیث وقال فیہ والذی
تدعونہ اقرب الی احدکم من عنق راحلۃ احدکم ولیس فی حدیثہ ذکر
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ جسکو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ

قریب ہے تمہاری اونٹ کی گردن سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نحن اقرب الیہ من حبل الورید اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن مین خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معیت اور قرب علمی پر محمول ہین ہر وہ جہمیون کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہین جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہہ ذات سے سمجھتے ہین اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اسکا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلک علی کلمۃ من کنوز الجنۃ او قال علی کنز من کنوز الجنۃ فقلت بلی فقال لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھہ سے فرمایا کیا مین تجھکو بتلاؤن ایک کلمہ جنت کے خزانون مین سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانون مین سے مین نے عرض کیا بتلایئے آپنے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ

باب الدعوات والتعوذ دعاؤن اور اعوذ باللہ کا بیان **عن** ابی بکر انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کبیرا وقال قتیبۃ کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم **ترجمہ** ابو بکر سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایک دعا سکھلایئے جس کو مین پڑھا کرون اپنی نماز مین آپنے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ مین نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہون کو کوئی نہین بخشتا سوا تیرے تو بخشدے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھپر تو بخشنے والا مہربان ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص یقول ان ابا بکر الصدیق قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی یا رسول اللہ دعاء ادعو بہ فی صلاتی وفی بیتی ثم ذکر بمثل حدیث اللیث غیر انہ قال ظلما کثیرا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ جسکو مین پڑھا کرون اپنی نماز مین اور اپنے گھر مین **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو بھؤلاء الدعوات اللھم فانی اعوذ بک من فتنۃ النار وعذاب النار وفتنۃ القبر وعذاب القبر ومن شر فتنۃ الغنی ومن شر فتنۃ الفقر واعوذ بک

بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے اللّٰھم فانی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے فتنہ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے کی برائی سے **ف** امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدا تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے **ف** اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے فتنے کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کرو یا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو پچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرضداری سے **ف** کیونکہ آدمی قرضداری میں جھوٹ وعدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرضخواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طائفہ زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا نہ کرنا افضل ہے اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا بہتر ہے مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے اُدعُونِی اَستَجِب لَکُم اور صدہا حدیثیں دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے نکلتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طائفہ زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے کس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خدا کریم کرے اس سے شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا مقتضائے عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے ڈر ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جاوے کس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا استکبار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے **عن** ھِشَامٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گزرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من
العجز والکسل والجبن والھرم والبخل واعوذ بک من عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی
اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اوس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور
بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے فتنے سے عن انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ تعوذ من اشیاء ذکرھا والبخل ترجمہ
وہی جو گذرا عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو بھؤلاء الدعوات
اللھم انی اعوذ بک من البخل والکسل وارذل العمر وعذاب القبر وفتنۃ المحیا والممات
ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کان یتعوذ من سوء القضاء ومن درک الشقاء ومن شماتۃ الاعداء ومن جھد البلاء قال
عمرو فی حدیثہ قال سفیان اشک انی زدت واحدۃ منھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بدبختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے
سے اور بلا کی سختی سے عن خولۃ بنت حکیم السلمیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا نزل احدکم منزلا فلیقل اعوذ بکلمات
اللہ التامات من شر ما خلق لم یضرہ شیء حتی یرتحل من منزلہ ذلک ترجمہ خولہ
بنت حکیم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں
اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اوس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اوس کو
کوئی چیز نقصان نہ پہونچا دے گی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اوس منزل سے عن خولۃ بنت
حکیم السلمیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا انھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا نزل احدکم منزلا فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق فانہ
لا یضرہ شیء حتی یرتحل منہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما لقیت من عقرب
لدغتنی البارحۃ قال اما لو قلت حین امسیت اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما

خلق لم تضرک ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھ کو بڑی تکلیف پہونچی اُس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھ کو کاٹا آپ نے فرمایا
اگر تو شام کو یہ کہہ لیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا نہ کاٹتا یا کاٹتا تو
تکلیف نہوتی) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رجل یا رسول اللہ
لدغتنی عقرب بمثل حدیث ابن وہب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب الدعاء
عند النوم سوتے وقت کی دعا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوٰۃ ثم اضطجع علی
شقک الایمن ثم قل اللہم انی اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت
ظہری الیک رغبۃ ورہبۃ الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی
انزلت وبنبیک الذی ارسلت واجعلہن من اخر کلامک فان مت من لیلتک مت
وانت علی الفطرۃ قال فرددتہن لاستذکرہن فقلت آمنت برسولک الذی ارسلت قال قل آمنت بنبیک الذی ارسلت
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر
جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللہم انی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا
مونہہ رکھدیا تیرے لیے اور اپنا کام سونپ دیا تجھہ کو اور تجھی پر بھروسا کیا تیرے ثواب کی خواہش سے
تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے
اُتاری اور تیرے نبی پر جسکو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اُس رات تو مریگا اسلام
پر اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھا یاد کرنے کے لیے تو نبیک کے بدلے
برسولک کہا آپ نے فرمایا بنبیک کہہ ف کیونکہ ذکر اور دعا میں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے
اور شاید دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اسلیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکہا بعضوں نے اس روایت سے
یہ دلیل لی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول کے
معنے اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے النووی مختصراً عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بہذا الحدیث غیر ان منصوراً اتم حدیثا وزاد فی حدیث حصین وان اصبح
اصاب خیراً ترجمہ وہی جو گذرا عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّیْلِ اَنْ یَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ
اِلَیْکَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً
اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ
اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ مِنَ اللَّیْلِ ترجمہ
براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کرے
اللّٰهم اسلمت آخر تک عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ
یَا فُلَانُ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ
فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِکَ مُتَّ عَلَی الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا ترجمہ براء بن عازب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلانے جب تو اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا
پڑھ جو اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ اگر تو مرجاوے گا مرے گا اسلام پر اور جو صبح کو اٹھے گا تو بہتری پر
اٹھیگا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ
وَلَمْ یَذْکُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَیْرًا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَحْیٰی وَبِاسْمِکَ
اَمُوْتُ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ترجمہ
براء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو فرماتے اللّٰهم باسمک آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے ساتھ
جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب جاگتے تو فرماتے الحمد للّٰہ الذی آخر تک یعنی شکر اس
خدا کا جس نے ہم کو جلایا مرکر (سلا کر کیونکہ سونا بھی ایک طرح کی موت ہے) اور اسی کی طرف مرکے اٹھنا
ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَکَ مَمَاتُهَا وَمَحْیَاهَا اِنْ اَحْیَیْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَ
اِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ
فَقَالَ مِنْ خَیْرٍ مِّنْ عُمَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ یَذْکُرْ سَمِعْتُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے ایک شخص کو
سوتے وقت یہ کہا پڑھنے کو اللّٰهم خلقت نفسی آخر تک یعنی یا اللہ تو نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی

مارلیگا اور تیرے لیے ہی جینا اور مرنا اگر تو جلاوے اوسکو تو اپنی حفاظت مین رکہہ اور جو مارے تو بخشدے اسکو یا اللہ مین تندرستی چاہتا ہون تجہسے ایک شخص اون سے بولا تمنے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انہون نے کہا اون سے سنی جو عمر سے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ صَالِحٍ يَامُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّنَامَ اَنْ يَّضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِيْ ذٰلِكَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ سہیل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم مین سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سوو اور یہ دعا پڑہو اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ اخیر تک یعنی اے اللہ مالک آسمانون کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اے مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹہلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تہامے ہے (یعنے تیرے اختیار مین ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہین تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہین (یعنے ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہین تو باطن ہے (یعنے لوگون کی نظر سے چہپا ہوا) تجہہ سے ورے کوئی شے نہین (یعنے تجہسے زیادہ چہپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور امیر کر دے ہمکو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے تہے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ف نووی نے کہا اس حدیث مین پروردگار عز شانہ کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقلانی نے کہا آخر کے معنے باقی اپنی صفات سے ساتہہ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازل مین تہا اور بعد مخلوقات کرنے اون عالم اور حواس کے مٹنے اور اون کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار سبحانہ تعالی باقی رہیگا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جاوے گا اور اہل حق کا مذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا نہ ہوگا بلکہ وہ جدا جدا ہو جاوے گا اور یہان مراد اون کی صفات کا فنا ہونا ہے مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کے رو سے بہی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونو

کے اتفاق سے ثابت ہو کہ جواہر فنا نہیں ہو سکتے صورت میں فنا سو وہی اختلال اور بطلان ترکیب اور انعدام
صفات مراد ہے جو اہل حق کا مذہب ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُوْلَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَقَالَ مِنْ
شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گذری اس میں یہ ہو کہ پناہ
مانگتا ہوں میں ہر جانور کے شر سے جسکی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں ایک خدمتگار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ اخیر تک جو
اوپر گذری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا
اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فَلْیَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهٗ وَلْیُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهٗ لَا
یَعْلَمُ مَا خَلَفَهٗ بَعْدَهٗ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّضْطَجِعَ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَلْیَقُلْ
سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا
فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا کنارا پکڑے اور اوس سے اپنا بچھونا جھاڑے
اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اوس کے بعد اوس کے بچھونے پر کون سی چیز آئی جب لیٹنے لگے تو داہنی
کروٹ پر لیٹے اور کہے سُبْحَانَكَ رَبِّیْ بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ
اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِیْنَ یعنے پاک ہے تو اے پروردگار میرے تیرا نام لیکر میں کروٹ
زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اوسکو بخش دے اور جو چھوڑ دیوے
(پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اوسکی حفاظت کر جس سے حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی عَنْ
عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لْیَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ فَاِنْ اَحْیَیْتَ
نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکَفَانَا وَاٰوَانَا فَکَمْ
مِمَّنْ لَا کَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے

تو فرماتے شکر اوس خدا کا جس نے ہمکو کھلایا اور پلایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہمکو کتنے لوگ ایسے ہیں جنکے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے **باب** فِي الْأَدْعِيَةِ دعاؤن کا بیان **عن** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ **ترجمہ** فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انہوں نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کے جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا ﴿ **عن** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** حُصَيْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ **عن** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِي أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ اخیر تک یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک سیرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھٹکا دیوے مجھکو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرتا اور جن اور آدمی مرتے ہیں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَأَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اوسکی حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے **عن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے اللّٰہم اغفر لی اخیر تک یعنی یا اللہ بخشدے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخشدے اوس چیز کو جسکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخشدے میرے ارادے کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف ہے اے مالک میرے بخشدے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جنکو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنیوالا اور تو ہر چیز پر قادر ہے **ف** نووی نے کہا یہ دعا آپنے تواضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپنے گناہ قرار دیا یا مراد وہ سہو ہے جو آپ سے ہوا یا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تواضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تحفۃ الاخیار میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولے کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا قرب زیادہ اوتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکان را بیش بود حیرانی یہی معنے ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کانپتا رہے اور اپنے قصور کا خواہ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو اقرار کیا کرے **عَنْ** شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللّٰہم اصلح اخیر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ

يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی
اور دل کی تونگری **عن** اَبِي اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِي رِوَايَتِهٖ
وَالْعِفَّةَ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَا اَقُولُ لَكُمْ
اِلَّا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ
مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا
میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی
اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقوی دے اور پاک کر دے اسکو
تو اسکا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اسکا آقا اور مولے ہے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اوس علم سے جو
فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول
نہ ہو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ قَالَ
الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ
مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ
فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی تو فرماتے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں
سوا اللہ تعالی کے جو اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اوسی کو تعریف لائق ہے اور وہ ہر
چیز پر قادر ہے اے پروردگار میں تجھ سے اس رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ
اس رات کی برائی سے اور اُس کے بعد کی برائی سے ای پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے
کی برائی سے ای پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح

ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یون فرماتے صبح کی ہمنے اور صبح کی خدا کے ملک نے اخیر تک اور بجاے رات
کے دن فرماتے عن عبد اللہ قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا
وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ قال اراہ قال فیہن لہ
الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر رب اسألک خیر ما فی ھذہ اللیلۃ وخیر ما
بعدھا واعوذ بک من شر ما فی ھذہ اللیلۃ وشر ما بعدھا رب اعوذ بک من الکسل و
سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا
واصبح الملک للہ عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا امسی قال امسینا وامسی الملک للہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ اللھم انی اسألک من خیر ھذہ اللیلۃ وخیر ما فیھا واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا
اللھم انی اعوذ بک من الکسل والھرم وسوء الکبر وفتنۃ الدنیا وعذاب القبر قال الحسن
بن عبید اللہ وزادنی فیہ زبید عن ابراھیم بن سوید عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ
رفعہ انہ قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یقول لا الہ الا اللہ وحدہ اعز جندہ ونصر عبدہ وغلب الاحزاب
وحدہ فلا شیء بعدہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کوئی سچا
معبود نہین سوا اللہ تعالی کے وہ اکیلا ہے اوسنے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندے کی اور
مغلوب کیا کافرون کی جماعتون کو اوسنے اکیلے اوس کے بعد کوئی شے نہین ہے عن علی
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی
وسددنی واذکر بالھدی ھدایتک الطریق والسداد سداد السھم ترجمہ حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھکو اور
سیدھا کر دے مجھکو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے تیر کی راستی
کا دہیان کیا کر ف یعنے جیسے کہین جانا منظور ہوتا ہے تو سیدہے اوسیطرف چلتے ہین داہنے بائین
نہین جہکتے اسیطرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا دہیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہونچ جاوے

شرع پر چلا جاوے ضلالت اور بدعت کیطرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت تیر کی راستی کا دھیان کرے
یعنے جیسے تیر سیدھا نشانے پر پہونچتا ہے داہنے بائین نہین جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل راستی کا خیال چاہیے
کہ باطل دخل نہ پاوے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو (تحفۃ
الاخیار) مترجم کہتا ہے کہ اس وقت مین راہ راست پر قائم رہنا بڑی مشکل ہے گمراہ کرنے والے اور راہ
راست سے بہکا دینے والے بہت پھیل گئے ہین پر خداوند تعالی نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ مین حدیث شریف
کی کتابون کا ترجمہ کرایا اب مسلمان کو چاہیے کہ موضح القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھین اور اوس پر عمل کرین
اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہین تو راہ راست سے کبھی نہ بہکین گے **عَنْ** عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى
وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** التَّسْبِيْحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ
اول روز اور سوتے وقت تسبیح کہنا **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا
بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَا زِلْتِ
عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ
أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ
عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضٰى نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ **ترجمہ** ام المومنین جویریہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے اون کے پاس سے نکلے جب آپنے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہہ مین
تھین پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہین بیٹھی ہین آپنے فرمایا تم اسی حال مین رہین جب سے
مین نے تمکو چھوڑا جویریہ نے کہا ہان آپنے فرمایا مین نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاوین
اون کلمون کے ساتھہ جو تو نے آج اب تک کہے ہین البتہ وہی بھاری پڑین گے وہ کلمے یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ
بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ یعنے مین خدا کی پاکی بولتا ہون خوبیون کے ساتھہ
اوس کے مخلوقات کے شمار کے برابر اور اوس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اوسکی عرش کے تول کے
برابر اور اوس کے کلمات کی سیاہی کے برابر یعنے بے انتہا اسلیے کہ خدا کے کلمون کی کوئی حد نہین سارا
سمندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہون **عَنْ** جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ

اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَى نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِيْ يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِيْ وَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللهَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیمار ہو گئین یا اونہون نے شکایت کی اوس تکلیف کی جو اون کو ہوتی تہی چکی پیسنے مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے وہ گئین تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملین اور ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنیکا حال یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تہے ہم نے چاہا کھڑے ہون آپ نے فرمایا اپنی جگہہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ مین بیٹھ گئے (یعنی میان بی بی کے بیچ مین) یہانتک کہ مین نے آپکے قدمون کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا مین تم دونون کو وہ نہ بتاؤن جو بہتر ہے اوس سے جو مانگا تم نے اپنے خادم سے جب تم دونون لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے **ف** سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرتبہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتنا بلند ہوگا اونہون نے دنیا مین کوئی راحت نہین اوٹھائی ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اوس سے پیشتر وہ دنیا سے گذر گئین اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئین یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین **عَنْ** شُعْبَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ و

حدیث عطاء عن مجاهد عن ابن ابی لیلیٰ قال قلت لہ ولا لیلۃ صفین **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا مین نے اس وظیفہ کو کبھی نہین چھوڑا لوگون نے کہا صفین کی رات مین بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انھون نے کہا صفین کی رات مین بھی مین نے یہ وظیفہ ناغہ نہین کیا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان فاطمۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسالہ خادما وشکت العمل فقال ما الفیتیہ عندنا قال الا ادلک علی ما ھو خیر لک من خادم تسبحین ثلاثا وثلاثین وتحمدین ثلاثا وثلاثین وتکبرین اربعا وثلاثین حین تاخذین مضجعک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھے بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہین ہے البتہ مین تجھ کو وہ چیز بتاتا ہون جو خادم سے بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے **عن** سھیل بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب استحباب الدعاء عند صیاح الدیک مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فسلوا اللہ من فضلہ فانھا رات ملکا واذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطان فانھا رات شیطانا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اسکا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے **ف** تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا مین شریک ہوگا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور مین دعا مستحب ہے (نووی)

باب دعاء الکرب سختی کی دعا

عن ابن عباس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول عند الکرب لا الٰہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات ورب الارض رب العرش الکریم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مشکل کے وقت یہ دعا پڑھتے لا الٰہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہین سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہین سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے **عن** ھشام بھذا الاسناد وحدیث معاذ بن ھشام اتم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْ بِھِنَّ وَیَقُوْلُھُنَّ عِنْدَ الْکَرْبِ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
مُعَاذِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ قَتَادَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ترجمہ ابن عباس نے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمون کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری
سوا اس کے کہ اس میں ربُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہے عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا حَزَبَہٗ اَمْرٌ قَالَ فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادَ مَعَھُنَّ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا
تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ

باب فَضْلِ سُبْحَانَ

اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کی فضیلت عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْکَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ اَوْ لِعِبَادِہٖ سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ترجمہ ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسا
کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جسکو اللہ تعالی نے چنا اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ؞
عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ ترجمہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھکو نہ بتلاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ بتلایئے مجھکو وہ کلام جو اللہ تعالی کو بہت پسند ہو آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالی کو یہ کلام
ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

باب فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَدْعُوْ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ
الْغَیْبِ اِلَّا قَالَ الْمَلَکُ وَلَکَ بِمِثْلٍ ترجمہ ابی الدردا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اوس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھکو بھی
یہی ملیگا کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بیحد ہے عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ
اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ دَعَا لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ قَالَ الْمَلَکُ الْمُوَکَّلُ
بِہٖ اٰمِیْنَ وَلَکَ بِمِثْلٍ ترجمہ اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اوس کی پیٹھ
پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھکو بھی ملے گی عَنْ صَفْوَانَ وَھُوَ ابْنُ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ مَنْزِلِهِ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيْدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ قَالَ فَخَرَجْتُ اِلَى السُّوْقِ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے روایت ہے اور نکاح میں ام الدردا تھیں انہوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انہوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ متعین ہے جب وہ اپنے بھائی کی بہتری کی دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین اور تجھ کو بھی یہی ملیگا پھر میں بازار کو نکلا تو ابوالدرداء سے ملا انہوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب اِسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ

کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندے سے جب وہ کھانا کھا کر اُسکا شکر کرے یا پیکر اُسکا شکر کرے (یعنی صبح یا شام کسی وقت کے کھانے کے بعد) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِنَحْوِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

بَاب

اِسْتِجَابَةُ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يَعْجَلْ جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ فَلَا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا

قبول نہوں یا قبول نہو گی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یستجاب لاحدکم ما لم یعجل فیقول قد دعوت ربی فلم یستجب لی ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یعنی نہ
کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یزال یستجاب للعبد ما لم یدع باثم او قطیعۃ رحم
ما لم یستعجل قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت فلم ار
یستجیب لی فیستحسر عند ذلک ویدع الدعاء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناتا توڑنے کی دعا نہ کرے اور جلدی
نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی سے کیا مطلب آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا
کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جاوے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے
کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل وکرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعا نہ قبول ہوگی تو آخرت میں اسکا
صلہ ملیگا)

باب اکثر اہل الجنۃ والنار جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب
الجنۃ فاذا عامۃ من دخلها المساکین واذا اصحاب الجد محبوسون الا اصحاب النار
فقد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلها النساء ترجمہ اسامہ
بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں جو دیکھا تو اکثر
وہ لوگ اوس کے اندر ہیں جو دنیا میں مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی
ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں انکو تو دوزخ میں لے جانیکا حکم
ہو چکا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ ہیں عن ابن عباس
یقول قال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اطلعت فی الجنۃ فرایت اکثر اهلها الفقراء و
اطلعت فی النار فرایت اکثر اهلها النساء ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے
دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں عن ایوب بهذا الاسناد عن ابن عباس ان

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعَ فِی النَّارِ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ بِمِثْلِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ
قَالَ کَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدٰھُمَا فَقَالَتِ الْاُخْرٰی جِئْتَ
مِنْ عِنْدِ فُلَانَۃَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاکِنِی الْجَنَّۃِ النِّسَاءُ ترجمہ ابو التیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ
کی دو عورتین تھین وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلانی عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے
کہا مین عمران بن حصین کے پاس سے آیا اونہون نے حدیث بیان کی ہمسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت کے رہنے والون مین عورتین بہت کم ہین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا
قَالَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ
وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجَاءَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سَخَطِکَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون
تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے
اور سب تیرے غضب والے کامون سے عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا یُحَدِّثُ اَنَّہٗ کَانَتْ
لَہُ امْرَاَتَانِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مُعَاذٍ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ فِتْنَۃً ھِیَ اَضَرُّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ
ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے اپنے بعد مردون کو نقصان
پہنچانے والا عورتون سے زیادہ کوئی فتنہ نہین چھوڑا اسلئے کہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہین اور جو مرد
زن مرید ہوتے ہین انکو مجبور کر دیتی ہین عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَارِثَۃَ وَسَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّھُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا تَرَکْتُ بَعْدِیْ
فِی النَّاسِ فِتْنَۃً اَضَرَّ عَلَی الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خَضِرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ
فِیْھَا فَیَنْظُرُ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَۃِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ

فِى النِّسَاءِ وَفِى حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ترجمہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا ظاہر میں) شیرین اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تمکو حاکم کرنے والا ہے دنیا مین پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ف ایسا ہی ہوا کہ مسلمانون کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر اون کے بُری اعمال کیوجہ سے اسکو تنزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی اب مسلمان جابجا خوار اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہین اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا مخبر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانون کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے اون کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انہون نے دین چھوڑ دیا باپ دادا کی رسمون کے پابند ہو گئے کافرون کے چال چلن اختیار کی ساری حکومت اور عزت خاک مین مل گئی ف تو بچو دنیا سے (یعنے ایسی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیوے) اور بچو عورتون سے اس لیے کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا عورتون سے شروع ہوا

باب قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ غار والون کا قصہ

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ تَعَالَى بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَأَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَأَنِّي نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ

وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَقُمْتُ عَنْهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ كُنْتُ اسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ حَقِّيْ قُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ مَا بَقِيَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی جا رہے تھے اتنے مین مینہ آیا وہ پہاڑ مین ایک غار تہا اوس مین گھس گئے پہاڑ پر سے ایک پتھر گرا اور غار کے مونہہ پر آگیا اور مونہہ بند ہوگیا ایک نے دوسرون سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لیے کیے ہون اور دعا مانگو اون اعمال کے وسیلے شاید اللہ تعالی اس پتھر کو کھولدے تمہارے لیے تو ایک نے اون مین سے کہا میرے مان باپ بوڑہے ضعیف تھے اور میری جورو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے کہ مین اون کے واسطے بھیڑ بکریان چرایا کرتا تہا پھر جب مین شام کے قریب چرا لاتا تہا تو اون کا دودھ دوہتا تہا سو اول اپنی مان باپ سے شروع کرتا تہا تو اون کو اپنے لڑکون سے پہلے پلاتا تہا اور البتہ ایک دن مجھکو درخت نے دور ڈالا یعنے چارہ بہت دور ملا سو مین گھر مین نہ آیا یہانتک کہ مجھکو شام ہوگئی تو مین نے مان باپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تہا تو مین دودھ لایا اور مان باپ کے سر کے پاس کھڑا ہوا مجھکو برا لگا کہ مین اونکو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے میرے دونو پیرون کے پاس سو اسی طرح برابر میرا اور اون کا حال رہا صبح تک یعنے مین اون کی انتظار مین دودھ لیے رات بھر کھڑا رہا اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ محنت اور مشقت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے جس مین سے ہم آسمان کو دیکھین تو خدا تعالی نے اوس مین ایک روزن کھولدیا اور اونہون نے اوس مین سے آسمان کو دیکھا دوسرے نے کہا الٰہی ماجرا یہ ہے کہ میرے ایک چچا کی بیٹی تھی جس سے مین محبت کرتا تہا جیسے مرد عورت سے کرتے ہین یعنے مین اوس کا کمال عاشق تہا سو اوس کی طرف مائل ہوکر مین نے اوسکی ذات کو چاہا یعنے حرامکاری کا ارادہ کیا اوس نے

نا ما اور کہا جب تک سو اشرفیاں نہ دیگا مین راضی نہ ہونگی مین نے کوشش کی اور سو اشرفیاں کما کر اوس کے پاس لایا جب مین نے اوس کی ٹانگین اٹھائین (یعنے جماع کے ارادے سے) اوس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو مین اوٹھہ کھڑا ہوا اوس کے اوپر سو الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کہولدے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے اور روزن کہولدیا (یعنے وہ روزن بڑا ہو گیا) **تیسرے** نے کہا الٰہی مین نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس مین سولہ رطل اناج آتا ہے) چانول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اوس نے کہا میرا حق دے مین نے فرق بہر چانول اوس کے سامنے رکہے اوس نے نہ لیے مین اون چانولون کو بوتا رہا (اوس مین برکت ہوئی) یہانتک کہ مین نے اوس مال سے گائے بیل اور اون کے چرانے والے غلام اکٹھے کیے پہر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار مین نے کہا جا اور گائے بیل اور چرانے والے سب تو لیلے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجہسے ٹہٹا مت کر مین نے کہا مین ٹہٹا نہین کرتا وہ گائے بیل اور چرانے والون کو تو لے لے اوس نے اونکو لے لیا پہر اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام مین نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بہی کہولدے حقتعالی نے اوسکو بہی کہولدیا (اور وے لوگ اوس غار سے باہر نکلے) **ف**

اس حدیث مین بہت کام کے فائدے ہین **اول** یہ کہ سخت مصیبت مین اور نہایت بلا مین جبکی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اوسکو نجات دیگا **دوسرے** یہہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جورو لڑکون کے حق پر مقدم ہے اور بڑی نیکیون مین داخل ہے **تیسرے** یہ کہ قادر ہو کر گناہ سے بچنا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبانا اور خواہش نفسانی کو مٹانا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے **چوتہے** یہ کہ حق والون کا حق ادا کرنا رضائے الٰہی کا عمدہ وسیلہ ہے **پانچوین** یہ کہ جو مالک کے بدون اجازت اوسکا اناج بودے تو اوس کے حاصلات کا مالک بہی مالک ہے (تحفۃ الاخیار)

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث ابی ضمرۃ عن موسی بن عقبۃ وزادوا فی حدیثہم وخرجوا یمشون وفی حدیث صالح یتماشون الا عبید اللہ فان فی حدیثہ وخرجوا ولم یذکر بعدہ شیئا

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انطلق ثلاثۃ رہط ممن کان قبلکم حتی اواہم

المیت وانتقص الحدیث بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر غیر انہ قال قال رجل منھم اللھم کان لی ابوان شیخان کبیران فکنت لا اغبق قبلھما اھلا ولا مالا وقال فامتنعت منی حتی المت بھا سنۃ من السنین فجاءتنی فاعطیتھا عشرین ومائۃ دینار وقال فثمرت اجرہ حتی کثرت منہ الاموال فارتعجت وقال فخرجوا من الغار یمشون

ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبے والے چلے یہانتک کہ اونکو رات ہوگئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گذرا اس میں یہہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں اون سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہہ کہ اوس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہانتک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اوسکو ایک سو بیس دینار دیے اور یہہ کہ میں نے اوس دور کی اجرت کو بویا یہانتک کہ بہت سے مال اوس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑبڑ کرنے لگے آخیر میں یہہ کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے

کتاب التوبۃ

کتاب توبہ کے بیان میں

ف نووی نے کہا کتاب الایمان میں گذرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آنا دوسرے کیے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اوس حق سے چھوٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہ پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا اور توبہ باطل نہ ہوگی (نووی مختصرا) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال قال اللہ عز وجل انا عند ظن عبدی بی وانا معہ حیث یذکرنی واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ بالفلاۃ ومن تقرب الی شبرا تقربت الیہ ذراعا ومن تقرب الی ذراعا تقربت الیہ باعا واذا اقبل الی یمشی اقبلت الیہ اھرول ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اوس کے ساتھ ہوں
(علم سے) جہاں وہ میری یاد کرے اور البتہ اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے
کوئی خالی زمین میں اپنا گما ہوا جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اوس کی
طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باع (دونوں ہاتھ کا پھیلاؤ)
نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اوس کی طرف آتا ہوں۔
(اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
للہ اشد فرحا بتوبۃ احدکم بضالتہ اذا وجدھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اُس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی
تم میں سے اپنا گما ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ ترجمہ وہی جو گذرا عن الحارث بن سوید قال دخلت
علی عبد اللہ اعودہ وھو مریض فحدثنا بحدیثین حدیثا عن نفسہ وحدیثا عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول للہ اشد فرحا
بتوبۃ عبدہ المؤمن من رجل فی ارض دویۃ مھلکۃ معہ راحلتہ علیھا طعامہ وشرابہ
فنام فاستیقظ وقد ذھبت فطلبھا حتی ادرکہ العطش ثم قال ارجع الی مکانی
الذی کنت فیہ فانام حتی اموت فوضع راسہ علی ساعدہ لیموت فاستیقظ وعندہ
راحلتہ علیھا زادہ وطعامہ وشرابہ فاللہ اشد فرحا بتوبۃ العبد المؤمن من ھذا
براحلتہ وزادہ ترجمہ حارث بن سوید سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا اون کے پوچھنے کو وہ
بیمار تھے اونہوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالی اپنے مومن بندے
کی توبہ سے اُس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک ٹپر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی)
جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اوس کے ساتھ اُس کا اونٹ ہو جس پر اوسکا کھانا اور پانی ہو جب
وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اوسکو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں
اُس جگہ جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے

تو اپنا اونٹ پاس پاوے اوس پر اوسکا توشہ ہو کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندہ کی توبہ سے
اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جیسی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ اَوْ قَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَوِّيَّةٍ مِنَ الْاَرْضِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
حَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ ترجمہ وہی
جو گذرا عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ
رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهٗ وَمَزَادَهٗ عَلٰى بَعِيْرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ
فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهٗ وَانْسَلَّ بَعِيْرُهٗ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ
سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِيْ
قَالَ فِيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَهٗ بَعِيْرُهٗ يَمْشِيْ حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهٗ فِيْ يَدِهٖ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا
بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِيْنَ وَجَدَ بَعِيْرَهٗ عَلٰى حَالِهٖ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ
هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ ترجمہ سماک سے روایت ہے نعمان
بن بشیر نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جسکا توشہ اور
توشہ دان ایک اونٹ پر ہو وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہونچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دوپہر کا
وقت ہو جاوے وہ اوترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اوس کی آنکھ لگ جاوے اور اونٹ چلدیوے
جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسرے اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان
پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنے اوسی جگہ میں آوے جہاں سو رہا تھا اور وہ بیٹھا ہو اتنے میں اسکا
اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی نکیل اوس کے ہاتھ میں دیدے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ
سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اوسی طرح پاتا ہے سماک نے کہا شعبی نے کہا
نعمان نے یہ حدیث مرفوع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں
سنا عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ
رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهٗ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا
لَهٗ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا

فوجدها متعلقة بہ قلنا شدیدا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ
واللہ للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من الرجل براحلتہ قال جعفر حدثنا عبید اللہ بن
ایاد عن ابیہ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اوس
شخص کو کتنی خوشی ہوگی جبکہ اونٹ بھاگ جاوے اپنی نکیل کھینچتا ہوا ایسے چٹیر میدان میں جہاں نہ
کھانا ہو نہ پانی اور اوسکا کھانا اور پانی سب اوسی اونٹ پر ہو پہر وہ اوسکو ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے تہک
جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر سے گذرے اور اوسکی نکیل اوس جڑ سے اٹک جاوے پہر وہ شخص
اوس اونٹ کو اوس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس شخص کو بہت
خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خبردار ہو البتہ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے اوس شخص سے زیادہ خوشی
ہوتی ہے عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ اشد فرحا
بتوبۃ عبدہ حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلتہ بارض فلاۃ فانفلتت منہ
وعلیہا طعامہ وشرابہ فایس منہا فاتی شجرۃ فاضطجع فی ظلہا قد ایس من راحلتہ
فبینا ہو کذلک اذ ہو بہا قائمۃ عندہ فاخذ بخطامہا ثم قال من شدۃ الفرح اللہم
انت عبدی وانا ربک اخطا من شدۃ الفرح ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ اللہ تعالی کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم
میں سے اوس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب ودانہ جنگل میں پہر وہ اونٹ نکل بھاگے
اوسی پر اوسکا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اوس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آنکر لیٹ رہے اوس کے سائے
میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہوگیا ہو وہ اوسی حال میں ہو کہ یکایک اونٹ اوس کے سامنے آنکر کھڑا
ہو جاوے اور وہ اوس کی نکیل تھام لیوے پہر خوشی کے مارے بہول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا
بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب ایسی غلطی کرے (یعنی یوں کہنا تہا یا اللہ تو میرا رب ہے
میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں اولٹا نکل جاوے) عن انس بن مالک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال للہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من احدکم اذا استیقظ علی
بعیرہ قد اضلہ بارض فلاۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا البتہ اللہ تعالی کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندے کی توبہ سے بہ نسبت اوس شخص کے تم میں

والضیعات نسینا کثیرا قال ابوبکر فواللہ انا لنلقی مثل ھذا فانطلقت انا وابوبکر حتی
دخلنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت نافق حنظلۃ یا رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک قلت یا رسول اللہ نکون عندک تذکرنا بالجنۃ والنار
کانا رای عین فاذا خرجنا من عندک عافسنا الازواج والاولاد والضیعات نسینا
کثیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ ان لو تدومون علی ما
تکونون عندی وفی الذکر لصافحتکم الملئکۃ علی فرشکم وفی طرقکم ولکن
یا حنظلۃ ساعۃ وساعۃ ثلاث مرار **ترجمہ** حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ محرروں میں سے تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہوں نے کہا ابوبکر صدیق مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ
تو منافق ہو گیا (یعنے بے ایمان) ابوبکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے
ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بی بیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں
تو بہت بھول جاتے ہیں ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابوبکر دونوں چلے یہاں
تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے
فرمایا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہمکو یاد دلاتے ہیں
دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپکے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بی بیوں
اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتی ہیں آپنے فرمایا قسم اوسکی جس
کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا ایسے رہو اوسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الٰہی میں
رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے فرشوں پر اور تمہارے راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک
ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا **ف** تو آپ کے فرمانے سے
معلوم ہوا کہ یہ نفاق نہیں ہے بلکہ دنیاداری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضوری میں رہو تو دنیا کے سارے
کاروبار معطل ہو جاویں پس غفلت بھی حکمت ہے **بیت** غفلت جہان اگر نبودے ✣
از عمر کسے ثمر نبودے **عن** حنظلۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فوعظنا فذکر النار قال ثم جئت الی البیت فضاحکت الصبیان و

لاعبتُ المرأة قال فخرجت فلقيت ابا بکرٍ فذکرت ذلک لہ فقال وانا قد فعلت مثل ما تذکر فلقینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ نافق حنظلۃ فقال مہ فحدثتہ بالحدیث فقال ابو بکرٍ وانا قد فعلت مثل ما فعل فقال یا حنظلۃ ساعۃً وساعۃً لو کانت تکون قلوبکم کما تکون عند الذکر لصافحتکم الملٰئکۃ حتی تسلم علیکم فی الطرق ترجمہ حنظلہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے نصیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابو بکر ملے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ تو منافق ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی حنظلہ کیطرح کیا آپ نے فرمایا اے حنظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اوسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہانتک کہ راہوں میں تمکو سلام کریں عن حنظلۃ التمیمی الاسیدی الکاتب رضی اللہ تعالٰی عنہ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ فذکرنا الجنۃ والنار فذکر نحو حدیثہما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب سعۃ رحمۃ اللہ تعالٰی اللہ تعالٰی کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الخلق کتب فی کتابہ فھو عندہ فوق العرش ان رحمتی تغلب غضبی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اوس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی ف اس حدیث سے جہمیوں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ عز وجل سبقت رحمتی غضبی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصے سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنے رحمت زیادہ ہے) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قضی اللہ الخلق کتب فی کتابہ علی نفسہ فھو موضوع عندہ ان رحمتی تغلب غضبی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات

کو بنا چکا تو اپنی کتاب مین لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اوس کے پاس رکھی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے
غضب پر عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهٗ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ وَاَنْزَلَ فِی الْاَرْضِ جُزْءً
وَّاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ یَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰی تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَّلَدِهَا خَشْیَةً
اَنْ تُصِیْبَهٗ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے
اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کیے ہین تو ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور زمین مین ایک حصہ اتارا
اوسی حصے سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہانتک کہ جانور اپنا کھر اُٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو نہ لگ
جاوے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَیْنَ خَلْقِهٖ وَخَبَأَ عِنْدَهٗ مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے سو رحمتین پیدا کین تو ایک اون
مین سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سو اپنے پاس چھپا رکھین عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً
بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِهَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِهَا تَعْطِفُ
الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَةً یَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین اون مین سے ایک
رحمت اوتاری جنون اور آدمیون اور جانورون اور کیڑون مین اوسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس مین
ایک دوسرے پر دیا کرتے ہین اور رحم کرتے ہین اور اوسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچہ سے محبت
کرتا ہے اور ننانوے رحمتین اللہ تعالی نے اُٹھا رکھین جو اپنے بندون پر کرے گا قیامت کے دن
عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا یَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَیْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ
ترجمہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالی کی سو رحمتین ہین تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس مین رحم کرتے ہین اور ننانوے رحمتین
قیامت کے لیے ہین عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ یَوْمَ

خلق السموات والارض مائة رحمة كل رحمة طباق ما بين السماء والارض فجعل منها
في الارض رحمة فبها تعطف الوالدة على ولدها والوحش والطير بعضها على بعض فاذا
كان يوم القيمة اكملها بهذه الرحمة ترجمہ سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اوس دن سو رحمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی
ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو اون میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچہ سے
محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ
تعالی اوسکو پورا کرے گا اس رحمت سے عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قدم
على رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبي فاذا امرأة من السبي تبتغي اذا وجدت صبيا
في السبي اخذته فالصقته ببطنها وارضعته فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
اترون هذه المرأة طارحة ولدها في النار قلنا لا والله وهي تقدر على ان لا تطرحه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لله ارحم بعباده من هذه بولدها ترجمہ حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت اون میں سے
ڈھونڈھتی تھی جب ایک بچہ کو پاتی اون قیدیوں میں سے تو اوسکو اوٹھالیتی اور پیٹ سے لگاتی اور
دودھ پلاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈالدیگی
ہمنے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپنے فرمایا البتہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر زیادہ مہربان
ہے اوس سے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے ف اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم
جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاص دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہونچا دے ہمکو جنت میں
عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو يعلم المؤمن ما عند الله من
العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من
جنته احد ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو
اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اوس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو عن ابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال قال رجل لم يعمل حسنة قط لاهله

إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہین کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگون سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل مین اڑا دینا اور آدھی سمندر مین کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کریگا کہ ویسا عذاب دنیا مین کسی کو نہین کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اوس کے لوگون نے ایسا ہی کیا اللہ تعالے نے جنگل کو حکم دیا اوس نے سب راکھ اکھٹا کر دی پھر سمندر کو حکم دیا اوس نے بھی اکھٹا کر دی پھر پروردگار نے اوس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈر سے ای پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اوس کو بخش دیا **ف** نووی نے کہا اوس شخص کو اللہ کی قدرت مین شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالی کی قدرت مین شک کرنیوالا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنے تنگ کریگا جیسے فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ یا اوس نے یہ کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اوس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضون نے کہا یہ مجاز ہے اور بعضون نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل صفت کی تکفیر مین اختلاف ہے لیکن منکر صفت کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضون نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہین ہے اور بعضون نے کہا شاید اوس وقت کی شرع مین کافر کی مغفرت جائز ہو انتہے مختصرا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِّي مَا أَخَذْتِ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي جَمِيعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کیے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کیا کہ مرنے کے بعد مجھکو جلانا پھر میری راکھ (بار یک پیسنا پھر دریا مین ہوا مین اڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی کو نہ کیا ہوگا

اوس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالی نے زمین سے فرمایا جو تونے اوسکی خاک لی ہے وہ اکٹھا کردے
پہر وہ (پورا ہوکر) کہڑا ہوگیا اللہ تعالی نے اوس سے فرمایا تونے ایسا کیون کیا وہ بولا تیرے ڈرسے اے
پروردگار پہر اللہ تعالی نے اوسکو بخشدیا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ
اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ قَالَ الزُّهْرِیُّ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ
وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت جہنم
مین گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اوس نے باندہ دیا تہا پہر نہ کہانا دیا اوسکو نہ چہوڑا اوسکو کہ وہ زمین
کے کیڑے کہالے یہانتک کہ وہ مرگئی - زہری نے کہا ان دونون حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے
نیک اعمال پر مغرور نہ ہونا چاہیے نہ برائیون کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰی نَفْسِهٖ
بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ امْرَاَةٍ فِیْ قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَ
فِیْ حَدِيْثِ الزُّبَيْدِیِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ ترجمہ
وہی جو گذرا اس روایت مین بلی کا قصہ نہین ہے اور یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایک سے کہا جو تونے اوسکی راکہہ
کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهٖ
لَتَفْعَلُنَّ مَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيْرَاثِیْ غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ وَاَكْثَرُ
عِلْمِیْ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُوْنِیْ وَاذْرُوْنِیْ فِی الرِّيْحِ فَاِنِّیْ لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ
عَلٰی اَنْ يُعَذِّبَنِیْ قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيْثَاقًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ بِهٖ وَرَبِّیْ فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ
عَلٰی مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ
حدیث بیان کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تہا کہ جسکو اللہ تعالی نے
مال اور اولاد دیا تہا اوس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو مین حکم دیتا ہون ورنہ مین اپنے مال کا
وارث اور کسی کو کردونگا جب مین مرجاؤن تو مجہ کو جلانا اور مجہے بہت یاد ہے کہ یہ بہی کہا پہر پیسنا
اور ہوا مین اوڑا دینا کیونکہ مین نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہین بہیجی اور جو اللہ تعالی مجہ پر قدرت

۲۶۳۸

پاویگا تو تجکو عذاب کرے گا پھر اوس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انہوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مر گیا قسم میرے رب کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا **عن** قتادة ذكروا جميعا باسناد شعبة نحو حديثه وفي حديث شيبان وابي عوانة ان رجلا من الناس رغسه الله مالا وولدا وفي حديث التيمي فانه لم يبتئر عند الله خيرا قال فسرها قتادة لم يدخر عند الله خيرا وفي حديث شيبان فانه والله ما ابتار عند الله خيرا وفي حديث ابي عوانة ما امتار بالميم **ترجمہ** قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے رشہ اللہ کے رغسہ اللہ ہے یعنے دیا تھا اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور لم یبتھر کے بدلے لم یبتئر ہے یعنے کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گذرا

باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم فيما يحكي عن ربه عز وجل قال اذنب عبد ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب وياخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب وياخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب وياخذ بالذنب اعمل ما شئت فقد غفرت لك قال عبد الاعلى لا ادري اقال في الثالثة او الرابعة اعمل ما شئت **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا یا اللہ میرے گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک مالک ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اوس نے گناہ کیا اور کہا اے پالنے والے میرے میرا گناہ بخشدے پروردگار نے فرمایا میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اسکا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبد الاعلی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری بار یا چوتھی بار یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا ہزار بار کرے تو اوس کی توبہ قبول ہو اور گناہ معاف ہو جاوے گا اور جو سب گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تو گناہ کے بعد توبہ کرتا جاویگا

مین بخشتا ماؤن گا عن ابی هریرة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان عبدا اذنب ذنبا بمعنی حدیث حماد بن سلمة وذکر ثلاث مرات اذنب ذنبا و فی الثالثة قد غفرت لعبدی فلیعمل ما شاء ترجمه وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ مین بخشدیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے عن ابی موسی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله عز وجل یبسط یده باللیل لیتوب مسیء النهار ویبسط یده بالنهار لیتوب مسیء اللیل حتی تطلع الشمس من مغربها ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہانتک کہ آفتاب نکلے پچھم سے ف اوسوقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاوے گا۔ ہاتھ پھیلانا اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے جیسے کہ صفات الہی جنکا ذکر اوپر ہو چکا اور کیفیت اوسکے ہاتھ پھیلانے کی مجہول ہے جیسے اوس کی ذات کی کیفیت مجہول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہین کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نووی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جارحہ کا ہاتھ یعنے جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگون کا یہ محال ہے اللہ تعالے کی ذات مین انتہے بیشک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہے ویسا اللہ کا ہاتھ نہین پر ہم یہ نہین تسلیم کرتے کہ ید کا اطلاق اوسکے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ پاؤن لگے ہاتھ پر بھی ید کا اطلاق مجازا ہونا چاہیے کس لیے کہ اون کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہین ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہین کہ ید کا اطلاق ان تمام ہاتھون پر حقیقتہ ہے پر ہر ایک حقیقت دوسرے سے مختلف ہے اور یہ لفظ ید کے اور کوئی اسم مشترک نہین ہے جیسے عین کا اطلاق مختلف معنون پر عن شعبة بهذا الاسناد نحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب غيرة الله تعالى اللہ تعالی کی غیرت کا بیان

عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس احد احب الیه المدح من الله عز وجل من اجل ذلک مدح نفسه ولیس احد اغیر من الله من اجل ذلک حرم الفواحش ما ظهر منها وما بطن ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہین ہے جتنا اللہ تعالی کو پسند ہے کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب اوس میں عیب موجود ہین تو تعریف کے لائق نہین ہین اسی وجہ

ہی روایت ہی جیسے اوپر گذری اس مین اسماء کی حدیث کا ذکر نہین ہے عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ اسماء سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی سے زیادہ کوئی چیز غیرتمند نہین ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَاللّٰهُ اَشَدُّ غَيْرًا ترجمہ ابوہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالی کو
سب سے زیادہ غیرت ہی عَنِ الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ
قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ نیکیون سے برائیان مٹنے کا بیان عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ فَنَزَلَتْ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ
اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيْ
هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ اُمَّتِيْ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ایک شخص
نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری
اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ اخیر تک یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونون طرف اور رات کی ساعت مین
بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیون کو یہ نصیحت ہے نصیحت قبول کرنے والون کے لیے ایک شخص
بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہی آپ نے فرمایا نہین جو کوئی عمل کرے میری امت مین سے نووی
نیکیون سے مراد اس آیت مین نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ (نووی) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَنَّهٗ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهٗ يَسْاَلُ عَنْ
كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ ترجمہ وہی اس میں یہ
ہے کہ اوس شخص نے اوس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اسکا
کفارہ پوچھا تب یہ آیت اوتری عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنِ
امْرَاَةٍ شَيْئًا دُوْنَ الْفَاحِشَةِ فَاَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ
اَتٰى اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ

يزيد والمعتمر ترجمہ سلیمان تیمی سے روایت ہے وہی جو گذری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے
مرتکب ہوا سب باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمر پاس آیا انکو یہ کام بہت بڑا معلوم ہوا پھر ابوبکر پاس آیا
ان کو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا۔
عن عبد الله رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
يا رسول الله إني عالجت امرأة في أقصى المدينة وإني أصبت منها ما دون أن أمسها
فأنا هذا فاقض في ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت نفسك قال
فلم يرد النبي صلى الله عليه وسلم شيئا فقام الرجل فانطلق فأتبعه النبي صلى الله
عليه وسلم رجلا دعاه وتلا عليه هذه الآية أقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من
الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبي
الله هذا له خاصة قال بل للناس كافة ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک شخص رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مدینہ کے کنارے
اور میں نے سب باتیں کیں سوا جماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہیے میرے باب میں حکم کیجیے حضرت عمر نے
کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا تب
وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اوس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی أقم الصلوة
طرفي النهار وزلفا من الليل إن الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين - ایک شخص بولا
یا رسول اللہ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے عن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث أبي الأحوص وقال في حديثه فقال معاذ
يا رسول الله هذا لهذا خاصة أو لنا عامة قال بل لكم عامة ترجمہ وہی جو گذرا
اس میں یہ ہے کہ معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم خاص اسکے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے
آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے عن أنس رضي الله تعالى عنه قال جاء رجل إلى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أصبت حدا فأقمه علي قال وحضرت الصلوة
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى الصلوة قال يا رسول الله إني أصبت حدا
فأقم في كتاب الله قال هل حضرت معنا الصلوة قال نعم قال قد غفر لك ترجمہ

انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھپر حد قائم کیجیے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اوس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالی کی کتاب کے موافق مجھے حد لگائیے آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھا وہ بولا ہان آپ نے فرمایا اللہ تعالے نے بخشدیا تجھکو عن

أبِي أُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ ثَالِثَةً وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلٰوةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبَكَ ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے تھے آپ کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھسے حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اوس نے پھر کہا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھپر آپ چپ ہو رہے اوس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اوس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھکو حد لگائیے ابو امامہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو اپنے گھر سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیوں نہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی

اوسکو مقرر کیا یہ جھگڑا فیصلہ کرنے کے لیے اوس نے کہا دونون ملکون تک ناپو اور جس ملک سے قریب ہو وہ وہین کا ہے ناپا تو وہ اُس ملک سے قریب تہا جہان کا ارادہ رکہتا تہا آخر رحمت کے فرشتے اوسکو لے گئے۔ قتادہ نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگون نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینہ کے بل بڑہ رہا تاکہ اوس ملک سے نزدیک ہو جاوے) **ف** نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اسپر اجماع ہے کہ عمداً خون کرنے والے کی توبہ مقبول ہے اور اس مین کسی نے خلاف نہین کیا سو حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو منقول ہو کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زجراً ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہین اور قرآن مین جو آیا ہے فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا اُس سے توبہ کا بطلان نہین نکلتا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ تعالیٰ دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم مین رہے گا بالاجماع اور بعضون نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت مین دیر تک رہنا مراد ہے اور یہہ تاویل ضعیف ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ ملک چھوڑ دینا مستحب ہے جہان گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر اور صلاح کی صحبت عمدہ چیز ہے انتہے مختصراً **عن** اَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ نَفْسًا فَجَعَلَ یَسْاَلُ ھَلْ لَّہٗ مِنْ تَوْبَۃٍ فَاَتٰی رَاھِبًا فَسَاَلَہٗ فَقَالَ لَیْسَتْ لَکَ تَوْبَۃٌ فَقَتَلَ الرَّاھِبَ ثُمَّ جَعَلَ یَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْیَۃٍ اِلٰی قَرْیَۃٍ فِیْھَا قَوْمٌ صَالِحُوْنَ فَلَمَّا کَانَ فِیْ بَعْضِ الطَّرِیْقِ اَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَنَاٰی بِصَدْرِہٖ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِیْہِ مَلٰٓئِکَۃُ الرَّحْمَۃِ وَمَلٰٓئِکَۃُ الْعَذَابِ فَکَانَ اِلَی الْقَرْیَۃِ الصَّالِحَۃِ اَقْرَبُ بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَھْلِھَا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے ۹۹ آدمیون کو مارا پہر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب پاس آیا اوس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہین اوس نے راہب کو بھی مار ڈالا پہر لگا پوچھنے اور ایک گاؤن سے دوسرے گاؤن کیطرف چلا جہان نیک لوگ رہتے تہے رستہ مین اوسکو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑہایا اور مر گیا پہر جہگڑا کیا اُس مین رحمت کے فرشتون اور عذاب کے فرشتون نے لیکن وہ اچہے گاؤن کیطرف نزدیک نکلا تو اونہی لوگون مین کیا گیا **عن** قَتَادَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَّزَادَ فِیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَبَاعَدِیْ وَاِلٰی ھٰذِہٖ اَنْ تَقَرَّبِیْ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کیطرف حکم

بھیجا کہ تو دور ہوجا اور عبادت کی زمین کو حکم ہوا کہ تو قریب ہوجا **ف** اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہان گناہ کیا ہو وہان سے ہجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بدیارون کی صحبت سے اور اسکو بلا مین نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتون کو علم غیب نہین اگر انکو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چوتھے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ کو پنچایت کرنا درست ہے پانچوین یہ کہ رحمت الٰہی کی کوئی حد نہین اور ہر بندے نے خالص دل سے توبہ کی اوسے دریاے رحمت اور مغفرت کا جوش ہے (تحفة الاخیار)

باب فِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ مسلمانون کا فدیہ کافر ہونگے

عن اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ دَفَعَ اللّٰهُ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرماوے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے **عن** قَتَادَةَ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اوسوقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبد العزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنکر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہین مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اوس کی جگہہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم مین داخل کرے گا۔ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دلائی تین بار اوس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہین ہے کہ تمہارے باپ نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اونہون نے قسم کھالی۔ سعید نے یہ نہین کہا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی نہ عون کی بات کا انکار کیا (عمر بن عبد العزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث مین بشارت عظیمہ ہے مومنون کے لیے شافعی نے کہا کہ یہ حدیث سب مسلمانون کو بڑی امید ہے) **عن** اَبِي قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ

وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا
اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فِيمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لَا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ
قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسی اشعری
رضی اللہ عنہ) سے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے
کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لیکر آوینگے اللہ تعالی اُن کو بخشدیگا اور اون گناہوں کو یہود اور نصاری
پر ڈالدیگا ف یعنی اون گناہوں کی مثل جو یہود اور نصاری نے گناہ کیے ہوں گے وہ معاف
نہوں گے اور اونکی وجہ سے جہنم میں جاوینگے اور یہ تاویل ضرور ہے کس لیے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ
وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہوگا مسلمان کا اسکا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت
میں جاویگا تو ایک کافر جہنم میں جاویگا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اوس کے لوگوں کی تعداد پوری
ہو یہ مختصر ہے امام نووی کی کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمانوں کے فدیہ بنیں گے اور اللہ
تعالی مسلمانوں کو بخشدیگا اور اون کو جہنم میں ڈالیگا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ کافر
تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہوچکے تھے اب اونپر اور بوجھا ڈالنا درحقیقت بوجھا نہیں ہے موجب
مثل مشہور کے۔ چون آب از سر گذشت چہ بقدر نیزہ و چہ یکدست عن صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتّٰى يَضَعَ
عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا
عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ
فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللّٰهِ ترجمہ صفوان بن
محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا
ہے سرگوشی کے باب میں (یعنے خدا تعالے جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کریگا) انہوں
نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاویگا یہانتک

کہ ایک بنا پردہ اوس پر کہدیگا اور اُس سے اقرار کراویگا اُسکے گناہون کا اور کہیگا تو پہچانتا ہے اپنے
گناہون کو وہ کہیگا اے رب مین پہچانتا ہون پروردگار فرماویگا تو مین نے چھپا دیا اُن گناہون کو تجھپر دنیا
مین اور اب مین بخشدیتا ہون اُنکو آج کے دن تیرے لیے پھر وہ نیکیون کی کتاب دیا جاویگا اور کافر اور
منافقون کے لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے جھوٹ بولا اللہ تعالیٰ پر

باب حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ کعب بن مالک اور اُن کے دونون یارون کی توبہ کا
بیان

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ
الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ
اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ
بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلَّا فِي غَزْوَةِ
غَيْرَ اَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْاِسْلَامِ
وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّي لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى
وَلَا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى
جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ
سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلَا لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ
غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ
اِلَّا يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ اَغْدُو لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا

وأقول في نفسي أنا قادر على ذلك إذا أردت فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى استمر بالناس الجد
فأصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم غاديا والمسلمون معه ولم أقض من جهازي شيئا ثم
غدوت فرجعت ولم أقض شيئا فلم يزل ذلك يتمادى بي حتى أسرعوا وتفارط الغزو فهممت أن أرتحل فأدركهم فيا ليتني
فعلت ثم لم يقدر ذلك لي فطفقت إذا خرجت في الناس بعد خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم يحزنني أني لا أرى لي أسوة إلا
رجلا مغموصا عليه في النفاق أو رجلا ممن عذر الله من الضعفاء ولم يذكرني حتى
بلغ تبوك فقال وهو جالس في القوم بتبوك ما فعل كعب بن مالك قال رجل من بني سلمة
يا رسول الله حبسه برداه والنظر في عطفيه فقال له معاذ بن جبل بئس ما قلت والله
يا رسول الله ما علمنا عليه إلا خيرا فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينما هو على
ذلك رأى رجلا مبيضا يزول به السراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن
أبا خيثمة فإذا هو أبو خيثمة الأنصاري وهو الذي تصدق بصاع التمر حين لمزه
المنافقون فقال كعب بن مالك فلما بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد توجه
قافلا من تبوك حضرني بثي فطفقت أتذكر الكذب وأقول بم أخرج من سخطه غدا
وأستعين على ذلك كل ذي رأي من أهلي فلما قيل لي إن رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد أظل قادما زاح عني الباطل حتى عرفت أني لن أنجو منه بشيء أبدا فأجمعت
صدقه وصبح رسول الله صلى الله عليه وسلم قادما وكان إذا قدم من سفر بدأ بالمسجد
فركع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المخلفون فطفقوا يعتذرون
إليه ويحلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلا فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم علانيتهم وبايعهم واستغفر لهم ووكل سرائرهم إلى الله حتى جئت
فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعال فجئت أمشي حتى جلست بين يديه فقال
لي ما خلفك ألم تكن قد ابتعت ظهرك قال قلت يا رسول الله إني والله لو جلست
عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر لقد أعطيت جدلا
ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب ترضى به عني ليوشكن الله
أن يسخطك علي ولئن حدثتك حديث صدق تجد علي فيه إني لأرجو فيه عقبى

اللہ واللہ ما کان لی عذر واللہ ما کنت قط اقوی ولا ایسر منی حین تخلفت عنک قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ھذا فقد صدق فقم حتی یقضی اللہ فیک فقمت وثار رجال
من بنی سلمۃ فاتبعونی فقالوا لی واللہ ما علمناک اذنبت ذنبا قبل ھذا لقد عجزت فی
ان لا تکون اعتذرت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما اعتذر الیہ المخلفون فقد
کان کافیک ذنبک استغفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک قال فواللہ ما زالوا
یؤنبوننی حتی اردت ان ارجع الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکذب نفسی ثم قلت
لھم ھل لقی ھذا معی من احد قالوا نعم لقیہ معک رجلان قالا مثل ما قلت وقیل
لھما مثل ما قیل لک قال قلت من ھما قالوا مرارۃ بن ربیعۃ العامری وھلال بن امیۃ
الواقفی قال فذکروا لی رجلین صالحین قد شھدا بدرا فیھما اسوۃ قال فمضیت
حین ذکروھما لی قال ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایھا
الثلاثۃ من بین من تخلف عنہ قال فاجتنبنا الناس وقال تغیروا لنا حتی تنکرت
لی فی نفسی الارض فما ھی بالارض التی اعرف فلبثنا علی ذلک خمسین لیلۃ فاما
صاحبای فاستکانا وقعدا فی بیوتھما یبکیان واما انا فکنت اشب القوم واجلدھم
فکنت اخرج فاشھد الصلوۃ واطوف فی الاسواق ولا یکلمنی احد وآتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاسلم علیہ وھو فی مجلسہ بعد الصلوۃ فاقول فی نفسی ھل حرک شفتیہ برد
السلام ام لا ثم اصلی قریبا منہ واسارقہ النظر فاذا اقبلت علی صلاتی نظر الی
واذا التفت نحوہ اعرض عنی حتی اذا طال ذلک علی من جفوۃ المسلمین مشیت حتی
تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وھو ابن عمی واحب الناس الی فسلمت علیہ فواللہ ما
رد علی السلام فقلت لہ یا ابا قتادۃ انشدک باللہ ھل تعلمنی انی احب اللہ ورسولہ
قال فسکت فعدت فناشدتہ فسکت فعدت فناشدتہ فقال اللہ ورسولہ اعلم
ففاضت عینای وتولیت حتی تسورت الجدار فبینا انا امشی فی سوق المدینۃ اذا نبطی
من نبط اھل الشام ممن قدم بالطعام یبیعہ بالمدینۃ یقول من یدل علی کعب بن
مالک قال فطفق الناس یشیرون لہ الی حتی جاءنی فدفع الی کتابا من ملک غسان

وكنت كاتبا فقرأته فإذا فيه أما بعد فإنه قد بلغنا أن صاحبك قد جفاك ولم يجعلك
الله بدار هوان ولا مضيعة فالحق بنا نواسك قال فقلت حين قرأتها وهذه أيضا من
البلاء فتياممت بها التنور فسجرتها بها حتى إذا مضت أربعون من الخمسين واستلبث
الوحي إذا رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتيني فقال إن رسول الله صلى الله
عليه وسلم يأمرك أن تعتزل امرأتك قال فقلت أطلقها أم ماذا أفعل قال لا بل
اعتزلها فلا تقربنها قال فأرسل إلى صاحبي بمثل ذلك قال فقلت لامرأتي الحقي
بأهلك فكوني عندهم حتى يقضي الله في هذا الأمر قال فجاءت امرأة هلال بن أمية
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت له يا رسول الله إن هلال بن أمية شيخ ضائع ليس
له خادم فهل تكره أن أخدمه قال لا ولكن لا يقربنك فقالت إنه والله ما به حركة
إلى شيء ووالله ما زال يبكي منذ كان من أمره ما كان إلى يومه هذا قال فقال لي بعض
أهلي لو استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم في امرأتك فقد أذن لامرأة هلال بن
أمية أن تخدمه قال فقلت لا أستأذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يدريني ماذا
يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استأذنته فيها وأنا رجل شاب قال فلبثت
بذلك عشر ليال فكمل لنا خمسون ليلة من حين نهي عن كلامنا قال ثم
صليت صلاة الفجر صباح خمسين ليلة على ظهر بيت من بيوتنا فبينا أنا جالس على
الحال التي ذكر الله منا قد ضاقت علي نفسي وضاقت علي الأرض بما رحبت سمعت
صوت صارخ أوفى على سلع يقول بأعلى صوته يا كعب بن مالك أبشر قال فخررت
ساجدا وعرفت أن قد جاء فرج قال وآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس
بتوبة الله علينا حين صلى صلاة الفجر فذهب الناس يبشروننا فذهب قبل صاحبي
مبشرون وركض رجل إلي فرسا وسعى ساع من أسلم قبلي وأوفى على الجبل فكان
الصوت أسرع من الفرس فلما جاءني الذي سمعت صوته يبشرني نزعت له ثوبي
فكسوتهما إياه ببشارته والله ما أملك غيرهما يومئذ واستعرت ثوبين
فلبستهما فانطلقت أتأمم رسول الله صلى الله عليه وسلم يتلقاني الناس فوجا

فوجا يهنئوني بالتوبة ويقولون لتهنك توبة الله عليك حتى دخلت المسجد فإذا رسول
الله صلى الله عليه وسلم جالس في المسجد وحوله الناس فقام طلحة بن عبيد الله يهرول
حتى صافحني وهنأني والله ما قام رجل من المهاجرين غيره قال فكان كعب لا ينساها
لطلحة قال كعب فلما سلمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يبرق وجهه
من السرور ويقول أبشر بخير يوم مر عليك منذ ولدتك أمك قال فقلت أمن عندك
يا رسول الله أم من عند الله فقال لا بل من عند الله وكان رسول الله صلى الله عليه و
سلم إذا سر استنار وجهه حتى كأن وجهه قطعة قمر قال وكنا نعرف ذلك قال
فلما جلست بين يديه قلت يا رسول الله إن من توبتي أن أنخلع من مالي صدقة
إلى الله وإلى رسوله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمسك
عليك بعض مالك فهو خير لك قال فقلت فإني أمسك سهمي الذي بخيبر قال
وقلت يا رسول الله إن الله إنما أنجاني بالصدق وإن من توبتي أن لا أحدث
إلا صدقا ما بقيت قال فوالله ما علمت أن أحدا من المسلمين أبلاه الله في صدق
الحديث منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم أحسن مما أبلاني الله وو
الله ما تعمدت كذبة منذ قلت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم إلى يومي هذا
وإني لأرجو أن يحفظني الله فيما بقي قال فأنزل الله عز وجل لقد تاب الله على
النبي والمهاجرين والأنصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة ثم تاب عليهم إنه
بهم رؤف رحيم وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الأرض بما
رحبت وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه ثم تاب عليهم
ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم يا أيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين
قال كعب والله ما أنعم الله علي من نعمة قط بعد إذ هداني الله للإسلام أعظم في نفسي
من صدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا أكون كذبته فأهلك كما هلك
الذين كذبوا إن الله قال للذين كذبوا حين أنزل الوحي شر ما قال لأحد و
قال الله سيحلفون بالله لكم إذا انقلبتم إليهم لتعرضوا عنهم فأعرضوا عنهم إنهم رجس ومأواهم

٢ فأعرضوا عنهم

جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى
عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهٗ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ
الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهٗ
اِيَّانَا وَاِرْجَآؤُهٗ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهٗ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ ترجمہ ابن شہاب سے
روایت ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے پندرہ منزل پر
شام کے رستہ مین) اور آپ کا ارادہ تہا روم اور عرب کے نصاری کو دہمکانے کا شام مین ابن شہاب نے کہا
مجہہ سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اون سے بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب
کو پکڑ کر چلایا کرتے تہے اون کے بیٹون مین سے جب کعب اندہے ہو گئے تہے اونہون نے کہا مین نے سنا کعب بن
مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تہے جب پیچہے رہ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ جا کر غزوۂ
تبوک مین کعب بن مالک نے کہا مین کسی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے نہین رہا سوا غزوۂ تبوک
کے البتہ بدر مین بہی پیچہے رہا پر آپ نے کسی پر غصہ نہین کیا جو پیچہے رہ گیا تہا اور بدر مین تو آپ مسلمانون
کے ساتہہ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تہے لیکن اللہ تعالی نے مسلمانون کو اون کے دشمنون سے بہڑا دیا
(اور قافلہ نکل گیا) مین وقت اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ موجود تہا لیلۃ العقبہ مین (لیلۃ العقبہ
وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تہی اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر یہ بیعت جمرۂ عقبہ کے پاس جو منا مین ہے
دو بار ہوئی پہلی بار مین بارہ انصاری تہے اور دوسری بار مین ستر انصاری تہے) اور مین نہین چاہتا کہ اس
رات کے بدلے مین جنگ بدر مین شریک ہوتا گو جنگ بدر لوگون مین اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنے لوگ اسکو
افضل کہتے ہین) اور میرا قصہ غزوۂ تبوک سے پیچہے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو مین سب سے زیادہ طاقتدار اور
مالدار تہا قسم خدا کی اُس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیان کبہی نہین ہوئین اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو
اونٹنیان تہین آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنون مین اور سفر بہی لنبا تہا اور راہ مین جنگل تہے
(دور دراز جنمین پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تہا بہت دشمنون سے اس لیے آپ نے مسلمانون
سے کہول کر فرما دیا کہ مین اس لڑائی کو جاتا ہون حالانکہ آپ کی یہ عادت تہی کہ اور لڑائیون مین اپنا ارادہ صاف صاف

نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو تاکہ وہ اپنی طیاری کر لین پہر اونکو کہدیا کہ فلانی طرف اونکو جانا پڑے گا
اسوقت آپکے ساتھہ بہت سے مسلمان تہے اور کوئی دفتر نہ تہا جس مین اونکے نام لکھے ہوتے تو ایسے شخص کم تہے جو
غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہیگا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اوترے
اور یہ جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کیا جب پہل پک گئے تہے اور سایہ خوب تہا اور مجہکو ان چیزونکا
کا بہت شوق تہا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری کی اور مسلمانون نے بہی آپکے ساتھہ طیاری کی
مین نے بہی صبحکو نکلنا شروع کیا اس ارادے سے کہ مین بہی اونکے ساتھہ طیاری کرون لیکن ہر روز مین لوٹ آتا
اور کچہہ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دلمین یہ کہتا کہ مین جب چاہون جا سکتا ہون (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود
تہا) یونہی ہوتا رہا یہانتک کہ لوگ برابر کوشش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی صبح کیوقت
نکلے اور مسلمان بہی آپکے ساتھہ نکلے اور مینے کوئی طیاری نہین کی پہر صبحکو مین نکلا اور لوٹ کر آگیا اور
کوئی فیصلہ نہین کیا میرا یہی حال رہا یہانتک کہ لوگون نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اُسوقت
مینے بہی کوچ کا قصد کیا کہ اون سے ملجاؤن تو کاش مین ایسا کرتا لیکن میری تقدیر مین نہ تہا بعد اوسکے جب
مین باہر نکلتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد تو مجہکو رنج ہوتا کیونکہ مین کوئی پیروی کے لائق
نہ پاتا مگر ایسا شخص جسپر منافق ہونے کا گمان تہا یا معذور ضعیف اور ناتوان لوگون مین سے خیر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (راہ مین) میری یاد کہین نہ کی یہانتک کہ آپ تبوک مین پہونچے آپ لوگون مین بیٹہے ہوئے تہے
اسوقت فرمایا کعب بن مالک کہان گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ مین سے یا رسول اللہ اوسکی چادرون نے اوسکو
کو روک رکہا وہ اپنے دونون کنارون کو دیکہتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس مین مشغول اور مصروف ہے)
معاذ بن جبل نے یہ سنکر کہا تو نے بُری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے
ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر چپ ہو رہے اتنے مین آپنے ایک شخص کو دیکہا جو سفید کپڑے پہنے
ہوئے آرہا تہا اور ریتی کو اڑا رہا تہا (چلنے کی وجہ سے) آپنے فرمایا ابو خیثمہ ہے پہر وہ ابو خیثمہ ہی تہا
اور ابو خیثمہ وہ شخص تہا جسنے ایک صاع کہجور صدقہ دی تہی جب منافقون نے اوسپر طعنہ کیا تہا کعب بن
مالک نے کہا جب مجہے یہ خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے لوٹے مدینہ کیطرف تو میرا رنج بڑہ
گیا مینے جہوٹ باتین بنانا شروع کین کہ کوئی بات ایسی کہون جس سے آپکا غصہ مٹ جاوے کل
کے روز اور اس امر کے لیے مین نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گہروالون مین سے

یعنے اون سے بہی صلاح لی کہ کیا بات بناؤن) جب لوگون نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آن
پہونچے اُسوقت سارا جہوٹ کافور ہوگیا اور مین سمجہ گیا کہ اب کوئی جہوٹ بنا کر مین آپ سے نجات نہین پاؤنگا
آخر مین نے نیت کرلی سچ بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو
پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین پڑہتے پہر لوگون سے ملنے کے لیے بیٹہتے جب آپ یہ کرچکے تو جو لوگ پیچہے رہ
گئے تہے اُنہون نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمین کہانے لگے ایسے اسّی پر چند آدمی تہے آپنے
اونکی ظاہر کی بات کو مان لیا اور اون سے بیعت کی اور اون کے لیے دعا کی مغفرت کی اور اون کی نیت (یعنے
دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہان تک کہ مین بہی آیا جب مین نے سلام کیا تو آپنے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے
غصے کی حالت مین کرتے ہین پہر آپنے فرمایا آ مین چلتا ہوا آیا اور آپکے سامنے بیٹہا آپنے فرمایا تو کیون پیچہے
رہ گیا تو نے تو سواری بہی خرید کرلی تہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مین آپکے سوا کسی اور شخص کے
پاس دنیا کے لوگون مین سے بیٹہتا تو یہ مین خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کرکے اوس کے غصے سے نکل جاؤنگا
اور مجہہ اللہ تعالی نے زبان کی قوت دی ہے (یعنے مین عمدہ تقریر کرسکتا ہون اور خوب بات بنا سکتا ہون)
لیکن قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ اگر مین کوئی جہوٹ بات آپ سے کہدون اور آپ خوش ہوجاوین مجہسے تو
قریب ہے خدا تعالے آپکو میرے اوپر غصہ کردے گا (یعنے اللہ تعالی آپ کو بتلادے گا کہ میرا عذر غلط اور
جہوٹ تہا اور آپ ناراض ہوجاوینگے) اور اگر مین آپ سے سچ سچ کہونگا تو بیشک آپ غصے ہونگے
لیکن مجہے امید ہے کہ اللہ تعالی اوسکا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجہے کوئی عذر نہ تہا قسم خدا کی مین
کبہی نہ اتنا طاقتدار تہا نہ اتنا مالدار تہا جتنا اُسوقت تہا جب آپ سے پیچہے رہ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کعب نے سچ کہا پہر آپنے فرمایا اچہا جا یہانتک کہ اللہ حکم دیوے تیری باب مین مین کہڑا ہوا اور
چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑکر میرے پیچہے ہوئے اور مجہسے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہین جانتے کہ تم نے اس سے
پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیون ہوگئے اور کوئی عذر کیون نہ کردیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کے سامنے جیسے اور لوگون نے جو پیچہے رہ گئے تہے عذر بیان کیے اور تیرا گناہ مٹنے کے لیے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا استغفار کافی تہا قسم خدا کی وہ لوگ مجہکو ملامت کرنے لگے یہانتک کہ مین نے قصد کیا
پہر لوٹون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور اپنے تئین جہوٹا کرون (اور کوئی عذر بیان کرون) پہر
لیکن مین نے اون لوگون سے کہا کسی اور کا بہی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے اونہون نے کہا ہان

دو شخص اور ہین انہون نے بہی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بہی وہی فرمایا جو
تجہہ سے فرمایا مین نے پوچہا وہ دو شخص کون ہین انہون نے کہا مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واقفی ان لوگون
نے ایسے دو شخصون کا نام لیا جو نیک تہے اور بدر کی لڑائی مین موجود تہے اور پیروی کے قابل تہے جب اون لوگون
نے ان دونون شخصون کا نام لیا تو مین چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو منع کر دیا تہا کہ
ہم تینون آدمیون سے کوئی بات نکرے اون لوگون مین سے جو پیچہے رہ گئے تہے تو لوگون نے ہم سے پرہیز شروع
کی اور اونکا حال ہمارے ساتہہ بالکل بدل گیا یہانتک کہ زمین بہی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نرہی جسکو
مین پہچانتا تہا پچاس راتون تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونون ساتہی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گہرون
مین بیٹہہ رہے روتے ہوئے لیکن مین تو سب لوگون مین کم سن اور زوردار تہا مین نکلا کرتا تہا اور نماز
کے لیے بہی آتا اور بازارون مین پہرتا پر کوئی شخص مجہہ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتا
اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہہ مین بیٹہے ہوتے نماز کے بعد اور دل مین یہ کہتا کہ آپ نے اپنی لبون کو
ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہین ہلایا پہر آپ کے قریب نماز پڑہتا اور دزدیدہ نظر سے (کنکہیون سے)
آپ کو دیکہتا تو جب مین نماز مین ہوتا آپ میری طرف دیکہتے اور جب مین آپ کی طرف دیکہتا تو آپ منہہ پہیر
لیتے یہانتک کہ جب مسلمانون کی سختی مجہہ پر لنبی ہوئی تو مین چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑہا ابو قتادہ
میرے چچازاد بہائی تہے اور سب لوگون سے زیادہ مجہے اون سے محبت تہی مین نے اونکو سلام کیا تو قسم خدا کی انہون
نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہین کہ
آپ کے ارشاد کے سامنے بہائی بیٹے کی مروت بہی نہین کرتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی محبت نہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جاوے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولوی
کا قول جو اوس کے خلاف ہو دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) مین نے اون سے کہا اے ابو قتادہ
مین تم کو قسم دیتا ہون اللہ کی تم یہ نہین جانتے کہ مین اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون وہ خاموش
رہے مین نے دوبارہ قسم دی وہ خاموش رہے پہر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے (یہ بہی کعب سے نہین بولے بلکہ خود اپنے مین
بات کی) آخر میری آنکہون سے آنسو نکل پڑے اور مین پیٹہہ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑہا مین مدینہ کے بازار مین
جا رہا تہا تو ایک کسان شام کے کسانون مین سے جو مدینہ مین اناج بیچنے کے لیے آیا تہا کہنے لگا کعب
بن مالک کا گہر مجہکو کون بتا دے گا لوگون نے اوسکو اشارہ شروع کیا یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجہہ

ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا مین منشی تہا مین نے اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا بعد حمد و نعت کے کعب کو
معلوم ہو ہم کو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تمپر جفا کی ہے اور
خدا تعالے نے تم کو ذلت کی گہر مین نہین کیا نہ اوس جگہہ جہان تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے ملجاو ہم
تمہاری خاطرداری کرینگے مین نے جب یہ خط پڑہا تو کہا یہ بہی ایک بلا ہے اور اوس خط کو مین نے چولہے مین
جلا دیا جب پچاس دن مین سے چالیس دن گذر گئے اور وحی نہ آئی تو ایکا ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
پیغام لانیوالا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمکو حکم کرتے ہین کہ اپنی بی بی سے
علیحدہ رہو مین نے کہا مین اوسکو طلاق دیدون یا کیا کرون وہ بولا نہین طلاق مت دو صرف الگ رہو
اور اوس سے صحبت مت کرو اور میرے دونون یارون کے پاس بہی یہی پیام گیا مین نے اپنی بی بی سے کہا تو
اپنے عزیزون مین چلی جا اور وہین رہو یہانتک کہ اللہ تعالی اس باب مین کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ
کی بی بی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑہا
بیکار شخص ہے اوسکے پاس کوئی خادم بہی نہین تو کیا آپ برا سمجہتے ہین اگر مین اوس کی خدمت کیا کرون
آپنے فرمایا مین خدمت کو برا نہین سمجہتا لیکن وہ تجہسے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اوسکو کسیکام
کا خیال نہین اور قسم خدا کی وہ اوس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گہر والون نے کہا کاش تم بہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو
اوسکی خدمت کرنے کی اجازت دی ہے مین نے کہا مین کبہی اجازت نہ لونگا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماوینگے اگر مین اجازت لون اپنی بی بی کے لیے اور مین جوان آدمی ہون
پہر دس راتون تک مین اوسی حال مین رہا یہانتک کہ پچاس راتین پوری ہوئین اوس تاریخ سے جب سے
آپنے منع کیا تہا ہمسے بات کرنے سے پہر پچاسوین رات کو صبح کے وقت مین نے نماز پڑہی اپنے ایک گہر کے
چہت پر مین اسی حال مین بیٹہا تہا جو اللہ تعالے نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تہا
اور زمین مجہپر تنگ ہو گئی تہی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے مین مین نے ایک پکارنے والے کی آواز
سنی جو سلع پر چڑہا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ مین) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش
ہو جا یہ سنکر مین سجدے مین گرا اور مین نے پہچانا کہ خوشی آئی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون
کو خبر کی کہ اللہ نے ہمکو معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑہ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری دینے کے لیے تو

تو میرے دونوں یاروں کے پاس چند خوش خبری دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا اور
ایک دوڑنیوالا دوڑا اسلم کے قبیلے سے میری طرف اور اسکی آواز گھوڑے سے جلدی مجھکو پہونچی جب وہ شخص
آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی خوشخبری کی تو میں نے اپنے دونوں کپڑے اتارے اور اسکو پہنا دیے اوسکی
خوشخبری کے صلہ میں قسم خدا کی اوسوقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے میں نے دو کپڑے مانگے کے لیے اور انکو
پہنا اور چلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھکو
مبارکباد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی معافی کی تمہارے لیے
یہانتک کہ میں مسجد میں پہونچا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے
اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھکو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہانتک کہ مصافحہ
کیا مجھ سے اور مجھکو مبارکباد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے اون کے سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا کعب
طلحہ کے اس احسان کو نہیں بھولتے تھے کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو
آپ کا منہ خوشی سے چمک دمک رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب
سے تیری ماں نے تجھکو جنا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ جل جلالہ کیطرف سے
آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کیطرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی آپ کی خوشی کو) جب میں آپ کے سامنے
بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں اللہ اور اسکے
رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیبر کا رکھ لیتا ہوں
اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ
سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالی نے کسی مسلمان پر
ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا عمدہ طرح
سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اوسوقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی باقی زندگی میں بھی مجھکو جھوٹ سے
بچا دے گا کعب نے کہا اللہ تعالی نے یہ آیتیں اوتاریں لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ اخیر تک یعنی بیشک
اللہ تعالی نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت

یہانتک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا اون تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہانتک کہ جب زمین اونپر تنگ ہوگئی باوجود کشادگی کے اور اون کی جی بھی تنگ ہوگئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اوسی کیطرف پھر اللہ نے معاف کیا انکو تاکہ وہ توبہ کریں بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو سچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑہ کر کوئی احسان مجھپر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بولدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اوتری تو ایسی برائی کی کیسی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کہانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو اون سے سو نہ بولو اون سے وہ ناپاک ہیں اون کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے اون کی کمائی کا قسمیں کہاتے ہیں تمسے کہ تم خوش ہوجاؤ اون سے سو اگر تم خوش ہوجاؤ اون سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوگا بدکاروں سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی لوگوں سے جنکا عذر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا جب اونہوں نے قسم کہائی تو بیعت کی اون سے اور استغفار کیا اونکے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکہا (یعنے ہمارا مقدمہ ڈال رکہا) یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کو معاف کیا اون تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنے خُلِّفُوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکہنا آپ کا اسکو بہ نسبت اون لوگوں کے جنہوں نے قسم کہائی اور عذر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا اون کے عذر کو عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف صاف فرما دیا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ

كَعْبٍ حِيْنَ اُصِيْبَ بَصَرُهُ وَكَانَ اَعْلَمَ قَوْمِهِ وَاَوْعَاهُمْ لِاَحَادِيْثِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ
اَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَ
سَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاسٍ كَثِيْرٍ يَزِيْدُوْنَ عَلٰى
عَشَرَةِ اٰلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانُ حَافِظٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ کعب بن
مالک اپنی قوم مین سب سے زیادہ علم رکہتے تہے اور سب سے زیادہ انکو حدیثین یاد تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی کعب بن مالک اون تین شخصون مین سے تہے جنکو اللہ تعالے نے معاف کیا وہ حدیثین بیان کرتے تہے کہ وہ
نہین پیچہے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی لڑائی مین سوا دو لڑائیون کے پہر بیان کیا وہی قصہ اسمین
یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے آدمیون کے ساتہ جہاد کیا جن کی تعداد دس ہزار
سے زیادہ تہی اور کسی دفتر مین اون کا نام نہ تہا **ف** ابو زرعہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تہے
ابن اسحاق نے کہا تیس ہزار تہے اور یہی مشہور ہے نووی نے کہا اسحدیث سے بہت سے فائدے نکلے ١ غنیمت
کا مباح ہونا ٢ فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی ٣ بغیر قسم دیے قسم کہانا ٤ لڑائی کے وقت امام کا اپنے
مقصد کو چہپانا ٥ نیک بات کی جو فوت ہو جاوے آرزو کرنا ٦ مسلمان کی غیبت کوئی کرے تو اوس کو
رد کرنا جیسے معاذ نے کیا ٧ سچائی کی فضیلت ٨ سفر سے آتے وقت مسجد مین جاکر دو رکعت پڑہنا ٩ مجلس
عام مین بیٹہنا ١٠ ظاہر پر حکم کرنا ١١ اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا ١٢ اپنے اوپر
رونا گناہ کے ڈر سے ١٣ کنکیون سے دیکہنا نماز نہین توڑتا ١٤ سلام بہی کلام ہے ١٥ اطاعت اللہ اور
رسول کی عزیزداری پر مقدم ہے ١٦ کلام مین یہ ضرور ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو ١٧ کاغذ
کا جس مین اللہ کا نام ہو جلانا درست ہے ١٨ ایسی بات کو چہپانا جس مین فساد کا ڈر ہو ١٩ عورت سے کہنا اپنے
عزیزون مین جا طلاق نہین ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو ٢٠ عورت اپنے خوشی سے خاوند کی خدمت
کر سکتی ہے یعنے اوس پر جبر نہین ہے ٢١ صحبت وغیرہ کو کنایے سے بیان کرنا بہتر ہے ٢٢ احتیاط کرنا
بہتر ہے ٢٣ سجدہ شکر کرنا مستحب ہے ٢٤ خوشخبری دینا مستحب ہے ٢٥ مبارکبادی دینا مستحب ہے ٢٦
خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا ٢٧ قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے ٢٨ عاریت جائز ہے ٢٩
کپڑون کی عاریت درست ہے ٣٠ لوگون کا جمع ہونا امام کے پاس ٣١ اہل فضل کے لیے جب اون کہڑا

ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے ۲۲ مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے ۲۳
امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے ۲۴ خوشی کے وقت صدقہ دینا ۲۵ تمام مال کا صدقہ نہ کرنا
۲۶ سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اوسکا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی
کا خیال کیا **باب** فِیْ حَدِیْثِ الْاِفْکِ حضرت عائشہ صدیقہ پر جو تہمت ہوئی تہی اسکا بیان

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ حَدِیْثِ عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَھَا اَھْلُ
الْاِفْکِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَھَا اللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَکُلُّھُمْ حَدَّثَنِیْ طَائِفَۃً مِّنْ حَدِیْثِھَا وَبَعْضُھُمْ کَانَ اَوْعٰی
لِحَدِیْثِھَا مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اِقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَیْتُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ
حَدَّثَنِیْ وَبَعْضُ حَدِیْثِھِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا ذَکَرُوْا اَنَّ عَائِشَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَائِہٖ
فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَہٗ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَاھَا فَخَرَجَ فِیْھَا سَھْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ ھَوْدَجِیْ وَاُنْزَلُ فِیْہِ مَسِیْرَنَا
حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَۃٍ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اٰذَنَ لَیْلَۃً
بِالرَّحِیْلِ فَقُمْتُ حِیْنَ اٰذَنُوْا بِالرَّحِیْلِ فَمَشَیْتُ حَتّٰی جَاوَزْتُ الْجَیْشَ فَلَمَّا قَضَیْتُ مِنْ شَاْنِیْ
اَقْبَلْتُ اِلَی الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِیْ فَاِذَا عِقْدِیْ مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِیْ فَحَبَسَنِی ابْتِغَاؤُہٗ وَاَقْبَلَ الرَّھْطُ الَّذِیْنَ کَانُوْا یَرْحَلُوْنَ لِیْ فَحَمَلُوْا ھَوْدَجِیْ فَرَحَلُوْہُ
عَلٰی بَعِیْرِیَ الَّذِیْ کُنْتُ اَرْکَبُ وَھُمْ یَحْسِبُوْنَ اَنِّیْ فِیْہِ قَالَتْ وَکَانَتِ النِّسَاءُ اِذْ ذَاکَ
خِفَافًا لَمْ یُھَبَّلْنَ وَلَمْ یَغْشَھُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا یَاْکُلْنَ الْعُلْقَۃَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ یَسْتَنْکِرِ الْقَوْمُ
ثِقَلَ الْھَوْدَجِ حِیْنَ رَحَلُوْہُ وَرَفَعُوْہُ وَکُنْتُ جَارِیَۃً حَدِیْثَۃَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَ
سَارُوْا وَوَجَدْتُ عِقْدِیْ بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَیْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَھُمْ وَلَیْسَ بِھَا دَاعٍ وَّلَا مُجِیْبٌ
فَتَیَمَّمْتُ مَنْزِلِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْہِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَیَفْقِدُوْنِیْ فَیَرْجِعُوْنَ اِلَیَّ فَبَیْنَا اَنَا
جَالِسَۃٌ فِیْ مَنْزِلِیْ غَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ فَنِمْتُ وَکَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِیُّ ثُمَّ الذَّکْوَانِیُّ

قد عرّس من وراء الجيش فادّلج فأصبح عند منزلي فرأى سواد إنسان نائم فأتاني فعرفني
حين رآني وقد كان يراني قبل أن يضرب الحجاب عليّ فاستيقظت باسترجاعه
حين عرفني فخمّرت وجهي بجلبابي ووالله ما كلمني كلمة ولا سمعت منه كلمة غير
استرجاعه حتى أناخ راحلته فوطئ على يدها فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة
حتى أتينا الجيش بعد ما نزلوا موغرين في نحر الظهيرة فهلك من هلك في شأني
وكان الذي تولى كبره عبد الله بن أبيّ ابن سلول فقدمنا المدينة فاشتكيت
حين قدمنا المدينة شهرا والناس يفيضون في قول أهل الإفك ولا أشعر بشيء من
ذلك وهو يريبني في وجعي أني لا أعرف من رسول الله صلى الله عليه وسلم اللطف
الذي كنت أرى منه حين أشتكي إنما يدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فيسلم ثم يقول كيف تيكم فذاك يريبني ولا أشعر بالشر حتى خرجت بعد ما نقهت
خرجت معي أم مسطح قبل المناصع وهو متبرزنا ولا نخرج إلا ليلا إلى ليل وذلك قبل
أن نتخذ الكنف قريبا من بيوتنا وأمرنا أمر العرب الأول في التنزه وكنا نتأذى
بالكنف أن نتخذها عند بيوتنا فانطلقت أنا وأم مسطح وهي بنت أبي رهم بن
المطلب بن عبد مناف وأمها بنت صخر بن عامر خالة أبي بكر الصديق وابنها
مسطح بن أثاثة بن عباد بن المطلب فأقبلت أنا وبنت أبي رهم قبل بيتي حين
فرغنا من شأننا فعثرت أم مسطح في مرطها فقالت تعس مسطح فقلت لها بئس ما
قلت أتسبين رجلا قد شهد بدرا قالت أي هنتاه أولم تسمعي ما قال قلت
وماذا قال قالت فأخبرتني بقول أهل الإفك فازددت مرضا إلى مرضي فلما رجعت
إلى بيتي فدخل عليّ رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال كيف تيكم
قلت أتأذن لي أن آتي أبويّ قالت وأنا حينئذ أريد أن أستيقن الخبر من قبلهما
فأذن لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فجئت أبويّ فقلت لأمي يا أمتاه ما يتحدث
الناس قالت يا بنية هوني عليك فوالله لقلّ ما كانت امرأة قط وضيئة عند
رجل يحبها ولها ضرائر إلا أكثرن عليها قالت قلت سبحان الله وقد تحدث الناس

بِهٰذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ
اَبْكِيْ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِيْنَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيْرُهُمَا فِيْ فِرَاقِ اَهْلِهٖ
قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالَّذِيْ يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ
اَهْلِهٖ وَبِالَّذِيْ يَعْلَمُ فِيْ نَفْسِهٖ لَهُمْ مِّنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُمْ اَهْلُكَ
وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَّ اَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيْرٌ
وَّاِنْ تَسْئَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيْرَةَ فَقَالَ
اَيْ بَرِيْرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُّرِيْبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهٗ بَرِيْرَةُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
اِنْ رَّاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهٗ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنْ عَجِيْنِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهٗ قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُوْلَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَّعْذِرُنِيْ فِيْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ
اَذَاهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا خَيْرًا وَّلَقَدْ ذَكَرُوْا رَجُلًا مَّا عَلِمْتُ
عَلَيْهِ اِلَّا خَيْرًا وَّمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَهْلِيْ اِلَّا مَعِيْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِيُّ
فَقَالَ اَنَا اَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْاَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهٗ وَاِنْ كَانَ
مِنْ اِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ اَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا اَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ
الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَّلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ لَعَمْرُ
اللّٰهِ لَا تَقْتُلُهٗ وَلَا تَقْدِرُ عَلٰى قَتْلِهٖ فَقَامَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ
فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهٗ فَاِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ
فَثَارَ الْحَيَّانِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَّقْتَتِلُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوْا وَ
سَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِيْ ذٰلِكَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِيَ
الْمُقْبِلَةَ لَا يَرْقَاُ لِيْ دَمْعٌ وَّلَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَّاَبَوَايَ يَظُنَّانِ اَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِيْ

فبينا هما جالسان عندي وأنا أبكي استأذنت علي امرأة من الأنصار فأذنت لها فجلست تبكي
قالت فبينا نحن على ذلك دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلم ثم جلس قالت
ولم يجلس عندي منذ قيل لي ما قيل وقد لبث شهرا لا يوحى إليه في شأني بشيء قالت
فتشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم حين جلس ثم قال أما بعد يا عائشة فإنه بلغني
عنك كذا وكذا فإن كنت بريئة فسيبرئك الله وإن كنت ألممت بذنب فاستغفري
الله وتوبي إليه فإن العبد إذا اعترف بذنب ثم تاب تاب الله عليه قالت فلما
قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم مقالته قلص دمعي حتى ما أحس منه قطرة فقلت لأبي
أجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قال فقال والله ما أدري ما أقول لرسول الله
صلى الله عليه وسلم فقلت لأمي أجيبي عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت و
الله ما أدري ما أقول لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت وأنا جارية حديثة السن
لا أقرأ كثيرا من القرآن إني والله لقد عرفت أنكم قد سمعتم بهذا حتى استقر
في أنفسكم وصدقتم به فإن قلت لكم إني بريئة والله يعلم أني بريئة لا تصدقوني
بذلك ولئن اعترفت لكم بأمر والله يعلم أني بريئة لتصدقونني وإني والله ما أجد
لي ولكم مثلا إلا كما قال أبو يوسف فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون
قالت ثم تحولت واضطجعت على فراشي قالت وأنا والله حينئذ أعلم أني بريئة
وأن الله مبرئي ببراءتي ولكن والله ما كنت أظن أن ينزل في شأني وحي يتلى
ولشأني كان أحقر في نفسي من أن يتكلم الله عز وجل في بأمر يتلى ولكن كنت أرجو
أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها قالت فوالله ما رام
رسول الله صلى الله عليه وسلم مجلسه ولا خرج من أهل البيت أحد حتى أنزل الله عز و
جل على نبيه صلى الله عليه وسلم فأخذه ما كان يأخذه من البرحاء عند الوحي
حتى إنه ليتحدر منه مثل الجمان من العرق في اليوم الشاتي من ثقل القول الذي
أنزل عليه قالت فلما سري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يضحك فكان أول
كلمة تكلم بها أن قال أبشري يا عائشة أما الله فقد برأك فقالت لي أمي قومي إليه

فقلت واللہ لا اقوم الیہ ولا احمد الا اللہ ھو الذی انزل براءتی قال فانزل اللہ عزوجل
ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم عشر آیات فانزل
اللہ عزوجل ھذہ الآیات براءتی قالت فقال ابوبکر وکان ینفق علی مسطح لقرابتہ
منہ وفقرہ واللہ لا انفق علیہ شیئا ابدا بعد الذی قال لعائشۃ فانزل اللہ عزوجل
ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربی الی قولہ الا تحبون ان یغفر
اللہ لکم قال حبان بن موسی قال عبد اللہ بن المبارک ھذہ ارجی آیۃ فی کتاب اللہ
فقال ابوبکر واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی فرجع الی مسطح النفقۃ التی کان ینفق علیہ
وقال لا انزعھا منہ ابدا قالت عائشۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سأل زینب
بنت جحش زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن امری ما علمت او ما رأیت فقالت یا رسول
اللہ احمی سمعی وبصری واللہ ما علمت الا خیرا قالت عائشۃ وھی التی کانت تسامینی من
ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعصمھا اللہ بالورع وطفقت اختھا حمنۃ بنت جحش
تحارب لھا فھلکت فیمن ھلک قال الزھری فھذا ما انتھی الینا من امر ھؤلاء الرھط
وقال فی حدیث یونس احتملتہ الحمیۃ **ترجمہ** سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن
وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے اون سب لوگون نے حضرت عائشہ کی
حدیث روایت کی جب اونپر تہمت کی تہمت کرنیوالون نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالی نے پاک کیا اون کو
اونکی تہمت سے زہری نے کہا ان سب لوگون نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھہ سے روایت کیا اور
بعض اون مین سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ
بیان کرنے والے تھے اوسکو اور مین نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض
کو تصدیق کرتی ہے اون لوگون نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتون پر اور جس عورت کا نام پر قرعہ نکلتا
اوسکو سفر مین ساتھہ لیجاتے **ف** نووی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد
اور جمہور علماء کی کہ عورتون کے بارے مین قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسیطرح عتق اور وصیت اور
قسمت مین اور اس بابمین بہت احادیث صحیحہ اور مشہور وارد ہین ابو عبید نے کہا قرعہ پر تین پیغمبرون

سے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا قرعہ کے استعمال پر گویا
اجماع ہے اور حسن نے قرعہ کو رد کیا اور اسکے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابوحنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ
باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت ہی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو
ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک کو لیجانا اور دوسری کو نہ
لیجانا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابوحنیفہ اور باقی علما کا اور یہی مروی ہے مالک
سے اور ایک روایت اون سے یہ بھی ہے کہ خاوند کو اختیار ہے جسکو چاہے ساتھ لیجاوے انتہی مختصرًا
مترجم کہتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے اون کا اصول
یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابوحنیفہ کا
مذہب کبھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابوحنیفہ کا یہی طریقہ
اور مذہب تہا اللہ اونپر رحم کرے اور انکو درجات عالیہ نصیب کرے اونہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ
حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح ہو جاوے تو وہی میرا مذہب ہے

ف حضرت عائشہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں اور
میں میرا نام نکلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اسوقت کا ہے جب پردے
کا حکم اوتر چکا تہا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اوترتی تو بھی اوسی ہودے میں
رہتی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایکبار
آپنے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کہڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر دی اور چلے یہاں تک کہ لشکر
کے آگے بڑہ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کیطرف آئی اور سینہ کو چہوا
معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے نگینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور
اُس ہار کو ڈہونڈہنے لگی اوس کے ڈہونڈنے میں مجہ کو دیر لگی اور وہ لوگ آن پہنچے جو میرا ہودہ
اُٹہاتے تہے اونہوں نے ہودہ اوٹہایا اور میرے اونٹ پر رکہدیا جسپر میں سوار ہوتی تہی وہ یہ
سمجہے کہ میں اوسی ہودے میں ہوں اوسوقت عورتیں ہلکی دبلی) تہیں نہ سنڈ ہی تہیں نہ موٹی
کیونکہ تہوڑا کہانا کہاتی تہیں اسلیے انکو ہودے کا بوجہہ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انہوں
نے اوسکو اونٹ پر لادا اور اٹہایا اور میں ایک کم سن لڑکی بہی تہی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹہایا اور

چلدیے اور میں نے اپنا ہار اوسوقت پایا جب سارا لشکر چلدیا میں جو اون کے ٹہکانے پر آئی تو وہان نہ کسیکی آواز
ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہان بیٹہی تہی وہین بیٹھہ جاؤن اور میں یہ سمجہی کہ
لوگ جب مجہکو نہ پاوینگے تو یہین لوٹ کر آوینگے تو مین اوسی ٹہکانے پر بیٹہی تہی اتنے میں میری
آنکھہ لگ گئی اور مین سو رہی اور صفوان بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تہا وہ آرام کے لیے اخیر
رات میں لشکر کے پیچہے ٹہیر اتہا جب وہ روانہ ہوا تو صبح کو میرے ٹہکانے پر پہونچا اوسکو ایک آدمی
کا جثہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجہکو پہچان لیا دیکہتے ہی اسلیے کہ مین پردے کا حکم
اوترنے سے پہلے اوسکے سامنے ہوا کرتی مین جاگ اوٹہی اوس کے آواز سنکر جب اوسنے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ
رَاجِعُوْنَ پڑہا مجہکو پہچانکر مین نے اپنا منہ ڈہانپ لیا اپنی اوڑہنی سے قسم خدا کی اوسنے کوئی بات مجہہ
سے نہین کی نہ مین نے اوس کی کوئی بات سنی سوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے کے پہر اوسنے اپنا اونٹ
بٹہایا اور اپنا ہاتہہ میرے چڑہنے کے لیے بچہا دیا مین اونٹ پر سوار ہوگئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو
کہینچتا ہوا یہانتک کہ ہم لشکر میں پہونچے اور لشکر کے لوگ اوتر چکے تہے سخت دوپہر کی گرمی
مین تو میری مقدمہ مین تباہ ہوے جو لوگ تباہ ہوے یعنے جنہون نے بدگمانی کی) اور قرآن مین جس کی نسبت تولّی
کِبْرَہ آیا ہے یعنے بانی مبانی اُس تہمت کا **ف** اللہ تعالی نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عصمت
قرآن میں بیان کی تو فرمایا جسنے اوٹہایا اُسکا بڑا بوجہہ اوسکو بڑا عذاب ہے **ت** وہ عبداللہ بن
ابی بن سلول (منافق) تہا آخر ہم مدینہ مین آئے اور مین جب مدینہ مین پہونچی تو بیمار ہوگئی ایک مہینے
تک بیمار رہی اور لوگون کا یہ حال تہا کہ بہتان کرنے والون کی باتون مین غور کرتے اور مجہے اون کے
کسیبات کی خبر نہ تہی صرف مجہ کو اس امر سے شک ہوا کہ مین نے اپنی بیماری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی وہ شفقت نہ دیکہی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب مین بیمار ہوتی آپ صرف اندر آتے اور
سلام کرتے پہر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجہے شک ہوتا لیکن مجہے اس خرابی کی خبر نہ تہی
یہانتک کہ جب مین دبلی ہوگئی بیماری جانے کے بعد تو مین نکلی اور میرے ساتہہ مسطح کی مان بہی نکلی
مناصع کیطرف (مناصع موضع تہے مدینہ کے باہر) اور وہ پائخانے تہے ہم لوگون کے (یا پائخانے بننے
سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اُسوقت کا ہے جب ہمارے
گہرون کے نزدیک پائخانے نہین بنے تہے اور ہم اگلے عربون کیطرح جنگل مین جایا کرتی (پائخانے

کے لیے) اور گہر کے پاس پاخانے بنانے سے نفرت رکہتے تہے میں چلی اور ام مسطح میرے ساتہہ تہی وہ بیٹی تہی
ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی اور اوسکی ماں صخر بن عامر کی بیٹی تہی جو خالہ تہی حضرت ابوبکر صدیق
کی (اوسکا نام سلمی تہا) اور اوسکے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب تہا غرض میں اور ام مسطح
دونون جب اپنے کام سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئیں اپنے گہر کیطرف آ رہی تہیں اتنے میں ام مسطح کا
پاؤن اولجہا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس
شخص کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تہا وہ بولی اے نادان تو نے کچہ نہیں سنا مسطح نے کیا کہا میں نے کہا
کیا کہا اوس نے مجہہ سے بیان کیا جو بہتان والون نے کہا تہا یہ سنکر میری بیماری دوچند ہو گئی ایک اور
بیماری بڑہی میں جب اپنے گہر پہونچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور سلام کیا اور
فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجہے اجازت دیتے ہیں اپنی ماں باپ کے پاس جانے کی اور
میرا اوسوقت یہ ارادہ تہا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کو تحقیق کرون آخر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجہہ کو اجازت دی اور میں اپنے ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا اماں یہ لوگ
کیا بکتے ہیں وہ بولی بیٹا تو اسکا خیال نہ کر اور اسکو بڑی بات مت سمجہ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا
ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اسکو چاہتا ہو اور اوسکی سوکنیں بہی ہون اور سوکنیں اوسکے
عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگون نے تو یہ کہنا شروع کر دیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک
میری آنسو نہ تہمے اور نہ نیند آئی صبحکو بہی میں رو رہی تہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی
بن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اوتری تہی اور اون دونون سے مشورہ لیا مجہکو
جدا کرنے کے لیے (یعنے طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے تو وہی رائے دی جو وہ جانتے تہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بی بی کے حال کو اور اوسکی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اوس کے ساتہہ انہون
نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اوسکی نہیں جانتے
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالی نے آپکے اوپر تنگی نہیں کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا
عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لونڈی سے پوچہیے تو وہ آپسے سچ کہدیگی (لونڈی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت
عائشہ کے پاس رہتی تہی) ف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا کچہ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہیں کہا
کیونکہ انکو حضرت عائشہ سے اوسوقت تک کوئی ملال نہ تہا بلکہ یہی صواب تہا اون کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک

مناسب سمجھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تشفی ضرور تھی ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اوس کی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر میں اُن کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آٹا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اوسکو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ اون میں کوئی عیب نہیں جسکو تم پوچھتے ہو نہ اوسکے سوا کوئی عیب ہی جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو کون بدلہ لیگا میرا اوس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہونچی قسم خدا کی میں تو اپنے گھر والی کو (یعنے حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضہ کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنے صفوان بن معطل سے) اوسکو بھی میں نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ سنکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہو تو ہم اوسکی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہو وے تو آپ حکم بھیجیں ہم آپ کے حکم کی تعمیل کرینگے (یعنے اوسکی گردن ماریں گے) یہ سنکر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اوس وقت اُنکو اپنی قوم کی پچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کی بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکیگا یہ سنکر اُسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کی بقا کی ہم اوسکو قتل کرینگے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اوٹھ کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہو وے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے اون کو سمجھا رہے تھے اور اُن کا غصہ فرو کر رہے تھے یہانتک کہ وے خاموش ہو گئے اور آپ بھی خاموش ہو رہے حضرت

یعقوب کی اور حضرت عائشہ کو رنج مین اونکا نام یاد نہ آیا تو یوسف علیہ السلام کا باپ کہا جیسا اونہون نے
کہا تہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ یعنے اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی
مدد درکار ہے پہر مین نے کروٹ موڑ لی اور مین اپنے بچہونے پر لیٹ رہی اور مین قسم خدا کی اوسوقت
جانتی تہی کہ مین پاک ہون اور اللہ تعالی ضرور میرے پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجہے یہ گمان نہ
تہا کہ میری شان مین قرآن اوترے گا جو پڑہا جاویگا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے
گمان مین اس لائق نہ تہی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ مین کلام کرے اور
کلام بہی ایسا جو پڑہا جاوے البتہ مجکو یہ امید تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب مین کوئی ایسا
مضمون دیکہین گے جس سے اللہ تعالی میری پاکی ظاہر کردیگا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہہ سے نہین اوٹہے تہے اور نہ گہر والون مین سے
کوئی باہر گیا تہا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی بہیجی اور اوتارا قرآن کو آپ کو وحی
کی سختی معلوم ہونے لگی یہانتک کہ آپکے جسم مبارک پر سے موتی کیطرح پسینے کے قطرے ٹپکنے لگے جاڑے
کے دنون مین اوس کلام کی سختی سے جو آپ پر اوترا (اس لیے کہ بڑے شاہنشاہ کا کلام تہا) جب یہ
حالت آپ کی جاتی رہی (یعنے وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپنے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا
اے عائشہ خوش ہو اللہ تعالے نے تجہکو بے گناہ اور پاک فرمایا میری مان نے کہا اوٹہہ اور حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر اور شکر کر اور آپکے سر کا بوسہ لے) مینے کہا قسم خدا کی مین تو حضرت کیطرف
نہین اوٹہون گی اور نہ کسی کی تعریف کرونگی سوا اللہ تعالی کے اوسی نے میری پاکی اوتاری حضرت عائشہ
نے کہا اللہ تعالی نے اوتارا إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ اخیر تک دس آیتون کو تو اللہ جل جلالہ
نے ان آیتون کو میرے پاکی کے لیے اوتارا ابوبکر صدیق نے جو مسطح سے عزیزداری کے وجہہ سے سلوک
کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب مین اوسکو کچہہ نہ دونگا جب اوس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ تعا
نے یہ آیت اوتاری وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اخیر تک حبان بن موسی نے کہا عبداللہ بن مبارک
نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب مین (کیونکہ اس مین اللہ تعالے نے ناتے دارون کے
ساتہہ سلوک کرنے مین بخشش کا وعدہ کیا) ابوبکر بولے کہا قسم خدا کی مین تو یہ چاہتا ہون کہ اللہ مجہکو
بخشے پہر مسطح کو جو کچہہ دیا کرتے تہے وہ جاری کردیا اور کہا مین کبہی بند نہ کرونگا حضرت عائشہ

نے کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی
ہون یا انہون نے دیکھا ہو انہون نے کہا (حالانکہ وہ سوکن تھین) یا رسول اللہ مین اپنے کان اور
آنکھ کی احتیاط رکھتی ہون (یعنے بن سنے کوئی بات سنی ہے نہین کہتی اور نہ بن دیکھے کو دیکھی کہتی ہون)
مین تو عائشہ کو نیک ہی سمجھتی ہون حضرت عائشہ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھین جو میرے مقابل کی تھین حضرت کی
بی بیون مین اور اللہ تعالی نے اونکو اس تہمت سے بچایا انکی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمنہ بنت
جحش نے اون کے لیے تعصب کیا اور اون کے لیے لڑین تو جو لوگ تباہ ہوئے اون مین وہ بھی تھین (یعنے
تہمت مین شریک تھین) زہری نے کہا تو ان لوگون کا یہ اخیر حال ہے جو ہم کو پہنچا **ف** نووی نے
کہا حدیث مین جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن
معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی مصطلق کا ہے جو سنہ ۶ ہجری مین ہوا اسپر
سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے تنہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن
معاذ کا ذکر اس روایت مین وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونون بار اسید بن حضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ
نے کہا کہ غزوہ مریسیع سنہ ۴ ہجری مین تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث
تہمت دونون غزوہ خندق سے پہلے ہون اور اسوقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت مین صحیحین
مین جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہوگا انتہے پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہین ۱
حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک مبہم ٹکڑا اور یہ اگرچہ زہری کا فعل ہے
پر اجماع کیا مسلمانون نے اس کے قبول پر ۲ دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا ۳ قرعہ کا واجب ہونا سفر کے
وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بی بیون مین سے ۴ قضا ای سفر مقیم عورتون کے لیے
واجب نہ ہونا ۵ سفر مین اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا ۶ عورتون کا ہودے مین چڑھنا ۷ عورتون
کا جہاد مین جانا ۸ مردون کا خدمت کرنا عورتون کی سفر مین ۹ لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا
۱۰ عورت کا جاے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاوند کے جانا ۱۱ عورتون کا سفر مین ہار پہننا ۱۲
جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کرین وہ اوس سے بات نہ کرین اگر محرم نہ ہو ۱۳ کم کھانے کی فضیلت
عورتون کے لیے ۱۴ لشکر مین سے بعضون کا پیچھے رہ جانا ۱۵ مدد کرنا اوسکی جو رہ جاوے ۱۶ اجنبی
ادب اجنبی عورتون سے بغیر بات نہ کرنا اور اون کے آگے چلنا ۱۷ آپ پیدل چلنا عورت

کو جڑ لینا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا دینی یا دنیاوی مصیبت پر ۱۹ عورت کا مونہہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ
وہ نیک ہو ۲۰ حلف کرنا بغیر استحلاف کے ۲۱ بے ضرورت کسی بری بات افشا نہ کرنا ۲۲ اچھی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت
کسی امر کی وجہ سے ۲۳ حسن معاشرت میں کمی کرنا ۲۴ مریض کا حال پوچھنا ۲۵ عورت کو ایک ساتھی لیکر نکلنا ۲۶ اپنے عزیز
سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے ۲۷ فضیلت اہل بدر کی ۲۸ عورت اپنے ماں باپ کے پاس بغیر
اجازت خاوند کے نہ جاوے ۲۹ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا ۳۰ مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے اور
دوستوں سے ۳۱ بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اوس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے ۳۲ امام کا خطبہ
پڑھنا کسی امر مہم کے لیے ۳۳ امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے ۳۴ فضیلت صفوان بن معطل کی
۳۵ فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حضیر کی ۳۶ فتنہ کو قطع کرنا اور غصہ کو روکنا ۳۷ توبہ
کا قبول کرنا ۳۸ استشہاد کرنا آیات قرآنی سے ۳۹ پہلے گفتگو بڑوں کے سپرد کرنا ۴۰ خوشخبری
میں جلدی کرنا ۴۱ برائت حضرت عائشہ کی نص قرآنی اگر کوئی اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد
ہے باجماع اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی ۴۲ تجدید شکر
وقت تجدید نعمت کے ۴۳ فضیلت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ۴۴ صلہ رحم مستحب ہونا اگرچہ وہ
لوگ گنہگار ہوں ۴۵ عفو کرنا گنہگاروں سے ۴۶ صدقہ کا استحباب ۴۷ قسم کے خلاف کرنا اگر
خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا ۴۸ فضیلت ام المومنین زینب کی ۴۹ گواہی میں ثابت قدم
رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا ۵۰ درستی کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہ نے حسان
سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خیر خواہ تھے اور مداح تھے ۵۱ خطبہ شروع کرنا اما بعد
سے ۵۲ خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے ۵۳ مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے
وقت ۵۴ متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا اور مطلب اونکا یہ تھا کہ
تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو نہ یہ کہ تم منافق ہو گئے تھے

مُخْتَصَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَمَعْمَرٍ بِاِسْنَادِهِمَا وَفِيْ حَدِيْثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ
الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِيْ حَدِيْثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ
صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُوْلُ اِنَّهُ قَالَ ۵

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ   لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ مَا قِيْلَ لَيَقُوْلُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا كَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدًا وَفِيْ حَدِيْثِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُوْعِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ وَقَالَ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوْغِرِيْنَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهٗ مُوْغِرِيْنَ قَالَ
اَلْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ ۔ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ پر اجابتی پھر حسان
رضی اللہ عنہ کی برائی کو وہ کہتی نہیں یہ شعر حسان کی ہے فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ ÷ لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ
مِّنْكُمْ وِقَاءُ ÷ یعنے حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور ماں اور میری عزت یہ سب حضرت محمد کی
عزت کے لیے بچاؤ ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثنا خوان تھے
اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک ہوئے پر اوسکی سزا
دنیا میں انکو مل گئی) حضرت عائشہ نے کہا قسم خدا کی جس مرد سے تہمت لگائی (یعنے صفوان بن
معطل سے) وہ کہتا تھا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اوس کے اللہ
کی راہ میں شہید مارا گیا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِيْ
ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ
اَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ اُنَاسٍ اَبَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ
مَا عَلِمْتُ عَلٰى اَهْلِيْ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ وَلَا
دَخَلَ بَيْتِيْ قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِيْ سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ
وَفِيْهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ فَسَاَلَ جَارِيَتِيْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّٰى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ عَجِيْنَهَا اَوْ قَالَتْ
خَمِيْرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَصْدُقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَا بِهٖ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ
عَلٰى تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْاَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ اُنْثٰى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَفِيْهِ اَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِيْنَ تَكَلَّمُوْا بِهٖ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَاَمَّا الْمُنَافِقُ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَیٍّ فَهُوَ الَّذِیْ کَانَ یَسْتَوْشِیْهِ وَیَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ وَحَمْنَةُ

ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگون نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھ خبر نہ ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور تشہد پڑہا اللہ کی تعریف کی اور اور اسکی صفت بیان کی جیسی اوسکے لائق ہے پہر کہا اما بعد مشورہ دو مجہہ کو ان لوگون مین جنہون نے تہمت لگائی میرے گہروالون کو قسم خدا کی مین نے تو اپنے گہروالی پر کوئی برائی کبھی نہین جانی اور جس شخص سے انہون نے تہمت لگائی اوسکی بہی کوئی برائی مین نے کبھی نہین دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گہر مین آیا مگر اسی وقت جب مین موجود تہا اور جب مین سفر مین گیا وہ بہی میرے ساتہہ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس مین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین آئے اور میری لونڈی سے حال پوچہا اوس نے کہا قسم خدا کی مین نے عائشہ کا کوئی عیب نہین دیکہا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سوجاتی ہین پہر بکری آتی ہے اور ان کا آٹا کہا لیتی ہے یا خمیر کہا لیتی ہے آپکے بعضے اصحاب نے اوسے جہڑکا اور کہا سچ کہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ صاف کہدیا اوس سے یہ واقعہ تہمت کا یا سخت سست کہا اسکو او وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی مین تو عائشہ کو ایسا جانتی ہون جیسے سنار خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) پہر اوس مرد کو یہ خبر پہونچی جس سے تہمت کرتے تہے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی مین نے کسی عورت کا کپڑا کبہی نہین کہولا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا وہ مرد خدا تعالی کی راہ مین شہید ہوا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والون مین مسطح تہا اور حمنہ تہی اور حسان تہا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کہود کہود کر اس بات کو نکالتا پہر اوسکو اکہٹا کرتا اور وہی بانی مبانی تہا اور حمنہ بنت جحش

(**باب** بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرِّیْبَةِ آپکی لونڈی کی برارت اور عصمت کا بیان) **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم لِعَلِیٍّ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ فَاَتَاهُ عَلِیٌّ فَاِذَا هُوَ فِیْ رَکِیٍّ یَتَبَرَّدُ فِیْهَا فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ اُخْرُجْ فَنَاوَلَهٗ یَدَهٗ فَاَخْرَجَهٗ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوْبٌ لَیْسَ لَهٗ ذَکَرٌ فَکَفَّ عَلِیٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَجْبُوْبٌ مَا لَهٗ ذَکَرٌ ترجمہ انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تہے آپکے حرم کو یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ام ولد لونڈی کو آپنے حضرت علی سے فرمایا جا اور اوس شخص کی

معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھہ دانائی کم ہوتی ہے ایک شخص اون میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالی سنتا
ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنیگا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنیگا اور تیسرا بولا اگر
وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بہی سنیگا تب اللہ تعالے نے یہ آیت اتاری
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ اخیر تک یعنے تم اس لیے نہیں چھپاتے تہے کہ تمپر گواہی دین گے کان
اور آنکھ اور کہالین تمہاری لیکن تمنے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ
فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَنَزَلَتْ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی
آپکے ساتھہ کے لوٹ آئے (وہ منافق تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اون کے مقدمہ
میں دو فرقے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم اون کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے
تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باب میں تم دو فرقے ہو گئے
اخیر تک **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو گذرا **عن** أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ
خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحَبُّوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ
الْعَذَابِ ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچہ منافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے زمانے میں ایسے تہے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچہے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف
گہر بیٹہنے سے خوش ہوتے پہر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کہاتے اور یہہ
چاہتے کہ لوگ اون کی تعریف کریں اون کاموں پر جو اونہوں نے نہیں کیے تب اللہ تعالے
نے یہ آیت اوتاری مت سمجہ اون لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کیے سے اور چاہتے ہیں کہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے جب عبداللہ بن ابی مرگیا تو اسکا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا
اور وہ سچا مسلمان تھا اور آپ سے آپ کا کرتہ مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپنے کرتہ دیدیا پھر اوس نے کہا
نماز پڑھنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اوس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمر نے آپکا کپڑا پکڑ لیا اور
عرض کیا یا رسول اللہ آپ اوس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ تعالی نے آپکو منع کیا اوس پر نماز پڑھنے سے
کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ یعنے تو اون کے
لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالی اونکو ہرگز نہ بخشیگا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالی نے مجھکو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو اون کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ
تعالی انکو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کرونگا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ
منافق تھا آخر آپنے اوس پر نماز پڑھی تب یہ آیۃ اوتری مت پڑھ نماز اون میں سے کسی پر (یعنے
منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مرجاوے کبھی اور نہ کہڑا ہو اوس کی قبر پر **فائدہ** اللہ
تعالی نے حضرت عمر کی راے کے مطابق حکم دیا نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپنے
اوسکے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کیے اور بعضوں نے کہا عبداللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کرتہ دیا
تھا اس لیے آپنے اوسکو اپنا کرتہ دیدیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيْلٌ
فِقْهُ قُلُوْبِهِمْ كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُوْلُ وَ
قَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا
فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ الْاٰيَةَ ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ
پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور اون میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یا دو ثقیف کے
تھے اور ایک قریش کا اون کے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس نے

لا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة وأربعة لم أحفظ ما قال شعبة فيهم

ترجمہ قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی کے مقدمہ میں (یعنے انکا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نجاوینگے یہانتک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنے انکا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو انمیں سے دبیلہ سمجھ لیگا دبیلہ پھوڑا یا دمل) اور چار کے باب میں اسود نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہیں شعبہ نے کیا کہا

عن قيس بن عباد قال قلنا لعمار أرأيت قتالكم أرأيا رأيتموه فإن الرأي يخطئ ويصيب أو عهدا عهده إليكم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما عهد إلينا رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا لم يعهده إلى الناس كافة وقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن في أمتي قال شعبة وأحسبه قال حدثني حذيفة وقال غندر أراه قال في أمتي اثنا عشر منافقا فلا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر في أكتافهم حتى ينجم من صدورهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ بارہ منافق ہونگے جو جنت میں نجاوینگے نہ اسکی خوشبو سونگھینگے یہانتک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو انمیں سے بڑا پھوڑا تمام کر ڈالیگا یعنے ایک آگ کا چراغ انکے مونڈھوں میں پیدا ہوگا انکی چھاتیاں توڑ کے نکل آویگا (یعنے سینہ انکا ہوگا جیسے چراغ رکھدیا خدا بچاوے)

عن أبي الطفيل قال كان بين رجل من أهل العقبة وبين حذيفة بعض ما يكون بين الناس فقال أنشدك بالله كم كان أصحاب العقبة قال فقال له القوم أخبره إذ سألك قال كنا نخبر أنهم أربعة عشر فإن كنت منهم فقد كان القوم خمسة عشر وأشهد بالله أن اثني عشر منهم حرب لله ولرسوله في الحياة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد وعذر ثلاثة قالوا ما سمعنا منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا علمنا بما أراد القوم وقد كان في حرة فمشى فقال إن الماء قليل فلا يسبقني إليه أحد فوجد قوما قد سبقوه فلعنهم يومئذ ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے کہا عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے ف اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کریں اور آپکو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور سوا انکے کسی کو حال معلوم نہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالے نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسوقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب

پکار دیو کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی چونکہ بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپکی بعروایکی
کا رستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپکے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نکی اور عقبہ کے رستے سے بارادہ فاسد چلا تاکہ آپ تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو انکی پہونچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ انکی سواریوں کو منہوں کو مارو حذیفہ تھے میں لکڑی لیے انکی سواریوں کو منہوں
کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا وہ واپس
ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ میں جا ملے آپنے ان منافقوں کے نام اور انکی باپوں کے نام اسوقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ
چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نکرتے تھے
ف وہ بولا میں تمکو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو ہمکو انہوں نے کہا
ہمکو خبر دیجاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ وہ (تیرہ سوا) چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی انمیں ہے تو وہ پندرہ ہیں ش
اشارۃ اسکو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحۃ نہ کہا کہ انمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشا ہوت
اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ انمیں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا جب انسے جواب
کیا اور ملامت کی گئی) کہ ہمنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (کہ عقبہ کے رستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ
اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور اسوقت) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنگستان میں تھے پھر چلے اور فرمایا کہ آگے پڑاؤ
میں تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے جب آپ پہنچے تو آپنے لوگوں کو دیکھا کہ (منافق) وہاں پہونچ چکے
تھے آپنے انپر اسدن لعنت فرمائی **ع** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّصْعَدُ الثَّنِیَّۃَ
ثَنِیَّۃَ الْمُرَارِ فَاِنَّہٗ یُحَطُّ عَنْہُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَکَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَھَا خَیْلُنَا خَیْلُ بَنِی الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ
النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُلُّکُمْ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَیْنَاہُ فَقُلْنَا تَعَالَ یَسْتَغْفِرْ لَکَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّسْتَغْفِرَ لِیْ صَاحِبُکُمْ قَالَ وَکَانَ
رَجُلٌ یَّنْشُدُ ضَالَّۃً لَّہٗ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مرار کی گھاٹی پر چڑھ جاتا ہے اسکے
گناہ ایسے معاف ہو جاوینگے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے گھوڑے
پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی ہم اس شخص کے پاس گئے اور کہا
چل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی کھوئی ہوئی چیز پاؤں مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب
کی دعا سے جابر نے کہا وہ شخص اپنی کھوئی ہوئی چیز ڈھونڈہ رہا تھا وہ منافق تھا جب تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی بخشش نہیں

ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص ویسا ہی نکلا **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من یصعد ثنیۃ المرار او المرار بمثل حدیث معاذ غیر انہ قال واذا ہو اعرابی جاء ینشد ضالۃ
لہ ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گمی ہوئی چیز ڈھونڈھ رہا تھا **عن** انس بن مالک قال کان منا رجل من
بنی النجار قد قرء البقرۃ وال عمران وکان یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق
ہاربا حتی لحق باہل الکتاب قال فرفعوہ قالوا ہذا قد کان یکتب لمحمد فاعجبوا بہ فما لبث ان قصم
اللہ عنقہ فیہم فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجہہا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ
فاصبحت الارض قد نبذتہ علی وجہہا ثم عادوا فحفروا لہ فواروہ فاصبحت الارض قد نبذتہ
علی وجہہا فترکوہ منبوذا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورہ بقر اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا
تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا اونہوں نے اسکو اٹھایا
اور کہنے لگے یہ منشی تھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے ملجانے سے پھر تھوڑے
دنوں میں اللہ تعالے نے اسکو ہلاک کیا اونہوں نے اوس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبح کو دیکھا تو
اوس کی لاش باہر پڑی ہے پھر اونہوں نے کھودا اور اسکو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اسکی لاش باہر
پڑی ہے پھر کھودا اور پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اوس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا ہے آخر
اسکو یونہی پڑا ہوا چھوڑ دیا **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قدم من سفر فلما کان قرب المدینۃ ہاجت ریح شدیدۃ تکاد ان تدفن
الراکب فزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت ہذہ الریح لموت منافق
فلما قدم المدینۃ فاذا منافق عظیم من المنافقین قد مات **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہونچے تو زور کی ہوا چلی
ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہوا کسی
منافق کے مرنے کی لیے چلی ہے جب آپ مدینہ میں پہونچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا
یہ آپ کا ایک معجزہ تھا **عن** ایاس قال حدثنی ابی قال عدنا مع رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رجلا موعوکا فوضعت یدی علیہ فقلت واللہ ما رأیت کالیوم رجلا

أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِيْنَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ **ترجمہ** ایاس نے کہا حدیث
بیان کی مجھ سے میرے باپ سلمہ بن اکوع نے اونہوں نے کہا ہمنے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ ایک شخص کی جسکو تپ آرہی تھی تو مین نے اپنا ہاتھ اوسپر رکھا اور کہا قسم خدا کی مین نے آج کی
طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تمسے بیان نکرون
اوس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہوگا قیامت کے دن وہ یہ دونون شخص ہین جو سوار جا رہے ہین پیٹھ موڑکر
یہ دو شخصون کو فرمایا اپنے اصحاب مین سے اور وہ منافق ہون گے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ
تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلون کے درمیان
یعنے دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ مین جھک پڑتی ہو اور کبھی اس مین **ف** وہ دھوبی
کے کتے کیطرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان
نہین ہے کہ منافقی کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ
تَكِرُّ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
لَا يَزِنُ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ اِقْرَءُوْا فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے
نزدیک مچھر کے بازو کے برابر نہوگا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن اون کے لیے کوئی وزن نہ ٹھہرائینگے
یعنے دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت مین کام آنے والا نہین وہان تو عمل درکار ہے اس حدیث
سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى
اِصْبَعٍ وَّالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَائِرَ

الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابو القاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک اونگلی پر اٹھا لیگا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور نمناک زمین کو ایک اونگلی پر اور تمام خلق کو ایک اونگلی پر پھر انکو ہلاویگا اور کہیگا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تعجب سے اور آپنے تصدیق کیا اوس عالم کی کلام کو پھر یہ آیت پڑہی وما قدروا اللہ حق قدرہ یعنے نہیں قدر کی اونہوں نے اسکی جیسے قدر اوسکی چاہیے اور ساری زمین اوسکی ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپیٹے ہوئے ہیں اسکے داہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے

ف اس حدیث سے پروردگار جلشانہ کی انگلیوں کا ثبوت ہوتا ہے جیسے اسکی ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے موجود ہے اور کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی احادیث میں یہ ہے کہ انکے ظاہری معنے پر ایمان لاویں اور کیفیت کو خدا کی سپرد کریں اور تشبیہ سے بچے رہیں بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی اس عالم کے رد کیلیے تہی اور آپنے تعجب کیا اسکی بدعتقادی سے کس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تہے اور یہ قول مردود ہے کس لیے کہ عبداللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور مجتہد صحابی تہے انہوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپنے اس عالم کی کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوتا تو آپ یہ آیت نہ پڑہتے وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک اسلیے کہ جیسے اصبع یعنی اونگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یمین سے بہی ہوتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو جاہا وہ کہدیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اسکا ثبوت لہذا اس سے سکوت لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالی نے اپنی بیان کی اوسپر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مباہلہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو امام مسلم نے روایتیں بیان کیں ہیں اون سے جہمیوں کی جان نکلتی ہے

عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا الْآيَةَ ترجمہ وہی جو او

گذرا اس مین یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کی کچلیان کہل گئین تعجب سے اوس کی تصدیق کرکے پہر آپنے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ اخیر تک عن علقمة یقول قال عبد اللہ جاء رجل من اھل الکتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ابا القاسم ان اللہ یمسک السموات علی اصبع والارضین علی اصبع والشجر والثری علی اصبع والخلائق علی اصبع ثم یقول انا الملک انا الملک قال فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال وما قدروا اللہ حق قدرہ

ترجمہ علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب مین سے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو القاسم اللہ تعالی آسمانون کو ایک اونگلی پر رکہہ لیگا اور زمینون کو ایک اونگلی پر اور درخت اور تر زمین کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوقات کو ایک اونگلی پر پہر فرمایگا مین بادشاہ ہون مین بادشاہ ہون عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے پہر فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ عن الاعمش بھذا الاسناد غیر ان فی حدیثھم جمیعا والشجر علی اصبع والثری علی اصبع ولیس فی حدیث جریر والخلائق علی اصبع ولکن فی حدیثہ والجبال علی اصبع وزاد فی حدیث جریر تصدیقا لہ تعجبا لما قال ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ پہاڑون کو ایک انگلی پر اور جریر کی روایت مین ہے کہ آپ ہنسے اوس کی تصدیق کرکے تعجب سے عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالی عنہ کان یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ تبارک وتعالی الارض یوم القیامة ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن زمین کو مٹھی مین لے لے گا اور آسمانون کو داہنے ہاتھ مین لپیٹ لیگا پہر فرماوے گا مین بادشاہ ہون کہان ہین زمین کے بادشاہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوی اللہ عز وجل السموات یوم القیمة ثم یاخذھن بیدہ الیمنی ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ثم یطوی الارض بشمالہ ثم یقول انا الملک این الجبارون این المتکبرون ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن آسمانوں کو لپیٹ لیگا اور ان کو
داہنے ہاتھ میں لے لے گا پہر فرماویگا میں بادشاہ ہون کہاں ہیں زور والے کہاں ہیں غرور کرنیوالے
پہر بائین ہاتھ سے زمین کو لپیٹ لیگا (جو داہنے کی مثل ہے اور اسیواسطے دوسری حدیث میں ہے
کہ پروردگار کے دونون ہاتھ داہنے ہین) پہر فرماویگا میں بادشاہ ہون کہاں ہین زور والے
کہاں ہین بڑائی کرنے والے عن عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ
كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْخُذُ اللهُ سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ
وَيَقُولُ أَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا أَنَا الْمَلِكُ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ
مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ عبید اللہ بن مقسم نے عبد اللہ بن عمر کو دیکہا وہ کیونکر نقل کرتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اپنے آسمانون اور زمینون کو دونو
ہاتہہ میں لے گا اور فرمادے گا میں اللہ ہون (اور آپ اپنی اونگلیون کو بند کرتے تہے اور کہولتے
تہے) میں بادشاہ ہون عبد اللہ بن عمر نے کہا یہانتک کہ مین نے منبر کو دیکہا وہ نیچے کیطرف سے
ہل رہا ہے مین سمجہا کہ شاید وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر گر پڑے گا ف نووی نے کہا آپ
کا اونگلیان بند کرنا اور کہولنا تمثیل ہے مخلوقات کے قبض اور بسط کی نہ اوس قبض و بسط کی جو
صفت ہے اللہ جل جلالہ کی اسلیے کہ اللہ تعالی کی صفت کسی کے مشابہ نہین ہوتی جیسے اوسکی ذات کسی
کے مشابہ نہین ہے انتہے مع زیادۃ مترجم کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبض و بسط
اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ اللہ جل جلالہ کی صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین چنانچہ
دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سمع کے بیان کیوقت اپنے کانون کیطرف اشارہ کیا اور
صفت بصر کے بیان کیوقت اپنی آنکہون کیطرف اشارہ کیا اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالے
کے لیے حقیقۃً سمع اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جہمیہ اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہین کہ سمع اور
بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ
سَمٰوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکہا آپ فرماتے تہے جبار جل جلالہ اپنے آسمانون اور زمینون کو اپنے دونو ہاتہون مین لے لیگا پہر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذرا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ التُّرْبَةَ یَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِیْهَا الْجِبَالَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَخَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِیْهَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَخَلَقَ اٰدَمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فِیْ اٰخِرِ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پہر فرمایا اللہ تعالی نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا یعنے زمین کو اور اتوار کے دن اُس مین پہاڑون کو پیدا کیا اور پیر کے دن درخت کو پیدا کیا **ف** تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ پہل کیونکہ پہل اور بیج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب مین بعضون نے ایک مستقل رسالہ لکہا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پہل اور بیج کی **ف** اور کام کاج کی چیزین جیسے لوہا وغیرہ منگل کو پیدا کین اور نور کو بدہ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پہیلائے زمین پر اور حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے اخیر مخلوقات مین سب سے اخیر ساعت مین جمعہ کے عصر سے لیکر رات تک آدم پیدا ہوئے **ف** اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتون مین آیا ہے کہ آدمیون سے پہلے زمین مین جنات آباد تہے اور ابلیس اُنکا سردار تہا سو اسکے خلاف نہین ہے اس لیے کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالے نے مدت تک جنت مین رکہا اس مدت مین زمین مین جن بستے ہون گے واللہ اعلم دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہین نکلتا کہ جس ہفتہ مین زمین بنی اوسی ہفتہ کے جمعہ کو آدم پیدا ہوئے شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہون اور حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ اون کی خلقت جمعہ کے روز ہوئی **عن** ابن جریج بِهٰذَا الْحَدِیْثِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی اَرْضٍ بَیْضَاءَ عَفْرَاءَ کَقُرْصَةِ النَّقِیِّ لَیْسَ فِیْهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکہٹا کیے جاوینگے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدے کی روٹی اُس مین کسیکا نشان باقی نہ

رہے گا یعنے کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نرہے گی صاف چٹیل میدان ہوجاویگا عن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ عز
وجل یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات فاین یکون الناس یومئذ یا رسول
اللہ فقال علی الصراط ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے
سوا اور آسمان بہی بدل دیے جاوینگے اوسوقت لوگ کہان ہونگے آپ نے فرمایا پلصراط پر ہونگے
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یکفاھا الجبار بیدہ کما یکفأ احدکم
خبزتہ فی السفر نزلا لاھل الجنۃ قال فاتی رجل من الیھود قال بارک الرحمن علیک
ابا القسم الا اخبرک بنزل اھل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ
واحدۃ کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ قال الا اخبرک بادامھم قال بلی قال ادامھم
بالام ونون قالوا وما ھذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدھما سبعون الفا
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک
روٹی کیطرح ہوجاوے گی اللہ تعالیٰ اوسکو اولٹی پلٹی کردیگا اپنے ہاتہہ سے جیسے کوئی تم مین سے سفر مین اپنی
روٹی کو اولٹتا ہے بہشتیون کی مہمانی کے لیے ف یہ امر کچہ خلاف عقل نہین بلکہ عادت کی بہی
خلاف نہیں ہے اسوجہ سے کہ اب بہی زمین کی مٹی طرح طرح کے پہل اور میوے ہوجاتی ہے پس اگر ساری
زمین اوسکی قدرت سے آٹا ہوجاوے تو کیا بعید ہے ف پہر ایک شخص یہودی آیا اور بولا برکت
دیوے رحمان تمپر ابو القاسم کیا مین تم کو بتلاؤن بہشتیون کا کہانا قیامت کے دن آپنے فرمایا ہان بتلاؤ
بولا زمین تو ایک روٹی کیطرح ہوجاویگی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا یہ سنکر آپ نے
ہماری طرف دیکہا پہر ہنسے یہانتک کہ آپ کے دانت کہل گئے وہ بولا مین تمسے کہون اون کا سالن کیا
ہوگا آپنے فرمایا ہان وہ بولا اون کا سالن بالام اور نون ہوگا صحابہ نے پوچہا بالام اور نون کیا ہے
وہ بولا بیل اور مچہلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے مین سے ستر ہزار آدمی کہاوینگے عن ابی ھریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق علی ظہرہا یہودی الا اسلم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کرلیں تو ساری زمین میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو جاوے یعنی دس عالم یہودی تابعداری کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جاوینگے **عن** عبد اللہ قال بینما انا امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث وہو متکئ علی عسیب اذ مر بنفر من الیہود فقال بعضہم لبعض سلوہ عن الروح فقال وما رابکم الیہ لا یستقبلکم بشیء تکرہونہ فقالوا سلوہ فقام الیہ بعضہم فسالہ عن الروح قال فاسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیئا فعلمت انہ یوحی الیہ قال فقمت مکانی فلما نزل الوحی قال یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتوا من العلم الا قلیلا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک لکڑی پر ٹیکا دیے تھے اتنے میں چند یہودی ملے اون میں سے ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو دوسرے نے کہا تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہووے کوئی بات ایسی کہیں جو تمکو بری معلوم ہو پھر اونہوں نے کہا پوچھو آخر کچھ لوگ اون میں سے اوٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے آپ چپکے ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا میں سمجھا آپ پر وحی آرہی ہے میں اوسی جگہہ کھڑا ہو رہا جب وحی اوتر چکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنے پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ روح پروردگار کا ایک حکم ہے اور تم نہیں دیے گئے علم مگر تھوڑا **عن** عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ بنحو حدیث حفص غیر ان فی حدیث وکیع وما اوتیتم من العلم الا قلیلا وفی حدیث عیسی وما اوتوا من روایۃ ابن خشرم **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نخل یتوکأ علی عسیب ثم ذکر نحو حدیثہم عن الاعمش وقال فی روایتہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

ف مازری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت باریک ہے اور باوجود اس کے

بہت لوگون نے کلام کیا ہے اون مین اور کتابین لکھی ہین امام ابو الحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر
جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے ابن باقلانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان مین ہے اور بعضون نے کہا
روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعضاے ظاہری مین پہیلا ہوا ہے اور بعضون نے کہا روح کی حقیقت
کو کوئی نہین جانتا سوا اللہ تعالے کے اور جمہور کہتے ہین روح کا علم ہے اور اس مین یہی اقوال ہین جو
بیان ہوے اور بعضون نے کہا روح خون ہے اور اس آیت سے یہ نہین نکلتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہین ہو سکتی
یا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حقیقت کو نہین جانتے تھے مگر آیت مین اوس کی حقیقت بیان نہین
کی اسلیے کہ یہود کا اعتقاد یہ تہا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہین کی تو نبی ہین اور جو بیان کردی تو نبی
نہین ہین پس نہ بیان کیا اوسکو اللہ تعالے نے تاکہ وہ ایمان لاوین آپ کی نبوت پر مترجم کہتا ہے
کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ مین ہے اور دماغ مین تین ڈھیلے تلے اوپر رکھے
ہوے ہین جیسے بعض پہاڑون پر پتھر کے ٹکڑے ایک پر ایک رکھے ہوے ہین اوپر کا ٹکڑا اسی مین بڑا
ہے اور نیچے کا سب مین چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے ٹکڑے مین ہے جو سر کے پیچھے کیطرف مین ہے
اور اوسکے متصل حرام مغز ہے اس ٹکڑے پر ذرا سا بہی صدمہ دیے تو حیوان فورًا مر جاتا ہے چنانچہ ڈاکٹر
اور حکیم جب بچہ کے پیٹ مین بچے کو مارنا چاہتے ہین تو ذرا نشتر گہرا پہرا دیتے ہین تاکہ اوس ٹکڑے
تک اتر جاوے اور بچہ فورًا مر جاتا ہے واللہ اعلم عن خبابٍ قال کان لی علی العاص بن وائل
دین فاتیته اتقاضاه فقال لی لن اقضیک حتی تکفر بمحمد قال فقلت له لن اکفر بمحمد حتی تموت ثم تبعث قال و
انی لمبعوث من بعد الموت فسوف اقضیک اذا رجعت الی مال وولد قال وکیع کذا
قال الاعمش قال فنزلت هذه الایة افرایت الذی کفر بایاتنا وقال لاوتین مالا
وولدا الی قوله ویاتینا فردا ترجمہ خباب سے روایت ہے میرا قرض آتا تہا عاص بن وائل پر مین
گیا اوس سے تقاضا کرنے کو وہ بولا مین کبھی نہ دون گا جب تک تو محمدؐ سے پہر نہ جاوے گا مین نے کہا مین تو
محمدؐ سے اوس وقت تک بہی نہ پہرون گا کہ تو مر جاوے پہر اٹھے وہ بولا مین مرنے کے بعد پہر اوٹھون گا تو تیرا
قرض ادا کردون گا جب مجھے اپنا مال ملیگا اور اولاد ملے گی تب یہ آیت اتری افرایت الذی کفر بایاتنا
وقال لاوتین مالا وولدا اخیر تک یعنی تو نے دیکھا اوس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتون کا اور
کہنے لگا مجھکو مال اور بال بچے ملین گے کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اوس نے اللہ تعالی سے کوئی اقرار لیا

اخیر تک سورہ مریم میں ‌ا عَنِ الاعمش بھذا الاسناد نحو حدیث وکیع وفی حدیث
جریرٍ قال کنت قَینًا فی الجاھلیۃ فعملت للعاص بن وائل عملاً فاتیتہ اتقاضاہ
ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ خباب نے کہا میں جاہلیت کے زمانے میں لوہار تھا میں نے عاص بن وائل
کا کچہ کام کیا پہر اس سے تقاضا کرنے گیا مزدوری کے لیے عَنْ انس بن مالک یقول قال ابوجہل
اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب
الیم فنزلت وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم
یستغفرون وما لھم ان لا یعذبھم اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام الی
اخر الایۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے
تیری طرف سے تو ہم پر پتہر برسا آسمان سے یا دکہ کا عذاب بہیج اوسوقت یہ آیت اوتری اللہ انکو
عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو اون میں موجود ہے اور اللہ انکو عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار
کرتے ہیں اور کیا ہوا جو اللہ عذاب نہ کرے اونکو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے ف
معاذ اللہ مسجد سے کسی مسلمان کو روکنا کہ وہ اُس میں نماز نہ پڑہے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پہ اللہ کے
عذاب اُترنے کا ڈر ہے ہمارے وقت میں بعضے نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرہ
ذرہ سی اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑہنے سے منع کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ
کا گہر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود نصاریٰ گرجا
میں نماز پڑہنے سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بہائیوں کو روکتے ہیں خدا کی مار اونپر عَنْ ابی
ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال ابوجھل ھل یعفر محمد وجھہ بین اظھرکم
قال فقیل نعم فقال واللات والعزّی لئن رأیتہ یفعل ذلک لاطأن علی رقبتہ او لاعفرن
وجھہ فی التراب قال فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی زعم لیطأ علی
رقبتہ قال فما فجئھم منہ الا وھو ینکص علی عقبیہ ویتقی بیدیہ قال فقیل
لہ مالک فقال ان بینی وبینہ لخندقا من نار وھولا واجنحۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو دنا منی لاختطفتہ الملائکۃ عضوا عضوا قال فانزل اللہ عزوجل
لا ندری فی حدیث ابی ھریرۃ او شیئ بلغہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ أَرَأَيْتَ
إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ كَلَّا لَا تُطِعْهُ زَادَ عُبَيْدُ اللَّهِ
فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ يَعْنِي قَوْمَهُ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابوجہل نے کہا کیا محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہاری
سامنے لوگوں نے کہا ہاں ابوجہل نے کہا قسم لات اور عزیٰ کی اگر میں انکو اس حال میں دیکھوں گا (یعنی
سجدے میں) میں اون کی گردن روند دوں گا یا منہ میں مٹی لگاؤں گا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے اس ارادے سے کہ آپ کی گردن روندے (کہندے)
لوگوں نے دیکھا کہ ایک ہی ایکا ابوجہل اولٹے پاؤں پھرتا ہے اور ہاتھ سے کسی چیز سے بچتا ہے
لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے بیچ میں انگار کی ایک خندق
ہے اور ہول ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اوس کی بوٹی بوٹی عضو عضو اچک لیتے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اوتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی
طرف تجھکو جانا ہے کیا تو نے دیکھا اوس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے (معاذ اللہ جو کسی
مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابوجہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ راہ پر ہوتا اور اچھی
بات کا حکم کرتا تو کیا سمجھتا ہے اگر اُس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا
ہے ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آوے گا ان برے کاموں سے ہم اوسکو گھسیٹیں گے ماتھے کے بل اور اس
کا ماتھا جھوٹا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اُسکا
کہنا مت مان۔ نادی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو صحبت میں رہتی ہیں)

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ إِنَّ قَاصًّا عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ
بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضْبَانُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ

٢٦٩٣

فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوْسُفَ
قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوْعِ وَيَنْظُرُ
اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ
تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ
جَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ
اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْاٰخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ
فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ اٰيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّوْمِ ترجمہ

مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں سے
ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبد الرحمن ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان
کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کی سانس
روک دیگا مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی یہ سُنکر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصے میں
اور کہا اے لوگو اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اوس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں
کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اوس کے لیے اللہ
اعلم کہے اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں تم سے مزدوری نہیں مانگتا
اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی کہ وہ سمجھانے
سے نہیں مانتے تو فرمایا یا اللہ اون پر سات برس کا قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے
میں سات سال تک قحط ہوا تھا آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک کہ اونہوں نے کھالوں کو
اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص اون میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح
معلوم ہوتا پھر ابو سفیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد تم حکم کرتے ہو اللہ
تعالی کی اطاعت کا اور ناطہ جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی اون کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا انتظار کر اوس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اوٹھیگا جو لوگوں کو ڈھانک لیگا یہ دکھ کا

عذاب ہی یہانتک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنیوالے ہین اگر اس آیت مین آخرت کا عذاب مراد ہوتا
تو وہ کہین موقوف ہوتا ہے پہر اللہ تعالے فرماتا ہے جسدن ہم بڑی پکڑ پکڑین گے ہم بدلا لین گے تو اس
پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیان یعنے دہوان اور پکڑ اور لزام اور روم کی نشانیان تو گذر چکین
ف تو یہ اس واعظ کی جہالت تہی جو دخان کو آنے والی نشانی سمجہتا تہا لزام سے مراد وہ ہے جو
اس آیت مین ہے فسوف یکون لزاما یعنے عذاب ان کا لازم ہوگا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز
بدر ہوا اور وہی بطشہ کبرے ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غُلِبَتِ الرُّوم مین مذکور ہے یہ بہی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہو چکی جب روم کے نصاری مغلوب ہوگئے تہے اور پارسی غالب
مسلمانون کو اس کی رنج ہوا تہا پہر اللہ تعالے نے روم کے نصاری کو ایران پر غالب کردیا عن
مسروق قال جاء الی عبد اللہ رجل فقال ترکت فی المسجد رجلا یفسر القران برایہ یفسر ھذہ
الایۃ یوم تاتی السماء بدخان مبین قال یاتی الناس یوم القیمۃ دخان فیاخذ بانفاسھم حتی
یاخذھم منہ کھیئۃ الزکام فقال عبد اللہ من علم علما فلیقل بہ ومن لم یعلم
فلیقل اللہ اعلم فان من فقہ الرجل ان یقول لما لا علم لہ بہ اللہ اعلم انما کان ھذا ان
قریشا لما استعصت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیھم بسنین کسنی یوسف
فاصابھم قحط وجھد حتی جعل الرجل ینظر الی السماء فیری بینہ وبینھا کھیئۃ
الدخان من الجھد وحتی اکلوا العظام فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل فقال یا
رسول اللہ استغفر اللہ لمضر فانھم قد ھلکوا فقال لمضر انک لجریء قال فدعا اللہ
لھم فانزل اللہ عز وجل انا کاشفوا العذاب قلیلا انکم عائدون قال فمطروا فلما
اصابتھم الرفاھیۃ قال عادوا الی ما کانوا علیہ فانزل اللہ عز وجل فارتقب یوم تاتی
السماء بدخان مبین یغشی الناس ھذا عذاب الیم یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون
قال یعنی یوم بدر ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی
کی تو آپنے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد مین قحط پڑا تہا آخر وہ
قحط اور تنگی مین مبتلا ہوئے آدمی آسمان کیطرف دیکہتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اوسکے اور آسمان کے بیچ
مین دہوئین کیطرح بہرا ہوا ہے یہانتک کہ انہون نے ہڈیون کو بہی کہا لیا پہر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایے مضر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (مضر ایک قبیلہ ہے) آپنے
فرمایا مضر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنے گستاخی اللہ تعالی کی درگاہ میں) پھر آپنے اون کے لیے
دعا کی تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دینگے تم پھر وہی کام
کروگے راوی نے کہا اُنپر پانی برساجب ذرا اُنکو چین ہوا تو وہی حال ہو گیا اون کا جو پہلے تھا تب
اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ اخیر تک ہم بدلہ لینگے یعنے
بدر کے دن **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ
ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گذر چکیں دخان اور لزام اور روم اور بطشہ اور قمر
(یعنے شق قمر) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ**
اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَكْبَرِ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّوْمُ وَالْبَطْشَةُ وَالدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكِّ فِي الْبَطْشَةِ
اَوِ الدُّخَانِ **ترجمہ** ابی بن کعب نے کہا یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا ہم اون کو چھوٹا عذاب دینگے اس سے مراد
دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بطشہ اور دخان اور شعبہ کو شک ہے بطشہ کہا یا دخان **باب**
اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ شق القمر کا بیان **ف** قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزوں میں سے ہے اور اسکو متعدد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ
کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا زجاج نے کہا اسکا انکار کیا بعض مبتدعہ نے جنکا دل اللہ تعالے
نے اندھا کر دیا کیونکہ یہ معجزہ عقل کے خلاف نہیں اسواسطے کہ قمر اللہ تعالے کی مخلوق ہے اور اللہ تعالی اسمیں
تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اوسکو فنا اور تاریک کرے گا ایکدن اور بعض بے
دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو اوسکی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اوسکو دیکھتے
مکہ والوں کی کیا خصوصیت تہی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ رات کو ہوا اکثر لوگ اسوقت غفلت میں
ہونگے اور دروازے بند ہونگے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہونگے اسوقت چاند کا خیال شاذ
نادر ہی کسی کو ہوگا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بہی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ
تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تہا علاوہ اس کے یہ کیا ضرور ہے کہ اور ملکوں میں بہی
چاند اسوقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند اون کو نہ دکھلائی دیتا ہو یا

ہلال کی شکل پر ہوا اور وہ ٹکڑا جو ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض تقامون ہیں
اب ہو واللہ اعلم (نووی معہ زیادۃ) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشِقَّتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْھَدُوْا
ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو ٹکڑے ہو گیا
آپ نے فرمایا گواہ رہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِنًی اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَیْنِ فَکَانَتْ فِلْقَۃٌ وَّرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَۃٌ دُوْنَہٗ
فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْھَدُوْا ترجمہ عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف
رہا اور ایک اوس طرف چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گواہ رہو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ
انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِلْقَتَیْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَۃً وَّکَانَتْ
فِلْقَۃٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ترجمہ وہی اس میں
یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ عَنْ شُعْبَۃَ نَحْوَ حَدِیْثِہٖ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ
اَبِیْ عَدِیٍّ فَقَالَ اشْھَدُوْا اشْھَدُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ
سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرِیَھُمْ اٰیَۃً فَاَرَاھُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَیْنِ
ترجمہ انس سے روایت ہے مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی آپ نے
انکو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ شَیْبَانَ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ
اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَیْنِ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ دَاوٗدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰی زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے **باب**
فِی الْکُفَّارِ کافروں کا بیان عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ لَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی سَمِعَہٗ مِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّہٗ یُشْرَکُ بِہٖ وَیُجْعَلُ لَہُ الْوَلَدُ ثُمَّ ھُوَ

يعافيهم ويرزقهم ترجمہ ابوموسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں ہے باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا بتاتے ہیں حالانکہ اسکا کوئی بیٹا نہیں سب اوسکے غلام ہیں اپھر وہ اون کو تندرستی دیتا ہے روزی دیتا ہے ف صبر سے مراد یہاں حلم ہے یعنی انتقام کے لیے جلدی نہ کرنا سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے ع خدای راست مسلم بزرگواری و حلم که جرم بیند و نان برقرار میدارد عن ابی موسی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بمثله الا قوله ویجعل له الولد فانه لم یذکره ترجمہ وہی جو گذرا اسمین بیٹے کا ذکر نہیں ہے عن عبد اللّٰه بن قیس رضی اللّٰه تعالی عنه قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما احد اصبر علی اذی یسمعه من اللّٰه انهم یجعلون له ندا ویجعلون له ولدا وهو مع ذلك یرزقهم ویعافیهم ویعطیهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے ویعطیهم یعنے دیتا ہے اون کو عن انس بن مالك عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال یقول اللّٰه تبارك وتعالی لاهون اهل النار عذابا لو كانت لك الدنیا وما فیها اكنت مفتدیا بها فیقول نعم فیقول قد اردت منك اهون من هذا وانت فی صلب ادم ان لا تشرك احسبه قال ولا ادخلك النار فابیت الا الشرك ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اس شخص سے فرماوے گا جسکو سب سے ہلکا عذاب ہوگا جہنم مین اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس مین ہے کیا تو اسکو دیکر اپنے کو عذاب سے چھڑاتا وہ بولیگا ہان پروردگار فرماویگا مین نے تو تجھ سے اس سے سہل بات چاہی تھی (جس مین کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اسوقت آدم علیہ السلام کی پیٹھ مین تھا کہ شرک نہ کیجیو مین تجھ کو جہنم مین نہ لے جاون گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ نہ بخشا جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت مین مرا تو ابد الآباد جہنم مین رہے گا) عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه یحدث عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بمثله الا قوله ولا ادخلك النار فانه لم یذكره ترجمہ وہی جو گذرا عن انس بن مالك رضی اللّٰه تعالی عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال یقال للكافر یوم القیمة ارایت لو كان لك ملء الارض ذهبا اكنت تفتدی به فیقول نعم فیقال له قد سئلت ایسر

مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر
سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کی سونا ہوتا کیا تو اسکو دیکر اپنے تئیں چھڑاتا وہ بولیگا ہاں
پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے ہو سکا)
عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ
فَيُقَالُ لَهٗ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ زیادہ ہے
کہ اوس سے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے سہل بات کا سوال ہوا تھا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ
اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قَتَادَةُ
بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر
قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کیا جس نے اوسکو دونوں پاؤں پر چلایا وہ اس بات
کی قدرت نہیں رکھتا کہ اوس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن قتادہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے
شک اے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے ف یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت
اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری دنیا کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا
ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے معذور ہیں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا
مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا
قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ
شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لایا جاویگا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو
دنیا والوں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اوس سے
پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا کیا تجھ پر کبھی چین بھی گذرا
تھا تو وہ کہیگا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب اور اہل جنت سے لایا جاویگا جو دنیا میں سب لوگوں

سے سخت تر تکلیف میں رہا ہو اوس سے پوچہا جاوے گا اے آدم کے بیٹے تو نے کبہی تکلیف بہی دیکہی
ہے کیا تجہپر شدۃ اور رنج بہی گذرا تہا تو وہ کہے گا خدا کی قسم مجہپر تو کبہی تکلیف نہیں گذری اور میں نے
تو کبہی شدت اور سختی نہیں دیکہی **ف** یعنی دوزخ کی شدت کو دیکہ کر دنیا کا آرام بالکل بہول جاوے گا
اگرچہ دنیا میں اوسنے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ رہے
گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گذری ہو (تحفۃ الاخیار) **باب** جزاء المؤمن بحسناتہ
فی الدنیا والاخرۃ مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت میں ملیگا **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یظلم مؤمنا حسنۃ یعطی بہا فی الدنیا و
یجزی بہا فی الاخرۃ واما الکافر فیطعم بحسنات ما عمل بہا للہ فی الدنیا حتی اذا
افضی الی الاخرۃ لم تکن لہ حسنۃ یجزی بہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کسی مومن پر ایک نیکی کے لیے بہی ظلم نہ کرے گا اوسکا بدلہ دنیا میں
دیگا اور آخرت میں بہی دیگا اور کافر کو اوس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہانتک کہ جب
آخرت ہو گی تو اوس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جسکا وہ بدلہ دیا جاوے **ف** نووی نے کہا ہے علما
نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اوسکو آخرت میں کچہ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام اوسنے
خدا کے لیے کیا ہو اسکا بہی بدلہ نہ ملیگا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں
نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے ناتا ملانا اور صدقہ اور آزادی اور ضیافت اور خیرات وغیرہ اور مومن
کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکہٹا کیجاتی ہیں اور دنیا میں بہی فائدہ ملتا ہے واللہ اعلم **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ انہ حدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
الکافر اذا عمل حسنۃ اطعم بہا طعمۃ من الدنیا واما المؤمن فان اللہ یدخر لہ حسناتہ
فی الاخرۃ ویعقبہ رزقا فی الدنیا علی طاعتہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اوس کو دنیا میں فائدہ ملجاتا ہے (عمدہ نوالہ)
اور مومن کی نیکیوں کو تو اللہ تعالی رکہہ چہوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بہی اوسکو روزی
دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیثہما
ترجمہ وہی جو گذرا **باب** مثل المؤمن والکافر مومن اور کافر کی مثال

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الزرع لا تزال الریح تمیلہ ولا یزال المؤمن یصیبہ البلاء ومثل المنافق کمثل شجرۃ الارز لا تھتز حتی تستحصد **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے جھکتا ہے اسیطرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھکتا یہانتک کہ جڑ سے کاٹا جاوے **ف** صنوبر کا درخت سخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھکتا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو جڑ سے اوکھڑ جاتا ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اوس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت کم ہوتی ہے اور اگر ہوئی تو ثواب سے محروم ہے پس مومن کو لازم ہے کہ رنج اور مصیبت سے نہ گھبراوے اوسکو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے گناہوں کا کفارہ خیال کرے

عن الزہری بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث عبد الرزاق مکان قولہ تمیلہ تفیئہ عن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن کمثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریح تصرعھا مرۃ وتعدلھا اخری حتی تھیج ومثل الکافر کمثل الارزۃ المجذیۃ علی اصلھا لا تفیئھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ ہوا اوسکو جھونکا دیتی ہے کبھی اوسکو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہانتک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اوسکو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہانتک کہ ایکبارگی اوکھڑ جاتا ہے

عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمن مثل الخامۃ من الزرع تفیئھا الریاح تصرعھا مرۃ وتعدلھا مرۃ حتی یاتیہ اجلہ ومثل المنافق مثل الارزۃ المجذیۃ التی لا یصیبھا شیء حتی یکون انجعافھا مرۃ واحدۃ **ترجمہ** وہی جو گذرا

عن کعب بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر ان محمودا قال فی روایتہ

عن بشر ومثل الكافر كمثل الارزة واما ابن حاتم فقال مثل المنافق كما
قال زهير ترجمہ وہی جو گذرا اس مین کافر کے بدلے منافق ہے عن كعب بن مالك
عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم وقالا جميعا في حديثهما عن يحيى
ومثل الكافر مثل الارزة ترجمہ وہی جو گذرا باب مثل المؤمن مثل النخلة
مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنه يقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من الشجر شجرة لا يسقط ورقها وانها مثل
المسلم فحدثوني ما هي فوقع الناس في شجر البوادي قال عبد الله ووقع في نفسي انها
النخلة فاستحييت ثم قالوا حدثنا ما هي يا رسول الله قال فقال هي النخلة قال
فذكرت ذلك لعمر قال لان تكون قلت هي النخلة احب الي من كذا وكذا

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درختون مین ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہین گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی مجھ سے بیان کرو وہ کونسا درخت ہے لوگون نے جنگل کے درختون کا خیال شروع کیا عبداللہ نے کہا میرے دل مین آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مین نے شرم کی (اور نہ کہا) پھر لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بیان فرمایئے وہ کونسا درخت ہے آپنے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے عبداللہ نے کہا پھر مین نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا انہون نے کہا اگر تو کہدیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپنے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزون کے ملنے سے زیادہ پسند تھا ف مسلمان کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنے جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہین ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہین اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعمت ہے تو شکر کرتا ہے دونون میٹھے اور دونون مین ثواب عن ابن عمر رضي الله
تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما لاصحابه اخبروني عن
شجرة مثلها مثل المؤمن فجعل القوم يذكرون شجرا من شجر البوادي قال ابن
عمر والقي في نفسي او روعي انها النخلة فجعلت اريد ان اقولها فاذا اسنان القوم
فاهاب ان اتكلم فلما سكتوا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي النخلة

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے اصحاب

سے مجھسے بیان کروہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہو لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں
کے درختوں میں سے ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو میں نے قصد کیا کہنے کا
لیکن وہان بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ
فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا ترجمہ مجاہد سے
روایت ہو میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ رہا مدینہ تک میں نے انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی
حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گابہ آیا جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے پھر
بیان کیا اوسی طرح جیسے اوپر گذرا عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا
قَالَ وَتُؤْتِي أُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي أَيْضًا وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ
حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ
فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے آپ نے فرمایا مجھسے بیان کرو اوس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جسکے پتے
نہیں جھڑتے (ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یون کہا وتؤتی اکلها کل حین)
بغیر لا کے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگون کی روایت میں بھی یون پایا ولا تؤتی اکلها کل حین
ف غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لا کا لفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اوس کے معنے
یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت
بخاری کی روایت میں بھی لا کا لفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اسکا متعلق محذوف ہے یعنے

اور اسکو کوئی آفت نہیں پہونچتی وَلَا تُؤْتِي أُكُلَهَا الگ ہے لا اوسپر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا **ف** اور کوئی آفت نہیں پہونچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کھجور ہے لیکن میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھکو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھکو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا فہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کھجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہو کہ کھجور کا درخت سراسر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیریں اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اوس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب کٹ جاتا ہے تو اوسکی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام آتی ہیں ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنوں کے لیے اور بعضوں نے لکھا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کھجور کا سر کاٹ ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کیطرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے اور بعضوں نے کہا جب تک پیوند نہ ہو حاملہ نہیں ہوتا آدمی کیطرح واللہ اعلم (نووی مختصراً) **باب** فِتْنَةُ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّحْرِيشِ شیطان کا فساد مسلمانوں میں **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان نا امید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اوسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرے میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے) لیکن شیطان انکو بھڑکا دیگا آپس میں لڑا دیگا **ف** یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے آپکے وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپس میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اوسکے پاس وہ ہے

جو بڑا فتنہ کرے یعنے لوگون کو بہت بہکا دے) عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ فادناھم منہ منزلۃ اعظمھم
فتنۃ یجیئ احدھم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیئ احد
ھم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت
قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکرون کو عالم مین فساد کرنے کو بھیجتا ہے
سو اوس سے مرتبہ مین زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے کوئی شیطان اون مین سے آکر کہتا ہے
کہ مین نے فلانا فلانا کام کیا یعنے فلانے سے چوری کروائی فلانے کو شراب پلوائی تو شیطان کہتا ہے
تو نے کچھ بھی نہین کیا پھر کوئی آکے کہتا ہے کہ مین نے فلانے کو نہ چھوڑا یہانتک کہ جدائی کرادی اوس مین
اور اوسکی جورو مین تو اوس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہان تو نے بڑا کام کیا ہے اعمش نے کہا اوسکو چمٹا لیتا
ہے ف جورو خاوند کی جدائی مین بڑے بڑے فساد ہین ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا دوسرے
اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پہیلی اسواسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے مسلمانون کو اس مین
احتیاط لازم ہے ایسا نہو کہ غصے مین طلاق یا اوس کی مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر
اولاد حرام سے پیدا ہو (تحفۃ الاخیار) عن جابر انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
یبعث الشیطان سرایاہ فیفتنون الناس فاعظمھم عندہ منزلۃ اعظمھم فتنۃ
ترجمہ وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ من الجن قالوا وایاک یا رسول اللہ
قال وایای الا ان اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی نہین مگر اوس کے ساتھ ایک شیطان
اوسکا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے لوگون نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ
شیطان ہے آپ نے فرمایا ہان میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اوس پر میری مدد کی ہے تو وہ مسلمان
ہو گیا ہے اور نہین بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوا نیکی کے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان مسلمان ہو گیا تہا نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اوسکا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثْلِي عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَمَعِي شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس سے نکلے رات کو اون کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے) پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ کیا تجھ کو غیرت آئی میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ ایسے خاوند پر رشک نہ آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے آپ نے فرمایا ہاں ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے میں نے کہا آپ کے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی تو وہ میرا تابع ہو گیا ف اب سوا ایک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اسپر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے

باب لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ بِعَمَلِهِ بَلْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا إِيَّايَ إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلَكِنْ سَدِّدُوا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نجات نہ پاویگا اپنے عمل کی وجہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ اور آپ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جب اس صورت میں کہ اللہ تعالی مجھکو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے لیکن تم لوگ میانہ روی کرو ف

یعنے نہ افراط کرو نہ تفریط عبادت کرو اچھے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جسقدر مسنون ہے اور افراط یہ کہ اتنا عبادت مین غرق ہو کہ دنیا کے کامون سے بالکل غافل ہوجاوے اور اپنے اور اپنے گھر والون کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کامون مین ایسا غرق ہو کہ واجب اور ضروری عبادات مین خلل واقع ہو یہ دونون طریقے خوب نہین ہین بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد کی مصلحت کو۔ نووی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ سب تکلیف شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہلسنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالی پر کوئی چیز واجب نہین ہے بلکہ سارا عالم اوس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اوسکی بادشاہت مین ہے وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندون کو عذاب کرے اور جہنم مین لے جاوے اور یہ عدل ہوگا اور چاہے تو انکو جنت مین لے جاوے یہ فضل ہوگا اور چاہے تو کافرون کو جنت مین لیجاوے پر وہ کافرون کو جنت مین نہ لیجاوے گا اس لیے کہ اوسنے خبر دی ہے اور اسکی خبر سچ ہے کہ وہ کافرون کو جنت مین نہ لے جاویگا بلکہ مومنون کو بخشے گا اور اون کو اپنی رحمت سے جنت مین لیجاویگا اور منافقون اور کافرون کو جہنم مین ہمیشہ ہمیشہ رکھیگا اور یہ اسکا عدل ہے اور معتزلہ اس کے خلاف بکتے ہین اور احکام عقل سے ثابت کرتے ہین اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہین اور جو بات بندے کے حق مین بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہین اور یہ ان کا خبط ہے اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہین اور یہ جو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تم جنت مین جاؤ اپنے کامون کیوجہ سے وہ ان حدیثون کے معارض نہین کس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہین جنت مین جانے کے پر توفیق ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول انکا اللہ کے فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہوا دخول جنت کا انتہے ماقال النووی) اسحدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالی جلشانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہین ہے نہ اوس کے حکم کے سامنے کسی کو چون وچرا کی مجال ہے خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اوسکی قدرت بیحد اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندے کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب پیغمبرون کو اور خصوصًا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید الاولین والآخرین ہین اپنے اعمال پر کچھ بھروسا نہ تھا اور صرف خدا تعالے کے فضل اور رحمت پر تکیہ تہا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کیوجہ سے اپنے تئین جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت مین

سے جاسکے بقول شخص بر جز و در ماند تا بشفاعت مر بچه رسد **عن** بکیر بن الاشج بھذا الاسناد غیر انہ قال برحمۃ منہ وفضل ولم یذکر ولکن سددوا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من احد یدخلہ عملہ الجنۃ فقیل ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی ربی برحمۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو اسکا عمل جنت میں لے جاوے لوگوں نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد منکم ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بمغفرۃ ورحمۃ وقال ابن عون بیدہ ھکذا واشار علی راسہ ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بمغفرۃ منہ ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھکو ڈھانپ لیوے ابن عون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھکو ڈھانپ لیوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس احد ینجیہ عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتدارکنی اللہ منہ برحمۃ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یدخل احدا منکم عملہ الجنۃ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ منہ بفضل ورحمۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاربوا وسددوا واعلموا انہ لن ینجو احد منکم بعملہ قالوا یا رسول اللہ ولا انت قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ برحمۃ منہ وفضل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اگر یہ نہ ہوسکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنے اعتدال کرو اگر اعتدال نہ ہوسکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ

عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اسکا عمل جنت میں نہ لے جاویگا نہ انگار سے بچاویگا یہانتک کہ مجھکو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لیجاوے یا جہنم سے بچاوے) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنَّهٗ لَنْ يُّدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اُس کے نزدیک ہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اُسکا عمل جنت میں نلیجاوے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو آپ نے فرمایا نہ مجھکو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لیوے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جانو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جاوے اگرچہ تھوڑا ہو عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوْا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اِكْثَارِ الْاَعْمَالِ وَالْاِجْتِهَادِ فِى الْعِبَادَةِ

عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یہانتک کہ آپکے پاؤں سوج گئے لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے گئے آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہوں ف یعنے اُس مغفرت کی شکر گذاری نہ کروں معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کیلیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر ادا کرتے تھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی قَامَ حَتّٰی تَفَطَّرَ رِجْلَاہُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا **ترجمہ** اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہانتک کہ آپکے پاؤں پھٹ گئے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہین آپکے تو اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گئے آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا مین اللہ کا شکر گذار بندہ نہ ہون **باب** الاقتصاد فی الموعظۃ وعظ مین میانہ روی

عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللّٰہِ نَنْتَظِرُہٗ فَمَرَّ بِنَا یَزِیْدُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ النَّخَعِیُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْہُ بِمَکَانِنَا فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اِنِّیْ اُخْبَرُ بِمَکَانِکُمْ فَمَا یَمْنَعُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ اِلَیْکُمْ اِلَّا کَرَاھِیَۃُ اَنْ اُمِلَّکُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا **ترجمہ** شقیق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے اون کا انتظار کرتے ہوئے اتنے مین یزید بن معاویہ نخعی نکلے ہمنے اون سے کہا تم عبد اللہ کو ہماری خبر کردو وہ اندر گئے کچھ دیر نہین ہوئی کہ عبد اللہ نکلے اور کہنے لگے مجھکو خبر ہوئی ہے تمہارے آنے کی پر مین نہین نکلا صرف اس خیال سے کہ کہین تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہوجاؤ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈھتے (یعنے ہماری خوشی کا موقعہ) دنون مین اس ڈر سے کہ ہمکو بار نہ ہو (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنی تو فائدہ کیا بلکہ گناہ گار ہونے کا ڈر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وعظ کو اوسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اوتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہان تک لوگ خوشی سے سنین اور اون کا دل لگے اور اونپر بار نہ ہو) **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ مِنْجَابٌ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ ابْنِ مُسْھِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّۃَ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** شَقِیْقٍ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یُذَکِّرُنَا کُلَّ یَوْمِ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِیْثَکَ وَنَشْتَھِیْہِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّکَ حَدَّثْتَنَا کُلَّ یَوْمٍ فَقَالَ مَا یَمْنَعُنِیْ

اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةَ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا ترجمہ ابووائل سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود ہمکو ہر جمعرات کو وعظ سناتے تھے ایک شخص بولا اے ابوعبدالرحمٰن (یہ کنیت ہے عبداللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہین اور پسند کرتے ہین ہم یہ چاہتے ہین کہ تم ہر روز ہمکو حدیث سنایا کرو۔ عبداللہ نے کہا مین تمکو جو ہر روز حدیث نہین سناتا تو اسوجہ سے کہ برا جانتا ہون تمکو ملال دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دنون مین کوئی دن مقرر کرتے اسواسطے کہ آپ برا جانتے ہمکو رنج دینا (یعنے بار ہونا)

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَصِفَةِ نَعِيْمِهَا وَاَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگون کا بیان۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے اون باتون سے جو نفس کو ناگوار ہین اور جہنم گھیر اگیا ہے نفس کی خواہشون سے ف یعنی یہ دونون حجاب ہین جنت اور دوزخ کے پھر جو کوئی اِن حجاب کو اوٹھاوے وہ اون مین جاویگا نفس کو ناگوار باتین جیسے ریاضت عبادتین موظبت عبادات کی صبر اون کے مشقتون پر غصہ روکنا عفو حلم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشین جیسے شراب خواری زنا اجنبی عورت کو گھورنا غیبت جھوٹ کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشین مباح ہین وہ اون مین داخل نہین اگرچہ کثرت اون کی مکروہ ہے اس ڈر سے کہ مبادا حرام مین لے جاوین یا دل کو سخت کردین یا عبادات سے غافل کردین (نووی) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاۤءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرمایا مین نے اپنے نیک بندون کے لیے وہ چیزین تیار کی

کیننا ہین جنکو نہ کسی آنکہہ نے دیکہا (یعنے دنیا مین جو آدمی ہین اون کی آنکہون نے) نہ کسی کان نے سنا
نہ کسی آدمی کے دل مین انکا تصور آیا اور یہ مضمون اسہ کی کتاب مین موجود ہے کوئی نہین جانتا جو چہپایا
گیا ہے اون کے لیے آنکہون کا آرام یہ بدلہ ہے اون کے کامون کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا
عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم نے فرمایا اسہ تعالی فرماتا ہے مین نے طیار
کیا اپنے نیک بندون کے لیے وہ جو آنکہہ نے نہین دیکہا اور کان نے نہین سنا اور کسی آدمی کے
دل پر نہین گذرا یہ سب نعمتین مین نے اٹہا رکہی ہین اون کو چہوڑ و جو اسہ نے تمکو تبلایا (یعنے جو نعمتین
اور لذتین معلوم ہین وہ کیسی عمدہ اور بہلی ہین تو جنت کی نعمت اور لذت جسکا علم خدا ہی تعالی نے
نہین دیا وہ کیسی ہونگی) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَکُمُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَرَاَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ
مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے پہر آپ نے یہ آیت پڑہی
کوئی نہین جانتا جو چہپایا گیا اون کے لیے آنکہون کی ٹہنڈک سے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ شَهِدْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَجْلِسًا وَصَفَ فِیْهِ الْجَنَّةَ حَتّٰی انْتَهٰی ثُمَّ قَالَ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِهٖ فِیْهَا مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ
وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ
لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے
مین رسول اسہ صلی اسہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین موجود تہا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہانتک
کہ بے انتہا تعریف کی پہر آخر مین فرمایا جنت مین وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکہہ نے نہین دیکہا نہ کسی
کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن مین گذری پہر اس آیت کو پڑہا جن لوگون کی کروٹین بچہونے
سے جدا رہتی ہین (یعنے رات کو جاگتے ہین) اپنے رب کو پکارتے ہین اوس کے عذاب سے ڈر کر اور

اوس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہمنے انکو دیا اوس مین سے خرچ کرتے ہین تو کوئی نہین جانتا جو چھپا کر رکھی گئی
اون کے لیے آنکھون کی ٹھنڈک یہ بدلہ ہے اون کے اعمال کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ
ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار چلتا ہے اور وہ سایہ
ختم نہو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِهٖ وَزَادَ لَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ**
وہی جو گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اوس کے سایے مین چلے اور اوسکو
طے نہ کرے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً یَسِیْرُ الرَّاکِبُ فِیْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا یَقْطَعُهَا قَالَ
اَبُوْحَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ الزُّرَقِیَّ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْسَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً یَسِیْرُ
الرَّاکِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِیْعَ مِائَةَ عَامٍ مَا یَقْطَعُهَا **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے جس کے سایے مین سو برس تک سوار
چلے اور وہ تمام نہو۔ ابوحازم نے کہا یہ حدیث مین نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان
کی اونہون نے کہا مجھ سے ابوسعید خدری نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت مین ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے طیار کیے ہوے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے
تو اوس کو تمام نہ کر سکے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ یَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَیَقُوْلُوْنَ
لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ فَیَقُوْلُ هَلْ رَضِیْتُمْ فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا
نَرْضٰی یَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَیْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ اَلَا اُعْطِیْکُمْ اَفْضَلَ
مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبِّ وَاَیُّ شَیْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَیْکُمْ رِضْوَانِیْ
فَلَا اَسْخَطُ عَلَیْکُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ فرماویگا بہشتی لوگون سے اے بہشتیو سو وے

کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے پروردگار فرماویگا تم راضی
ہوئے وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں گے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اوتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا
پروردگار فرماوے گا کیا میں تم کو اس سے بہی عمدہ کوئی چیز دوں وہ عرض کریں گے ای رب اس سے عمدہ
کون سی چیز ہے پروردگار فرماویگا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبہی غصہ
نہوں گا **ف** سبحان اللہ مالک کی رضامندی غلام کے لیے ایسی نعمت ہے کہ اس پر جنت کی تمام
نعمتیں قربان ہیں **عن** سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَۃَ فِی الْجَنَّۃِ کَمَا تَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ فِی
السَّمَاءِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِیْ عَیَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ یَقُوْلُ
کَمَا تَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ فِی الْاُفُقِ الشَّرْقِیِّ اَوِ الْغَرْبِیِّ **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کہڑکیوں میں ایسا جہانکیں گے جیسے
تم تارے کو دیکہتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہونگے بوجہ تفاوت درجات
کے) ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی اونہوں نے کہا میں نے
ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تہے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کیطرح چمکتا ہے پورب یا پچہم کے
کنارے پر دیکہتے ہو **عن** اَبِیْ حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا نَحْوَ حَدِیْثِ یَعْقُوْبَ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ
اَہْلَ الْجَنَّۃِ لَیَتَرَاءَوْنَ اَہْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِہِمْ کَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّ الْغَابِرَ
مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَیْنَہُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ
لَا یَبْلُغُہَا غَیْرُہُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ
ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے لوگ اوپر کی
کہڑکی والوں کو جہانکیں گے اپنے اوپر جیسے تارے کو دیکہتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان
کے کنارے پر پورب میں یا پچہم میں یہ اس وجہ سے ہے کہ اون میں درجوں کا فرق ہو گا لوگوں نے
عرض کیا یا رسول اللہ یہ درجے تو پیغمبروں کے ہوں گے اور دوں کو نہیں ملیں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں
قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اون درجوں میں وہ لوگ ہوں گے جو ایمان لائے اللہ پر

اور سچا جانا اونہون نے پیغمبرون کو عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدھم لو رانی
باھلہ ومالہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا میری امت مین بہت چاہنے والے میرے وہ لوگ ہونگے جو میرے بعد پیدا ہونگے اون مین
سے کوئی یہ خواہش رکھیگا کاش اپنے گھروالون اور مال سب کو صدقہ کرے اور مجھہ کو دیکھہ لیوے
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان فی الجنۃ لسوقا یاتونھا کل جمعۃ فتھب ریح الشمال فتحثو فی وجوھھم و
ثیابھم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لھم اھلوھم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم
واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک بازار ہے جس مین بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن
جمع ہوا کرینگے پھر اوتر کی ہوا چلے گی سو وہان کا گرد اور غبار جو مشک اور زعفران ہے اون کے
چہرون اور کپڑون پر پڑے گا سو انکا حسن اور جمال زیادہ ہو جاوے گا پھر پلٹ آوینگے اپنے
گھروالون کیطرف اور گھروالون کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا سو اون سے اون کے گھر والے
کہینگے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے بعد تو بہت بڑھ گیا ہے پھر وے جواب دیوینگے
کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا عن محمد قال اما تفاخروا
واما تذاکروا الرجال فی الجنۃ اکثر ام النساء فقال ابو ھریرۃ اولم یقل
ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ تدخل الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر
والتی تلیھا علی اضوء کوکب دری فی السماء لکل امری منھم زوجتان اثنتان
یری مخ سوقھما من وراء اللحم وما فی الجنۃ اعزب ترجمہ محمد سے روایت ہے لوگون نے فخر
کیا یا ذکر کیا کہ جنت مین مرد زیادہ ہونگے یا عورتین زیادہ ہونگی ابو ہریرہ نے کہا کیا ابو القاسم یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے
چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اوس کے بعد جاویگا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کیطرح ہوگا اون مین ہر

ہر مرد کے لیے دو دو بیان ہونگی جن کی پنڈلیون کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت مین کوئی بے عورت نہ ہوگا **ف** قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جنت مین عورتین زیادہ ہون گی اور دوسری حدیث مین ہے کہ جہنم مین بھی عورتین زیادہ ہون گی پس دونو حدیثون سے یہ بات نکلی کہ عورتین بہ نسبت مردون کے خلقت مین زائد ہین اور یہ حدیث آدمی عورتون سے متعلق ہے ورنہ حوران بہشتی اون کے سوا ہون گی۔ اس زمانہ مین مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات مین یہی تحقیق ہوا کہ عورتین بہ نسبت مردون کے زائد ہین اور عورتین بہ نسبت مردون کے کم مرتی ہین اور کم ماری جاتی ہین پس ہماری شریعت مین جو ایک مرد کو کئی عورتین جائز ہوئین وہ فطرت اور مصلحت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہین کیونکہ اوسوقت دوسری کوئی عورت نہی علاوہ اسکے حضرت حوا مین وہ صفات تہے جو اور عورتون مین نہین ہین **عن** ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوْا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت مین کون زیادہ ہون گے تو ابو ہریرہ سے پوچھا انہون نے کہا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ اَخْلَاقُهُمْ عَلٰى خُلُقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت مین جاویگا وہ چودہوین رات کے چاند کیطرح ہونگے پہر جو گروہ اون کے بعد جاویگا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کیطرح ہوگا اور جنتی نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ نہ تہوکین گے نہ ناک سنکین گے اون کی کنگہیان سونے کی ہونگی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی اونکی انگیٹہیون مین عود سلگتا ہوگا اور اونکی بیبیان

حورین ہونگی بڑی آنکھہ والی اور انکی عادتین ایک شخص کی عادتون کے موافق ہونگی یعنی سب کے اخلاق
یکسان ہونگے اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہون گے ساٹھہ ہاتھہ کا قد ہوگا
عن اَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ
زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ عَلٰی
اَشَدِّ نَجْمٍ فِی السَّمَآءِ اِضَاءَۃً ثُمَّ ھُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ مَنَازِلُ لَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا
یَمْتَخِطُوْنَ وَلَا یَبْزُقُوْنَ اَمْشَاطُھُمُ الذَّھَبُ وَمَجَامِرُھُمُ الْاَلُوَّۃُ وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ
اَخْلَاقُھُمْ عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ وَقَالَ اَبُوْ کُرَیْبٍ عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَلٰی
صُوْرَۃِ اَبِیْھِمْ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین دو گروہون کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی
درجے ہونگے عن ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ
زُمْرَۃٍ تَلِجُ الْجَنَّۃَ صُوَرُھُمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ لَا یَبْصُقُوْنَ فِیْھَا وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ
وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ فِیْھَا اٰنِیَتُھُمْ وَاَمْشَاطُھُمْ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَمَجَامِرُھُمْ مِنَ الْاَلُوَّۃِ
وَرَشْحُھُمُ الْمِسْکُ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ یُرٰی مُخُّ سُوْقِھِمَا مِنْ وَّرَآءِ اللَّحْمِ مِنَ
الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَیْنَھُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوْبُھُمْ قَلْبٌ وَّاحِدٌ یُسَبِّحُوْنَ اللّٰہَ بُکْرَۃً
وَّعَشِیًّا ترجمہ وہی جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہون گے اور یہ ہے
کہ جنت والون مین کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض ان کے دل ایک دل کیطرح ہون گے اور وہ پاکی
کرینگے اپنے پروردگار کی صبح اور شام یعنی تسبیح کرین گے عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْھَا
وَیَشْرَبُوْنَ وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ
قَالَ جُشَآءٌ وَّرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْھَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا یُلْھَمُوْنَ
النَّفَسَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاوینگے اور پیوین گے نہ تھوکین گے نہ پیشاب کرین گے نہ پاخانہ
کرینگے نہ ناک سنکین گے لوگون نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاوے گا آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی

اور پسینہ آویگا اوس مین مشک کی خوشبو ہوگی ڈکار اور پسینہ سے کہانا تحلیل ہوجاویگا اور تسبیح اور تحمید یعنے سبحان اللہ اور الحمد للہ کا اون کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے **ف** یعنی بہشت عالم پاک ہے وہان کے کہانیکا فضلہ اس عالم کیطرح پر نہین بلکہ وہان کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہوکر نکلجایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کہینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اوس طرح اس عالم پاک مین سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہوکر روح کا راحت افزا ہوگا **نووی** نے کہا اہلسنت اور اکثر مسلمانون کا مذہب ہے کہ جنت کے لوگ کہاوینگے اور پیوینگے اور تمام مزے اوٹہاوینگے جنت مین اور یہ نعمتین ہمیشہ رہین گی کبہی ختم نہ ہون گے اور جنت کی نعمتین دنیا کی نعمتون کے ساتہ مشابہ ہین صورت اور نام مین اور حقیقت انکی اور ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد الى قوله كرشح المسك **عن** جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل اهل الجنة فيها ويشربون ولا يتغوطون ولا يمتخطون ولا يبولون ولكن طعامهم ذاك جشاء كرشح المسك يلهمون التسبيح والتحميد كما تلهمون النفس قال وفي حديث حجاج طعامهم ذاك **عن** جابر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله غير انه قال ويلهمون التسبيح والتكبير كما يلهمون النفس **ترجمہ** وہی جو گذرا اس روایت مین بجاے تحمید کے تکبیر ہے **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من يدخل الجنة ينعم لا يباس لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت مین جاویگا چین کرے گا بے غم رہے گا نہ کبہی اوس کے کپڑے گلین گے نہ جوانی مٹے گی یعنے سدا جوان ہی رہیگا کبہی بوڑہا نہ ہوگا **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه وابي هريرة رض عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ينادي مناد ان لكم ان تصحوا فلا تسقموا ابدا وان لكم ان تحيوا فلا تموتوا ابدا وان لكم ان تشبوا فلا تهرموا ابدا وان لكم ان تنعموا فلا تباسوا ابدا فذلك قوله عز وجل ونودوا ان تلكم الجنة اورثتموها بما كنتم تعملون **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا جنت کے لوگون کو مقرر

تمہارے واسطے یہ ہے کہ تم چنگے رہوگے کبھی بیمار نہ پڑوگے اور مقرر تم زندہ رہوگے کبھی نہ مروگے اور
مقرر تم جوان رہوگے کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور مقرر تم عیش اور چین میں رہوگے کبھی رنج نہ ہوگا اور یہی
مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دیے جاوینگے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے
اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے تھے **ف** یہ فرشتہ بہشتیوں میں منادی کردیگا تاکہ اون کو کوئی
دغدغہ نرہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للمؤمن
فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ طولہا ستون میلا للمؤمن فیہا اھلون یطوف
علیہم المؤمن فلا یری بعضہم بعضا **ترجمہ** عبد اللہ بن قیس یعنے ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملیگا جو ایک ہی
خولدار موتی کا ہوگا اور اسکی لنبائی ساٹھہ میل تک ہوگی اس میں اس مومن کی بی بیاں ہونگی اور
وہ انپر گہوما کرے گا ہر ایک دوسرے کو نہ دیکھیگا (بوجہ کشادگی کے) **عن** عبد اللہ بن قیس
رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ خیمۃ من لؤلؤۃ مجوفۃ عرضہا
ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اھل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن **ترجمہ**
عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک خولدار
موتی کا خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھہ میل کی ہوگی اوس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے
والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے مومن انپر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)
عن ابی موسی بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الخیمۃ درۃ طولہا فی السماء ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اھل للمؤمن
لا یراھم الآخرون **ترجمہ** ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہوگا جسکا لنباو اونچان میں بہی ساٹھہ میل کا ہوگا اوس کے ہر کونے میں مسلمان
کی بی بیاں ہونگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھہ سکیں گے یعنے ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ دیکھینگے
بوجہ وسعت اور دوری کے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیحان اور جیحان اور

نیل اور فرات جنت کی نہرون مین سے ہین **ف** نووی نے کہا سیحان اور جیحان سیحون اور جیحون کے سوا ہین یہ سیحان اور جیحان جو حدیث مین مذکور ہین وہ ارمن کے بلاد مین ہین تو جیحان مصیصہ کی نہر ہے اور سیحان اذنہ کی اور یہ دونون بہت بڑی نہرین ہین ان دونون مین جیحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح مین کہا کہ جیحان شام مین ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہین مجازاً بوجہ قرب کے حازمی نے کہا سیحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سیحون کے سوا ہے صاحب نہایہ نے کہا سیحان اور جیحان یہ دونون نہرین عواصم مین مصیصہ کے پاس ہین اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پرے بلخ کے پاس اور وہ جیحان کے سوا ہے اسی طرح سیحون مغایر ہے سیحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہرین بلاد اسلام کی بڑی نہرین ہین نیل مصر مین اور فرات عراق مین اور سیحان اور جیحان یا سیحون اور جیحون خراسان مین تو اس مین کئی غلطیان ہین ایک تو یہ فرات عراق مین نہین ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے دوسرے سیحان اور جیحان اور ہین اور سیحون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سیحان اور جیحان شام مین نہین بلکہ ارمن کے بلاد مین قریب شام کے اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہرین ہین اس کے دو معنے ہین ایک تو یہ کہ وہان اسلام پھیل جاویگا اور ان نہرون کا پانی جن سے مسلمانون کا جسم بنے گا جنت مین جاویگا دوسری یہ کہ درحقیقت ان نہرون مین جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنے صحیح ہے اور کتاب الایمان مین گذرا کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہین اور بخاری مین ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے انتہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اَقْوَامٌ اَفْئِدَتُھُمْ مِثْلُ اَفْئِدَۃِ الطَّیْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین کچھ لوگ جاوینگے جن کے دل چڑیون کے سے ہین **ف** یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیون کیطرح **عن** ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ طُوْلُہٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَہٗ قَالَ اذْھَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِکَ النَّفَرِ وَھُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُجِیْبُوْنَکَ بِہٖ فَاِنَّھَا تَحِیَّتُکَ وَتَحِیَّۃُ ذُرِّیَّتِکَ

قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ
بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اپنی صورت پر **ف** یعنی آدم کی صورت پر یعنی جو
صورت اون کی دنیا مین تہی اوسی پر مرے اوسی صورت پر پیدا ہوئے اور اسحدیث کی شرح اوپر گذر چکی
ف اون کا قد ساٹھہ ہاتہہ کا لنبا تہا جب اون کو بنا چکا تو فرمایا جا اور اون فرشتون کو سلام
کر اور وہان کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تہے اور سن وہ تجہے کیا جواب دیتے ہین کیونکہ تیرا اور تیری اولاد
کا یہی سلام ہے حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم فرشتون نے جواب مین کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ
تو ورحمۃ اللہ بڑہایا (جو کوئی بہشت مین جاویگا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنے ساٹھہ ہاتہہ کا لنبا حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (آدم علیہ السلام ساٹھہ ہاتہہ کے تہے) پہر اون کے بعد لوگون کے قد گہٹتے گئے
اب تک **ف** حضرت آدم علیہ السلام سے جتنا زمانہ بعید ہوتا گیا آدمیون کے قد بہی گہٹتے گئے
بہشت مین سب برابر ہو جاوینگے ہر چند ساٹھہ ہاتہہ کا قد اسوقت مین خوشنما نہین معلوم ہوتا اسواسطے
کہ ہمارے قد چہوٹے چہوٹے ہین لیکن بہشت مین خوشنما معلوم ہوگا اسواسطے کہ سب برابر ہو جاوینگے
اسحدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیک کرنا اور جواب مین وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہنا حضرت آدم
علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چہوڑکے بندگی یا مجرا یا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت
ناخلف ہے کہ اوس نے اپنے قدیمی خاندان کی راہ چہوڑ دی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چہوڑا جو اللہ تعالی
نے انکو بتلایا وہ آدمی نہین ہے (تحفۃ الاخیار)

باب جَهَنَّمَ اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا

جہنم کا بیان خدا اوس سے ہم کو بچاوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اوسدن جہنم لایا جاویگا اوس کی ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار
فرشتے کہینچتے ہون گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کہینچکر لاوینگے چار ارب نوے کروڑ ہوئے)
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ

هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ تمہاری جسکو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اوس مین گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ آپنے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصے مین اتنی گرمی ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتنے مین ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے ہم نے عرض کیا اللہ تعالی اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم مین پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اوسکی تہ مین پہونچا (معاذ اللہ جہنم اتنا گہرا ہے کہ اوسکی چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور یہی اسقدر تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي أَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ترجمہ ابو ہریرہ سے ویسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا تمنے اسکا دھماکا سنا عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ إِلَى عُنُقِهِ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بعضوں کو ٹخنوں تک انگار پکڑے گی اور بعضوں کو ازار بند باندھنے کی جگہہ تک اور بعضوں کو گردن تک عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْقُوَتِهِ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعضوں کو گھٹنوں تک بعضوں کو
کمربند تک بعضوں کو ہنسلی تک عن سعید بہذا الاسناد وجعل مکان حجزتہ حقویہ
ترجمہ وہی جو گذرا اس میں بجائے حجز کے حقوے ہے حقو بھی وہی ازار بند ہنے کی جگہہ عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجت النار
والجنۃ فقالت ھذہ یدخلنی الجبارون والمتکبرون وقالت ھذہ یدخلنی الضعفاء
والمساکین فقال اللہ عزوجل لھذہ انت عذابی اعذب بک من اشاء وربما
قال اصیب بک من اشاء وقال لھذہ انت رحمتی ارحم بک من اشاء ولکل واحدۃ
منکما ملؤھا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ
نے جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زوردار مغرور لوگ آوینگے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتوان مسکین لوگ
آوینگے اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جسکو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے
فرمایا تو میری رحمت ہے میں جسپر چاہوں گا تجھ سے رحم کروں گا اور تم دونوں بھر جاؤ گے عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحاجت النار والجنۃ
فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا
ضعفاء الناس وسقطھم وعجزھم فقال اللہ عزوجل للجنۃ انت رحمتی ارحم بک
من اشاء من عبادی وقال للنار انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل
واحدۃ منکم ملؤھا فاما النار فلا تمتلئ فیضع قدمہ علیھا فتقول قط قط فھنالک
تمتلئ ویزوی بعضھا الی بعض ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جنت اور دوزخ نے بحث کی دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آوینگے جو متکبر اور زوروالے ہیں
اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آوینگے جو ناتوان ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور
عاجز ہیں یعنے اکثر یہی لوگ ہونگے اب اللہ تعالی نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے
ساتھہ رحمت کرتا ہوں جسپر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب
ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھہ جسکو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤگے
لیکن دوزخ نہ بھریگی اور سیر نہ ہوگی اپھر پروردگار اپنا پاؤں اوسپر رکھدیگا وہ کہے گی اب بس بس

منہ بہر جاویگی اور ایک پر ایک سمٹ جاویگی **ف** نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات مین سے ہے اور یہ او پر گذر چکا کہ ان احادیث مین دو مذہب ہین ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ انکی تاویل نکرین گے بلکہ اون پر ایمان لاوینگے کہ وہ حق ہین اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ تعالی کے لائق ہے اور ظاہری معنے مراد نہین ہے یعنے وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے اور دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا ہے کہ ان کی تاویل کرین گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین قدم سے مراد متقدم ہے یعنے وہ لوگ رکھیگا جو آگے سے اللہ تعالی نے پیدا کیے تہے عذاب کے لیے دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہین اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت مین امام مسلم کے رجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور رجل سے جماعت کا مراد لینا ابطال ہے حدیث کا کس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے رجل کے معنے ظاہری کو اور معلوم نہین ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلین کیون کین اور آیات اور احادیث بیشمار کو اپنی زعم فاسد سے کیون بگاڑا کیا خوب ہوتا اگر وے اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تنزیہ کو اونہون نے اپنے دل سے تراشا ہے اوس سے باز آتے خداوند تعالی جن باتون سے پاک ہے وہ قرآن مجید مین بیان کردی گئین نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اوس کے مثل ہے اور حدیث مین ہے کہ وہ نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگہتا ہے اوسکی ذات مین کوئی عیب نہین بس یہی تنزیہ شرعی ہے اور جن باتون کو خداوند تعالی نے اپنی لیے ثابت کیا یا اوس کے رسول نے ثابت کیا اون سے تنزیہ کرنا حماقت اور بیوقوفی ہے جیسے اوترنا چڑہنا ہنسنا دیکہنا سننا تعجب کرنا بیٹہنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتہ آنکہہ پاؤن منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہین اور اس باب مین اسقدر بے شمار آیات اور احادیث ہین کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہین اسلیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تہی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث مین آئی ہین وہ اپنے ظاہر معنے لغوی پر محمول ہین اون مین تاویل اور تحریف درست نہین نہ تشبیہ انکی مخلوقات کے صفات کے ساتہ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفت دونون پاک ہین تشبیہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قال احتجت الجنة والنار واقتص الحديث بمعنى حديث ابي الزناد ۔ ترجمہ وہی جو گذرا

عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضى الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحاجت الجنة والنار فقالت النار اوثرت بالمتكبرين والمتجبرين وقالت الجنة فمالي لا يدخلني الا ضعفاء الناس وسقطهم وغرتهم فقال الله عز وجل للجنة انما انت رحمتي ارحم بك من اشاء من عبادي وقال للنار انما انت عذابي اعذب بك من اشاء من عبادي ولكل واحدة منكما ملؤها فاما النار فلا تمتلئ حتى يضع الله تبارك وتعالى رجله تقول قط قط فهنالك تمتلئ ويزوى بعضها الى بعض ولا يظلم الله من خلقه احدا واما الجنة فان الله ينشئ لها خلقا ترجمہ وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا اس میں بجائے قدم کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابوبکر بن فورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ تعالی اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اہلسنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجانین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بعید ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی باوجود اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی انتہی

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجت الجنة والنار فذكر نحو حديث ابي هريرة الى قوله ولكليكما علي ملؤها ولم يذكر ما بعده من الزيادة ترجمہ ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن انس بن مالك رضى الله تعالى عنه ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم تقول هل من مزيد حتى يضع فيها رب العزة تبارك وتعالى قدمه فتقول قط قط وعزتك ويزوى بعضها الى بعض ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ دوزخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے دینے اور لوگوں کو مانگے گی یہاں تک کہ مالک عزت والا پروردگار برکت والا

بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھدیگا تب وہ کہنے لگے گی بس بس قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک
سمٹ جاویگی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث شیبان ترجمہ
وہی جو گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ قال لا تزال جہنم یلقی فیہا وتقول ہل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیہا قدمہ
فینزوی بعضہا الی بعض وتقول قط قط بعزتک وکرمک ولا یزال فی الجنۃ فضل
حتی ینشئ اللہ لہا خلقا فیسکنہم فضل الجنۃ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جاوینگے اور وہ یہی کہیگا
اور کچھ ہے یہانتک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اوس میں رکھدیگا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک
رہجاوے گا اور کہنے لگے گا بس بس قسم تیرے عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہہ رہے
گی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ اوس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور انکو اس جگہہ میں رکھے گا
عن انس یقول عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یبقی من الجنۃ ما شاء اللہ
ان یبقی ثم ینشئ اللہ لہا خلقا مما یشاء ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اوتنی جگہہ خالی رہ جاویگی
پھر اللہ تعالیٰ اوس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا عن ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بالموت یوم القیامۃ
کانہ کبش املح زاد ابو کریب فیوقف بین الجنۃ والنار واتفقا فی باقی الحدیث
فیقال یا اہل الجنۃ ہل تعرفون ہذا فیشرئبون وینظرون ویقولون نعم ہذا
الموت قال ثم یقال یا اہل النار ہل تعرفون ہذا فیشرئبون وینظرون ویقولون
نعم ہذا الموت قال فیؤمر بہ فیذبح قال ثم یقال یا اہل الجنۃ خلود فلا موت
ویا اہل النار خلود فلا موت قال ثم قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانذرہم
یوم الحسرۃ اذ قضی الامر وہم فی غفلۃ وہم لا یؤمنون واشار بیدہ الی الدنیا
ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے دن موت کو لاوینگے ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دوزخ

کہ بیچ میں اُسکو ٹہیرا دینگے پہر کہا جاوے گا اے جنت والو تم اُسکو پہچانتے ہو وہ اپنا سر اٹہا دینگے اور
اُسکو دیکہینگے اور کہینگے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے پہر کہا جاویگا اے دوزخ والو تم اُسکو
پہچانتے ہو وہ سر اٹہا دینگے اور دیکہینگے اور کہینگے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے پہر حکم
ہوگا وہ مینڈہا ذبح کیا جاوے گا پہر کہا جاویگا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہیں
ہے اور اے دوزخ والو تمکو ہمیشہ رہنا ہے کبہی موت نہیں ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت
پڑہی اور ڈرا اُن کو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاویگا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین
نہیں کرتے آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتہہ سے دنیا کیطرف یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت
کا ڈر نہیں) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ اَھْلُ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلُ النَّارِ النَّارَ قِیْلَ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ ثُمَّ ذَکَرَ
بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرْ اَیْضًا وَاَشَارَ بِیَدِہٖ اِلَی الدُّنْیَا ترجمہ وہی جو گذرا
عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُدْخِلُ اللّٰہُ اَھْلَ
الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَیُدْخِلُ اَھْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ یَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَیْنَھُمْ فَیَقُوْلُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ
لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ کُلٌّ خَالِدٌ فِیْمَا ھُوَ فِیْہِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے جنت والوں کو جنت میں لے جاویگا
اور دوزخ والوں کو دوزخ میں پہر ایک پکارنے والا اُن کے بیچ کہڑا ہوگا اور کہیگا اے جنت والو
موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَارَ
اَھْلُ الْجَنَّۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَصَارَ اَھْلُ النَّارِ اِلَی النَّارِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ حَتّٰی یُجْعَلَ بَیْنَ الْجَنَّۃِ
وَالنَّارِ ثُمَّ یُذْبَحُ ثُمَّ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَیَزْدَادُ
اَھْلُ الْجَنَّۃِ فَرَحًا اِلٰی فَرَحِھِمْ وَیَزْدَادُ اَھْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلٰی حُزْنِھِمْ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت میں
چلے جاوینگے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جاویگی اور جنت اور دوزخ کے

بیچ مین ذبح کیجاویگی پیر ایک پکارنیوالا پکاریگا اے جنت والو اب موت نہین ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہین ہے جنت والون کو یہ سنکر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والون کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ اَوْ نَابُ الْکَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کا دانت یا اوسکی کچلی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اوسکی کہال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔ ف یہ اسواسطے ہوگا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتین ممکن ہین اللہ تعالی کو اون پر قدرت ہے اور مخبر صادق نے اون کی خبر دی اس لیے ایمان اونپر واجب ہو (نووی) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَرْفَعُهٗ قَالَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ فِی النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ لِلرَّاکِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ یَذْکُرِ الْوَکِیْعِیُّ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کے دونون مونڈہون کے بیچ مین تیز رو سوار کے تین دن کی راہ ہوگی عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مین تم کو نہ بتلاؤن جنت کے لوگ لوگون نے کہا بتلایئے فرمایا تو ان لوگون کے نزدیک ذلیل اگر قسم کہا لیوے اللہ کے بہروسے پر البتہ اللہ تعالی اوسکو سچا کر دے اور پہر فرمایا کیا مین تمکو نہ بتلاؤن دوزخ والے لوگون نے عرض کیا کیون نہین بتلایئے آپنے فرمایا ہر جہگڑالو ہرے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع کرنے والا مغرور عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُسْتَکْبِرٍ ترجمہ وہی جو گذرا اسمین یہ ہے کہ دوزخ والا ہر موٹا حرام خور چغلخور یا دغا بازی سے ایک قوم مین شریک ہونے والا گہمنڈ والا ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی لوگ ایسے ہیں جنپر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت ہیں دروازوں پر سے ڈھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بہروسے پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اُنکی قسم پوری کرے (یعنے خدا کے نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَمْعَۃَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ النَّاقَۃَ وَذَکَرَ الَّذِیْ عَقَرَھَا فَقَالَ اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰھَا انْبَعَثَ لَھَا رَجُلٌ عَزِیْزٌ عَارِمٌ مَنِیْعٌ فِیْ رَھْطِہٖ مِثْلُ اَبِیْ زَمْعَۃَ ثُمَّ ذَکَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِیْھِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلٰی مَا یَجْلِدُ اَحَدُکُمْ اِمْرَاَتَہٗ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ جَلْدَ الْاَمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ کُرَیْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّہٗ یُضَاجِعُھَا مِنْ اٰخِرِ یَوْمِہٖ ثُمَّ وَعَظَھُمْ فِیْ ضِحْکِھِمْ مِنَ الضَّرْطَۃِ فَقَالَ اِلٰی مَا یَضْحَکُ اَحَدُکُمْ مِمَّا یَفْعَلُ ترجمہ عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا جس نے اوس اونٹنی کو زخمی کیا آپ نے فرمایا جب اُٹھا اس قوم میں کا بڑا بدبخت اوٹھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریر مفسد خبیث اپنے کنبے کا زور رکہنے والا جیسے ابو زمعہ ہے پہر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اُسی دن شام کو اوسکو اپنے پاس سلادے (تو شام کو صحبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے) پہر لوگوں کو نصیحت کی باد سرنے پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے۔ (یعنے ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پہر دوسرے پر ہنسنا نادانی ہے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَیِّ بْنِ قَمْعَۃَ بْنِ خِنْدِفٍ اَبَا بَنِیْ کَعْبٍ ھٰؤُلَاءِ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن لحی کو دیکہا جو بنی کعب ان لوگوں کا باپ تہا (یعنے جد اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کہینچ رہا ہے جہنم میں (دوسری روایت میں ہے کہ اوسی نے سائبہ کو نکالا تہا) سائبہ وہ جانور جو مشرک اپنے بتوں کے

نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سپر بوجھ نہ لادتے تھے عن ابن شہاب قال سمعت ابن المسیب یقول
ان البحیرۃ التی یمنع درھا للطواغیت فلا یحلبھا احد من الناس واما السائبۃ التی
کانوا یسیبونھا لالھتھم فلا یحمل علیھا شیء قال ابن المسیب قال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبہ فی النار
وکان اول من سیب السوائب ترجمہ سعید بن المسیب کہتے تھے بحیرہ وہ جانور ہے جسکا دودھ دوہنا موقوف
کیا جاتا ہے بتوں کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ ہے جسکو اپنے معبودوں
کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور سپر کوئی بوجھا نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں جہنم میں کھینچ رہا تھا اور
سب سے پہلے سائبہ اوسی نے نکالا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعض
کافر ابھی وہاں بھیجدیے جاتے ہیں عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من اھل النار لم ارھما قوم معھم سیاط کاذناب البقر
یضربون بھا الناس ونساء کاسیات عاریات ممیلات مائلات رؤسھن کاسنمۃ
البخت المائلۃ لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحھا وان ریحھا لیوجد من مسیرۃ کذا وکذا
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں
کی جنکو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وے لوگ جن کے پاس
کوڑے ہیں بیل کے دُموں کیطرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم سے) اور ایک عورتیں ہیں جو
کپڑا پہنے ہیں پر ننگی ہیں (یا خدا تعالی کا انپر احسان ہی پر وے شکر نہیں کرتیں) خاوند کو سیدھے
راستے سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا مٹکتے ہوئے چلنے والیاں مٹکاتے ہوئے اپنے
کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا بختی اونٹوں کی کوہان ہیں (جوڑا بڑا کرنے والیاں کپڑا
موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاوینگی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگی
حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہونگی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر
کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ میں انکو جنت نصیب نہ ہوگی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان طالت بک مدۃ ان تری

قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ ترجمہ ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیا تو
دیکھیگا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں بیل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنے کوڑے) اور وہ صبح کریں گے
اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَوْشَكَ أَنْ تَرَى
قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللَّهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ ترجمہ
وہی اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے

باب فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
دنیا کے فنا اور حشر کا بیان

عَنْ مُسْتَوْرِدٍ أَخِي بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ هَذِهِ وَأَشَارَ
يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أُسَامَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَخِي
بَنِي فِهْرٍ وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ إِسْمَعِيلُ بِالْإِبْهَامِ ترجمہ مستورد بن شداد سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسی ہے جیسے کوئی تم
میں سے یہ اونگلی ڈالے (اور یحییٰ نے کلمہ کی اونگلی سے اشارہ کیا) دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری
دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی اونگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور دریا آخرت ہے یہ
نسبت ہے دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی باقی ہے سو یہ نسبت اس سے بھی کم
ہے) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
جَمِيعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کیے جاویں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن
ختنہ کیے ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو
دیکھیگا آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھیگا اپنے

لپٹے فکر مین سرگردان ہون گے **عن** حَاتِمِ بْنِ اَبِیْ صَغِیْرَۃَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ
فِیْ حَدِیْثِهٖ غُرْلًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سَمِعَ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ مُلَاقُوا اللّٰہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً
غُرْلًا وَلَمْ یَذْکُرْ زُهَیْرٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ یَخْطُبُ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے خطبہ مین تم اللہ سے ملوگے پا پیادہ ننگے پاؤن ننگے بدن بن
ختنہ جیسے پیدا ہوئے تہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَامَ فِیْنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطِیْبًا بِمَوْعِظَۃٍ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ
اِلَی اللّٰہِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا کَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ
اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ یُکْسٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلَا وَاِنَّهٗ سَیُجَاءُ
بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِیْ فَیُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ یَا رَبِّ اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ
مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ
فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اِنْ
تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ قَالَ فَیُقَالُ
لَهُمْ اِنَّهُمْ لَمْ یَزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ وَّمُعَاذٍ
فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہنے کو کہڑے ہوئے ہم مین وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ
کہڑے ہوکر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو تم اللہ کیطرف حشر کیے جاؤگے ننگے پاؤن بن ختنہ جیسے
ہمنے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کرین گے یہ وعدہ ہے ہمارا جسکو ہم کرنے والے ہین خبردار
رہو سب سے پہلے مخلوقات مین حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جاوینگے
اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچہ لوگ لائے جاوین گے پہر اون کو بائین طرف ہٹایا جاویگا (کافرون
کیطرف) مین عرض کرون گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہین جواب مین کہا جاویگا تم نہین جانتے
انہون نے کیا کیا تمہارے بعد مین وہی کہون گا جو نیک بندے (حضرت عیسی علیہ السلام) نے کہا
مین تو ان لوگون پر اسوقت تک گواہ تہا جب تک اون مین تہا پہر جب تو نے مجہہ کو اٹہا لیا تو تو انپر

نگہبان تہا اور مجکو انکا علم نہ تہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہہ ہی) اگر تو انکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور جو تو اون کو بخشدیوے تو تو غالب ہی حکمت والا۔ پہر مجہ سے کہا جاویگا یہ لوگ مرتد ہوگئے (یعنے اسلام سے پہر گئے) جب تو اون سے جدا ہوا **عن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُحشَرُ النَّاسُ عَلیٰ ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِینَ رَاهِبِینَ وَاثنَانِ عَلیٰ بَعِیرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلیٰ بَعِیرٍ وَّاَربَعَةٌ عَلیٰ بَعِیرٍ وَّعَشَرَةٌ عَلیٰ بَعِیرٍ وَّتَحشُرُ بَقِیَّتَهُمُ النَّارُ تَبِیتُ مَعَهُم حَیثُ بَاتُوا وَتَقِیلُ مَعَهُم حَیثُ قَالُوا وَتُصبِحُ مَعَهُم حَیثُ اَصبَحُوا وَتُمسِی مَعَهُم حَیثُ اَمسَوا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تین گروہون پر اکہٹا کیے جاوینگے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی مین ہوگا اور یہ سب نشانیون کے بعد اخیر نشانی ہے) بعضے خوش ہونگے بعضے ڈرتے ہونگے دو ایک اونٹ پر ہونگے تین ایک اونٹ پر ہونگے چار ایک اونٹ پر ہونگے دس ایک اونٹ پر ہونگے اور باقی لوگون کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹہیر ینگے تو آگ بہی ٹہیر جاوے گی اسی طرح جب دوپہر کو سووینگے تب بہی آگ ٹہیر جاوے گی اور جہان وے صبحکو پہونچینگے انکے ساتھ ہی صبح کرے گی جہان وے شام کو پہونچینگے انکے ساتھ ہی وہین شام کرے گی (غرض سب لوگون کو ہانک کر شام کے ملک کو لیجاویگی) **باب** صِفَةِ یَومِ القِیَامَةِ قیامت کے دن کا بیان **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَومَ یَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ العٰلَمِینَ قَالَ حَتّٰی یَقُومَ اَحَدُهُم فِی رَشحِهِ اِلیٰ اَنصَافِ اُذُنَیهِ وَفِی رِوَایَةِ ابنِ مُثَنّٰی قَالَ یَقُومُ النَّاسُ لَم یَذکُر یَومَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین جس دن لوگ کہڑے ہونگے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے مین ڈوبے کہڑے ہونگے جو دونون کانون کے نصف تک ہوگا ❊ **عن** ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِمَعنیٰ حَدِیثِ عُبَیدِ اللّٰہِ عَن نَافِعٍ غَیرَ اَنَّ فِی حَدِیثِ مُوسیٰ بنِ عُقبَةَ وَصَالِحٍ حَتّٰی یَغِیبَ اَحَدُهُم فِی رَشحِهِ اِلیٰ اَنصَافِ اُذُنَیهِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کے بعضا آدمی اپنے پسینہ مین کانون کے نصف تک ڈوب جاویگا **عن** اَبِی هُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ العَرَقَ یَومَ القِیٰمَةِ لَیَذهَبُ فِی الاَرضِ سَبعِینَ بَاعًا وَّاِنَّهٗ لَیَبلُغُ اِلیٰ اَفوَاهِ النَّاسِ اَو اِلیٰ اٰذَانِهِم

يَبْلُغَ نُوُرَاَيْهِمَا قَالَ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پسینہ قیامت کے
دن ستر باع (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاویگا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا۔
تک ہوگا (جو راوی ہے حدیث کا) **عَنْ** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْنَی الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰی تَكُوْنَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيْلٍ قَالَ
سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مَا يَعْنِيْ بِالْمِيْلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَوِ الْمِيْلَ الَّذِيْ يُكْحَلُ
بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ اِلٰى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ
الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِيْهِ **ترجمہ** مقداد بن اسود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت
کے دن سورج نزدیک کیا جاویگا لوگوں سے یہانتک کہ ایک میل پر آجاوے گا سُلیم بن عامر نے کہا قسم
خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی
ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں **ف** بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین
سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہووے تو اوس کی شعاع سے
بلکہ اوس کے شعاعوں سے جب ہیں سدھاں کے پتھر اوڑتے ہیں ایک دم میں سب جلکر خاک ہوجاوینگے
انکا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہونگے تو جائز ہے کہ اون میں
اتنی حرارت کا تحمل ہو جیسے عطارد وہ آفتاب سے اسقدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اوس پر نہیں ٹھیر سکتے
باوجود اس کے اگر عطارد پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتی ہونگی اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں
اوس دن اتنی حرارت نہ ہو **ف** تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے
کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار بند ہنے کی جگہہ تک کسی کو پسینہ کی لگام
ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کیطرف (یعنی منہ تک پسینہ
ہوگا) **باب** صِفَاتِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان
عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ
خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِيْ يَوْمِيْ هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ

عبداً حلال، وإنّي خلقت عبادي حنفاء كلّهم وإنّهم أتتهم الشياطين فاجتالتهم
عن دينهم وحرّمت عليهم ما أحللت لهم وأمرتهم أن يشركوا بي ما لم أنزل به سلطاناً
وإنّ الله نظر إلى أهل الأرض فمقتهم عربهم وعجمهم إلّا بقايا من أهل الكتاب
وقال إنّما بعثتك لأبتليك وأبتلي بك وأنزلت عليك كتاباً لا يغسله الماء تقرؤه
نائماً ويقظان وإنّ الله قد أمرني أن أحرّق قريشاً فقلت ربّ إذاً يثلغوا رأسي فيدعوه
خبزة قال استخرجهم كما أخرجوك واغزهم نغزك وأنفق فسننفق عليك وابعث
جيشاً نبعث خمسة مثله وقاتل بمن أطاعك من عصاك قال وأهل الجنّة ثلاثة ذو
سلطان مقسط متصدّق موفّق ورجل رحيم رقيق القلب لكلّ ذي قربى ومسلم
وعفيف متعفّف ذو عيال قال وأهل النار خمسة الضعيف الذي لا زبر له الذين
هم فيكم تبعاً لا يبتغون أهلاً ولا مالاً والخائن الذي لا يخفى له طمع وإن دقّ
إلّا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسي إلّا وهو يخادعك عن أهلك ومالك وذكر
البخل أو الكذب والشنظير الفحّاش ولم يذكر أبو غسّان في حديثه وأنفق فسننفق
عليك۔ ترجمہ عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبے میں
فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں اون باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ
نے آج کے دن مجھکو سکھلائیں ہیں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اوس کے لیے (یعنے جو
شرع کے رو سے حرام نہیں ہے وہ حلال ہے گو لوگوں نے اوسکو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ
اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا) اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا
(گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا
میں آنے سے پیشتر لیا تھا الست بربکم۔ قالوا بلیٰ) پھر اون کے پاس شیطان آئے اور اون کو دین سے
اون کو ہٹا دیا (یا اون کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے اون کے لیے حلال کیں تھیں وہ حرام
کیں اور اونکو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بیشک اللہ تعالیٰ
نے زمین والوں کو دیکھا پھر اون سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک)
سوا اون چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنے حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ

جو توحید کے قائل ہیں اور تثلیث کے منکر ہیں) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤن (صبر اور استقامت میں کافرون کی ایذا پر) اور ادن لوگون کو آزماؤن جنکے پاس تجھکو بھیجا (کہ کون ادن میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اوتاری جسکو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینون پر نقش ہے) تو اوسکو پڑھتا ہے سوتے اور جاگتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگون کو جلا دینے کا (یعنی ادن کے قتل کا) مین نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے روٹی کیطرح اوسکو ٹکڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ادن کو نکال دے جیسے اونہون نے تجھے نکالا اور جہاد کر اون سے ہم تیری مدد کرین گے اور خرچ کر تیرے اوپر خرچ کیا جاویگا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تعالیٰ تجھ کو دیگا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجین گے (فرشتون کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کرین انکو لیکر اون سے لڑ جو تیرا کہا نہ مانیں اور جنت والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کامون کی توفیق دیا گیا دوسرے وہ جو مہربان ہو نرم دل ہر ناتے والے پر اور ہر مسلمان پر تیسرے جو پاک دامن ہو اور سوال نہیں کرتا بال بچون والا اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتوان جنکو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچین) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھر بار چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہین ادلے) دوسرے وہ چور جسپر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اوس کو چرا وے تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والون اور تیرے مال کے مقدمے میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور شنظیر کا یعنی گالیان بکنے والا فحش کہنے والا۔

عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْ حَدِیْثِهٖ کُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهٗ عَبْدًا حَلَالٌ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ذَاتَ یَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ قَالَ یَحْیٰی قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِیْ بَنِیْ مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰی لَا یَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَلَا یَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰی اَحَدٍ وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ وَهُمْ فِیْکُمْ تَبَعًا

لَا يَعُوْنَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيْدَتُهُمْ يَطَاُهَا ترجمہ وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نکرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر اور اس روایت مین یہ ہے کہ وہ لوگ تم مین تابعدار ہین نہ گہر والے چاہین نہ مال قتادہ نے کہا ایسا ہوگا اے ابوعبداللہ مطرف بن عبداللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابوعبداللہ ہے) ہان قسم خدا کی مین نے انکو جاہلیت کے زمانہ مین پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریان چرایا اور اسکو کوئی نہ ملتی اور سوا ان گہر والون کی لونڈی اوسی سے جماع کرتا ف نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تہا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہین دیکہا باب عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ مردے کو اسکا ٹہکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے جب کوئی مرجاتا ہے تو صبح اور شام اپنے ٹہکانے کے سامنے لایا جاتا ہے اگر جنت والون مین سے ہے تو جنت والون مین سے اور جو دوزخ والون مین سے ہے تو دوزخ والون مین سے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے یہانتک کہ بہیجے گا تجہ کو خدا تعالی اوس طرف قیامت کے دن عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اسکا ٹہکانا صبح اور شام سامنے کیا جاتا ہے اگر وہ بہشتی ہے تو بہشت دکہلائی جاتی ہے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ دکہائی جاتی ہے پہر کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹہکانا ہے جہان تو قیامت کے دن بہیجا جاوے گا عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدری عن زید بن ثابت قال قال ابو سعید ولم اشهده من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولکن حدثنیہ زید بن ثابت قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط لبنی النجار علی بغلۃ لہ ونحن معہ اذ حادت بہ فکادت تلقیہ واذا اقبر ستۃ او خمسۃ او اربعۃ قال کذا کان یقول الجریری فقال من یعرف اصحاب ہذہ الاقبر فقال رجل انا قال فمتی مات ہؤلاء قال ماتوا فی الاشراک فقال ان ہذہ الامۃ تبتلی فی قبورہا فلولا ان لا تدافنوا لدعوت اللہ ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع منہ ثم اقبل علینا بوجہہ فقال تعوذوا باللہ من عذاب النار فقالوا نعوذ باللہ من عذاب النار فقال تعوذوا باللہ من عذاب القبر فقالوا نعوذ باللہ من عذاب القبر قال تعوذوا باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن قالوا نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن قال تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال قالوا نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال ترجمہ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ زید بن ثابت سے سنی وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نجار کے باغ میں ایک خچر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اتنے میں وہ خچر بھڑکا اور قریب ہوا کہ آپ کو گرا دیوے وہاں پر چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کی ہیں ایک شخص بولا میں جانتا ہوں آپ نے فرمایا یہ کب مرے وہ بولا شرک کے زمانے میں آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہوگا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا تمکو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم دجال کے فتنے سے

ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ عذاب قبر حق ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا اور احادیث

صحیحہ متعددہ اس باب مین وارد ہین اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہین ہے کس لیے کہ ممکن ہے بدن کے ایک
جزو مین حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہوا اور شرع سے اسکا ثبوت ہو تو اسکا قبول اور اعتقاد
واجب ہے اور امام مسلم نے اس مقام مین بہت حدیثین بیان کین ہین جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا سننا اس عذاب کو اور مردون کا سننا اپنے دفن کرنے والون کے جوتون کی آواز
وغیرہ وغیرہ بہت سی باتین ثابت ہوتی ہین اور کتاب الصلوۃ اور کتاب الجنائز مین اس کے متعلق
بہت سی باتین گذر چکین اور مقصود یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہین اور خوارج اور معتزلہ
اور بعض مرجیہ اسکا انکار کرتے ہین اور اہل سنت کے نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اوس کے کسی
جزو پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طائفہ نے اس مین خلاف کیا ہے
وہ کہتے ہین اعادہ روح شرط نہین ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ
ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزا کا تفرق یا جانورون کا کہا جانا یا مچھلیون کا نگل جانا اسکو مانع نہین
اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالی بدن کا اعادہ کرے گا اور وہ اسپر قادر ہے اسیطرح ممکن ہے کہ
بدن کے اجزا مین سے کسی جزو مین حیات کا اعادہ کرے اگرچہ اوسکو درندون یا مچھلیون نے کہا لیا
ہو اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر مین اسی حال مین دیکھتے ہین جیسے رکھا تہا پہر اسکا سوال
اور بٹہانا اور لوہے کی گرزون سے مارنا کیسے ہوتا ہے نہ انکا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے اسکا جواب یہ ہے
کہ عادت کا خلاف نہین بلکہ اوسکی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اوسکو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا
ہے اور جاگنے والون کو کچہ نہین معلوم ہوتا اسیطرح جاگنے والا اپنے دل مین الم اور لذت پاتا ہے اور
جو اوس کے پاس بیٹہا ہو اوسکو خبر نہین ہوتی اور جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
پاس آتے تہے اور آپ کو وحی سناتے تہے پر اورون کو خبر نہ ہوتی اب رہا میت کا بٹہانا وہ شاید خاص
ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جسکو جانور کہا لین اسیطرح گرزون سے مارنا
بہی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلون
مین سے اور آخرت کی باتین دنیا کی باتون سے صرف نام اور صورت مین ملتی ہین لیکن اون کی
حقیقت اور ماہیت اور ہے پس آخرت کی مار اور آخرت کا بٹہانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے
اسیطرح ہو سکتا ہے کہ دنیا دارون کو مطلق اوس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی مین قبر کے عذاب کی نظیر موجود

یعنے خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اوسکے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہو کہ جسوقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اُس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح انہی تمام حرکات اور سکنات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے بس اُسکا بٹھانا اور اُسکا سوال اور اُسکا عذاب روح کو اسیطرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا مین بدن پر یہ باتین ہوتین تہین اور اس صورت مین جس شخص کو جانور کہا جاوین یا مچھلیان نگل جاوین اوسپر بہی عذاب ہونے مین کوئی اشکال نہین بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہو تو گو ہماری عقل مین اچہے طور سے نہ آوے ہمکو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتین اچہے طور سے جب ہی سمجہ مین آوینگی جب اس دنیا سے جدائی ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی مین بہی آخرت سے تعلق رکھتے ہین اونپر وہان کی باتین اچھی طرح ظاہر ہوتی ہین جیسے انبیا اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّسْمِعَکُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ مین دعا کروں کہ اللہ تعالی تم کو قبر کا عذاب سُنا دیوے عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ یَھُوْدُ تُعَذَّبُ فِیْ قُبُوْرِھَا **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے اون کی قبروں مین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ قَالَ یَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیُقَالُ لَہٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِکَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَکَ اللّٰہُ بِہٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّۃِ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَرَاھُمَا جَمِیْعًا قَالَ قَتَادَۃُ وَذُکِرَ لَنَا اَنَّہٗ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّیُمْلَاُ عَلَیْہِ خَضِرًا اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر مین رکہا جاتا ہے اور اُس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر لوٹتے ہین تو وہ اُنکی جوتیوں کی آواز

سنتا ہے پھر دو فرشتے اوس کے پاس آتے ہیں اوسکو بٹھاتے ہیں اور اوس کو کہتے ہیں تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا (یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باب میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہون کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور اوس کے رسول ہیں اللہ اپنی رحمت بھیجے اون پہ اور سلام پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانا دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اوس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے دونون ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اوس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک **ف** پوری حدیث اور کتابون میں ہے مومن کا تو حال بیان ہوا اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے پھر فرشتہ اوسکو لوہے کی گرزونسے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا نکیر اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے تیرا نبی کون ہے تیرا دین کیا ہے پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں بائیں شائیں بکتا ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المیت اذا وضع فی قبرہ انہ لیسمع خفق نعالهم اذا انصرفوا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ اپنے لوگون کی جوتیون کی آواز سنتا ہے جب وہ لوٹتے ہیں

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ فذکر بمثل حدیث شیبان عن قتادة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت قال نزلت فی عذاب القبر فیقال من ربک فیقول ربی اللہ ونبیی محمد صلی اللہ علیہ وسلم فذلک قولہ عز وجل یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے یہ آیت اللہ تعالیٰ قائم رکھتا ہے ایمان والون کو سچی بات پہ دنیا میں اور آخرت میں قبر کے عذاب میں اتری ہے میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے

بنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین یہی مراد ہی اللہ کے اس قول سی کہ قائم رکھتا ہے ایمان والون کو پکی بات
پر اخیر تک عن البراء بن عازب يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا
وفي الآخرة قال نزلت في عذاب القبر ترجمه وہی جو اوپر گذرا عن ابي هريرة رضي
الله تعالى عنه قال اذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها قال حماد فذكر
من طيب ريحها وذكر المسك قال ويقول اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض
صلى الله عليك وعلى جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه عز وجل ثم يقول
انطلقوا به الى آخر الاجل قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من
نتنها وذكر لعنا ويقول اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض قال فيقال
انطلقوا به الى آخر الاجل قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة
كانت عليه على انفه هكذا ترجمه ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی انہون نے کہا یہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جیسے آگے معلوم ہوگا جب ایماندار کی روح بدن سی نکلتی ہے تو
اوسکے آگے دو فرشتے آتے ہین اسکو آسمان پر چڑھا لے جاتے ہین حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہی کہ
ابوہریرہ نے اس روح کی خوشبو کا اور مشک کا ذکر کیا اور کہا کہ آسمان والے کہتے ہین (یعنے فرشتے)
کوئی پاک روح ہے جو زمین کی طرف سی آئی اللہ تعالی تجھپر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جسکو تونے
آباد رکھا پھر پروردگار پاس اسکو لے جاتے ہین وہ فرماتا ہے اسکو لے جاؤ اپنے مقام مین یعنے علیین
مین جہان مومنون کے ارواح رہتے ہین) قیامت ہونے تک (وہین رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی
ہے حماد نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے کہ ابوہریرہ نے اسکی بدبوی کا ذکر کیا اور اسپر لعنت کا ذکر کیا
آسمان والے کہتے ہین کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کیطرف سی آئی پھر حکم ہوتا ہے اسکو لے جاؤ
(اپنے مقام مین یعنے سجین مین جہان کافرون کی روحین رہتی ہین) قیامت ہونے تک ابوہریرہ
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوڑھے تہے اپنے ناک پر ڈالا جب
کافر کی روح کا ذکر کیا اوسکی بدبوی بیان کرنے کو اسطرح سے عن انس بن مالك قال كنا
مع عمر رضي الله تعالى عنه بين مكة والمدينة فتراءينا الهلال وكنت رجلا حديد البصر
فرأيته وليس احد يزعم انه رآه غيري قال فجعلت اقول لعمر اما تراه فجعل لا يراه

قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلٰى فِرَاشِي ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَؤُا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تُكَلِّمُ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضہ کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ مین تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے میری نگاہ تیز تھی مین نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہمنے چاند کو دیکھا مین حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہین دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے انکو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر مین دکھلائی دیگا جب ذرا روشن ہوگا اور مین اپنے بچھونے پر چت پڑا تھا پھر اونھون نے ہم سے بدر والون کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو کل کے دن (یعنے لڑائی سے پہلے دن) بدر والون کے گرنے کے مقام بتلانے لگے آپ فرماتے تھے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہان گرے گا حضرت عمر نے کہا تو قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بھیجا جو حدین آپنے بیان کین نہین وہ وہان سے نہ ہٹے (یعنے ہر ایک کافر اوسی مقام مین مارا گیا جو آپ نے بیان کردیا تھا) پھر وہ سب ایک کنوے مین دھکیل دیے گئے ایک پر ایک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے اور اون کے پاس تشریف لیگئے پھر پکارا اے فلانے فلانے کے بیٹے اور اے فلانے فلانے کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تمسے وعدہ کیا تھا وہ تمنے پایا (اور اسکا عذاب دیکھا) مین نے تو پایا جو اللہ تعالی نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جاوینگے) یہ سنکر حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ اون بدنون سے کلام کرتے ہین جن مین جان نہین ہے (وہ کیا سنینگے) آپنے فرمایا مین جو کہہ رہا ہون تم اون سے زیادہ اوسکو نہین سنتے البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہین دے سکتے **ف** اور سننے مین تم اور وہ برابر نہین اس حدیث سے صاف

سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہون یا مسلمان اور دوسری احادیث بھی اسکی تائید کے لیے وارد ہین اور اہلحدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتے سنتے ہین اور اسی وجہ سے انکو سلام کرنیکا حکم ہوا امام مازری نے کہا بعض لوگون نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتیٰ کا اور دعوی کیا کہ یہ سماع خاص تھا اہل بدر سے جیسے قتادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لحظہ کے لیے زندہ کر دیے گیے تھے تا کہ حضرت کا کلام سن لین اور رد کیا اسکا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ سماع اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موتیٰ ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جسکو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے نووی کا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْمَعُوْا وَاَنّٰى يُجِيْبُوْا وَقَدْ جَيَّفُوْا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُجِيْبُوْا ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یون ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ اون کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابوجہل بن ہشام اور اے اُمیہ بن خلف اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تمنے پایا جو اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا کیونکہ مین نے تو پایا جو اللہ تعالے نے مجھہ سے سچا وعدہ کیا تھا حضرت عمر نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ کیا سنتے ہین اور کب جواب دیتے ہین یہ تو مردار ہوکر سڑ گئے آپ نے فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتھہ مین میری جان ہے مین جو کہہ رہا ہون اوسکو تم لوگ اون سے زیادہ نہین سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہین دے سکتے پھر آپ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنوے مین ڈالدیے گئے عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَفِيْ حَدِيْثِ رَوْحٍ بِاَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَاُلْقُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَنْ

اَلَیْسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا بیس پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کو لیے اون کی نعشیں ایک کنوئیں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے

باب اِثْبَاتِ الْحِسَابِ حساب کا بیان

عن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حُوْسِبَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ فَقُلْتُ اَلَیْسَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا فَقَالَ لَیْسَ ذَاکِ الْحِسَابُ اِنَّمَا ذَاکِ الْعَرْضُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عُذِّبَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اوسکو عذاب ہوگا میں نے کہا اللہ تعالی تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اوسکو عذاب ہوگا ف کیونکہ حساب کے رو سے نجات پانا بہت مشکل ہے ہر سانس اللہ تعالی کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالی کی یاد سے غافل نہ رہے - اے مالک اور مولی اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سوا تیرے فضل اور کرم کے ہمارا چھٹکارا نہیں ہو سکتا **عن** اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ یُّحَاسَبُ اِلَّا ھَلَکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اللّٰہُ یَقُوْلُ حِسَابًا یَّسِیْرًا قَالَ ذَاکِ الْعَرْضُ وَلٰکِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْمُحَاسَبَۃَ ھَلَکَ ترجمہ وہی اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا ہے **عن** عَائِشَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ ھَلَکَ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اَبِیْ یُوْنُسَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وہی روایت ہے جو گذری

باب الْاَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ الْمَوْتِ موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک گمان رکھنا

عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ بِثَلَاثٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُکُمْ اِلَّا وَھُوَ یُحْسِنُ بِاللّٰہِ الظَّنَّ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھکر یعنے خاتمہ کے وقت اللہ تعالی کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امیدرکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا **عَن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ **عن** جابر ابن عبد اللہ الانصاری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبعث کل عبد علی ما مات علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اوسی حالت پر اوٹھیگا جس حالت میں مرا تھا یعنے کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور اخیر وقت کی نیت کا ہے **عن** الاعمش بھذا الاسناد مثلہ وقال عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل سمعت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اراد اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیھم ثم بعثوا علی اعمالھم **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالی کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اوس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے یعنے اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر اوٹھیں گے یعنے قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے **ف** مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے وبا یا طاعون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اوس میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ لیکن آخرت میں ہر ایک کا حشر اوس کے اعمال کے مطابق ہوگا اور ہر ایک اپنی نیت پر اوٹھے گا

کتاب الفتن واشراط الساعۃ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان۔

عن زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ

مِن نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهٖ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے جاگے اور فرمایا لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اوس آفت سے جو نزدیک ہے آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ اتنی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی اونگلی سے حلقہ بنایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جاوینگے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے آپ نے فرمایا ہاں جب بُرائی زیادہ ہوگی (یعنے فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوْا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوْا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔ **نووی** نے کہا اس حدیث کے اسناد میں چار صحابی عورتوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دو اون میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنے ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما **عَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** ام المومنین زینب بنت جحش سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ ہو رہا فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گذرا **عَنِ** ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنے اتنا روزن اوس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہیب راوی نے اوسکو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسے سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلی کی ہو

اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہو نہ تحدید نووی ۔ عن عبید اللہ بن القبطیۃ
قال دخل الحارث بن ابی ربیعۃ وعبد اللہ بن صفوان وانا معھما علی ام سلمۃ ام المؤمنین
فسألاھا عن الجیش الذی یخسف بہ وکان ذلک فی ایام ابن الزبیر فقالت قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ عائذ بالبیت فیبعث الیہ بعث فاذا کانوا ببیداء
من الارض خسف بہم فقلت یا رسول اللہ فکیف بمن کان کارھا قال یخسف بہ
معہم ولکنہ یبعث یوم القیمۃ علی نیتہ قال ابوجعفر ھی بیداء المدینۃ ۔ ترجمہ
عبید اللہ بن قبطیہ سے روایت ہے حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المومنین ام سلمہ
کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے ام سلمہ رض سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاوے گا
اور یہ اس زمانے کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر رض مکہ کے حاکم تھے ف قاضی عیاض نے کہا ابوالولید
کنانی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی سنہ ۵۹
میں انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ رض
کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر
نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو
ثابت کیا ہے نووی نے کہا ابوبکر بن خیثمہ نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے ف انہوں نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی علیہ السلام
ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہونچیں گے تو دھنس جاویں گے
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جانکر) آپ نے
فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اوٹھے گا ابوجعفر
نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے عن عبد العزیز بن رفیع بھذا الاسناد وفی حدیثہ
قال فلقیت ابا جعفر فقلت انھا انما قالت ببیداء من الارض فقال ابوجعفر کلا
واللہ انھا لبیداء المدینۃ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ میں ابوجعفر سے ملا اور میں نے
کہا ام المومنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے ابوجعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی وہ مدینہ
کا میدان ہے عن حفصۃ انھا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیؤمن ھذا

الْبَیْتَ جَیْشٌ یَغْزُوْنَهٗ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ یُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَیُنَادِیْ اَوَّلُهُمْ اٰخِرَهُمْ ثُمَّ یُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا یَبْقٰی اِلَّا الشَّرِیْدُ الَّذِیْ یُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَیْكَ اَنَّكَ لَمْ تَکْذِبْ عَلٰی حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰی حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَکْذِبْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کا لڑائی کے لیے جب زمین کے صاف میدان مین پہونچین گے تو لشکر کا قلب دہنس جاوے گا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والون کو پکارے گا پہر سب دہنس جاوینگے اور کوئی اون مین سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص اون سے چھپا ہوا جو اون کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان ہے سنکر بولا مین گواہی دیتا ہون کہ تمنے حفصہ پہ جھوٹ نہین باندہا اور حفصہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہین باندہا عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَیْتِ یَعْنِی الْکَعْبَةَ قَوْمٌ لَیْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ یُبْعَثُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ یُوْسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ یَوْمَئِذٍ یَسِیْرُوْنَ اِلٰی مَکَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَیْشِ قَالَ زَیْدٌ وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ الْجَیْشَ الَّذِیْ ذَکَرَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ ترجمہ ام المؤمنین سے روایت ہے (راوی نے نام نہین لیا اور مراد حفصہ ہین یا عائشہ رض یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گہر یعنے کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لین گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنے دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکہتے ہونگے) نہ اونکا شمار بہت ہوگا نہ سامان ہوگا اون کیطرف ایک لشکر بہیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان مین پہونچین گے تو دہنس جاوینگے۔ یوسف نے کہا ان دنون شام والے مکہ والون سے لڑنے کے لیے آرہے تہے (یعنی حجاج کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تہا) عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہین ہے قسم خدا کی (جسکو آپ نے فرمایا کہ وہ دہنس جاوے گا) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ عَبِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنَامِهٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَیْئًا فِیْ مَنَامِكَ

لم يكن يفعله فقال العجب ان ناسا من امتي يؤمون البيت برجل من قريش قد لجأ
بالبيت حتى اذا كانوا بالبيداء خسف بهم فقلنا يا رسول الله ان الطريق قد
يجمع الناس قال نعم فيهم المستبصر والمجبور وابن السبيل يهلكون مهلكا
واحدا ويصدرون مصادر شتى يبعثهم الله على نياتهم **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں
ملائے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ آپنے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے آپ نے فرمایا
تعجب ہے کچھ لوگ میرے امت کی ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کرینگے جو قریش میں سے ہوگا اور پناہ
لیگا خانہ کعبہ کی جب وہ بیدا میں پہونچینگے (بیدا صاف میدان) تو دھنس جاوینگے ہمنے
عرض کیا یا رسول اللہ راہ میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں اون میں ایسے لوگ
ہونگے جو قصداً آئے ہونگے اور جو مجبوری سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن
یہ سب ایکبارگی ہلاک ہو جاوینگے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ اونکو اٹھاویگا
(اس حدیث سے یہ نکلا کہ ظالموں اور فاسقوں سے دور رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ اون کے ساتھ
ہلاکت کا ڈر ہے) **عن** اسامة رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم
اشرف على اطم من آطام المدينة ثم قال هل ترون ما ارى اني لارى مواقع
الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر **ترجمہ** اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں میں تمہارے
گھروں میں فتنوں کی جگہیں اسطرح دیکھتا ہوں جیسے بارش گرنے کی جگہوں کو (یعنے بہت ہونگے
بوندوں کیطرح مراد جمل اور صفین اور حرہ اور فتنہ عثمان اور شہادت امام حسین ہے اور سوا ان کے
سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں موجود ہوئے) **عن** الزهري بهذا الاسناد نحوه کا **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عن** ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه و
سلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي و
الماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه ومن وجد فيها ملجأ فليعذ
به **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب

سے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو اسکو جہانکے گا تو اسکو وہ کھینچ لیگا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہہ پاوے تو چاہیے کہ اس پناہ میں آجاوے **ف** اس حدیث میں اشارہ ہے اون فسادون کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنے اس فساد عالمگیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنیوالا اس میں بہتر ہوگا زیادہ کوشش کرنے والے سے اسی واسطے اکثر اصحاب نے فتنے اور فساد میں گوشہ گیری اختیار کی تہی (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کی آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اوس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھسین تو اپنے تئین بچانا نہ چاہیے یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حصین کے نزدیک اپنے تئین بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت کسی جانب شریک ہونا ناجائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علما کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنا چاہیے اور جو حق پر ہو اوس کی مدد کرنا چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اوس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اسوقت گوشہ گیری بہتر ہے **عن** نوفل بن معاویۃ مثل حدیث ابی هریرۃ هذا الا ان ابا بکر یزید من الصلوۃ صلاۃ من فاتتہ فکانما وتر اهلہ ومالہ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہوجاوے تو گویا اسکا گھر بار لٹ گیا **عن** ابی هریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکون فتنۃ النائم فیها خیر من الیقظان والیقظان فیها خیر من القائم والقائم فیها خیر من الساعی فمن وجد ملجأ او معاذا فلیستعذ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سوتا ہوا بہتر ہوگا جاگنے والے سے اور جاگنے والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنے سے) **عن** عثمان الشحام قال انطلقت انا وفرقد السبخی الی مسلم بن ابی بکرۃ وهو فی ارضہ فدخلنا علیہ فقلنا هل سمعت اباک یحدث فی الفتن

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ اِلَيْهَا اَلَا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهٖ وَمَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهٖ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ يَعْمِدُ اِلٰى سَيْفِهٖ فَيَدُقُّ عَلٰى حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِيَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ اُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ اِلٰى اَحَدِ الصَّفَّيْنِ اَوْ اِحْدَى الْفِئَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ رَجُلٌ بِسَيْفِهٖ اَوْ يَجِيْءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِيْ قَالَ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ **ترجمہ** عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سبخی دونون مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین مین تہے ہم اون کے پاس گئے اور ہمنے کہا تمنے سنا ہے اپنے باپ سے فتنون کے باب مین کوئی حدیث بیان کرتے ہوے اونہون نے کہا ہان مین نے سنا ہے ابوبکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خبردار رہو وہان کئی فتنے ہونگے بیٹہنے والا اون مین بہتر ہوگا چلنے والے سے اور چلنے والا اون میں بہتر ہوگا دوڑنیوالے سے خبردار رہو جب فتنہ اور فساد اوترے یا واقع ہو تو جس کے اونٹ ہون وہ اپنے اونٹون مین جا ملے اور جس کی بکریان ہون وہ اپنی بکریون مین جا ملے اور جس کی زمین ہو (کہیتی کی) وہ اپنی زمین مین جا رہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ جس کے اونٹ نہ ہون نہ بکریان نہ زمین وہ کیا کرے آپنے فرمایا وہ اپنی تلوار اوٹہاوے اور پتہر سے اوسکی باڑہ کو کوٹ ڈالے (یعنے لڑنے کی کوئی چیز باقی نہ رکہے جو حوصلہ ہو لڑائی کا) پہر جلدی کرے اپنے بچاؤ مین جتنی ہو سکے الہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا الہی مین نے تیرا حکم پہونچا دیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بتلایئے اگر مجہپر زبردستی کرین یہانتک کہ دو صفون مین سے یا دو گروہون مین سے ایک مین لیجاوین پہر وہان کوئی مجہہ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجہہ کو قتل کرے آپنے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لیگا اور دوزخ مین جاویگا **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تہا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانون مین قتل شروع ہوگا اسواسطے حضرت صلعم نے یہ حدیث فرمائی

اوسا سوقت مین گوشہ گیری تبلائی اکثر حضرت صلعم کے اصحاب مثل عبداللہ بن عمر رض اور سعد بن ابی وقاص رض اور
ابوبکرہ مسلمانون کے جنگ مین شریک نہ ہوئے بموجب اسی حدیث کے (تحفۃ الاخیار) عن عثمان
الشحام بہذا الاسناد حدیث ابن ابی عدی نحو حدیث حماد الی آخرہ وانتہی حدیث
وکیع عند قولہ ان استطاع النجاۃ ولم یذکر ما بعدہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید ہذا الرجل فلقینی ابوبکرۃ فقال این ترید یا
احنف قال قلت ارید نصر ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی علیا قال فقال
لی یا احنف ارجع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا تواجہ
المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قال فقلت او قیل یا رسول اللہ ہذا القاتل
فما بال المقتول قال انہ قد اراد قتل صاحبہ ترجمہ احنف بن قیس سے روایت ہے مین نکلا
اس ارادے سے کہ اس شخص کا شریک ہون گا (یعنی حضرت علی رض کا بمقابلہ معاویہ کے) راہ مین مجھ
سے ابوبکرہ ملے کہنے لگے تم کہان جاتے ہو اے احنف مین نے کہا مین جاتا ہون مدد کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بہائی کی یعنے حضرت علی کی ابوبکرہ نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ
مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر کہڑے ہون تو
مارنے والا اور جو مارا جاوے دونون جہنمی ہین مین نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول
اللہ قاتل تو جہنم مین جاوے گا لیکن مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا وہ بہی تو اپنے ساتہی کے قتل
کے درپے تہا ف نووی نے کہا یہ اس صورت مین ہے جب لڑائی کسیوجہ شرعی سے نہ ہو اور محض
تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونون جہنم کے مستحق ہین پہر کبہی اونکو بدلہ ملیگا اور کبہی
اللہ عزوجل معاف کردیگا اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گذر چکا اور صحابہ مین جو
قتال ہوئے وہ وعید مین داخل نہین ہین اور اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ اون کے ساتہ نیک گمان
کرنا اور اون کی لڑائیون سے سکوت کرنا اور اوس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تہے اور اونکی
نیت گناہ یا دنیا کمانے کی نہ تہی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجہتا تہا اور اپنے مخالف کو باغی جانتا تہا
اور اللہ تعالی کے حکم کے بموجب اوس سے لڑنا واجب جانتا تہا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تہا کیونکہ
مجتہد خطا مین معذور ہے اور اس مین شک نہین کہ ان تمام لڑائیون مین حضرت علی رض حق پر تہے اہلسنت

کا یہی مذہب ہے اور بعض صحابہ بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں سے الگ رہے عن ابی بکرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار
عن ایوب بہذا الاسناد نحو حدیث ابی کامل عن حماد الی آخرہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا المسلمان حمل
احدہما علی اخیہ السلاح فہما علی جرف جہنم فاذا قتل احدہما صاحبہ دخلاہا
جمیعا ترجمہ ابوبکرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے
پر ہتیار اوٹھاوین تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر پہونچے پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار ڈالا تو دونوں
جہنم مین جا پڑینگے عن ہمام بن منبہ قال ہذا ما حدثنا ابوہریرۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ ودعواہما واحدۃ
ترجمہ ابوہریرۃ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ
دو بڑے بڑے گروہ لڑینگے (مسلمانون کے) اون مین بڑی لڑائی ہوگی اور دونون کا دعوی ایک ہوگا
(یعنے دونون کا دین ایک ہوگا اور دونون یہ دعوے کرینگے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہین) عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یکثر الہرج قالوا
وما الہرج یا رسول اللہ قال القتل القتل ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ہرج بہت ہوگا لوگون نے عرض کیا ہرج کیا ہے یا رسول
اللہ آپ نے فرمایا قتل قتل (یعنے خون بہت ہونگے) عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا
ما زوی لی منہا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سالت ربی لامتی ان لا
یہلکہا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح
بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک
لامتک ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ ولا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم
یستبیح بیضتہم ولو اجتمع علیہم من باقطارہا او قال من بین اقطارہا حتی یکون

بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے لپیٹ دیا میرے لیے زمین کو یعنے سب زمین کو سمیٹ کر میرے سامنے کر دیا تو مین نے اسکا پورب اور پچھم دیکھا اور میری حکومت وہان تک پہونچی گی جہان تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور مین نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اون پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ اون کا جتھا ٹوٹ جاوے اور انکی جڑ کٹ جاوے (یعنے بالکل نیست اور نابود ہو جاوین) میرے پروردگار نے فرمایا اے محمد مین جب کوئی حکم کر دیتا ہون پھر وہ نہین پلٹتا اور مین نے تیری یہ دعائین قبول کین مین تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرون گا نہ اون پر کوئی غیر دشمن جو اون مین سے نہ ہو ایسا غالب کرون گا جو اونکی جڑ کاٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاوین (مسلمانون کو تباہ کرنے کے لیے پر اون کو بالکل تباہ نہ کر سکین گے) یہانتک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور ایک دوسرے کو قید کرینگے **ف** جیسا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا آجتک کبھی کفار مسلمانون پر ایسے غالب نہین ہوئے کہ اسلام کی جڑ کٹ جاوے اور مسلمانون کی بالکل قوت نہ رہے اس زمانے مین جب چار طرف سے مسلمانون پر کافرون کا ہجوم ہے گو اکثر ملکون سے جیسے ہندوستان چین اندلس بخارا خیوا کاشغر وغیرہ سے مسلمانو کی حکومت جاتی رہی باوجود اسکے اب بھی مسلمانون کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سودان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان مین موجود ہے اگرچہ ان مقامون مین بھی مسلمان شرع پر نہین چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہین پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہون گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہونگے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلین گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز مین کافر باقی ماندہ ملک بھی اون سے چھین لین گے اور وہ وعدہ پورا ہو کہ اسلام اخیر زمانہ مین سمٹ کر پھر مدینہ مین آجاوے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنی سوراخ مین چلا جاتا ہے **عن** ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

عن سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَ

إلينا فقال سألت ربي ثلاثا فأعطاني ثنتين ومنعني واحدة سألت ربي أن لا يهلك أمتي بالسنة فأعطانيها وسألته أن لا يهلك أمتي بالغرق فأعطانيها وسألته أن لا يجعل بأسهم بينهم فمنعنيها ترجمہ سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گذرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہمنے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اوس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنے ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالی نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اسکو قبول نہیں کیا عن سعد أنه أقبل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من أصحابه فمر بمسجد بني معاوية بمثل حديث ابن نمير ترجمہ سعد سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اور چند اصحاب کے ساتھ پھر آپ گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر پھر بیان کیا حدیث کو جیسے اوپر گذری عن أبي إدريس الخولاني كان يقول قال حذيفة بن اليمان والله إني لأعلم الناس بكل فتنة هي كائنة فيما بيني وبين الساعة وما بي إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم أسر إلي في ذلك شيئا لم يحدثه غيري ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو يحدث مجلسا أنا فيه عن الفتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يعد الفتن منهن ثلاث لا يكدن يذرن شيئا ومنهن فتن كرياح الصيف منها صغار ومنها كبار قال حذيفة فذهب أولئك الرهط كلهم غيري ترجمہ ابو ادریس خولانی سے روایت ہے حذیفہ کہتے تھے قسم خدا کی میں سب لوگوں سے زیادہ ہر فتنے کو جانتا ہوں جو ہونے والا ہے درمیان میرے اور قیامت کے اور یہ بات نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپا کر کوئی بات خاص مجھ سے بیان کی ہو جو اوروں سے نہ کی ہو لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کا بیان کیا جس میں میں بھی تھا تو آپ نے فرمایا اور آپ شمار کرتے تھے فتنوں کا تین ان میں سے ایسے ہیں جو

قریب قریب کچھ نہ چھوڑینگے اور بعض ان مین سے گرمی کی آندھیون کیطرح ہین بعضے ان مین چھوٹے
ہین بعضے بڑے ہین۔ حذیفہ نے کہا تو اس مجلس مین جتنے لوگ تہے وے سب گذر گئے ایک مین باقی
ہون اسوجہ سے اب مجہہ سے زیادہ کوئی فتنون کا جاننے والا باقی نہین رہا عن حذیفۃ قال
قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک
الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابی
ھؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء قد نسیتہ فاراہ فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ
الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راہ عرفہ ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ہمین کہڑے ہوئے (وعظ سنانے کو) تو کوئی بات نہ چہوڑی اسوقت سے لیکر قیامت تک ہونیوالی
مگر اسکو بیان کردیا پہر یاد رکہا جس نے یاد رکہا اور بہول گیا جو بہول گیا میری ساتھی اوسکو جانتے
ہین اور بعضی بات ہوتی ہے جسکو مین بہول گیا تہا پہر جب مین اوسکو دیکہتا ہون تو یاد آجاتی ہے
جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکہتا ہے جب وہ غائب ہوجاوے پہر جب اوسکو دیکہے تو پہچان
لیتا ہے عن الاعمش بھذا الاسناد الی قولہ ونسیہ من نسیہ ولم یذکر ما بعدہ
ترجمہ وہی جو گزرا جو بہول گیا اس کے بعد کا ذکر نہین کیا عن حذیفۃ انہ قال اخبرنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ فما منہ شیء الا
قد سالتہ الا انی لم اسالہ ما یخرج اھل المدینۃ من المدینۃ ترجمہ حذیفہ رض نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تہی قیامت تک اور کوئی
بات ایسی نہ رہی جسکو مین نے آپ سے نہ پوچہا مگر البتہ مین نے یہ نہ پوچہا کہ مدینہ والون کو کون چیز نکالے گی
مدینہ سے عن شعبۃ بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی زید
قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفجر وصعد المنبر فخطبنا حتی حضرت
الظھر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل فصلی ثم صعد
المنبر فخطبنا حتی غربت الشمس فاخبرنا بما کان وبما ھو کائن فاعلمنا احفظنا
ترجمہ ابو زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑہی اور منبر پر چڑہے پہر وعظ
سنایا ہمکو یہانتک کہ ظہر کا وقت آگیا پہر آپ اوترے اور نماز پڑہی پہر منبر پر چڑہے اور وعظ

سنائی ہم کو یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا پھر اوترے اور نماز پڑہی پھر منبر پر چڑہے اور وعظ سنائی ہم کو یہانتک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہمکو ان باتون سے جو ہو چکی تہین اور جو ہونیوالی ہین اور سب سے زیادہ ہم مین عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ اُن باتون کو یاد رکہا ہو عن حذیفۃ قال کُنّا عِندَ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ فَقَالَ اَیُّکُم یَحْفَظُ حَدِیْثَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْفِتْنَۃِ کَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّکَ لَجَرِیٌّ وَکَیْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِتْنَۃُ الرَّجُلِ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ وَوَلَدِہٖ وَجَارِہٖ یُکَفِّرُھَا الصِّیَامُ وَالصَّلٰوۃُ وَالصَّدَقَۃُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَیْسَ ھٰذَا اُرِیْدُ اِنَّمَا اُرِیْدُ الَّتِیْ تَمُوْجُ کَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَکَ وَلَھَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَیُکْسَرُ الْبَابُ اَمْ یُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ یُکْسَرُ قَالَ ذٰلِکَ اَحْرٰی اَنْ لَّا یُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَیْفَۃَ ھَلْ کَانَ عُمَرُ یَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ کَمَا یَعْلَمُ اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّیْلَۃَ اِنِّیْ حَدَّثْتُہٗ حَدِیْثًا لَیْسَ بِالْاَغَالِیْطِ قَالَ فَھِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَ حُذَیْفَۃَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوْقٍ سَلْہُ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ عُمَرُ ترجمہ

حذیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمر رضہ کے پاس بیٹہے تہے اُنہون نے کہا تم مین سے کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب مین مین نے کہا مجہ کو یاد ہے حضرت عمر رضہ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بہلا کہو آپ نے کیا فرمایا مین نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اوس کے گہر والون اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اُسکا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچہی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا حضرت عمر نے کہا مین اس فتنے کو نہین پوچہتا مین تو اس فتنے کو پوچہتا ہون جو موج ماریگا دریا کی موج کی طرح (یعنے اسکا اثر سب مسلمانون کو پہونچے گا) مین نے کہا اے امیر المؤمنین تمہین اس فتنے سے کیا غرض ہے تمہارے اور اوس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضہ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کہلجاویگا مین نے کہا نہین وہ ٹوٹجاویگا حضرت عمر رضہ نے کہا ایسا ہو تو پہر کبہی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے) شقیق نے کہا ہم لوگون نے حذیفہ سے کہا کیا حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا کہ یہ دروازہ (جس سے فتنہ کی روک ہے) کون ہے حذیفہ نے کہا ہان حضرت عمر رضہ کو معلوم تہا جیسے یہ معلوم

تہا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور مین نے اون سے ایک حدیث بیان کی تہی جو لغو نہ تہی شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حذیفہ سے یہ پوچہنے مین کہ وہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا تم پوچہو اونہون نے حذیفہ سے پوچہا حذیفہ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمر رض کی ذات تہی **ف** اور اسکا ٹوٹنا اون کا شہید ہونا ہے جس دن سے حضرت عمر رض شہید ہوے فتنہ کا دروازہ کہل گیا اور مسلمانون مین آپس مین رنجر رہنے لگا رفتہ رفتہ حضرت عثمان رض کی شہادت کی نوبت پہونچی پہر تو فتنہ سمندر کی موجون کیطرح امنڈنے لگا اور آپس مین کی لڑائیون کا بازار گرم ہو گیا اور ہوا جو ہوا سبحان اللہ حضرت عمر کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی صحابی کو نہین ملا اون کی ذات بابرکات پشت پناہ تہی مسلمانونکی رعب تہی کافرون پر روک تہی تمام بلاؤن اور فتنون کی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هٰهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيْسُ لِيْ اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِيْ اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنْهَانِيْ ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهٗ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ **ترجمہ** محمد سے روایت ہے مین یوم الجرعہ یعنے جسدن جرعہ مین فساد ہونے کو تہا جرعہ ایک مقام ہے کوفہ مین جہان کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوے تہے جب حضرت عثمان رض نے انکو کوفے کا حاکم کرکے بہیجا تہا) کو آیا ایک شخص کو دیکہا بیٹہے ہوے مین نے کہا آج تو یہان کئی خون ہون گے وہ شخص بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہونگے وہ بولا ہرگز نہین قسم خدا کی خون نہ ہون گے مین نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہون گے وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہونگے اور مین نے اس باب مین ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو آپ نے مجہہ سے فرمائی تہی مین نے کہا تو برا ساتہی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے مین تیرا خلاف کر رہا ہون اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

اور مجھے منع نہین کرتا **ف** یعنی پہلے ہی جب مین نے تیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہدیتا کہ مین حدیث کرو سے کہتا ہون کہ خون نہ ہونگے تو مین کاہیکو خلاف کرتا سبحان اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ناواقفی مین بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اوسے برا جانتے اور اس سے نادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتے ہوے اُسکا خلاف کرتے ہین اور اپنے دل مین نادم نہین ہوتے **ف** پھر مین نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور مین اس شخص کیطرف متوجہ ہوا اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حذیفہ صحابی ہین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَھَبٍ یَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَیْہِ فَیُقْتَلُ مِنْ کُلِّ مِائَۃٍ تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ وَیَقُوْلُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ لَعَلِّیْ اَکُوْنُ اَنَا الَّذِیْ اَنْجُوْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہانتک کہ فرات مین (دریا ہی کوفہ ۱۲) ایک پہاڑ نکلیگا سونیکا لوگ اوس کے لیے لڑین گے تو ہر سیکڑے مین سو (یعنے فیصدی) ننانوے مارے جاوین گے اور ہر شخص یہ کہیگا اپنے دل مین شاید مین بچ جاؤن (اور اس سونے کو حاصل کرون معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اُس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گنواتے ہین پھر بھی وہ حاصل نہین ہوتی عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دیوے) **عَنْ** سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ فَقَالَ اَبِیْ اِنْ رَاَیْتَہٗ فَلَا تَقْرَبَنَّہٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ سہیل کے باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فرات مین ایک خزانہ سونے کا نکلیگا جو کوئی وہان موجود ہو تو اوس مین سے کچھ نہ لیوے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ فَلَا یَاْخُذْ مِنْہُ شَیْئًا **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین خزانہ کے بدلے پہاڑ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ کُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فَقَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَۃً اَعْنَاقُھُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْشِکُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ

عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ قَالَ أَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ

ترجمہ عبداللہ بن الحارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا اونہوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانے کے فکر میں رہیں گے میں نے کہا ہاں اونہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک سونے کا پہاڑ نمود ہو لوگ جب یہ سنیں گے تو اوس طرف چلیں گے اور جو لوگ وہاں ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم لوگوں کو اس پہاڑ میں سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے آخر لڑیں گے تو فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاویں گے۔ ابو کامل نے کہا اپنی روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے تھے

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْيَهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عراق کا ملک اپنے درم اور قفیز کو روکیگا اور شام کا ملک اپنی مدی اور دینار کو روکیگا اور مصر کا ملک اپنی اردب کو روکے گا اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوگے تم جیسے آگے تھے پھر ابوہریرہ رضہ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابوہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنے اس میں کچھ شک نہیں) **ف** قفیز اور مدی پیمانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۴۰ سیر کا ہوتا ہے اس حدیث میں آخر زمانے کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملیگا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خودسر تھے ویسے ہی ہو جاوینگے نووی نے کہا حدیث کا معنے یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جاوینگے اور اسلام کی وجہ سے جزیہ ساقط ہو جاوے گا یا عجم اور روم اخیر زمانے میں ان ملکوں پر غالب ہو جاوینگے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاوینگے تو زکوٰۃ نہ دینگے اور بعضوں نے کہا وہاں کے کافر جزیہ دیتے تھے

قوی ہوکر خبر یہ نہ دین گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاؤ گے جیسے تھے یعنی پھر اسلام غریب ہو جاویگا اور سمٹ کر مدینہ
مین آجاویگا حدیث ۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِّنَ الْمَدِيْنَةِ
مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَوْا
مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ
فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ
وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِيْنِيَّةَ فَبَيْنَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ
قَدْ عَلَّقُوْا سُيُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِيْ
اَهْلِيْكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاؤُا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ
يُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا
رَاٰهُ عَدُوُّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ وَلٰكِنْ
يَقْتُلُهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ فَيُرِيْهِمْ دَمَهٗ فِيْ حَرْبَتِهٖ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق مین یا دابق مین
اترے گا (یہ دونون مقام شام مین ہین حلب کے قریب) پھر مدینہ سے ایک لشکر نکلیگا اون کیطرف جو
اون دنون تمام زمین والون مین بہتر ہوگا جب صف باندہین گے دونون لشکر تو نصاریٰ کہین گے
تم الگ ہو جاؤ اون لوگون سے یعنے اون مسلمانون سے جنہون نے ہمارے جورو لڑکے پکڑے اور
لونڈی غلام بنائے ہم اون سے لڑین گے مسلمان کہین گے نہین قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیون
سے الگ نہونگے **ف** ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانون مین پھوٹ ڈالکر اپنا مطلب
نکال لیتے ہین پہر جس شخص کے پہلے طرفدار بنتے ہین جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اوس کی قوت
ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اے ایمان والو مت بناؤ یہود
اور نصاریٰ کو اپنا دوست اور جو کوئی تم مین سے اونکی دوستی کرے وہ انہی مین سے ہے پھر جو کوئی
مسلمان مسلمان کا ساتھ چھوڑ کر کافر سے دوستی کرے وہ بنص قرآنی کافر ہے ۔ افسوس ہو کہ

مسلمان پر عقل پر چلتے ہین نہ اللہ کی کتاب پر اون کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافرون کی دوستی کا
نتیجہ معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہین آتے **ف** پھر لڑائی ہو گی تو مسلمانون کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلیگا
اون کی توبہ کبھی اللہ تعالی قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا وہ سب شہیدون مین افضل ہونگے
خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہو گی وے عمر بھر کبھی فتنے اور بلا مین نہ پڑین گے پھر وہ قسطنطنیہ
(اسلامبول) کو فتح کرینگے جو نصاری کے قبضہ مین آگیا ہوگا اب تک یہ شہر مسلمانونکے قبضے مین ہے وہ لوٹ کی مالونکو بانٹ رہے
ہونگے اور اپنی تلوارون کو زیتون کے درختون مین ٹانگ دیا ہوگا اتنے مین شیطان آواز کردے گا کہ
دجال تمہارے پیچھے تمہارے بال بچون مین آپڑا تو مسلمان وہان سے نکلین گے حالانکہ یہ خبر جھوٹ ہو گی
جب شام کے ملک مین پہونچین گے تب دجال نکلیگا سو جسوقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفین
باندھتے ہون گے نماز کی طیاری ہو گی اوسیوقت حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام اتر ین گے
اور مسلمانون کی امام بنکر نماز پڑھادین گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسی ع کو دیکھیگا تو اس طرح
اوسی گھل جاویگا جیسے نمک پانی مین گھلجاتا ہے اور جو عیسے ع اوسکو یون ہی چھوڑدے تب بھی
وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالی اوسکو قتل کرے گا حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھون
پر اور اوسکا خون لوگون کو دکھلاوے گا عیسے علیہ السلام کے برچھی مین **ف** اس حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ قیامت کی قریب نصاری شہر قسطنطنیہ کو لے لین گے ابھی تک یہ بات نہین ہوئی گو اوس کے
آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہین اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے **عَنِ** الْمُسْتَوْرِدِ
الْقُرَشِيِّ اَنَّهُ قَالَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ
مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَالِكَ اِنَّ فِيْهِمْ لَخِصَالًا اَرْبَعًا
اِنَّهُمْ لَاَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَاَسْرَعُهُمْ اِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيْبَةٍ وَاَوْشَكُهُمْ كَرَّةً
بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِيْنٍ وَيَتِيْمٍ وَضَعِيْفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيْلَةٌ وَاَمْنَعُهُمْ مِنْ
ظُلْمِ الْمُلُوْكِ **ترجمہ** مستورد قرشی نے کہا عمرو بن عاص کے روبرو کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت اوسوقت قائم ہو گی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ
ہونگے (یعنے ہندو اور مسلمانون سے) عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے مستورد نے کہا مین تو وہی

کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو سچ ہے) کیونکہ نصاری مین چار خصلتین ہین وہ مصیبت کیوقت نہایت بردبار ہین اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہین اور بہاگنے کے بعد سب سے پہلے پہر حملہ کرتے ہین اور بہتر ہین سب لوگون مین مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچوین خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگون سے وہ بادشاہون کے ظلم کو روکتے ہین ف اور اون کے بادشاہ رعیت کو تباہ نہین کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہین انہی خصلتون کی وجہ سے نصاری بہت بڑہ گئے اور ان کی تعداد دنیا مین روز بروز بڑہتی جاتی ہے وہ اب بہی مسلمانون سے اور مشرکون سے تعداد مین زیادہ ہین اور قیامت کے قریب اور زائد ہو جاوین گے اب دنیا مین تین مذہب والے قابل اعتبار ہین مسلمان نصاری مشرکین باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہین نہ اون کی کوئی حکومت ہے عن الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ ترجمہ مستورد سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت اوسوقت قائم ہوگی جب نصاری سب لوگون سے زیادہ ہون گے یہ خبر عمرو بن عاص کو پہونچی اوس نے مستورد سے کہا کیسی حدیثین ہین جنکو لوگ کہتے ہین تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو مستورد نے کہا مین تو وہی کہتا ہون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹہیک ہے) بیشک نصاری سب لوگون سے زیادہ بردبار ہین مصیبت کے وقت اور سب لوگون سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہین اور بہتر ہین لوگون مین اپنے ضعیفون اور مسکینون کے لیے ف جب نصاری مین یہ صفات ہون تو مسلمانون مین اون سے زیادہ صفات ہونے چاہئین اس لیے کہ مسلمان دین حقیر ہین اور نصاری سے زیادہ جنت کے طالب ہین - اس حدیث سے مسلمانون کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم اور مسکینون کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کیوقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے عن يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ

لیس لہ ھجیری الا یا عبد اللہ بن مسعود جاءت الساعة قال فقعد وکان متکئا فقال ان
الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة ثم قال بیدہ ھکذا ونحاھا نحو
الشام فقال عدو یجمعون لاھل الاسلام ویجمع لھم اھل الاسلام قلت الروم تعنی
قال نعم قال ویکون عند ذاکم القتال ردة شدیدة فیشترط المسلمون شرطة
للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیء ھؤلاء وھؤلاء
کل غیر غالب وتفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة
فیقتتلون حتی یحجز بینھم اللیل فیفیء ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة
ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیء
ھؤلاء وھؤلاء کل غیر غالب وتفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نھد الیھم بقیة
اھل الاسلام فیجعل اللہ الدبرة علیھم فیقتلون مقتلة اما قال لا یری مثلھا و
اما قال لم یر مثلھا حتی ان الطائر لیمر بجنباتھم فما یخلفھم حتی یخر میتا فیتعاد
بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونہ بقی منھم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح
او ای میراث یقاسم فبینا ھم کذلک اذ سمعوا بباس ھو اکبر من ذلک فجاءھم
الصریخ ان الدجال قد خلفھم فی ذراریھم فیرفضون ما فی ایدیھم ویقبلون فیبعثون
عشر فوارس طلیعة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اسماءھم واسماء
آباءھم والوان خیولھم ھم خیر فوارس علی ظھر الارض یومئذ او من خیر فوارس
علی ظھر الارض یومئذ قال ابن ابی شیبة فی روایتہ عن اسیر بن جابر ترجمہ

یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جسکا تکیہ کلام یہی تہا ای عبد اللہ
بن مسعود قیامت آئی یہ سنکر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تہے انہوں نے کہا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ترکہ نہ بٹے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ
کون بانٹیگا اور جب کوئی لڑائی سے نہ بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی) پہر اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا شام
کے ملک کیطرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہونگے مسلمانوں سے لڑنے کے لیے اور مسلمان بہی اون
سے لڑنے کے لیے جمع ہوں گے میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاری ہیں انہوں نے کہا ہاں اور

اوسوقت سخت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بہیجینگے جو مرنے کے لیے آگے بڑہیگا اور نہ لوٹیگا بغیر غلبہ کے (یعنے اس قصد سے جاویگا کہ یا لڑکر مرجاوینگے یا فتح کرکے آوینگے) پہر دونون فریق لڑینگے یہانتک کہ رات ہوجاویگی اور دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑہا تہا وہ بالکل فنا ہوجاویگا (یعنے سب لوگ اوسکے قتل ہوجاوینگے) دوسرے دن پہر مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے جو مرنیکے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاویگا اور لڑائی رہیگی یہانتک کہ رات ہوجاویگی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی اور کسیکو غلبہ نہ ہوگا جو لشکر آگے بڑہا تہا وہ فنا ہوجاویگا پہر تیسرے دن مسلمان ایک لشکر آگے بڑہاوینگے مرنے یا غالب ہونے کی نیت سے اور شام تک لڑائی رہے گی پہر دونون طرف کی فوجین لوٹ جاوینگی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہوجاوے گا جب چوتہا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہونگے وہ سب آگے بڑہینگے اوسدن اللہ تعالی کافرون کو شکست دیگا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکہیگا یا ویسی لڑائی کسینے نہین دیکہی یہانتک کہ پرندہ اونکے اوپر یا اون کے بدن پر اوڑیگا پہر آگے نہین بڑہیگا کہ وہ مردہ ہوکر گرینگے **ف** الحدیث مین اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہونگے کہ چڑیا کے اوڑنے سے ہی جلد لوگ مرجاوینگے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے گولون اور گولیون کی بوچہاڑ ہوگی **ف** ایک جدی لوگ جو گنتی مین سو ہونگے اون مین سے ایک شخص بچیگا (یعنے فیصدی ۹۹ آدمی مارے جاوینگے اور ایک رہجاوے گا) ایسی حالت مین کونسی لوٹ سے خوشی ہوگی اور کونسا ترکہ بانٹا جاوے گا پہر مسلمان اسی حالت مین ہونگے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنینگے ایک پکار اونکو آوے گی کہ دجال اون کے پیچہے اون کے بال بچون مین آگیا یہ سنتے ہی جو کچہ اون کے ہاتہون مین ہوگا اوسکو چہوڑکر روانہ ہونگے اور دس سوارون کو طلایہ کے طور پر روانہ کرینگے (دجال کی خبر لانے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اون سوارون کے اور اون کے باپون کے نام جانتا ہون اور اون کے گہوڑون کے رنگ جانتا ہون وہی ساری زمین کے بہتر سوار ہونگے اوسدن یا بہتر سوارون مین سے ہونگے اوسدن **عن** يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أُسَيْرِ بْنِ

جَابِرٍ قَالَ كُنَّا فِيْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ
نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ **ترجمہ** اسیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبداللہ بن مسعود کے گھر میں تھے اور گھر بھرا
ہوا تھا اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** نَافِعِ
ابْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ
أَكَمَةٍ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ قَالَتْ لِيْ نَفْسِيْ ائْتِهِمْ
فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُوْنَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ
بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِيْ يَدِيْ قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ
الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ
الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى تُفْتَحَ الرُّوْمُ
ترجمہ نافع بن عتبہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے
پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالون کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے ایک ٹیلے کے پاس وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور اون لوگون کے
اور آپکے بیچ مین کھڑا رہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالین پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے
کچھ باتین اون سے کرتے ہون (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گذرے) پھر مین گیا اور اون لوگون کے اور آپ
کے بیچ مین کھڑا ہو گیا مین نے اوسوقت آپ سے چار باتین یاد کین جنکو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا آپ نے فرمایا پہلے
تو عرب کے جزیرہ مین (کافرون سے) جہاد کروگے اللہ اوسکو فتح کردیگا پھر فارس سے جہاد کروگے اللہ
تعالی اوسکو بھی فتح کردیگا پھر نصاری سے لڑوگے روم والون سے اللہ تعالی روم کو بھی فتح کردیگا پھر دجال
سے لڑوگے اللہ تعالی اوسکو بھی فتح کردے گا (یہ حدیث ایک بڑا معجزہ ہے) نافع نے کہا اے جابر بن
سمرہ ہم سمجھتے ہین دجال اوسکے بعد نکلیگا جب روم کا ملک فتح ہو جاوے گا **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ
أَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا
تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ
فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَثَلٰثَةُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ ترجمہ

حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے اور ہم باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک دس نشانیاں اس سے پہلے نہیں دیکھ لوگے پھر ذکر کیا دھوئیں کا ف نووی نے کہا اس حدیث سے اُس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافرون کا دم رک جاویگا اور مسلمانون کو زکام کی سی حالت ہو جاویگی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور اوپر اسکا بیان گزرا اور ابن مسعود کا انکار بھی گذرا اونہون نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پہ قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوتا تھا اور ایک جماعت علما نے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اسکے خلاف میں ہیں حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہیگا اور احتمال ہے کہ مراد دو دھوئیں ہون انتہے ف اور دجال کا اور زمین کے جانور کا ف یہ وہ جانور ہے جسکا بیان اس آیت کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ مفسرین نے کہا یہ جانور بہت بڑا ہوگا اور صفا پہاڑ پھٹے گا اور اس میں سے نکلیگا اور ابن عمر اور ابن عاص سے منقول ہے کہ یہ وہی جساسہ ہے جسکا ذکر دجال کی حدیث میں ہے (نووی) تحفة الاخیار میں ہے کہ مکے میں زمین سے ایک جانور نکلیگا ساٹھ گز لنبا سر اوسکا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینگ جیسے بارہ سنگے کی سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دُم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤن جیسے اونٹ کے اوس کے پاس حضرت موسیٰ ع کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلا دیگا اور کہے گا اسلام کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں ف اور آفتاب کو نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اوترنے کا اور یاجوج ماجوج کے نکلنے کا اور تین جگہ خسف ہونا یعنے زمین دھنسنا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے جزیرۂ عرب میں اور ان سب نشانیون کے بعد ایک انگار پیدا ہوگی جو لوگون کو یمن سے نکالے گی اور ہانکتی ہوئی محشر کی طرف لیجاوے گی اور محشر شام کی زمین ہے ع عَنْ اَبِيْ سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ الْآخَرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ

ترجمہ ابو سریحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بالاخانے میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہم کو جھانکا اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہونگی ایک حسف زمین کا دھنسنا مشرق میں دوسری حسف مغرب میں تیسری حسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یاجوج اور ماجوج آٹھویں آفتاب کا نکلنا پچھم سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لیجاوے گی اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسی علیہ السلام کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈالدے گی **عن** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَقَالَ الْآخَرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ انگار لوگوں کے ساتھ رہیگی جہاں وے اتریں گے انگار بھی اترے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہینگے تو انگار بھی ٹھہر جاوے گی **عن** أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ

وَلَکِنْ کُنْیَتُہُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کردیگی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اوسکی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہونچیگی حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے) ف قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لیجاویگی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اوس کی ابتدا زمین سے ہو اور قوت اوسکی حجاز میں نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانے میں نکلی ۶۵۴ھ میں اور بہت بڑی آگ تہی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اسکی خبر مجھے اون لوگوں نے دی جو اوس وقت مدینہ میں تہے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں برابر زلزلہ رہا لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پہر ایکطرف زمین پہٹ گئی اس میں سے سربلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتہر اُس آگ سے جلتا تہا مگر گہانس نہ جلتی تہی سیکڑوں کوس تک اوس کی روشنی تہی آخر سلطنت عباسیہ کو یہ ماجرا گذرا اچہہ سو برس سے زیادہ ہوا تو جیسا حضرت نے فرمایا تہا ویسا ہی ہوا یہ معجزہ ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (تحفۃ الاخیار) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ اَوْ یِهَابَ قَالَ زُهَیْرٌ قُلْتُ لِسُهَیْلٍ وَکَمْ ذٰلِکَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَالَ کَذَا وَکَذَا مِیْلًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گہر اہاب یا یہاب تک پہنچ جاوینگے زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے اونہوں نے کہا اتنے میل پر عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ یَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا منہ پورب کیطرف تہا آپ فرماتے تہے آگاہ رہو فتنہ یہاں سے ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (یعنی پورب کیطرف ربیعہ اور مضر کی قومیں بستی تہیں یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تہے شیطان کے قرن سے مراد اوسکی دونو

زلفین یا دونون سینگ مین اسواسطی کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اوسپر رکہدیتا ہے تاکہ سجدہ کرنیوالون کا سجدہ اسکو واقع ہوا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰکِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَیْئًا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قحط یہ نہین ہے کہ پانی نہ برسے قحط یہ ہے کہ پانی برسے اور برسے اور زمین سے کچھ نہ اوگے عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین حفصہ کے دروازہ پر کہڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد اسطرف سے جہان سے شیطان کا قرن نکلتا ہے دو بار فرمایا یا تین بار اور عبیداللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت مین ہے کہ آپ حضرت عائشہ کے دروازے پر کہڑے تہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْکُفْرِ مِنْ هٰهُنَا مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گہر سے نکلے اور فرمایا کفر کی جڑ ادہر ہے جہان سے شیطان کا سر نکلتا ہے عَنْ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَیَقُوْلُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ثَلَاثًا حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ یَعْنِی الْمَشْرِقَ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی جو اوپر گذرا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ یَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْئَلَکُمْ عَنِ الصَّغِیْرَةِ وَاَرْکَبَکُمْ لِلْکَبِیْرَةِ سَمِعْتُ اَبِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِیْءُ مِنْ هٰهُنَا وَاَوْمٰی بِیَدِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ وَاَنْتُمْ یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ

رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوْسٰی الَّذِیْ قَتَلَ مِنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ خَطَأً فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ وَ
قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنَاکَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاکَ فُتُوْنًا وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنْ سَالِمٍ
لَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ سَالِمًا ترجمہ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق
والو میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اوسکو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو میں نے سنا اپنے باپ
عبداللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادہر
سے آویگا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کیطرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں
اور تم ایک دوسرے کی گردن مارتے ہو حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے اور حضرت موسی
علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تہا وہ خطا سے مارا تہا نہ بہ نیت قتل کیونکہ گہونسے
سے آدمی نہیں مرتا اوسپر اللہ تعالے نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پہر ہمنے تجھکو نجات دی غم سے اور
تجھکو آزمایا جیسا آزمایا تہا عن اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ
السَّاعَۃُ حَتّٰی تَضْطَرِبَ اَلْیَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِی الْخَلَصَۃِ وَکَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُھَا دَوْسٌ
فِی الْجَاھِلِیَّۃِ بِتَبَالَۃَ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ
قائم ہوگی یہانتک کہ دوس کے عورتوں کے سرین ہلینگے ذی الخلصہ کے گرد یعنے وہ طواف کرینگی اوسکا
ذی الخلصہ ایک بت تہا جسکو دوس جاہلیت کے زمانہ میں تبالہ میں پوجا کرتے ف معلوم ہوا کہ عرب
کے بعض لوگ پہر مشرک ہو جاوینگے دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو
پوجنے لگینگے عن عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا
یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰی فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ
حِیْنَ اَنْزَلَ اللّٰہُ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَلَوْ
کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ
رِیْحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفّٰی کُلَّ مَنْ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالُ حَبَّۃٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ فَیَبْقٰی مَنْ لَا
خَیْرَ فِیْہِ فَیَرْجِعُوْنَ اِلٰی دِیْنِ اٰبَائِھِمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہونگے جب تک لات اور عزی (یہ دونوں
بت تہے جاہلیت کے) پہر نہ پوجے جاوینگے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں تو سمجھتی تہی جب اللہ

تعالی نے یہ آیت اوتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بہیجا تاکہ اوسکو غالب
کرے سب دینون پر اگرچہ برا مانین مشرک لوگ - کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے
اور کوئی دین دنیا مین غالب نرہیگا آپ نے فرمایا ایسا ہوگا جب تک اللہ تعالی کو منظور ہے پہر اللہ
تعالی ایک پاکیزہ ہوا بہیجے گا جس کیوجہ سے ہر مومن مرجاویگا یہانتک کہ ہر وہ شخص جس کے دل مین
دانے برابر بہی ایمان ہوگا مرجاوے گا اور وہ لوگ رہجاوین گے جنمین بہلائی نہین ہے پہر وے
لوگ اپنے (مشرک) باپ دادا کے دین پر لوٹ جاوین گے **عن** عبد الحمید بن جعفر
بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی
مکانه **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت
نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر پر سے گذریگا اور کہیگا کاش مین اس کی جگہہ قبر مین ہوتا
ف قرآن خرابیون اور فتنون مین نپڑتا ایسے فساد اور خرابیان اور بیدینیان قیامت کے
قریب پہیلین گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہوجاویگا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذهب الدنیا حتی یمر الرجل
علی القبر فیتمرغ علیه ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب هذا القبر ولیس به الدین
الا البلاء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھہ کو اوس ذات
کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہانتک کہ آدمی قبر پر گذرے گا پہر اوس پر لیٹے گا
اور کہیگا کاش مین اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا ساتہہ اوسکے دین مگر بلا **عن** ابی ھریرۃ رض
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیأتین علی الناس زمان لا
یدری القاتل فی ای شیء قتل ولا یدری المقتول فی ای شیء قتل **ترجمہ** ابوہریرہ رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے لوگون
پر ایک زمانہ آویگا کہ قتل کرنے والا نہ جانیگا کہ اوس نے قتل کیون کیا اور مقتول نہ جانیگا کہ وہ کیون
قتل ہوا ہے (ایسا اندھادھند فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جاوین گے) **عن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذهب الدنیا حتی

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ
قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي
إِسْمَعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الْأَسْلَمِيَّ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا قسم اوس کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہانتک کہ لوگوں پر ایک دن
آویگا کہ مارنیوالا نہ جانیگا کہ اوسنے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانیگا کیوں مارا گیا لوگوں نے کہا
یہ کیونکر ہوگا آپنے فرمایا کشت وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ
يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
ترجمہ ابوہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعبہ کو خراب کریگا ایک شخص حبش کا چھوٹی
چھوٹی پنڈلیوں والا مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست اخیر زمانہ
میں اون کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اوٹھ جاوینگے جب یہ مردود حبشی ایسا کام کریگا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ
الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ
حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلیگا
جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِمٌ
هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن اور رات ختم نہوں گے یہانتک کہ ایک شخص بادشاہ
ہوگا جسکو جہجاہ کہیں گے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جنکے منہ ڈھالون جیسے ہون گے اور
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے جوتے بالون کے ہون گے **عن**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا کَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ
الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے منہ ایسے ہونگے جیسے ڈھالین تہ بتہ
جمی ہوئین (یعنے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہین جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والی
ہین یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان اون سے لڑے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ یَنْتَعِلُوْنَ
الشَّعْرَ وُجُوْهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم سے لڑین گے وہ لوگ جن کے جوتے بالون کے ہون گے
اور اون کے منہ تہ بتہ ڈھالون کیطرح **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ
السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوْا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْیُنِ ذُلْفَ الْاُنُفِ **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کے
جوتے بالون کے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ تم لڑوگے ایسے لوگون سے جن کی آنکھین
چھوٹی ناکین موٹی اور چپٹی ہونگی **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ
الْمُطْرَقَةِ یَلْبَسُوْنَ الشَّعْرَ وَیَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان ترکون سے لڑین گے جن کے وجوہ
سپر کیطرح تہ بتہ ہونگے اونکا لباس بالون کا ہوگا اور وے چلین گے بالون مین (یعنے جوتے
بہی بالون کے ہون گے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُقَاتِلُوْنَ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ
الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوْهِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسی لوگون سے لڑوگے جن کے جوتے بال کے ہون گے اون کے مونہہ گویا ڈہالین
ہین تہ بتہ چہرے اون کے سرخ ہین انکہین چہوٹی ہین عن ابی نضرۃ قال کنا عند جابر بن عبد اللہ
فقال یوشک اھل العراق ان لا یجبی الیھم قفیز ولا درھم قلنا من این ذاک قال من
قبل العجم یمنعون ذاک ثم قال یوشک اھل الشام ان لا یجبی الیھم دینار ولا مدی
قلنا من این ذاک قال من قبل الروم ثم سکت ھنیۃ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یکون فی اخر امتی خلیفۃ یحثی المال حثیا ولا یعدہ عدا قال قلت لابی نضرۃ
وابی العلاء اتریان انہ عمر بن عبد العزیز فقالا لا ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے ہم جابر
بن عبد اللہ کے پاس تہے اونہون نے کہا قریب ہے کہ عراق والون پاس قفیز اور درہم نہ آوے ہمنے کہا کس
سبب سے اونہون نے کہا عجم کے لوگ اوسکو روک لین گے پہر کہا قریب ہے کہ شام والون پاس دینار اور مدی
نہ آوے مدی ایک پیمانہ ہے جیسے قفیز ہمنے کہا کس سبب سے اونہون نے کہا روم والے لوگ
روک لین گے پہر تہوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اوس کے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
اخیر امت مین ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بہر بہر کر مال دیگا یعنے روپیہ اور اشرفیان لوگون کو اور اوسکو
شمار نہ کرے گا جریری نے کہا مین نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے پوچہا کیا تم سمجہتے ہو کہ یہ خلیفہ
عمر بن عبد العزیز ہے اونہون نے کہا نہین (یہ امام مہدی ہین جو امت کے اخیر زمانے مین پیدا
ہونگے عمر بن عبد العزیز تو اوائل مین تہے) عن الجریری بھذا الاسناد نحوہ ترجمہ وہی
جو گذرا عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خلفائکم
خلیفۃ یحثو المال حثیا ولا یعدہ عدا وفی روایۃ ابن حجر یحثی المال ترجمہ ابو سعید
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے خلیفون مین سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا
جو مال کو لپ بہر بہر کر دیگا اوسکو گنے گا نہین عن ابی سعید وجابر بن عبد اللہ قالا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفۃ یقسم المال ولا یعدہ
ترجمہ ابو سعید اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانے مین
ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید الخدری قال اخبرنی من ھو خیر منی

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار حين جعل يحفر الخندق وجعل يمسح رأسه ويقول
بؤس ابن سمية تقتلك فئة باغية **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھ سے
بیان کیا اوس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمار بن یاسر رضی سے جب
وہ خندق کھود رہے تھے اونکا سر پونچھنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے تجھ پر بڑی مصیبت
ہوگی تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا **ف** عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا عمار حضرت علی کے ساتھ تھے
صفین کی لڑائی میں اور اوسی لڑائی میں شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رض خلیفہ برحق
تھے اور معاویہ کا گروہ خاطی اور باغی تھا **عن** أبي مسلمة بهذا الإسناد نحوه غير أن في
حديث النضر قال أخبرني من هو خير مني أبو قتادة وفي حديث خالد بن الحارث قال
أراه يعني أبا قتادة وفي حديث خالد ويقول ويس أو يا ويس ابن سمية **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ تھے اور بوس کے بدلے ویس ہے ویس کے معنی خرابی و مصیبت **عن**
أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار تقتلك الفئة الباغية **ترجمہ**
ام المومنین ام سلمہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار سے فرمایا تجھکو قتل کرے گا
ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے) **عن** أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم
بمثله **عن** أم سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقتل عمارا الفئة
الباغية **ترجمہ** قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يهلك أمتي هذا الحي من قريش قالوا فما تأمرنا
قال لو أن الناس اعتزلوهم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے) اصحاب نے کہا پھر
ہمکو کیا حکم ہوتا ہے آپنے فرمایا اگر لوگ اون سے الگ رہیں تو بہتر ہے **ف** اور اون کا ساتھ
نہ دیں پر ایسا نہ ہوا اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انہوں نے وہ وہ ظلم کیے کہ خدا کی پناہ امام
حسین علیہ السلام کو شہید کیا مدینہ منورہ کو تباہ کیا سیکڑوں صحابی یزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ
میں شہید ہوئے معاذ اللہ **عن** شعبة في هذا الإسناد في معناه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد مات

كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ)
مرگیا اب اوس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مر جاوے گا (روم کا بادشاہ) تو اوس کے بعد کوئی قیصر
نہ ہوگا (اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کرلیں گے) قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اون دونو
کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کروگے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ
قَيْصَرُ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رض
سَوَاءً ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ
عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ ترجمہ جابر بن سمرہ
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں
کی (راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانہ کو کھولے گی جو سفید محل میں ہے (قتیبہ کی روایت
میں مسلمانوں کی ہے بلا شک) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا
فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ
فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُ الثَّانِيَةَ لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُ الثَّالِثَةَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُونَهَا
فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ ترجمہ
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب

خشکی ہے اور ایک جانب سمندر ہے اصحاب نے کہا ہان یا رسول اللہ ہمنے سنا ہے (یعنے قسطنطنیہ ہی) آپ
نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ لڑین گے اوس شہر سے ستر ہزار حضرت اسحاق کی اولاد سو
جب اوس شہر کے پاس آوین گے تو اوتر پڑین گے سو ہتیار سے نہ لڑین گے اور نہ تیر مارین گے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہین گے تو اوس کی ایکطرف جو دریا مین ہے گر پڑے گی پہر دوسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
کہین گے تو اوس کی دوسری طرف گر پڑے گی پہر تیسری بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہین گے تو ہر طرف
سے کہلجاویگا سو اوس شہر مین گہس پڑین گے اور لوٹین گے جب لوٹ کا مال بانٹ رہے ہون گے
کہ اچانک ایک چیخنے والا آوے گا اور کہے گا دجال نکلا تو وہ ہر چیز کو چہوڑ دین گے اور دجال
کیطرف پلٹین گے ف اس روایت مین بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل ہین اور
معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل مین سے یہ لوگ ہون گے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدون ہتہیار چلے
صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گذری کہ وہان بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ ہے کہ شہر
پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی عن ثور بن زید الدیلی فی ھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ
وہی جو گذرا عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لتقاتلن الیہود فلتقتلنھم حتی یقول الحجر یا مسلم ھذا یہودی فتعال فاقتلہ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لڑوگے
یہود سے اور مارو گے اون کو یہانتک کہ پتھر بولیگا اے مسلمان یہ یہودی ہے آ اور اسکو مار ڈال
یہ قیامت کے قریب ہوگا عن عبید اللہ بھذا الاسناد وقال فی حدیثہ ھذا یہودی
ورائی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پتھر کہیگا یہ میری آڑ مین ایک یہودی ہے عن
عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقتتلون انتم ویہود حتی
یقول الحجر یا مسلم ھذا یہودی ورائی تعال فاقتلہ عن عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تقاتلکم الیہود فتسلطون علیہم حتی یقول
الحجر یا مسلم ھذا یہودی ورائی فاقتلہ ترجمہ وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہودی
تم سے لڑین گے پہر تم اوپر غالب ہوگے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلہم المسلمون حتی یختبی

الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوِ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ مسلمان یہود سے لڑینگے پھر مسلمان انکو قتل کرینگے یہان تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولیگا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اسکو مار ڈال مگر غرقد کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے) وہ یہود کا درخت ہے

عن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہونگے ابوالاحوص کی روایت مین اتنا زیادہ ہے مین نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ بولا ہان

عن سِمَاكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ ہو ان جھوٹوں کے فریب مین آجاؤ)

عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہانتک کہ قریب تیس کے دجال جھوٹے پیدا ہونگے (دجال کے معنی مکار فریبی) ہر ایک یہ کہیگا مین اللہ کا رسول ہون

عن أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتَّى يُنْبَعِثَ **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ ابن صیاد کا بیان

عن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گذرے اون میں ابن صیاد تھا سب لڑکے
آپکو دیکھکر بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کیونکہ آپ کو
گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے آپنے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ
تعالی کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالی کا رسول ہوں حضرت عمر نے
کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑ دیجیے میں اسکو قتل کروں آپنے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی
دجال ہے) تو تو اسکو نہ مار سکیگا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنْ يَكُنِ الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد
ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپنے اس آیت
کا تصور کیا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ) ابن صیاد بولا دخ ہے تمہارے دل میں (یعنی
دھواں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکیگا (یعنے
شیطان اور جن کاہنوں کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ ساری حقیقت میں سے ایک آدہ لفظ وہ بھی اولٹ پلٹ
کر بتا دیتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دخان کا لفظ بتا دیا بس تیرا اتنا ہی مقدور
ہے برخلاف پیغمبروں کے انکو اللہ تعالی پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو چھوڑ دیجیے میں اوس کی گردن ماروں آپنے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہی
جس سے تو ڈرتا ہے (یعنے دجال ہے) تو تو اسکو مار نہ سکیگا ف نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صائد
اوسکا نام صاف ہے علماء نے کہا کہ اسکا قصہ مشکل ہے اور اسکا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال
الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا
ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے آپ کو دجال کی

صفتین وحی سے معلوم ہوئی تہین اور ابن صیاد مین بعض صفتین موجود تہین اسوجہ سے آپ کو گمان تہا یقین نہ تہا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اوسکو قتل نہ کیا حالانکہ اوس نے نبوت کا دعوی کیا اسوجہ سے کہ وہ نابالغ تہا یا اُس زمانہ مین یہودیون سے صلح تہی اور وہ بہی یہود مین سے تہا پہر اختلاف ہے کہ ابن صیاد کہان مرا ابوداؤد مین ایک روایت ہے کہ وہ حرہ کے دن غائب ہوگیا اور جابر قسم کہاتے تہے کہ وہ دجال ہے اسیطرح حضرت عمر رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور آپنے منع نہ کیا واللہ اعلم عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا عَلَی الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰی عَرْشَ اِبْلِيْسَ عَلَی الْبَحْرِ وَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوْهُ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے ابن صیاد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر ملے مدینہ کی بعض راہون مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ کا رسول ہون ابن صیاد نے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون آپنے فرمایا مین ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتون پر اور اسکی کتابون پر بہلا تجہ کو کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا مین ایک تخت دیکہتا ہون پانی پر آپنے فرمایا وہ تو ابلیس کا تخت ہے سمندر پر اور کیا دیکہتا ہے وہ بولا دو سچے میرے پاس آتے ہین اور ایک جہوٹا یا دو جہوٹے اور ایک سچا آپ نے فرمایا چہوڑ دو اسکو اوسکو شک ہے اپنے باب مین (کہ وہ سچا ہے یا نہین) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِیَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَيَّادٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْجُرَيْرِیِّ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ اِلٰی مَكَّةَ فَقَالَ لِیْ مَا قَدْ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ

بِالْمَدِينَةِ وَمَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ
وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا
مکہ تک وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے کیا تم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا میں نے کہا ہاں
سنا ہے ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں ابوسعید نے کہا پھر اخیر میں
ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے
ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈالدیا اخیر کی بات کہکر کیونکہ اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اوسکو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اسکا مقام کیونکر اوسکو معلوم ہوا۔ نووی
نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اوسکی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا اور مکہ میں جاتا ہے کچھ
کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کے اسوقت آپنے بتلائیں ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے
دنیا میں نکلیگا نہ پیشتر کی) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ فَأَخَذَتْنِي
مِنْهُ ذَمَامَةٌ هَلْ عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ وَلَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ
حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ أَمَا
وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ
ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد
نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اوس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور
میں تو مسلمان ہوں اور آپنے فرمایا کہ دجال کی اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپنے فرمایا
کہ اللہ تعالی نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے تو حج کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی
گفتگو کرتا رہا کہ قریب ہوا میں اوسکو سچا سمجھوں اور اوسکی بات میرے دل میں گھس جاوے پھر کہنے
لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ دجال اب کہاں ہے اور اوس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا

[illegible]

ہون لوگون نے ابن صیاد سے کہا بہلا تجہہ کو یہ اچہا لگتا ہے کہ تو دجال ہو وہ بولا اگر مجہکو دجال بنایا جاوے
تو مین نا پسند نکرون **عن** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ
فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ
عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ
الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ
اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلَّا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ اٰخُذَ عَنْ
يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ
لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ
مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ قَدْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَقِيمٌ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ
اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ
مِنَ الْمَدِينَةِ وَاَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ حَتّٰى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا
وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْاٰنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ

(حاشیہ: هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرے کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صاید تہا ایک منزل
مین ہم اترے لوگ اِدہر اُدہر چلے گئے اور مین اور ابن صاید دونون رہ گئے مجہے اوس سے سخت وحشت
ہوئی اسوجہ سے کہ لوگ اوسکے باب مین جو کہا کرتے تہے (کہ دجال ہے) ابن صائد اپنا اسباب لیکر آیا اور
میرے اسباب کے ساتہہ رکہدیا مجہے اور زیادہ وحشت ہوئی مین نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب
اوس درخت کے تلے رکہے تو بہتر ہے اوس نے ایسا ہی کیا پہر بکریان ہمکو دکہلائی دین ابن صاید گیا اور دودہ
لیکر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودہ پی مین نے کہا گرمی بہت ہے اور دودہ گرم ہے اور کوئی وجہ
نہ تہی کہ مین دودہ نہ پیون صرف یہی کہ مجہہ کو برا معلوم ہوا اوس کے ہاتہہ سے پینا ابن صاید نے کہا ای
ابو سعید مین نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لون اور درخت مین لٹکا کر اپنے تئین پہانسی دے لون ان
باتون کی وجہ سے جو لوگ میرے حق مین کہتے ہین اے ابو سعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگون سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگون سے زیادہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو نہین جانتے کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال کافر ہوگا مین تو مسلمان
ہون کیا آپنے یہ نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اور میری اولاد مدینہ مین موجود ہے کیا آپنے یہ نہین
فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ مین نہ جاویگا اور مین مدینہ سے آرہا ہون اور مکہ کو جارہا ہون ابو سعید نے کہا
(اُسنے ایسی باتین کین کہ) مین قریب تہا کہ اُسکا طرفدار بن جاؤن (اور لوگون کا کہنا اوسکے باب مین
غلط سمجہون) پہر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُس کے پیدایش کا مقام جانتا
ہون اور یہ بہی جانتا ہون کہ اب وہ کہان ہے مین نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہہ
تو نے کیا کہا کہ پہر مجہے تیری نسبت شبہ ہو گیا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَۃُ الْجَنَّۃِ قَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَآءُ مِسْکٌ
یَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ ترجمہ ابو سعید خدری رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ابن صیاد سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے وہ بولا باریک ہے سفید مشک کیطرح خوشبودار اے ابو القاسم
آپنے فرمایا سچ کہا تو نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ ابْنَ صَیَّادٍ سَاَلَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَۃِ الْجَنَّۃِ فَقَالَ دَرْمَکَۃٌ بَیْضَآءُ مِسْکٌ خَالِصٌ
ترجمہ ابو سعید رض سے روایت ہے ابن صیاد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا جنت کی مٹی کیسی ہے
آپنے فرمایا باریک سفید خالص مشک کیطرح خوشبودار عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ رَاَیْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَحْلِفُ بِاللّٰہِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ
عُمَرَ یَحْلِفُ عَلٰی ذٰلِکَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یُنْکِرْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے مین نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا قسم کہاتے ہوئے کہ ابن صائد دجال ہے
مین نے کہا تم اللہ کی قسم کہاتے ہو انہون نے کہا مین نے حضرت عمر کو دیکہا وہ قسم کہاتے تہے اس
امر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے اوسکا انکار نہ کیا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رض
اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنْطَلَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ قِبَلَ
ابْنِ صَیَّادٍ حَتّٰی وَجَدَہٗ یَلْعَبُ مَعَ الصِّبْیَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِیْ مُغَالَۃَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَیَّادٍ
یَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ یَشْعُرْ حَتّٰی ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظَھْرَہٗ بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَیَّادٍ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ

فقال اشهد انك رسول الاميين فقال ابن صياد لرسول الله صلى الله عليه وسلم اتشهد
ان رسول الله فرفضه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال امنت بالله وبرسله ثم قال
له رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا ترى قال ابن صياد ياتيني صادق وكاذب فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خلط عليك الامر ثم قال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اني خبات لك خبيئا فقال ابن صياد هو الدخ فقال له رسول الله صلى الله عليه
وسلم اخسأ فلن تعدو قدرك فقال عمر بن الخطاب ذرني يا رسول الله اضرب عنقه
فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكنه فلن تسلط عليه وان لم يكنه
فلا خير لك في قتله وقال سالم بن عبد الله سمعت عبد الله بن عمر يقول انطلق بعد
ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بن كعب الى النخل التي فيها ابن صياد
حتى اذا دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم النخل طفق يتقي بجذوع النخل وهو يختل
ان يسمع من ابن صياد شيئا قبل ان يراه ابن صياد فراه رسول الله صلى الله عليه و
سلم وهو مضطجع على فراش في قطيفة له فيها زمزمة فرات ام ابن صياد رسول
الله صلى الله عليه وسلم وهو يتقي بجذوع النخل فقالت لابن صياد يا صاف وهو
اسم ابن صياد هذا محمد فثار ابن صياد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته
بين قال سالم قال عبد الله بن عمر فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى
على الله بما هو اهله ثم ذكر الدجال فقال اني لانذركموه ما من نبي الا وقد
انذره قومه لقد انذره نوح قومه ولكن اقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه
تعلموا انه اعور وان الله تبارك وتعالى ليس باعور قال ابن شهاب واخبرني عمر
بن ثابت الانصاري انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يوم حذر الناس الدجال انه مكتوب بين
عينيه كافر يقرؤه من كره عمله او يقرؤه كل مؤمن وقال تعلموا انه لن يرى
احد منكم ربه حتى يموت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اوسکو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ

کے قلعہ کے پاس اون دنون ابن صیاد جوانی کے قریب تہا اوسکو خبر نہ ہوئی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس کی پیٹہ پر اپنا ہاتہہ مارا پہر آپنے اوس سے پوچہا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ مین اللہ
تعالی کا رسول ہون ابن صیاد نے آپکیطرف دیکہا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تم رسول ہو امّی
لوگون کے (امّی کہتے ہین ان پڑہ اور بے تعلیم کو) پہر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ مین اللہ تعالی کا رسول ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات
کا کچہ جواب نہ دیا یا اوس نے درخوست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہوگئے اوس کے اسلام سے
اور ایک روایت مین فرفَضَہٗ ہے صاد مہملہ سے یعنی آپنے اوسکو لات سے مارا) اور فرمایا مین ایمان لایا
اللہ پر اور اس کے رسولون پر پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچہا تجہے کیا دکہائی دیتا ہے وہ بولا
میرے پاس کبھی سچا آتا ہے کبہی جہوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہوگیا (یعنے مخلوط
حق و باطل دونون سے) پہر آپنے فرمایا مین نے تجہ سے پوچہنے کے لیے ایک بات دل مین چہپائی ہے
ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے (دخ بمعنے دخان یعنے دہوئین کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ذلیل ہو تو اپنے قدر سے کہان بڑہ سکتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا مجہے چہوڑ دیے یا رسول اللہ مین
اس کی گردن مارتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اسکو
مار نہ سکیگا اور جو وہ نہین ہے تو تجہے اوسکا مارنا بہتر نہین سالم بن عبد اللہ نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عمر سے سنا اوس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب اوس باغ مین گئے جہان ابن صیاد
رہتا تہا جب آپ باغ مین گہسے تو کہجور کے درختون کی آڑ مین چہپنے لگے آپکا مطلب یہ تہا کہ ابن صیاد
کو دہوکا دین اور اوس کے کچہ باتین سنین اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکہے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد کو دیکہا وہ لیٹا ہوا تہا ایک بچہونے پر ایک کمل اوڑہے ہوئے کچہ گنگنا رہا
تہا اوس کی مان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیا اور آپ چہپ رہے تہے کہجور کے درختون
کی آڑ مین اوس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تہا ابن صیاد کا یہ محمد آن پہنچے
یہ سنتے ہی ابن صیاد اوٹہہ کہڑا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش تو اسکو ایسا ہی رہنے
دیتی (تو ہم اوس کی باتین سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر) سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر
نے کہا پہر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی جیسی اوسکو

نابق ہے پہر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا مین تمکو اس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی قوم
کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہانتک کہ حضرت نوح نے بہی (جنکا زمانہ بہت پہلے تہا) اپنے قوم کو ڈرایا اس سے لیکن
مین تم کو ایسی بات بتائے دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی تم جان لو کہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا
اللہ برکت والا بلند کانا نہین ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے) ابن
شہاب نے کہا مجہ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو دجال سے ڈرایا اور یہ بہی فرمایا کہ اوس کے دونو
آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا (یعنے حقیقۃً ک اور ف اور ر یہ حروف لکہے ہون گے یا اوس کے چہرے
سے کفر اور شرارت نمایان ہوگی) جسکو پڑہ لیگا وہ شخص جو اوس کے کامون کو برا جانے گا یا اوس کو ہر ایک
مومن پڑہ لیگا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکہو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہین دیکہیگا جبتک مر نہ لیگا۔
ف مازری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آخرت مین اللہ تعالی کا دیدار ہوگا اور یہی مذہب
ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار محال ہوتا جیسے معتزلہ کہتے ہین تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تہا
اور اس مضمون کی حدیثین کتاب الایمان مین گذر چکین اور دنیا مین خدا کا دیدار محال نہین ہے اہل حق
کے نزدیک بلکہ ممکن ہے لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہین اسیطرح اختلاف ہے اس مین
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ تعالے کو دیکہا یا نہین انتہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ
وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيْثِ عَنْ يَعْقُوْبَ
قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهٖ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهٗ بَيَّنَ اَمْرَهٗ ترجمہ وہی جو گزرا
اس مین بنی مغالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش اوسکی مان اسکو
اپنے کام مین چہوڑ دیتی عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ
فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَ
هُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ
فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی راہ میں تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ آگیا وہ اتنا پھولا کہ راہ بند ہوگئی ابن عمر ام المومنین حفصہ کے پاس گئے اونکو یہ خبر پہونچ چکی تھی اونہون نے کہا اللہ تعالے تجھ پر رحم کرے تو نے ابن صیاد کو کیون چھیڑا تجھ کو نہین معلوم ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال جب نکلیگا تو اسیوجہ سے کہ غصہ ہوگا اور شاید ابن صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے

عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُوْلُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تُحَدِّثُوْنَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِيْ وَاللهِ لَقَدْ أَخْبَرَنِيْ بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيْتُهُ لَقْيَةً أُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرٰى قَالَ لَا أَدْرِيْ قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِيْ وَهِيَ فِيْ رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِيْ عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيْرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِيْ أَنِّيْ ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَأَنَا وَاللهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيْدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے ابن عمر کہتے تھے مین ابن صیاد سے دوبارہ ملا ایک بار ملا تو مین نے لوگون سے کہا تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے اونہون نے کہا نہین قسم خدا کی مین نے کہا قسم خدا کی تمنے مجھ کو جھوٹا کیا تم مین سے بعضے لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہین مرے گا یہانتک کہ تم سب مین زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہوگا تو وہ ایسا ہی ہے آج کے دن وہ کہتے ہین پھر ابن صیاد نے ہمسے باتین کین پھر مین جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اوسکی آنکھ پھولی ہوئی تھی مین نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا

حال ہو جو مین دیکھ رہا ہون وہ بولا مجھے نہین معلوم مین نے کہا تیرے سر مین آنکھ ہو اور تجھے نہین معلوم
وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی مین آنکھ پیدا کر دیوے پہر ایسی آواز نکالی جیسے گدہا
زور سے آواز کرتا ہے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر آئے اور ام المومنین حفصہ رض کے پاس گئے اور ان
سے یہ حال بیان کیا اونہون نے کہا تیرا کیا کام تہا ابن صیاد سے کیا تو نہین جانتا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بہیجے گی لوگون پر وہ اسکا غصہ ہو (یعنے غصہ
اسکو نکالیگا) **بَابُ** ذِكْرِ الدَّجَّالِ دجال کا بیان عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلَا اِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ
عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رض سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال
کا ذکر کیا لوگون مین اور فرمایا کہ اللہ تعالے کانا نہین ہے اور خبردار رہو دجال مسیح کی دہنی
آنکھ کانی ہے گویا اوس کی آنکھ انگور ہے پہولا ہوا **ف** قاضی نے کہا امام مسلم نے اس
باب مین جو حدیثین بیان کین وہ اہل حق کی دلیل ہین کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالی اوسکو
بہیجکر اپنے بندون کو آزماویگا اس طرح سے کہ وہ اسکو قدرت دیگا بڑے بڑے کامون کی
جیسے مردون کو جلانا اور پانی کا برسانا زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اوس کے ہاتہ سے اللہ
تعالے کی مشیت سے ہونگے پہر اللہ تعالی اوسکو عاجز کر دے گا اور کسیکو قتل نہ کر سکے گا یہانتک
کہ حضرت عیسی علیہ السلام اوسکو قتل کرینگے اور اللہ تعالی ایمان والون کو مضبوط رکہیگا یہ
مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہا کا اور خوارج اور جہمیہ اور بعض معتزلہ نے اسکا
انکار کیا ہے اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتین وہ دکہلاویگا
وہ نظربندی کی قسم سے ہون گے اور خیالات کی طرح فی الواقع اون کا وجود نہ ہوگا کس لیے
کہ اگر دجال کی ایسی باتین واقعی ہون تو انبیا علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا رہے
اور یہ اون کی غلطی ہے اسواسطے کہ دجال نبوت کا دعوے نہ کرے گا تاکہ یہ باتین نبوت کو
تصدیق کرین بلکہ وہ تو معاذ اللہ الوہیت کا دعوی کرے گا حالانکہ اوسکا دعوی اوس کے صورت
حال سے غلط ہوگا کس لیے کہ وہ کانا ہوگا اور تمام حدوث کی نشانیان اوس مین موجود ہونگی

اور وہ عاجز ہوگا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا لکہا (کافر کا لفظ) مٹانے سے اس صورت
مین اسکی تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہین یا طماع ہین یا ڈرپوک ہین کیونکہ اسکا فتنہ بڑا ہوگا اور
وہ اتنا نہ ٹہرنے دیگا کہ ضعیف العقل لوگ اوس کے حال مین غور کرین اسی لیے پیغمبرون نے اوسکے فتنہ
سے ڈرا دیا اور اوسکے جہوٹا ہونے کے دلائل بیان کردیے اور جن لوگون کو خدا اسنے نیک توفیق دی
ہے وہ کبہی اوس کو نہ مانین گے نہ اوسکے فریب مین آوین گے اور وہ شخص جسکو دجال مار یگا پہر جلاویگا
ایسے لوگون مین سے ہوگا وہ کہیگا مجہے تیرے مارنے اور جلانے سے اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال
ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم کہتا ہے کہ دجال تو اتنی بڑی بڑی باتین دکہلا دیگا
جیسے مردون کا جلانا پانی کا برسانا جنت دوزخ اوس کے پاس ہوگا اگر جاہل لوگ تابع ہوجاوین
تو قیاس سے بعید نہین جاہلون کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگون کے جو ایک بات بہی خلاف
عادت نہین دکہلا سکتے تابع ہوجاتے ہین اور معاذ اللہ اون کی الوہیت کے دعوی کو سچ سمجہتے ہین
ہمارے زمانہ مین آغا خان بمبئے مین ایک شخص گذرا ہے جسکو بہت لوگ خدا سمجہتے تہے اور اب تک
سمجہتے ہین اون لوگون کو خوجے کہتے ہین ان جاہلون کو اتنا شعور نہین کہ جو شخص کہاوے اور
پیوے اور بندون کیطرح ہگے اور موتے وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے اور لطف تو یہ ہے کہ خوجے بچارے
تو جاہل ہین آج وہ قوم جو دنیاوی علوم مین اپنا ثانی نہین رکہتی اور عقل کمال ہین انا ولا غیری
کا دم بہرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو ہماری طرح ایک آدمی تہا اور آدمی کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا
خدائی کا اعتقاد رکہتی ہے ہائے افسوس نصاری کے علم و معرفت پر تمام چیزون مین تو وہ عقل
سے کام لیتے ہین اور خاص اپنے اعتقاد مین ایسی رکیک بے وقوفی کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہین
امید ہے کہ چند روز مین جو عقلمند نصرانی ہین وہ اس لغو عقیدے سے پہر جاوین گے اور اسلام
کی سچی بات اختیار کرین گے کہ سوائے ایک خدائے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی
خدا نہین باقی تمام لوگ اس کے بندے اور غلام ہین اور خدا اپنے فضل سے نصاری کے دل کہولدے
اور وہ اس سچی بات کو مان لین تو دنیا کی بہار ہوجاوے گی اور دو بڑے بڑے زبردست مذہب یعنی
اسلام اور کرسچیانٹی ایک ہوجاوین گے اور اسوقت مشرکون کا زیر کرنا اور انکو بہی توحید کی راہ پر لانا
بڑا آسان ہوگا یا اللہ تو اپنے بندون پر رحم کر اور ان کو بہی سیدہی سمجہ دے اور اون کو

تعصب اور باپ دادا کی راہ چلنے سے گو وہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچا وے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا قد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم عز وجل لیس باعور مکتوب بین عینیہ ک ف ر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو خبردار رہو وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے **عن** انس بن مالک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال مکتوب بین عینیہ ک ف ر ای کافر **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے دونوں آنکھوں کے درمیان میں لکھا ہوگا ک ف ر یعنے کافر **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال ممسوح العین مکتوب بین عینیہ کافر ثم تہجاہا ک ف ر یقرأہ کل مسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے اسپر سطح او سکو بیچ کہتے ہیں اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اوس کے ہجے کی یعنی ک اور ف اور ر ہر مسلمان اسکو پڑھے گا **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اسکو پڑھ لیگا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جو محققین کا ہے یہ ہے کہ حقیقۃً اوس کی پیشانی پر یہ حروف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالی نے ایک نشانی اوس کے کذب کی رکھی ہے اور اللہ تعالی اس نشانی کو ظاہر کردیگا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہیگا اوس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے انتہے **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال اعور العین الیسری جفال الشعر معہ جنۃ ونار فنارہ جنۃ وجنتہ نار **ترجمہ** حذیفہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانا ہوگا اور اوپر ابن عمر کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانا ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت سہو ہے غرض ایک آنکھ اسکی

کانی ہوگی اگھنی بالون والا اوس کے ساتھہ باغ ہوگا اور آگ ہوگی سو اوس کی آگ تو باغ ہے اور اوسکا
باغ آگ ہے علما نے کہا یہ بھی ایک آزمایش ہے خدا پاک کی اپنے بندون کے لیے تا حق کو حق کرے
اور جہوٹ کو جہوٹ پہر اوسکو رسوا کرے اور لوگون مین اوس کی عاجزی ظاہر کرے۔ ف
مراد یہ ہو کہ حقیقت مین آگ اوسکی باغ ہو جاوے گی مومنون کے لیے اور باغ اوسکا آگ ہو جاویگا
اوس کے تابعدارون کے لیے اور اوسکا کارخانہ سارا نظربندی ہو **عن** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ
تَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْاٰخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ
اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهْرَ الَّذِيْ يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَاْطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ
مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيْظَةٌ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
كَافِرٌ يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ اَوْ غَيْرِ كَاتِبٍ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مین خوب جانتا ہون دجال کے ساتھہ کیا ہوگا اوس کے ساتھہ دو نہرین ہون گی
بہتی ہوئین ایک تو دیکھنے مین سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے مین بہڑکتی ہوئی آگ معلوم
ہوگی پہر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر مین چلا جاوے جو دیکھنے مین آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی
آنکہہ بند کرے اور سر جہکا کر اوس مین سے پیے وہ ٹہنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکہہ بالکل چپٹ
ہوگی اوسپر ایک پہلی ہوگی سوٹی اور اوسکی دونون آنکہون کے بیچ مین کافر لکہا ہوگا جسکو ہر مومن پڑہہ
لے گا خواہ لکہنا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو **عن** حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوْا قَالَ
اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** دجال کے ساتھہ پانی
اور آگ ہوگا لیکن آگ کیا ہے ٹہنڈا پانی اور پانی آگ ہے تم مت ہلاک کرنا اپنے تئین اوس کے پانی
مین گہسکر ابو مسعود نے کہا مین نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے **عن** عُقْبَةَ
بْنِ عَمْرٍو اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ عُقْبَةُ
حَدِّثْنِيْ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ
وَاِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِيْ يَرَاهُ النَّاسُ

نَارًا فَإِنَّمَا هُوَ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ ترجمہ ربعی بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حذیفہ سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں سنا ہو حذیفہ نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلیگا اور اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جسکو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں ہے جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اسکو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے عقبہ نے کہا حذیفہ کو سچ کرنے کے لیے کہ میں نے بھی یہ حدیث سنی ہے عن رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يُرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہ اور ابو مسعود دونوں جمع ہوئے حذیفہ نے کہا میں اس سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی ہے جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جسکو تم پانی دیکھوگے وہ آگ ہے سو جو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پیے جو آگ معلوم ہوتی ہے اسکو پانی پاوے گا۔ ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے عن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں کہی وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی پھر جس کو وہ جنت کہیگا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا عن

النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ذات غداة فخفض
فيه ورفع حتى ظنناه في طائفة النخل فلما رحنا إليه عرف ذلك فينا فقال ما شأنكم
قلنا يا رسول الله ذكرت الدجال غداة فخفضت فيه ورفعت حتى ظنناه في طائفة
النخل فقال غير الدجال أخوفني عليكم إن يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه دونكم
وإن يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي على كل مسلم إنه شاب
قطط عينه طافئة كأني أشبهه بعبد العزى بن قطن فمن أدرك منكم
فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف إنه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا
وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الأرض قال أربعون
يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر أيامه كأيامكم
قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم قال لا
اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما إسراعه في الأرض قال كالغيث
استدبرته الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيأمر
السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذرا وأسبغه
ضروعا وأمده خواصر ثم يأتي القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف
عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويمر بالخربة فيقول
لها أخرجي كنوزك فتتبعه كنوزها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا ممتلئا
شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل
وجهه يضحك فبينما هو كذلك إذ بعث الله المسيح بن مريم عليه السلام
فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه على أجنحة
ملكين إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكافر
يجد ريح نفسه إلا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه
بباب لد فيقتله ثم يأتي عيسى عليه الصلاة والسلام قوم قد عصمهم منه
فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة فبينما هو كذلك إذ أوحى

اللہ الی عیسی علیہ السلام انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی
الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدب ینسلون فیمر اوائلھم علی
بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ویمر اخرھم فیقولون لقد کان بھذہ مرۃ
ماء ویحصر نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ حتی یکون راس الثور لاحدھم
خیرا من مائۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل اللہ
علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط
نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر
الا ملأہ زھمھم ونتنھم فیرغب نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ
الی اللہ فیرسل طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ ثم یرسل
اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ
ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل العصابۃ
من الرمانۃ ویستظلون بقحفھا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی
الفئام من الناس واللقحۃ من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس فبینما ھم کذلک
اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ فتاخذھم تحت اباطھم فتقبض روح کل مؤمن
وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتھارجون فیھا تھارج الحمر فعلیھم تقوم
الساعۃ **ترجمہ** نواس بن سمعان کو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن
صبح کو ذکر کیا تو کبھی اوسکو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنے کبھی اوس کی تحقیر کی اور کبھی اوس کے
فتنے کو بڑا کہا یا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہانتک کہ ہمنے گمان
کیا کہ دجال ان درختون کے جھنڈ مین آگیا جب ہم پھر آپ پاس شام کو گئے تو آپنے ہمارے
چہرون پر اسکا اثر معلوم کیا (یعنے ڈر اور خوف) آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے ہم نے
عرض کیا یا رسول اللہ آپنے دجال کا ذکر کیا اور اوسکو گھٹایا اور بڑھایا یہانتک کہ ہمکو گمان
ہوگیا کہ دجال ان درختون مین کھجور کے موجود ہے (یعنے اُسکا آنا بہت قریب ہے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتون کا خوف تمپر زیادہ ہے اگر

گا آپس کی لڑائیون کا اگر دجال نکلا اور مین تم لوگون مین موجود ہوا تو تم سے پہلے مین اوس کو الزام دونگا اور
تمکو اوس کے شر سے بچاؤنگا اوسا گر وہ نکلا اور مین تم لوگون مین موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے
اوسکو الزام دیگا اور حقتعالی میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر البتہ دجال توجوان گہونگر یالے بال والا
ہے اوسکی آنکہہ مین ٹینٹ ہے گویا کہ مین اوس کے مشابہت دیتا ہون عبد العزی بن قطن کے ساتھہ اعبد العزی
ایک کافر تہا سو جو شخص تم مین سے دجال کو پاوے اوسکو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتین اوس پر پڑھے
مقرر وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا داہنے اور فساد اوٹہائیگا
بائین اے خدا کے بندو ایمان پر قایم رہنا اصحاب بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہیگا آپنے فرمایا
چالیس دن تک ایک دن ان مین کا ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا اور تیسرا ایک ہفتہ کا
اور باقی دن جیسے یہ تمہاری دن مین (تو ہمارے دنون کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے ۱۴
دن تک رہیگا) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جو دن سال بہر کے برابر ہوگا اوسدن ہمکو ایک ہی دن
کی نماز کفایت کریگی آپنے فرمایا نہین تم اندازہ کر لینا اوسدن مین بقدر اوس کے یعنے جتنی دیر کے بعد
ان دنون مین نماز پڑہتے ہو اسیطرح اوسدن بہی اٹکل کر کے پڑہ لینا اب تو گہڑیان بہی موجود مین
اون سے وقت کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے نووی نے کہا اگر آپ یون صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تہا کہ
کہ اوسدن صرف پانچ نمازین پڑہنا کافی ہوتین کیونکہ ہر دن رات مین خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ تعالی
نے پانچ نمازین فرض کین مین مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین
مین جو خط استوا سے نوے درجہ پر واقعہ ہے اور جہان کا افق معدل النہار ہے چہہ مہینے کا دن
اور چہہ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بہر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہان پہنچ
جاوے اور جیے تو سال مین پانچ نمازین پڑہنا ہونگی) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس کی چال
زمین مین کیونکر ہوگی آپنے فرمایا جیسے وہ مینہ جسکو ہوا پیچہے سے اوڑاتی ہے سو وہ ایک قوم پاس
آویگا تو اونکو کفر کی طرف بلاوے گا وے اوسپر ایمان لاوینگے اور اوسکی بات مانینگے تو آسمان
کو حکم کرے گا وہ پانی برساویگا اور زمین کو حکم کریگا وہ انکی گہانس اور اناج اوگاوے گی تو شام کو گرو
رجانور) اوینگے پہلے سے زیادہ اونکی کوہان لمبی ہونگے تہن کشادہ ہونگے کوکہین تنی ہوئین یعنے
خوب موٹی ہوکر) پہر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا اونکو بہی کفر کیطرف بلاویگا لیکن وے اسکی

بات کو نہ مانین گے تو اون کیطرف سی پرٹ جاویگا اون پر قحط سالی اور خشکی ہوگی اون کے ہاتہون مین اون
کے مالون مین سی کچہ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلیگا تو اس سے کہیگا اے زمین اپنے خزانے
نکال تو وہان کے مال اور خزانے نکل کر اوس کے پاس جمع ہوجاوین گے جیسے شہد کی مکہیان بڑی مکہی کے
گرد ہجوم کرتی ہین پہر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مار یگا اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا جیسا
نشانہ دو ٹوک ہوجاتا ہے پہر اوسکو زندہ کرکے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آویگا چہرہ چمکتا ہوا اور ہنستا
ہوا تو دجال اسی حال مین ہوگا کہ ناگہان اللہ تعالیٰ حضرت عیسی بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہیجے گا حضرت عیسی علیہ
السلام سفید مینار کے پاس اوترین گے دمشق کے شہر مین مشرق کیطرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے
ہوئے اپنے دونون ہاتہہ دو فرشتون کے بازوؤن پر رکہے ہوئے جب حضرت عیسی علیہ السلام اپنا سر جہکاوینگے
تو پسینا ٹپکیگا اور جب اپنا سر اٹہاوین گے تو موتی کیطرح بوندین بہین گی جس کافر کے پاس حضرت عیسی علیہ
السلام اوترینگے اوسکو اون کے دم کی بہاپ لگیگی وہ مرجاوے گا اور اون کے دم کا اثر وہان تک
پہونچیگا جہانتک اون کی نظر پہونچے گی پہر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کرین گے یہانتک کہ
پاوینگے اوس کو باب لد پر (لد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے) سو اوسکو قتل کرینگے پہر حضرت عیسیٰ اون
لوگون کے پاس آوینگے جنکو خدا نے دجال سے بچایا سو شفقت سے اون کے چہرون کو سہلاوینگے اور اون کو
خبر کرین گے اون درجون کی جو بہشت مین اون کے لیے رکہے گئے ہین وہ اسیحال مین ہون گے کہ اللہ
حضرت عیسی پر وحی بہیجیگا کہ مین نے اپنے ایسے بندے نکالے ہین کہ کسی کو اون سے لڑنے کی طاقت نہین
تو پناہ مین لے جا میرے مسلمان بندون کو طور کیطرف اور خدا بہیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وے
ہر ایک بلندی سے نکل پڑینگے اون مین کے پہلے لوگ طبرستان کی دریا پر گذرین گے اور جتنا پانی اس
مین ہوگا سب پی لین گے پہر اون مین کے پچہلے لوگ جب وہان آوین گے تو کہین گے کبہی اس دریا مین
پانی بہی تہا پہر چلین گے یہانتک کہ اوس پہاڑ تک پہونچین گے جہان درختون کی کثرت ہے یعنی بیت
المقدس کا پہاڑ تو وے کہین گے البتہ ہم زمین والون کو تو قتل کرچکے آؤ اب آسمان والون کو بہی قتل
کرین تو اپنے تیر آسمان کیطرف چلاوین گے خدا تعالے اون تیرون کو خون مین بہر کر لوٹا ویگا وے
سمجہین گے کہ آسمان کے لوگ بہی مارے گئے یہ مضمون اس روایت مین نہین ہے اس کے بعد کی روایت
سے لیا گیا ہے) اور خدا کا پیغمبر عیسے علیہ السلام اور اون کے اصحاب گہرے رہینگے یہانتک کہ اون کے

نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک یعنے کہانے کی نہایت تنگی ہوگی اہپر خدا کا
پیغمبر عیسے اور اون کے ساتہی دعا کرینگے سو خدا تعالی یاجوج اور ماجوج کے لوگون پر عذاب بہیجیگا اونکی
گردنون مین کیڑا پیدا ہوگا تو صبح تک سب مرجاوینگے جیسے ایک آدمی مرتا ہے پہر خدا کا رسول عیسی اور اون
کے ساتہی زمین پر اوترینگے تو زمین مین ایک بالشت برابر جگہہ اون کی سڑاہند اور گندگی سے خالی نپاوینگے
یعنے تمام زمین پر اون کی سڑی لاشین پڑی ہونگی پہر خدا کا رسول عیسی اور اس کے ساتہی خدا سے دعا
کرینگے تو حقتعالی چڑیون کو بہیجے گا بڑے اونٹون کی گردنون کے برابر وہ اون کو اوٹہا لیجاوینگے اور
اون کو پہینک دیوینگی جہان خدا کا حکم ہوگا پہر خدا تعالی ایسا پانی برسا دے گا کہ کوئی گہر مٹی کا اور بالون
کا اوس پانی سے باقی نرہیگا سو خدا زمین کو دہو ڈالے گا یہانتک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف
عورت کے کر دے گا پہر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنی برکت کو پہیر دے اور اسدن ایک انار کو
ایک گروہ کہاویگا اور اوسکی چہلکہ کو بنگلہ سا بنا کر اوس کے سایے مین بیٹہینگے اور دودہ مین برکت ہوگی
یہانتک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑے گروہ کو کفایت کریگی اور دودہار گائے ایک بوری کے
لوگون کو کفایت کریگی اور دودہار بکری ایک جدی لوگون کو کفایت کرے گی سو اسی حالت مین لوگ
ہونگے کہ یکایک حقتعالی ایک پاک ہوا بہیجے گا کہ انکی بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کر جاویگی تو ہر مومن اور
مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہجاوینگے آپس مین بٹرینگے گدہون کیطرح
اور نپر قیامت قائم ہوگی **ف** دجال پر اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دیگا اہل ایمان کے امتحان
کے واسطے کہ کون اون کے داؤن مین آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے
کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکہے تو اوسکا ہرگز اعتقاد نکرے اور اسکو دجال کا نائب
جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکہے شعبدہ بازی پر خیال نکرے کرامات اوسکا نام ہے جو ولی نیک متقی
مومن سے ہو اور جو کافر بدین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ
ابْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ
حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ
فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا
وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَاِنِّيْ قَدْ اَنْزَلْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَيْ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

اس روایت مین یہی فقرہ زیادہ ہو آسمان مین تیر مارنے کا قصہ اور ابن حجر کی روایت مین ہو کہ اللہ تعالی فرماتا
مین نے اپنے ایسے بندون کو اتارا ہے جن سے کوئی لڑ نہین سکتا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ
حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا حَدِیْثًا طَوِیْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَکَانَ فِیْ مَا حَدَّثَنَا قَالَ
یَأْتِیْ وَھُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْہِ اَنْ یَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِیْنَۃِ فَیَنْتَھِیْ اِلٰی بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِیْ تَلِی الْمَدِیْنَۃَ
فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ یَوْمَئِذٍ رَجُلٌ ھُوَ خَیْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ فَیَقُوْلُ لَہٗ اَشْھَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ
الَّذِیْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَہٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ
ھٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُہٗ اَتَشُکُّوْنَ فِی الْاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقْتُلُہٗ ثُمَّ یُحْیِیْہِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ
یُحْیِیْہِ وَاللّٰہِ مَا کُنْتُ فِیْکَ قَطُّ اَشَدَّ بَصِیْرَۃً مِّنِّی الْاٰنَ قَالَ فَیُرِیْدُ الدَّجَّالُ اَنْ یَّقْتُلَہٗ
فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْہِ **ترجمہ** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہمسے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لنبی حدیث دجال کے ذکر مین تو یہی بیان کیا کہ اوسپر حرام ہوگا مدینہ کی
گھاٹی مین گھسنا اور آویگا وہ ایک تھر یلی زمین پر مدینہ کے قریب پھر جاوے گا اوسکے پاس ایک شخص جو
سب لوگون مین بہتر ہوگا وہ کہیگا مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہو جسکا ذکر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی حدیث مین کیا ہے دجال لوگون سے کہیگا بھلا اگر مین اسکو مار ڈالون پھر جلادون تو
تمکو کچھ شک رہے گا اس بات مین وہ کہین گے نہین دجال اوس شخص کو قتل کرے گا پھر اوسکو جلاویگا
وہ کہیگا قسم خدا کی مجھے پہلے اتنا یقین نہ تھا تیرے باب مین جتنا اب پھر جینے اب تو یقین ہوگیا کہ تو دجال
ہے پھر دجال اوسکو قتل کرنا چاہے گا لیکن قتل نہ کر سکے گا عَنْ الزُّھْرِیِّ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ
الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَمَا
تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ
رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ قَالَ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ
یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ
بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَمَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ

فَيَقُولُ اَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ فَيُؤْشَرُ بِالْمِيْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهٖ حَتّٰى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهٗ اَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ اِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهٗ فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهٖ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهٖ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهٗ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال نکلیگا مسلمانوں میں سے ایک شخص اوس کیطرف چلیگا راہ میں اوسکو دجال کے ہتیاربند لوگ ملینگے وہ اس سے پوچھینگے تو کہاں جاتا ہے وہ بولیگا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا وہ کہیگا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسیکو مارنے سے جبتک اوس کے سامنے نہ لے جاویں پھر اوسکو لے جاوینگے دجال کے پاس جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو یہ تو دجال ہے جس کی خبر دی تھی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال حکم دیگا اپنے لوگوں کو اوسکا سر پھوڑ ڈالو اور کہیگا اسکو پکڑو اسکا سر پھوڑو اوسکے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی پھر دجال اوس سے پوچھیگا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنے میری خدائی پر) وہ کہیگا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال حکم دیگا وہ چیرا جاویگا آرے سے سر سے لیکر دونوں پاؤں تک یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو جاویگا پھر دجال اون دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جاوے گا اور کہیگا اوٹھ کہڑا ہو وہ شخص (زندہ ہوکر) سیدہا اوٹھ کھڑا ہوگا پھر اوس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا وہ کہیگا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے پھر لوگوں سے کہیگا اے لوگو اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنے ایکسی کو نہیں جلا سکتا) پھر دجال اوسکو پکڑیگا ذبح کرنے کے لیے اوس کے گلے سے لیکر ہنسلی تک تانبے کا بن جاویگا وہ ذبح نہ کرسکے گا پھر اوس کے ہاتھ پاؤں پکڑکر پھینک دیگا لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اوسکو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ

قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْاَنْهَارَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے دجال تجھ کو نقصان نہ پہونچاوے گا میں نے کہا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں اوس کے ساتھ کھانا ہوگا نہریں ہونگی آپ نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالے کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنے جو اوس کے پاس ہوگا اوس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کرسکے گا یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَعَهٗ جِبَالٌ مِّنْ خُبْزٍ وَّلَحْمٍ وَنَهْرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ اوس کے ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹیوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَّزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو وَّجَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ تُحَدِّثُ بِهٖ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيْمًا يُّحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُوْنُ وَيَكُوْنُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِيْ اُمَّتِيْ فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ لَا اَدْرِيْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَيَطْلُبُهٗ فَيُهْلِكُهٗ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِيْنَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً مِّنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِيْ كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ فِيْ خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُوْنَ مَعْرُوْفًا وَّلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ اَلَا تَسْتَجِيْبُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ دَارٌّ

دِرٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ
مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ أَوْ قَالَ يُنْزِلُ
اللهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ
فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ
إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ
تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ
عَنْ سَاقٍ **ترجمہ** یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے مین نے عبد اللہ بن عمرو رضی سے سنا
اون کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت مین ہوگی
اونہون نے کہا (تعجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند اون کے پہر کہا میرا قصد ہے
کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نکرون (کیونکہ لوگ کچہ کا کچہ کہتے ہین اور مجہکو بدنام کرتے ہین) مینے
تو یہ کہا تہا تم تہوڑے دنون بعد ایک بڑا حادثہ دیکہو گے جو گہر کو جلا دے گا اور وہ ہوگا ضرور ہوگا
پہر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال میری امت مین نکلیگا اور چالیس تک رہیگا مین نہین
جانتا کہ چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس پہر اللہ تعالی حضرت عیسی بن مریم کو بہیجے گا انکی
شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے وہ دجال کو ڈہونڈہین گے اور اوسکو مارین گے پہر سات برس تک لوگ
ایسے رہین گے کہ دو شخصون مین کوئی دشمنی نہ ہوگی پہر اللہ تعالے ایک ٹہنڈی ہوا بہیجے گا شام
کیطرف سے تو زمین پر کوئی ایسا شخص نہ رہے گا جس کے دل مین رتی برابر ایمان یا بہلائی ہو مگر یہ ہوا
اوس کی جان نکال لے گی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے پہاڑ کے کلیجہ مین گہس جاوے تو وہان بہی یہ
ہوا پہنچکر اوس کی جان نکال لیگی عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے پہر برے لوگ دنیا مین رہجاوین گے جلد باز چڑیون کیطرح یا بے عقل اور درندون کیطرح اون کے
اخلاق ہون گے نہ وہ اچہی بات کو اچہا سمجہین گے نہ بری بات کو برا پہر شیطان ایک صورت بنا کر
اون کے پاس آوے گا اور کہیگا تم شرم نہین کرتے وہ کہین گے پہر تو کیا حکم دیتا ہے ہمکو شیطان کہیگا
بت پرستی کرو وہ بت پوجین گے اور باوجود اوس کے اونکی روزی کشادہ ہوگی اچہے سے زندگی
کرین گے پہر صور پہونکا جاویگا اوسکو کوئی نہ سنیگا مگر ایک طرف سے گردن جہکا دیگا اور دوسری طرف سے

اوٹھالیگا (یعنے بیہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنیگا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر گلا وہ کرتا ہوگا وہ بیہوش ہو جاویگا اور دوسرے لوگ بہی بیہوش ہو جاوینگے پہر اللہ تعالی پانی برساویگا جو نطفہ کیطرح ہوگا اوس سے لوگوں کے بدن اوگ آوینگے پہر صور پہونکا جاویگا تو سب لوگ کہڑے ہوے دیکہتے ہونگے پہر پکارا جاویگا اے لوگو اپنے مالک کے پاس آؤ اور کہڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا پہر کہا جاویگا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچہا جاویگا کتنے لوگ حکم ہوگا ہزار میں سے نوسو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ایک ہزار میں جنتی ہوگا) آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچون کو بوڑہا کر دیگا (ہیبت اور مصیبت سے یا دراز سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کہلے گی (یعنے سختی ہوگی) عن يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقُ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث یاد رکہی جسکو میں کبہی نہ بہولا آپ فرماتے تہے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کی آفتاب کا پچہم کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بہی اوسکے بعد جلد ظاہر ہوگی عن أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

ترجمہ ابو زرعہ سے روایت ہے مدینہ میں مروان کے پاس تین مسلمان بیٹھے تھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا مروان کی بات کچھ نہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى ترجمہ مروان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے

بَاب قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ دجال کے جاسوس کا بیان

عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبِ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِيْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسْنِدِيْهِ اِلٰى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِيْنِيْ فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيْبَ فِيْ اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَمْرِيْ بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِيْ مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى اُمِّ شَرِيْكٍ وَاُمُّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيْمَةُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيْفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِيْ اِنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ امْرَاَةٌ كَثِيْرَةُ الضِّيْفَانِ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِيْنَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِيْ هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِيْ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِيْ صَفِّ النِّسَاءِ الَّذِيْ يَلِيْ ظُهُوْرَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم صلاته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم كل انسان مصلاه
ثم قال اتدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله اعلم قال اني والله ما جمعتكم لرغبة و
لا لرهبة ولكن جمعتكم لان تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني
حديثا وافق الذي كنت احدثكم عن مسيح الدجال حدثني انه ركب في سفينة
بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر ثم ارفؤا
الى جزيرة في البحر حين تغرب حيث مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا
الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من كثرة
الشعر فقالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة قالوا وما الجساسة قالت ايها القوم
انطلقوا الى هذا الرجل في الدير فانه الى خبركم بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منها ان تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فاذا فيه اعظم
انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه ما بين ركبتيه الى
كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما انت قال قد قدرتم على خبري فاخبروني ما انتم
قالوا نحن اناس من العرب ركبنا في سفينة بحرية فصادفنا البحر حين اغتلم فلعب
بنا الموج شهرا ثم ارفأنا الى جزيرتك هذه فجلسنا في اقربها فدخلنا الجزيرة فلقيتنا
دابة اهلب كثير الشعر لا يدرى ما قبله من دبره من كثرة الشعر فقلنا ويلك ما
انت فقالت انا الجساسة قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل في الدير
فانه الى خبركم بالاشواق فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة
فقال اخبروني عن نخل بيسان قلنا عن اي شأنها تستخبر قال اسألكم عن نخلها هل
يثمر قلنا له نعم قال اما انه يوشك ان لا تثمر قال اخبروني عن بحيرة الطبرية قلنا
عن اي شأنها تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هي كثيرة الماء قال اما ان ماءها يوشك
ان يذهب قال اخبروني عن عين زغر قالوا عن اي شأنها تستخبر قال هل في العين
ماء وهل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هي كثيرة الماء واهلها يزرعون من
مائها قال اخبروني عن نبي الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب

قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ
مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَاكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ
أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ
فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعُ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ
فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي
مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ
يَعْنِي الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ
وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ
مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عامر بن شراحیل سے روایت ہے اونہون نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تہین
ضحاک بن قیس کی اور اون عورتون مین سے تہین جنہون نے پہلے ہجرت کی تہی کہ بیان کرو مجہسے ایک حدیث
جو تمنے سُنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مت واسطہ کرنا اوس مین اور کسیکا وہ بولین اچہا اگر تم یہہ
چاہتے ہو تو مین بیان کرون گی اونہون نے کہا ہان بیان کرو فاطمہ نے کہا مین نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور
وہ قریش کے عمدہ جوانون مین سے تہے اون دنون پہر وہ شہید ہوگئے پہلے ہی جہاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کے ساتہہ جب مین بیوہ ہوگئی تو مجہسے پیام بہیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی پیام بہیجا اپنے مولی اسامہ بن زید کے لیے اور مین
یہ حدیث سُن چکی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجہسے محبت رکہے اوسکو چاہیے کہ اسامہ
سے بہی محبت رکہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے اس باب مین گفتگو کی تو مین نے کہا میرے کام کا اختیار
آپ کو ہے آپ جس سے چاہیے نکاح کر دیجیے آپ نے فرمایا ام شریک کے گہر اوٹہہ جا ام شریک ایک عورت تہی
مالدار انصار مین کی بہت خرچ کرنے والی اللہ کی راہ مین اوسکے پاس مہمان اوترتے تہے مین نے عرض کیا
بہت اچہا مین ام شریک کے پاس اوٹہہ جاون گی پہر آپ نے فرمایا ام شریک پاس مت جا اوس کے پاس مہمان بہت

آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جاوی یا تیری پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جاوے
اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو بن
ام مکتوم پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ اور وہ اس قبیلے میں سے
تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی پھر فاطمہ نے کہا میں اون کے گھر میں چلی گئی جب میری عدت گذر گئی تو
میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پکارتا تھا
نماز کے لیے جمع ہو جاؤ میں بھی مسجد کیطرف نکلی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی
میں اوس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور
آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے
تم کو اکٹھا کیا وہ بولے اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے
یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اوس نے
بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اوس حدیث کے جو میں تم سے
بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں اوس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنے تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں
تیس آدمیوں کے ساتھ جو لخم اور جذام کی قوم سے تھے سو اون سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا کی سمندر میں یعنے
شدت موج سے جہاز تباہ رہا پھر وے لوگ جا لگے سمندر میں ایک ٹاپو کیطرف سورج ڈوبتے پھر وے جہاز
سے ملوار (یعنے چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے وہاں انکو ایک جانور بھاری دم بہت بالوں
والا ملا کہ اوسکا آگا پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا بالوں کے ہجوم سے تو لوگوں نے اس سے کہا اے کمبخت تو
کیا چیز ہے اوس نے کہا میں جاسوس ہوں لوگوں نے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا اس مرد کے پاس چلو
جو دیر میں ہے اسواسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے تمیم نے کہا جب اوس نے مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور
سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہانتک کہ دیر میں داخل ہوئے دیکھا
تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا جکڑے
ہوئے ہیں اوس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے ہم نے
کہا اے کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے کہا تم قابو پا گئے میری خبر پر یعنے میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جاویگا
تم اپنا حال بتلاؤ کہ تم کون ہو لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن

جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش مین پایا پہر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اوس کے آلگے اس ٹاپو پر
پہر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی مین اور داخل ہوئے ٹاپو مین سو ملا ہم کو ایک بہاری دم کا جانور بہت بالون والا ہم
نہ جانتے تہے اوسکا آگا پیچھا بالون کی کثرت سے ہمنے اوس سے کہا اری کمبخت تو کیا چیز ہے سو اوس نے کہا مین
جاسوس ہون ہمنے کہا جاسوس کیا اوس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر مین ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا
مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اوس سے ڈرے کہ کہین بہوت پریت نہ ہو پہر اوس مرد نے
کہا کہ مجہکو خبر دو بیسان کے نخلستان سے ہمنے کہا کہ کونسا حال اسکا تو پوچھتا ہے اوس نے کہا کہ مین اوس کے
نخلستان سے پوچھتا ہون کہ پہلتا ہے ہمنے اوس سے کہا کہ ہان پہلتا ہے اوس نے کہا خبردار ہو کہ عنقریب
ہے کہ وہ نہ پہلیگا اوس نے کہا کہ بتلاؤ مجہکو طبرستان کا دریا ہمنے کہا کونسا حال اوس دریا کا تو پوچہتا
ہے وہ بولا اس مین پانی ہے لوگون نے کہا اوس مین بہت پانی ہے اوس نے کہا البتہ اوس کا پانی
عنقریب جاتا رہے گا پہر اوس نے کہا خبر دو مجہکو زغر کے چشمے سے لوگون نے کہا کیا حال اوسکا پوچھتا
ہے اوس نے کہا اس چشمہ مین پانی ہے اور وہان کے لوگ اوس کے پانی سے کہیتی کرتے ہین ہمنے
اوس سے کہا ہان اوس مین بہت پانی ہے اور وہان کے لوگ کہیتی کرتے ہین اوس کے پانی سے اوس نے
کہا مجہکو خبر دو عرب کے پیغمبر سے اونہون نے کہا کیا لوگون نے کہا وہ مکے سے نکلے اور مدینے
مین گئے اوس نے کہا کیا عرب کے لوگ اون سے لڑے ہم نے کہا ہان اوس نے کہا کیونکر اونہون نے عربون
کے ساتھ کیا ہمنے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گردپیش کے عربون پر اور اونہون نے اطاعت کی اونکی
اوس نے کہا یہ بات ہوچکی ہمنے کہا ہان اوس نے کہا خبردار رہو یہ بات اون کے حق مین بہتر ہے کہ پیغمبر
کے تابعدار رہین اور البتہ مین تم سے اپنا حال کہتا ہون کہ مسیح ہون یعنے دجال تمام زمین کا پہرنے
والا اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے جب مجہکو اجازت ہوگی نکلنے کی سو مین نکلون گا اور سیر کرون گا
اور کسی بستی کو نہ چھوڑون گا جہان نہ جاؤن چالیس رات کے اندر سوا مکہ اور طیبہ کے وہان جانا مجہپر
حرام ہے یعنے منع ہے جب مین چاہون گا ان دو بستیون مین سے کسی کے اندر جانا تو میرے آگے بڑھ
آوے گا ایک فرشتہ اور اوس کے ہاتہ مین ننگی تلوار ہوگی وہ مجہکو وہان جانے سے روک دیگا
اور البتہ اوس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہون گے جو اوسکی چوکیداری کرینگے پہر حضرت صلعم نے اپنی
پشت خار سے منبر پر ٹکورا دیا اور فرمایا کہ طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنے طیبہ سے مراد مدینہ

منورہ ہی خبردار رہو پہلا مین تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہون تو اصحاب نے کہا کہ ہان حضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمیم کی بات جو موافق پڑے اوس چیز کے جو مین تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ کے
حال سے فرمایا کرتا تھا خبردار ہو کہ البتہ دریاے شام یا دریاے یمن مین ہی نہین بلکہ وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے وہ پورب کیطرف ہے اور بحر
بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرے مین ہو) اور آپنے اشارہ کیا پورب کیطرف **ف**
اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا مقام دریاے شام یا دریاے یمن فرمایا پھر شاید اوس وقت
وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کیطرف ہے اسواسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا چنانچہ اوس کے
سوا ایک حدیث مین صاف ہے کہ دجال مشرق سے آویگا بیان اور زنجیر دمشق شہر مین شام کے ملک
مین اور طبرستان شام کے پاس ہی معلوم ہوا کہ دجال موجود ہے بالفعل اور قید ہے قیامت کے
قریب باذن خدا نکلیگا اور عیسے مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاویگا (تحفۃ الاخیار) یہ تو بڑا
دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلیگا اور جسکا فتنہ عالمگیر ہوگا لیکن اسکے سوا چھوٹے دجال بہت ہیں
امت مین ہوئے ہین جنہون نے لوگون کو بہکایا اور راہ راست سے ڈگمگا دیا ہمارے زمانے مین علیگڑہ
مین ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئین سید کہتا ہے اوس نے وہ گمراہی پھیلائی کہ معاذ اللہ فرشتون
کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اوس نے انکار کیا مسلمانون کو نصاری کے طریق
پر چلنے کی ترغیب دی حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہین ہے اور قرآن کی
ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے خدا اوس کے شر سے سچے مسلمانون کو بچاوے اور راہ راست پر
شریعت کی قائم رکھے **ف** فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے یاد رکھی **عن** الشعبی قال دخلنا علی فاطمۃ بنت قیس فاتحفتنا برطب یقال
لہ رطب ابن طاب وسقتنا سویق سلت فسألتہا عن المطلقۃ ثلاثا این تعتد قالت
طلقنی بعلی ثلاثا فاذن لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اعتد فی اہلی قالت فنودی
فی الناس ان الصلوۃ جامعۃ قالت فانطلقت فیمن انطلق من الناس قالت فکنت
فی الصف المقدم من النساء وہو یلی المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وہو علی المنبر یخطب فقال ان بنی عم لتمیم الداری رکبوا
فی البحر وساق الحدیث وزاد فیہ قالت فکانما انظر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

واخوى بمخصرته الى الارض وقال هذه طيبة يعني المدينة ترجمہ شعبی سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اونہوں نے ہمکو تحفہ دیا رطب جسکو ابن طاب کہتے ہین (وہ ایک عمدہ قسم مین تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہمکو پلائے پہر مین نے اون سے پوچہا کہ جس عورت کو تین طلاق دیے جاوین وہ کہان عدت کرے اونہون نے کہا بعلے نے مجھے تین طلاق دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اجازت دی اپنے میکے مین عدت کرنے کی پہر لوگون مین منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو مین بہی چلی اون لوگون کے ساتھ جو چلے اور عورتون کی پہلے صف مین تہی جو مردون کی آخر صف کے بعد تہی مین نے سنا رسول اللہ صلعم سے منبر پر خطبہ پڑہتے تہے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچازاد بہائی سمندر مین سوار ہوئے پہر بیان کیا وہی قصہ جو گذرا اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھہ رہی ہون آپ نے اپنا پتست خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنے مدینہ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمِيمُ الدَّارِيُّ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ إِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ إِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ إِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلَادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَأَخْرَجَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هَذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر مین سوار ہوئے تہے انکا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا وہ اوس کے اندر گئے پانی کی تلاش مین وہان ایک آدمی دیکہا جو اپنے بال کہینچ رہا تہا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا پہر کہا کہ دجال نے کہا اگر مجھہ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو مین سب شہرون مین ہو آتا سوا طیبہ کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم کو لوگون کے سامنے نکالا اونے سارا قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمٌ الدَّارِيُّ أَنَّ أُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو

مجھہ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ اون کی قوم کے لوگ سمندر مین تھے ایک کشتی مین وہ کشتی ٹوٹ گئی بعض
لوگ اون مین کے ایک تختی پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ مین گئے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح
جیسے اوپر گذرا **باب** فی بقیۃٍ مِنْ اَحَادِیْثِ الدَّجَّالِ دجال کی باب مین باقی حدیثون کا بیان
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَاُہُ
الدَّجَّالُ اِلَّا مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِھَا اِلَّا عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَۃُ صَافِّیْنَ
تَحْرُسُھَا فَیَنْزِلُ بِالسَّبْخَۃِ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَۃُ ثَلٰثَ رَجَفَاتٍ یَّخْرُجُ اِلَیْہِ مِنْھَا کُلُّ کَافِرٍ
وَّمُنَافِقٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہین
جس مین دجال نہ جاوے سوا مکہ اور مدینہ کے مدینہ کے ہر رستے پر فرشتے صف باندہے کہڑے ہونگے
اور چوکیداری کرین گے پہر دجال اوسر زمین مین اوترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے
گا (یعنے تین بار اوس مین زلزلہ ہوگا) اور جو اوس مین کافر یا منافق ہوگا وہ دجال کے پاس چلا جاویگا
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَیَاْتِیْ
سَبْخَۃَ الْجُرُفِ فَیَضْرِبُ رِوَاقَہٗ وَقَالَ فَیَخْرُجُ اِلَیْہِ کُلُّ مُنَافِقٍ وَّمُنَافِقَۃٍ **ترجمہ** وہی جو
گذرا اس مین یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین مین لگاوے گا اور ہر منافق مرد اور عورت
اوس کے پاس چلے جاوین گے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ قَالَ یَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ یَّھُوْدِ اَصْبَھَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَیْھِمُ الطَّیَالِسَۃُ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جاوین گے صفہان
کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادرین اوڑہے ہوئے **عَنْ** اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِی الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ ھُمْ قَلِیْلٌ **ترجمہ** ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے بہاگین گے پہاڑون مین ام شریک نے کہا یا رسول اللہ عرب کے
لوگ اوس دن کہان ہون گے (یعنے وہ دجال سے مقابلہ کیون نہ کرین گے) آپنے فرمایا عرب اون دنون
تہوڑے ہون گے (اور دجال کے ساتھی کروڑون) **عَنْ** ابْنِ جُرَیْجٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ**
وہی جو گذرا **عَنْ** رَھْطٍ مِّنْھُمْ اَبُو الدَّھْمَاءِ وَاَبُوْ قَتَادَۃَ قَالُوْا کُنَّا نَمُرُّ عَلٰی ھِشَامِ

ابن عامر نأتي عمران بن حصين فقال ذات يوم انكم لتجاوزون الى رجال ما كانوا باحضر لرسول الله صلى الله عليه وسلم مني ولا اعلم بحديثه مني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما بين خلق آدم الى قيام الساعة خلق اكبر من الدجال ترجمہ ابو الدہما اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدم علیہ السلام کے وقت سے لیکر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہی ہے) **عن** ثلاثة رهط من قومه فيهم ابو قتادة قالوا كنا نمر على هشام بن عامر الى عمران بن حصين بمثل حديث عبد العزيز بن مختار غير انه قال امر اكبر من الدجال **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا طلوع الشمس من مغربها او الدخان او الدجال او الدابة او خاصة احدكم او امر العامة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی کرو نیک اعمال کرنے کی چھہ چیزوں سے پہلے ایک دجال دوسرے دھواں تیسرے زمین کا جانور چوتھے آفتاب کا پچھم سے نکلنا پانچویں قیامت چھٹی موت یعنی جب یہ باتیں آجاوینگی تو نیک اعمال کی قابو جاتی رہیگی

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بادروا بالاعمال ستا الدجال والدخان ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها وامر العامة وخويصة احدكم **عن** قتادة بهذا الاسناد مثله **ترجمہ** وہی جو گذرا

باب فضل العبادة في الهرج

فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت **عن** معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العبادة في الهرج كهجرة الي **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کریگا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کریگا

عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة الا على شرار الناس **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی

گمراہ اور بدتر ہون گے **باب** قُرْبِ السَّاعَةِ قیامت کا قریب ہونا **عن** سَهْلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا **ترجمہ** سہل سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تہے اوس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تہے مین قیامت کے ساتھ اسطرح بہیجا گیا ہون **ف** غرض یہ ہے کہ مجہہ مین اور قیامت مین کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہین ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ مین کوئی اور انگلی نہین ہے اسیطرح میری شریعت بہی سب شریعتون سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینون کے بعد ہے اوس کے بعد پہر قیامت ہی ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور قیامت اس طرح بہیجا گیا جیسے یہ دونو انگلیان شعبہ نے کہا مین نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصون مین کہتے تہے جتنا ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے اب مین نہین جانتا کہ قتادہ نے یہ انس سے سنا یا اپنے دل سے کہا **عن** أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا **عن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى **ترجمہ** وہی اس مین یہ ہے کہ آپ نے ملایا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَنَظَرَ إِلَى أَحْدَثِ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ إِنْ يَعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچہتے آپ اون مین کے کم عمر کو دیکہتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑہا نہ ہوگا یہانتک کہ تمہاری قیامت ہوجاویگی کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مرجاؤ مراد قیامت صغری ہے

اور وہ موت ہی ہے) **عن** انس ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم متى تقوم الساعة وعنده غلام من الانصار يقال له محمد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعش هذا الغلام فعسى ان لا يدركه الهرم حتى تقوم الساعة **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آویگی اوسوقت آپکے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جسکو محمد کہتے تھے آپنے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھا نہ ہونے پاوے کہ قیامت آجاوے **ف** مراد قیامت سے وہی قیامت صغری ہے یعنے موت کیونکہ قیامت کبرے کا وقت سوا خدا کے کسیکو معلوم نہیں **عن** انس بن مالك ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم قال متى تقوم الساعة قال فسكت رسول الله صلى الله عليه وسلم هنيهة ثم نظر الى غلام بين يديه من ازد شنوءة فقال ان عمر هذا لم يدركه الهرم حتى تقوم الساعة قال قال انس ذاك الغلام من اترابي يومئذ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہوگی آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپنے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شنوءہ میں سے ہے اوسکیطرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھا ہو گا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاویگی انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اوسدن **عن** انس قال مر غلام للمغيرة بن شعبة وكان من اقراني فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان يؤخر هذا فلن يدركه الهرم حتى تقوم الساعة **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے ہمجولیوں میں سے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا کہ قیامت آجاویگی **عن** ابی هريرة رضي الله تعالى عنه يبلغ به قال تقوم الساعة والرجل يحلب اللقحة فما يصل الاناء الى فيه حتى تقوم والرجلان يتبايعان الثوب فما يتبايعانه حتى تقوم والرجل يلط في حوضه فما يصدر حتى تقوم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہو جاوے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سو نہ پہونچا ہوگا برتن اوس کے منہ تک کہ قیامت آجاویگی اور دو مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے کپڑے کے سو وے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجاویگی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سو اسکو درست کر کے نہ پھرا ہوگا

باب مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ صور کے دونوں پہونک مین کتنا فاصلہ ہوگا کہ قیامت آجاوے گی **عن**

اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعِیْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ کَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ اِلَّا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ یُرَکَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور کے دونوں پہونکوں کے بیچ مین چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابوہریرہ چالیس دن کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا پہر لوگوں نے کہا چالیس برس کا اونہوں نے کہا مین نہین کہتا (یعنے مجہے اسکا تعین معلوم نہین) پہر آسمان سے ایک پانی برسے گا اوس سے لوگ ایسے اوگ آوین گے جیسے سبزہ اوگ آتا ہے انہوں نے کہا آدمی کے بدن مین کوئی چیز ایسی نہین جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑہ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہون گے (نووی نے کہا اس مین سے پیغمبر مستثنے ہین اون کے بدنوں کو اللہ تعالی نے زمین پر حرام کردیا ہے) **عن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَاْکُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِیْهِ یُرَکَّبُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کہا جاتی ہے سوائے ڈنڈی کی ہڈی کے اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اُسی سے پہر جوڑ اجاوے گا **ف** عجب الذنب اُس ہڈی کو کہتے ہین جہان سے جانور کی دُم جمتی ہے آدمی کے بدن مین اوسکو ڈنڈی کہتے ہین سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی ہوکر گل جاتا ہے مگر ڈنڈی نہین گلتی آدمی کی پیدائش پیٹ مین اول اُسی سے شروع ہوتی ہے اور قیامت مین بہی اوسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی سب بدن کی خاک وہان متصل ہوکر جیسا بدن تہا ویسا طیار ہوجاوے گا یہ جو فرمایا کہ ڈنڈی نہین گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اوس کے باریک اجزاے اصلیہ نہ گلتے ہونگے اگرچہ غیر اصلے اجزا گل جاوین (تحفۃ الاخیار) **عن**

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

فذکر احادیث منہا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الانسان عظماً لا
تاکلہ الارض ابداً فیہ یرکب یوم القیمۃ قالوا ای عظم یا رسول اللہ قال عجب الذنب ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک
ہڈی ہے جسکو زمین نہیں کہاتی اوسی سے جوڑا جاویگا قیامت کے دن لوگوں نے عرض کیا وہ کون سی ہڈی ہے یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا ڈنڈی کی

کتاب الزہد

کتاب اون حدیثوں کے بیان میں جو دنیا سے نفرت دلاتی ہیں

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن
المؤمن وجنۃ الکافر ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا دنیا قیدخانہ ہے مسلمان کا اور جنت ہے کافر کی ف مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو
مگر کافر کی طرح عیش نہیں کرسکتا کافر کے نزدیک حرام حلال کچہ نہیں عاقبت کی فکر اوسکو نہیں عبادت
کی مشقت اوسکو نہیں مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اوس پر حشر کا قبر کا دغدغہ ہے یہان فکر معیشت ہے
وہان دغدغہ حشر البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاص پاکر قبر اور حشر سے پار ہوکر جنت میں جاویگا اوسوقت
اطمینان حاصل ہوگا اس لیے دنیا مومن کا قیدخانہ ہے اور جیا تک ایمان قوی ہوگا ویسا ہی دنیا
کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلاً من بعض العالیۃ والناس
کنفتیہ فمر بجدی اسک میت فتناولہ فاخذ باذنہ ثم قال ایکم یحب ان ھذا
لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء وما نصنع بہ قال تحبون انہ لکم قالوا واللہ لو
کان حیا کان عیبا فیہ لانہ اسک فکیف وھو میت فقال فواللہ للدنیا اھون علی
اللہ من ھذا علیکم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں
سے گذرے آپ مدینہ میں آرہے تہے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی
پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تہے آپ نے ایک بکری کا بچہ چہوٹے کان والا

مردہ دیکہا اوسکا کان پکڑا پہر فرمایا تم مین سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو لوگون نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بہی اسکو لینا نہین چاہتے یعنی کسی چیز کے بدلے اور ہم اوسکو کیا کرینگے آپنے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو ملجاوے لوگون نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بہی اس مین عیب تہا کہ کان اسکے بہت چہوٹے ہین پہر مرے پر اوسکو کون لیگا آپنے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بہی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ **ترجمہ** مطرف سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ الہٰکم التکاثر پڑہتے تہے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تونے کہایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چہٹی کی **ف** اور جو رکہہ چہوڑا وہ تیرا مال نہین ہے بلکہ تیرے وارثون کا ہے یا اگر وارث نہین تو الفتون کا ہے افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹہاوے اور حظ دوسرے اڑاوین لازم ہے کہ آپ خوب کہاوے اور پہنے اور لمبے دیوے دوستون اور عزیزون کو کہلاوے پہر بہی جو کچہ بچ رہے وہ اگر وارث لےلین تو خیر **عَنْ** مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هَمَّامٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهٖ ثَلَاثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اسکا مال تین چیزین ہین جو کہایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ مین دیا اور جمع کیا اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چہوڑ جانے والا ہے لوگون کے لیے **عَنْ** الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ انس بن مالكٍ رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان ويبقى واحد يتبعه اهله وماله وعمله فيرجع اهله وماله ويبقى عمله ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو لوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے اوس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اوس کے ساتھ رہجاتا ہے الپس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اوس کے لیے انسان کو کوشش کرنا چاہیے اور لڑکے بالے بال بچے مال دولت یہ سب جیتے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں ان میں دل لگانا بے عقلی ہے عَنْ عمرو بن عوفٍ وهو حليف بني عامر بن لؤي وكان شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث ابا عبيدة بن الجراح الى البحرين ياتي بجزيتها وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو صالح اهل البحرين وامر عليهم العلاء بن الحضرمي فقدم ابو عبيدة بمال من البحرين فسمعت الانصار بقدوم ابي عبيدة فوافوا صلوة الفجر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف فتعرضوا له فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم حين راهم ثم قال اظنكم سمعتم ان ابا عبيدة قدم بشيء من البحرين فقالوا اجل يا رسول الله قال فابشروا واملوا ما يسركم فوالله ما الفقر اخشى عليكم ولكني اخشى عليكم ان تبسط الدنيا عليكم كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم ترجمہ عمرو بن عوف سے روایت ہے وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کی طرف بھیجا وہان کا جزیہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والون سے اور انپر حاکم کیا تھا علا بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لیکر آئے بحرین سے یہ خبر انصار کو پہونچی انہون نے فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے انکو دیکھکر تبسم فرمایا پھر فرمایا مین سمجھتا ہون تم نے سُنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ مال لیکر آئے ہین اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال ملیگا انہون نے کہا بیشک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا خوش

ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی فقیری کا مجھے ڈر نہیں لیکن مجھے
اسکا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ ہو جاوے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک دوسرے
سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا اور ہلاک کر دے تم کو جیسے انکو ہلاک کیا تھا ۞

عن الزهري بإسناد يونس ومثل حديثه غير أن في حديث صالح وتلهيكم كما
ألهتهم ترجمہ وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ غافل کر دے تمکو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما عن رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم أنه قال إذا فتحت عليكم فارس والروم أي قوم أنتم قال عبد الرحمن بن
عوف نقول كما أمرنا الله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أو غير ذلك تتنافسون
ثم تتحاسدون ثم تتدابرون ثم تتباغضون أو نحو ذلك ثم تنطلقون في مساكين
المهاجرين فتجعلون بعضهم على رقاب بعض ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور روم فتح ہو جاوینگے تو تم کیا ہو گے عبد الرحمن بن عوف نے
کہا ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہمکو حکم کیا یعنی اسکا شکر کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اور کچھ نہیں کہتے رشک کرو گے پھر حسد کرو گے پھر بگاڑو گے دوستوں سے پھر دشمنی کرو گے یا ایسا ہی کچھ
فرمایا پھر مسکین مہاجرین پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسرے کا حاکم بناؤ گے

عن أبي هريرة رضي الله
تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا نظر أحدكم إلى من فضل عليه في
المال والخلق فلينظر إلى من هو أسفل منه ممن فضل عليه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت
میں تو اسکو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقوی میں
اسکو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله
عليه وسلم بمثل حديث أبي الزناد سواء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن أبي هريرة رضي
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انظروا إلى من هو أسفل منكم
ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله قال أبو معاوية
عليكم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے

کم ہے رمال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور بال بچوں میں ، اور سکومت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے
اگر ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ثلثۃ فی بنی اسرائیل ابرص واقرع
واعمی فاراد اللہ ان یبتلیھم فبعث الیھم ملکا فاتی الابرص فقال ای شیئ احب
الیک قال لون حسن وجلد حسن ویذھب عنی الذی قد قذرنی الناس قال فمسحہ
فذھب عنہ قذرہ واعطی لونا حسنا وجلدا حسنا قال فای المال احب الیک قال
الابل او قال البقر شک اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدھما الابل وقال الاخر
البقر قال فاعطی ناقۃ عشراء فقال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاقرع فقال ای
شیئ احب الیک فقال شعر حسن ویذھب عنی ھذا الذی قد قذرنی الناس قال
فمسحہ فذھب عنہ قال واعطی شعرا حسنا قال فای المال احب الیک قال البقر
فاعطی بقرۃ حاملا قال بارک اللہ لک فیھا قال فاتی الاعمی فقال ای شیئ احب الیک
قال ان یرد اللہ الی بصری فابصر بہ الناس قال فمسحہ فرد اللہ الیہ بصرہ قال فای
المال احب الیک قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج ھذان وولد ھذا فکان لھذا
واد من الابل ولھذا واد من البقر ولھذا واد من الغنم قال ثم انہ اتی الابرص فی
صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ
لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی اعطاک اللون الحسن والجلد الحسن والمال
بعیرا اتبلغ علیہ فی سفری فقال الحقوق کثیرۃ فقال لہ کانی اعرفک الم تکن ابرص
یقذرک الناس فقیرا فاعطاک اللہ فقال انما ورثت ھذا المال کابرا عن کابر فقال
ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال واتی الاقرع فی صورتہ فقال لہ مثل ما قال
لھذا ورد علیہ مثل ما رد علی ھذا فقال ان کنت کاذبا فصیرک اللہ الی ما کنت قال
واتی الاعمی فی صورتہ وھیئتہ فقال رجل مسکین وابن سبیل انقطعت بی الحبال
فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا باللہ ثم بک اسئلک بالذی رد علیک بصرک شاۃ
اتبلغ بھا فی سفری فقال قد کنت اعمی فرد اللہ الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت

ثُمَّ اللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ
عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل
کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید داغ والا دوسرا گنجا تیسرا اندھا سو خدا نے چاہا کہ اون کو
آزماوے تو اون کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید داغ والے پاس آیا پھر اوس نے کہا کہ تجھہ کو کون چیز بہت
پیاری ہے اوس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھہ سے یہ بیماری دور ہو جاوے جس کے سبب لوگ
مجھہ سے گھن کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ فرشتے نے اوس پر ہاتھہ ملا سو اوس کی گھن دور ہوئی اور اوسکو
اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی فرشتے نے کہا کون مال تجھہ کو بہت پسند ہے اوس نے کہا اونٹ یا گاے
اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑگئی کہ اوس نے اونٹ مانگا یا گاے لیکن سفید
داغ والے یا گنجے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گاے سو اوسکو دس مہینے کی گابھن
اونٹنی دی پھر کہا خدا تعالی تیرے واسطے اس میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر
فرشتہ گنجے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھہ کو بہت پسند آتی ہے اوس نے کہا کہ اچھے بال اور یہ بیماری جاتی
رہے جس کے سبب سے لوگ مجھہ سے گھناتے ہیں پھر اوس نے اوس پر ہاتھہ ملا سو اوسکی بیماری دور ہو گئی
اور اسکو اچھے بال ملے فرشتے نے کہا کہ کون مال تجھکو بہت بہاتا ہے اوس نے کہا گاے سو اوس کو
گابھن گاے ملی فرشتے نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ پھر فرشتہ اندھے پاس آیا سو کہا کہ تجھہ کو کون چیز بہت پسند ہے اوس نے کہا کہ اللہ تعالی میری
آنکھہ میں روشنی دے تو میں اوس کے سبب لوگوں کو دیکھوں حضرتؐ نے فرمایا پھر فرشتے نے اوس پر
ہاتھہ ملا سو اوسکو خدا نے روشنی دی فرشتے نے کہا کہ کون سا مال تجھہ کو بہت پسند ہے اوس نے
کہا بھیڑ بکری تو اوسکو گابھن بکری ملی پھر اونٹنی اور گاے نے بیائی اور بکری بھی جنی پھر ہوتے ہوتے
سفید داغ والے کے جنگل بھر اونٹ ہو گئے اور گنجے کے جنگل بھر گائے بیل ہو گئے اور اندھے
کی جنگل بھر بکریاں ہو گئیں حضرتؐ نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید داغ والے پاس اپنی
اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اوس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب
کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہونچنا مجھہ کو ممکن
نہیں بدون خدا کی مدد کے پھر بدون تیرے کرم کے میں تجھہ سے مانگتا ہوں اوسی کے نام پر جس نے

تجہہ کو ستہرا رنگ اور ستہری کہال دی اور مال اونٹ دی ایک اونٹ جو تیرے سفر مین کام آوے اوس نے کہا
لوگون کے حق مجہہ پر بہت ہین یعنی قرضدار ہون یا گہر بار کے خرچ سے مال زیادہ نہین جو تجہہ کو دون پہر فرشتہ
نے کہا البتہ مین تجہہ کو پہچانتا ہون بہلا کیا تو محتاج کوڑہی نہ تہا کہ تجہہ سے لوگ گہناتے تہے پہر خدا نے اپنے
فضل سے تجہہ کو یہ مال دیا اوس نے جواب دیا کہ مین نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا ہے جو کئی پشت سے
بڑے آدمی تہے فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجہہ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا
پہر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اوسی اپنی صورت اور شکل مین پہر اوس سے کہا جیسا سفید داغ والے سے کہا
تہا اوس نے بہی وہی جواب دیا جو سفید داغ والے نے دیا تہا فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو خدا تجکو
ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تہا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندہے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل مین
پہر فرشتے نے کہا کہ مین محتاج آدمی اور مسافر ہون میرے سفر مین سب وسیلے اور تدبیرین کٹ گئین سو
مجہہ کو آج منزل پر پہونچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے سو مین تجہہ سے اوس خدا کے نام پر جس نے
تجہہ کو آنکہہ دی ایک بکری مانگتا ہون کہ میرے سفر مین وہ کام آوے اوس نے کہا کہ بیشک مین اندہا
تہا خدا نے مجہہ کو آنکہہ دی تو لے جا ان بکریون مین سے جتنا تیرا جی چاہے اور چہوڑ جا بکریون مین سے جتنا تیرا
جی چاہے قسم خدا کی آج جو چیز تو خدا کی راہ مین لیوے گا مین تجہہ کو مشکل مین نہین ڈالون گا یعنے
تیرا ہاتہہ نہ پکڑون گا سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینون آدمی صرف آزمائے گئے تہے سو تجہہ
سے تو البتہ خدا راضی ہوا اور تیرے دونون ساتہیون سے ناخوش ہوا **ف** اس حدیث مین شکر گذار
اور ناحق شناس بندے کا بیان ہے بلکہ اگر غور کیجیے تو یہ حدیث ساری عالم کے حال مین ہے یعنے ہم سب لوگ
اول کچہہ حقیقت نہ تہی جان مال صحت علم حکومت محض اوس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی
حقیقت اور خدا تعالی کا کرم بوجہکر شکر گذار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بہولکر
اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے (تحفۃ الاخیار) **عن**
عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِیْ اِبِلِهٖ فَجَاءَهٗ اِبْنُهٗ عُمَرُ فَلَمَّا رَاٰهُ سَعْدٌ قَالَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهٗ اَنَزَلْتَ فِیْ اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ
الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِیْ صَدْرِهٖ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ **ترجمہ** عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن

ابی وقاص اپنے اونٹون مین تہے اتنے مین اون کا بیٹا عمر آیا یہ عمر بن سعد وہی ہے جو امام حسین علیہ السلام سے لڑا اور جسنے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی جب سعد نے اسکو دیکہا تو کہا پناہ مانگتا ہون مین اللہ تعالی کی اس سوار کے شر سے پہر وہ اترا اور بولا تم اپنے اونٹون اور بکریون مین اترے ہو اور لوگون کو چہوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جہگڑ رہے ہین یعنے خلافت اور حکومت کے لیے سعد نے اوسکے سینے پر مارا اور کہا چپ رہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اللہ دوست رکہتا ہے اوس بندے کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چہپا بیٹہا ہے ایک کونے مین (فساد اور فتنے کے وقت اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہین بگاڑتا) افسوس ہو کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی نصیحت کو فراموش کیا اور دنیا کے طمع مین آخرت گوائی نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اوسکا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنے مراد ہے **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَقَدْ کُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْکُلُہٗ اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَۃِ وَھٰذَا السَّمُرُ حَتّٰی اِنَّ اَحَدَنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الشَّاۃُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُوْ اَسَدٍ تُعَزِّرُنِیْ عَلَی الدِّیْنِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِیْ وَلَمْ یَقُلِ ابْنُ نُمَیْرٍ اِذًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص کہتے تہے قسم خدا کی مین پہلا وہ شخص ہون جسنے تیر مارا خدا کی راہ مین اور ہم جہاد کرتے تہے ساتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے پاس کہانے کو کچہ نہ ہوتا مگر پتے حبلے اور سمر کے یہ دونون جنگلی درخت مین یہانتک کہ ہم مین سے کوئی ایسا پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہے پہر آج بنو اسد کے لوگ (یعنے زبیر کی اولاد) مجہکو دین کی باتین سکہلاتے ہین یا دین کے لیے تنبیہ کرتے ہین یا سزا دینا چاہتے ہین ایسا ہو تو مین بالکل ٹوٹے مین پڑا اور میری محنت ضائع ہوگئی **عن** اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ کَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا یَخْلِطُہٗ بِشَیْءٍ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ یہانتک کہ ہم مین سے کوئی پاخانہ پہرتا جیسے بکری پہرتی ہے اس مین کچہ نہ ملا ہوتا (یعنے خالص مینگنی ہوتے) **عن** خَالِدِ بْنِ عُمَیْرٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَۃُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْیَا قَدْ اٰذَنَتْ بِصُرْمٍ وَّوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْھَا اِلَّا صُبَابَۃٌ کَصُبَابَۃِ الْاِنَاءِ یَتَصَابُّھَا صَاحِبُھَا وَاِنَّکُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنْھَا اِلٰی دَارٍ لَّا زَوَالَ لَھَا فَانْتَقِلُوْا بِخَیْرِ مَا بِحَضْرَتِکُمْ فَاِنَّہٗ قَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ

شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّ أَفَعَجِبْتُمْ وَ
لَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ
عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي
وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا
أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ
صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى تَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ
وَتُجَرِّبُونَ الْأُمَرَاءَ بَعْدَنَا **ترجمہ** خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عتبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے
بصرے کے) ہمکو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ دنیا
نے خبر دی ختم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہجاتا ہے جس کو
اسکا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جسکو زوال نہیں تو اپنے سامنے نیک
کام کرکے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پتھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جاویگا اور ستر برس تک
اس میں اترتا جاوے گا اور اس کی تہ کو نہ پہونچیگا قسم خدا کی جہنم بھرا جاوے گا کیا تم تعجب کرتے ہو
اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لیکر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی راہ ہے
اور ایک دن ایسا آویگا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھرا ہوگا اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا سات
شخصوں میں سے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا درخت کے
پتوں کے یہانتک کہ ہمارے گل پھڑے زخمی ہوگئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کی) میں نے ایک چادر
پائی اور اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کی میں نے تہ بند باندھی اور دوسرے ٹکڑے کی سعد بن مالک
(یعنے تہ بند باندھی سعد نے)
نے اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی
اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بیشک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا
میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر تھوڑی مدت میں جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اسکا
یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہوگئی تو تم قریب خبر پاؤگے اور تجربہ کروگے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آوینگے (کہ
کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہینگے اور وہ بالکل دنیادار ہوجاوینگے) ع

خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ
نَحْوَ حَدِيْثِ شَيْبَانَ ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے اونہون نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم
تھے بصرے کے سے بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا عن خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ
ابْنَ غَزْوَانَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَعَامُنَا
اِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا ترجمہ خالد بن عمیر سے روایت ہے مین نے سنا عتبہ بن
غزوان سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھتا مین ساتوان شخص تھا سات آدمیون کا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سوا حبلہ (ایک درخت ہے) کے پتون کے عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ
رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ
الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا
كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُوْلُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَ
اُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ
اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ
اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ
فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ قَالَ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اَنْسَاكَ كَمَا
نَسِيْتَنِيْ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَ
بِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِيْ بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ
يُقَالُ لَهُ الْاٰنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِيْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ
عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهٖ وَلَحْمِهٖ وَعِظَامِهِ انْطِقِيْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَ
ذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اپنے پروردگار کو دیکھین گے قیامت کے دن
آپنے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے مین ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو اصحاب نے کہا کہ
نہین حضرت نے فرمایا سو کیا تمکو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے مین چودہوین رات کو جب کہ بدلی نہ ہو

اصحاب نے کہا کہ نہین آپنے فرمایا سو قسم ہے اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہی کہ تم کو اپنے رب کے دیدار مین کچہ شبہ
اور اختلاف نہ ہوگا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکہنے مین یعنے جیسے چاند سورج کی رویت مین اشتباہ نہین
ویسے ہی خدا تعالی کی رویت مین اشتباہ نہ ہوگا پہر حقتعالی حساب کریگا بندے سے سو کہیگا اے فلانے
بندے بہلا مینے تجہہ کو عزت نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہہ کو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور
اونٹون کو تیرا تابع نہین کیا اور تجہکو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہیگا
کہ سچ ہے آپنے فرمایا تو حقتعالے فرماوے گا بہلا تجہہ معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملے گا سو بندہ کہیگا کہ نہین تو
حقتعالی فرماوے گا کہ اب ہم بہی تجہہ کو بہولتے ہین یعنے تیری خبر نہ لینگے اور تجہکو عذاب سے نہ بچاوینگے
جیسے تو ہم کو بہولا پہر خدا تعالی دوسرے بندے سے حساب کریگا تو کہے گا اے فلانے بہلا مینے تجہہ کو عزت
نہین دی اور تجہکو سردار نہین بنایا اور تجہکو تیرا جوڑا نہین دیا اور گہوڑون اور اونٹون کو تیرا تابع
نہین کیا اور تجہہ کو چہوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تہا اور چوتہہ لیتا تہا تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے اے
میرے رب پہر خدا تعالی فرماوے گا بہلا تجہہ کو معلوم تہا کہ تو مجہہ سے ملیگا تو بندہ کہیگا کہ نہین پہر خدا تعالی
فرماوے گا سو مقرر مین بہی اب تجہہ بہلا دیتا ہون جیسے تو مجہہ کو دنیا مین بہولا تہا پہر تیسرے بندے
سے حساب کریگا اوس سے بہی اسیطرح کہیگا بندہ کہیگا اے رب مین تجہہ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر
اور تیرے رسولون پر اور مین نے نماز پڑہی روزہ رکہا صدقہ دیا اسیطرح اپنی تعریف کرے گا جہانتک
اوس سے ہو سکے گی حقتعالی فرماوے گا دیکہہ یہین تیرا جہوٹ کہلا جاتا ہے حضرت صنے فرمایا پہر حکم
ہوگا اب ہم تیرے اوپر گواہ کہڑا کرتے ہین بندہ اپنے جی مین سوچیگا کہ کون مجہپر گواہی دیگا پہر اوس کے
منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہوگا اوسکی ران سے کہ بول تو اوسکی ران اسکا گوشت اور اوسکی ہڈیان اوس کے
اعمال کی گواہی دینگی اور یہ گواہی اسواسطے ہوگی تاکہ اوسکا عذر باقی نہ رہے اوسی کی ذات کی گواہی
سے اور یہ شخص منافق یعنے جہوٹا مسلمان ہوگا اور اسی پر خدا تعالی غصہ کریگا اور پہلے دونون کافر
تہے معاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچہ فائدہ نہین لوگون کو دکہانے کی نیت
سے نماز یا روزہ کرنا اور وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مما اضحک قال
قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ فیقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی قال فیقول لا اجیز علی نفسی الا

شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ

فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهٖ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهٖ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت

ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ ہنسے آپنے فرمایا تم جانتے ہو مین کس واسطے

ہنستا ہون ہم نے کہا کہ اللہ اور اُسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا مین ہنستا ہون بندہ کی گفتگو پر

جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہیگا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہین دے چکا ہے ظلم سے یعنے

تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نکرون گا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالی جواب دیگا کہ ہان ہم ظلم

نہین کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ مین جائز نہین رکھتا کسی کی گواہی اپنے

اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے پروردگار فرماوے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھپر آج کے

دن کفایت کرتی ہے اور کرام کاتبین کی گواہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر مہر کیجاویگی

بندی کے منہ پر اور اس کے ہاتھہ پاؤن کو حکم ہوگا بولو وہ اوس کے سارے اعمال بول دین گے پھر

بندے کو بات کرنے کی اجازت دیجاوے گی بندہ اپنے ہاتھہ پاؤن سے کہیگا چلو دور ہو جاؤ خدا

کی مار تمپر مین تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا یعنے تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھکو منظور تھا سو تم

آپہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ مین جاؤ) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے

عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے

یعنے بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ دے تیری یاد سے غافل نہو جاوین

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ **عَنْ** عُمَارَةَ

ابْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے

عنہا سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل جب سے آپ مدینہ مین تشریف لائے کبھی تین

دن برابر گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئے یہانتک کہ آپ نے وفات پائی رباوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما شبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة ایام تباعا من خبز بر حتی مضی لسبیلہ **عن** عائشة انہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز شعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی دوسری روایت مین ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز بر فوق ثلاث **ترجمہ** تین دن سے زیادہ گیہون کی روٹی سے سیر نہ ہوئے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز البر ثلاثا حتی مضی لسبیلہ **ترجمہ** وہی جو پہلے گذرا **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت ما شبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم یومین من خبز بر الا واحدہما تمر **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل دو دن تک گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوئی مگر ایک دن صرف کھجور ملی **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت انا کنا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم لنمکث شہرا ما نستوقد بنار ان ہو الا التمر والماء **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہم آل محمد کا یہ حال تہا کہ مہینہ مہینہ بہر تک انگار نہ سلگاتے صرف کھجور اور پانی پر گذارہ کرتے **عن** ہشام بن عروة بہذا الاسناد ان کنا لنمکث ولم یذکر آل محمد وزاد ابو کریب فی حدیثہ عن ابن نمیر الا ان یاتینا اللحیم **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا تو انگار سلگاتے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما فی رفی من شیء یاکلہ ذو کبد الا شطر شعیر فی رف لی فاکلت منہ حتی طال علی فکلتہ ففنی **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور میرے دانون کے برتن مین تہوڑی جو تہی مین اوسی مین سے کہایا کی یہانتک کہ بہت دن گذر گئے مین نے انکو ماپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجہول اور مبہم شے مین برکت زیادہ ہوتی ہے) **عن** عروة عن

عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہا کانت تقول واللہ یا ابن اختی ان کنا لننظر الی الہلال ثم الہلال ثم الہلال ثلاثۃ اہلۃ فی شہرین وما اوقد فی ابیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار قال قلت یا خالۃ فما کان یعیشکم قالت الاسودان التمر والماء الا انہ قد کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیران من الانصار وکانت لہم منائح فکانوا یرسلون الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البانہا فیسقیناہ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تہین قسم خدا کی اے بہانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے مین تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرون مین اس مدت تک آگ نہ جلتی مین نے کہا اے خالہ پہر تم کیا کہاتین اونہون نے کہا کہجور اور پانی البتہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کچہ ہمسائے تہے اون کے جانور تہے دودہ والے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودہ بہیجتے تو آپ ہمکو دودہ پلاتے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لقد مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما شبع من خبز وزیت فی یوم واحد مرتین **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور آپ سیر نہین ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن مین دو بار یعنے صبح اور شام دونون وقت سیر ہوکر نہین کہایا **عن** عائشۃ رض قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین شبع الناس من الاسودین التمر والماء **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی اور ہم سیر ہوگئے تہے پانی اور کہجور سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد شبعنا من الاسودین الماء والتمر **ترجمہ** وہی جو گذرا **عن** سفیان بہذا الاسناد غیر ان فی حدیثہما عن سفیان وما شبعنا من الاسودین **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ہم سیر نہین ہوئے کہجور اور پانی سے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال والذی نفسی بیدہ وقال ابن عباد والذی نفس ابی ہریرۃ بیدہ ما اشبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہلہ ثلثۃ ایام تباعا من خبز حنطۃ حتی فارق الدنیا **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا قسم اوسکی جس کے ہاتہ مین ابوہریرہ

کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گہر والون کو سیر نہین کیا تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے **عن** اِبی حَازِمٍ قَالَ رَأَیْتُ اَبَاھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُشِیْرُ بِاِصْبَعَیْہِ مِرَارًا یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ مَا شَبِعَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُہٗ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ تِبَاعًا مِّنْ خُبْزِ حِنْطَۃٍ حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا **ترجمہ** ابو حازم سے روایت ہے مین نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ اپنی دونون انگلیون سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے گہر والے کبہی تین دن پے در پے گیہون کی روٹی سے سیر نہین ہوے یہانتک کہ آپ تشریف لیگئے دنیا سے **عن** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ یَقُوْلُ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَّا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بِہٖ بَطْنَہٗ وَقُتَیْبَۃُ لَمْ یَذْکُرْ بِہٖ **ترجمہ** نعمان بن بشیر کہتے تہے تم نہین کہاتے اور پیتے جو چاہتے ہو مین نے تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے اگو خراب کہجور بہی پیٹ بہر کر نہین ملتی تہی **عن** سِمَاکٍ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ زُھَیْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُوْنَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ **ترجمہ** وہی جو گذرا اس مین یہ ہے کہ تم بغیر کہجور اور مسکہ کے طرح طرح کے کہانون کے رضی نہین ہوتے **عن** سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ یَخْطُبُ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْیَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَظَلُّ الْیَوْمَ یَلْتَوِیْ مَا یَجِدُ دَقَلًا یَمْلَاُ بِہٖ بَطْنَہٗ **ترجمہ** سماک بن حرب سے روایت ہے مین نے سنا نعمان کو خطبہ پڑہتے ہوے وہ کہتے تہے حضرت عمر نے ذکر کیا دنیا کا جو لوگون نے حاصل کی ہے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ سارا دن بیقرار رہتے بہوک سے آپ کو خراب کہجور نملتی جس سے اپنا پیٹ بہرتے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اَلَکَ امْرَاَۃٌ تَاْوِیْ اِلَیْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَکَ مَسْکَنٌ تَسْکُنُہٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِیَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِیْ خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوْکِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلٰثَۃُ نَفَرٍ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَہٗ فَقَالُوْا لَہٗ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَاللّٰہِ مَا نَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ لَا نَفَقَۃَ وَلَا دَابَّۃَ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ لَھُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَیْنَا فَاَعْطَیْنَاکُمْ مَا یَسَّرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَکَرْنَا

امرکم للسلطان وان شئتم صبرتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامۃ الی الجنۃ باربعین خریفا قالوا
فانا نصبر لا نسأل شیئا ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا ہم مہاجرین
فقیروں میں سے ہیں عبداللہ نے کہا تیری جورو ہے جس کے پاس تو رہتا ہے وہ بولا ہاں عبداللہ نے کہا
تیرا گھر ہے جس میں تو رہتا ہے وہ بولا ہاں ہے عبداللہ نے کہا تو تو امیروں میں سے ہے وہ بولا میرے پاس ایک خادم
بھی ہے عبداللہ نے کہا پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے ۔ ابو عبدالرحمان نے کہا تین آدمی عبداللہ بن
عمرو بن عاص کے پاس آئے میں اون کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد قسم خدا کی ہمکو کوئی چیز
میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب عبداللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروں اگر چاہتے ہو تو ہمارے
پاس چلے آؤ ہم تمکو وہ دینگے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے
کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے
تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے جنت میں جاوینگے وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں
اور کچھ نہیں مانگتے

باب النہی عن الدخول علی اہل الحجر الا من یدخل باکیا

قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا جاوے عن عبد اللہ بن عمر
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحاب الحجر لا تدخلوا علی ہؤلاء القوم
المعذبین الا ان تکونوا باکین فان لم تکونوا باکین فلا تدخلوا علیہم ان
یصیبکم مثل ما اصابہم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اصحاب حجر (یعنے ثمود کے لوگ جو رب کے فرشتے کے چہنگاڑ سے ہلاک ہوگئے) کی شان
میں فرمایا (غزوہ تبوک میں یہ قوم کے گھر اودھر ہی تھی) مت جاؤ ان عذاب کیے لوگوں پر (یعنے ان کے
گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اوس کے عذاب سے) اگر تم روتے
نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہو تم کو وہ عذاب لگے جو اونپر آیا تھا عن عبد اللہ بن عمر قال مررنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحجر فقال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین حذرا ان یصیبکم
مثل ما اصابہم ثم زجر فاسرع حتی خلفہا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر پر سے گذرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تمکو بھی وہ عذاب نہ ہو جو اون کو ہوا تھا پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا اور جلدی چلایا یہانتک کہ حجر پیچھے رہ گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ اٰبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِيْنَ فَاَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْاِبِلَ الْعَجِيْنَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوترے حجر میں (یعنے ثمود کے ملک میں) اونہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آٹا گوندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا اوس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آٹے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اوس کنوئے سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح ؑ کی **ف** نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں خضوع اور مراقبہ سے جاوے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جاوے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نکرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نکھا سکے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے (انتہی) **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فَضْلِ الْاِحْسَانِ اِلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ

بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بیوہ کے لیے کماوے اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اوسکا درجہ ایسا ہی جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالی کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اوسکا جو نماز کے لیے کھڑا رہے اور نہ تھکے اور جیسے اوس روزہ دار کا جو روزہ ناغہ نکرے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور

انیم کی خبر گیری کرنیوالا خواہ اوسکا عزیز ہو یا غیر ہو جنت مین اس طرح سے ساتھ ہون گے جیسے یہ دو انگلیان
اللہ مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی اونگلی اور بیچ کی اونگلی سے **باب** فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ مسجد بنانیکی
فضیلت **عَنْ** عُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ
وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ
قَالَ يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللهِ بَنَى اللهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ هَارُوْنَ بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا
فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگون
نے اون کے حق مین باتین کین حضرت عثمان نے کہا تم نے بہت باتین بنائین اور مین نے سنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدا تعالے کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس
کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اوس پر کندہ نہ کر اوے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اوسی کی تعمیر کرے نئی
نہ بناوے کہ دونون مسجدین اوجاڑ ہون) اللہ اوس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت مین
عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ
فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوْا اَنْ يَّدَعَهٗ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللهُ لَهٗ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** محمود بن لبید
سے روایت ہے حضرت عثمان نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگون نے اوسکو برا جانا اور
یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اوسی شکل مین رہے جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین تھی انہون
نے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالے کے لیے ایک
مسجد بناوے اللہ تعالے اوس کے لیے جنت مین ایک گھر بناوے گا **عَنْ** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا بَنَى اللهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** وہی جو گذرا **باب**
فَضْلِ الْاِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ
مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ
مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ

فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم سألتني عن اسمي قال اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماءه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع فيها قال اما اذ قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه و اكل انا وعيالي ثلثا وارد فيها ثلثه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان مین اوس نے بادل مین ایک آواز سُنی فلانے باغ کو سینچ دے اس آواز کے بعد سے بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین مین پانی برسایا ایک نالی وہان کی نالیون مین سے بالکل لبالب ہوگئی سو وہ شخص بستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنی باغ مین کھڑا پانی کو اپنے پھاوڑی سے ادہر ادوہر کرتا ہے سو اوس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کی بندے تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل مین سُنا تھا پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے بندے تونے میرا نام کیون پوچھا وہ بولا مین نے بادل مین ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے کوئی کہتا ہے فلانے کے باغ کو سینچ دے تیرا نام لیکر سو تو اس باغ مین خدا کے احسان کی کیا شکر گذاری کرے گا باغ والے نے کہا جب کہ تونے یہ کہا تو سن مین البتہ دیکھتا رہون گا اسکو جو اس باغ سے پیدا ہو گا ایک تہائی اوسکی خیرات کرون گا اور ایک تہائی مین اور میرے بال بچے کھا وینگے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت مین خرچ کرونگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ مین صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا تعالی کے حکم موافق پانی برساتے ہین ایک ہی مقام مین ایک جگہہ زیادہ اور ایک جگہہ کم برستا ہے **عن** وهب بن كيسان بهذا الاسناد غير انه قال واجعل ثلثه في المسكين والسائلين وابن السبيل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ ایک تہائی مین مسکینون اور سائلون اور مسافرون مین صرف کرون گا

باب تحريم الرياء ریا اور نمایش کی حرمت

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تبارك وتعالى انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك فيه معي غيري تركته وشركه **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی فرماتا ہے مین بہ نسبت اور شریکون کے محض بے پرواہ ہون سب سے

جسنے کوئی ایسا عمل کیا جس مین سمیر ساتھ میرے غیر کو ملایا اور ساجھی کیا تو مین اوسکو اور اوسکے ساجھی
کے کام کو چھوڑ دیتا ہون (یعنی جو عبادت اور عمل دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک
مقبول نہین مردود ہی خدا اوسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص ہو دوسرے
کا اوس مین کچھ بہی لگاؤ نہ ہو) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ رَايَا رَايَا اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ عبد اللہ بن عباس رض
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو سنانے کے لیے نیک کام کریگا
اللہ تعالی بہی قیامت کے دن اوس کی ذلت لوگون کو سنا دے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالے
بہی دکھلا دیگا (یعنی صرف ثواب دکھلاویگا پر ملیگا کچہ نہین تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو) عَنْ جُنْدُبِ الْعَلَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم
مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ ترجمہ جندب علقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگون کو
اپنی نیکی سنانا چاہیگا اللہ اوسکی برائی یا اسکا عذاب لوگون کو سنا دیگا اور جو شخص دکھانے کیلئے عبادت کریگا خدا بہی اسکو دکھا دیگا (یعنی
قیامت کے دن اسکی عیب لوگون کو دکھاویگا یا صرف ثواب لوگون کو دکھلا دیگا اور ملیگا کچہ نہین خاک) عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَزَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم غَيْرَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ حَرْبٍ بِهٰذَا
الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا **باب حِفْظِ اللِّسَانِ** زبان کو روکنے کا بیان عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي
النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹہتا ہے جسکی وجہ سے انگار مین اتنا اوتر جاتا ہے جیسے مشرق
سے مغرب تک (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا مخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا
کلمہ بے ادبی کا کلمہ خدا یا رسول خدا یا قرآن یا شریعت کے ساتھہ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو
مین رکہے بے ضرورت بات نکرے) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيْهَا يَهْوِيْ بِهَا
فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہین جانتا اوسمین
کتنا نقصان ہے اوس کے سبب سے انگار مین گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب **باب**

مَنۡ يَامُرُ وَلَا يَفۡعَلُ وَيَنۡهىٰ وَلَا يَنۡتَهِي جو شخص اورون کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اسکا عذاب عَنۡ اُسَامَةَ بۡنِ زَيۡدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ اَلَا تَدۡخُلُ عَلیٰ عُثۡمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ اَتَرَوۡنَ اَنِّي لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسۡمِعُكُمۡ وَاللّٰهِ لَقَدۡ كَلَّمۡتُهُ فِيمَا بَيۡنِي وَبَيۡنَهُ مَادُوۡنَ اَنۡ اَفۡتَتِحَ اَمۡرًا اُحِبُّ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ فَتَحَهُ وَلَا اَقُوۡلُ لِاَحَدٍ يَكُوۡنُ عَلَيَّ اَمِيۡرًا اِنَّهُ خَيۡرُ النَّاسِ بَعۡدَ مَا سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ يُؤۡتٰى بِالرَّجُلِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَيُلۡقٰى فِي النَّارِ فَتَنۡدَلِقُ اَقۡتَابُ بَطۡنِهٖ فَيَدُوۡرُ بِهَا كَمَا يَدُوۡرُ الۡحِمَارُ بِالرُّحِيِّ فَيَجۡتَمِعُ اِلَيۡهِ اَهۡلُ النَّارِ فَيَقُوۡلُوۡنَ يَا فُلَانُ مَالَكَ اَلَمۡ تَكُنۡ تَاۡمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَتَنۡهىٰ عَنِ الۡمُنۡكَرِ فَيَقُوۡلُ بَلیٰ قَدۡ كُنۡتُ اٰمُرُ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَلَا اٰتِيۡهِ وَاَنۡهىٰ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَاٰتِيۡهِ **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے اون سے کہا گیا تم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نہین جاتے اور اون سے گفتگو نہین کرتے انہون نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ مین اون سے گفتگو نہین کرتا مین تمکو سناؤن قسم خدا کی مین ان سے باتین کرچکا جو مجھکو اپنے اور اون کے بیچ مین کرنا تہین البتہ مین نے یہ نہین چاہا کہ وہ بات کھولون جس کا کھولنے والا پہلے مین ہی ہون اور مین کسیکو جو مجھپر حاکم ہو یہ نہین کہتا کہ وہ سب لوگون مین بہتر ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قیامت کے دن ایک شخص لایا جاویگا پھر وہ جہنم مین ڈالا جاوے گا اوسکے پیٹ کی آنتین باہر نکل آوین گی وہ انکو لیے ہوئے گدہے کیطرح جو چکی پیستا ہے چکر لگا دے گا اور جہنم والے اوسکے پاس اکہٹا ہونگے اوس سے پوچھین گے اے فلانے کیا تو اچھی بات کا حکم نہین کرتا تہا اور بری بات سے منع نہین کرتا تہا وہ کہیگا مین تو ایسا کرتا تہا لیکن مین دوسرون کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسرون کو بری بات سے منع کرتا اور خود اوس سے باز نہ رہتا عَنۡ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنۡدَ اُسَامَةَ بۡنِ زَيۡدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمۡنَعُكَ اَنۡ تَدۡخُلَ عَلیٰ عُثۡمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصۡنَعُ وَسَاقَ الۡحَدِيۡثَ بِمِثۡلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

بَابُ النَّهۡيِ عَنۡ هَتۡكِ الۡاِنۡسَانِ سِتۡرَ نَفۡسِهٖ انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے عَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنۡهُ يَقُوۡلُ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ يَقُوۡلُ كُلُّ اُمَّتِي مُعَافَاةٌ اِلَّا الۡمُجَاهِرِيۡنَ وَاِنَّ مِنَ الۡاِجۡهَارِ اَنۡ يَعۡمَلَ الۡعَبۡدُ بِاللَّيۡلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصۡبِحُ قَدۡ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُوۡلُ يَا فُلَانُ قَدۡ عَمِلۡتُ الۡبَارِحَةَ كَذَا

وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ
وَاِنَّ مِنَ الْجِهَارِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جاوینگے مگر ان لوگون کے جو اپنی گناہون کو فاش کرتے ہین اور
وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پہر صبح ہو اور پروردگار نے اسکا گناہ پوشیدہ رکہا
ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلانے مین نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا رات کو تو پروردگار
نے اسکو چہپایا اور رات بہر چہپا رہا صبح کو اوس نے پردہ کہولدیا **ف** پوشیدہ گناہون کو
لوگون سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہوگا اسواسطے کہ اس مین گناہ پر جرات اور بے
پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا تعالیٰ سے نہین ڈرتا اور یہ
جو بعضے نادان کہتے ہین اوصاحب جسکا خدا سے پردہ نہین اوسکا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور
سو غلط سمجہے ہین کہ اگر وہ شرماتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اوسکی پردہ پوشی کرتا اور جب کہ
اوس نے بیحیا بنکر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث مین آیا ہے
کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرو اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہوکر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہوکر
اوسکی توبہ کے گواہ ہون یا اور گناہگار اوسکو دیکہکر توبہ پر مستعد ہون (تحفۃ الاخیار) **باب**
تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ چہینکنے والے کا جواب اور جماہی کی کراہت **عَنْ** اَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ
اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا
فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰهَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیون نے چہینکا آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا
جواب نہ دیا جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چہینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن مین نے چہینکا اور آپ نے
جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اوس نے (یعنے جسکا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے خدا تعالیٰ کا شکر نہ کیا
ف نووی نے کہا کتاب السلام مین اوسکی بحث گذر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چہینک
کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی اور اکثر علماء کے نزدیک
سنت ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن ابی بردة قال دخلت علی ابی موسی وھو فی بیت ابنة الفضل بن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ فعطست فلم یشمتنی وعطست فشمتھا فرجعت الی امی فاخبرتھا فلما جاءھا
قالت عطس عندک ابنی فلم تشمتہ وعطست فشمتھا فقال ان ابنک عطس فلم یحمد اللہ
فلم اشمتہ وعطست فحمدت اللہ فشمتتھا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
اذا عطس احدکم فحمد اللہ فشمتوہ فان لم یحمد اللہ فلا تشمتوہ ترجمہ ابو بردہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابو موسی کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تہے
(ام کلثوم اون کا نام تہا پہلے امام حسن علیہ السلام کے نکاح میں تہیں جب اونہوں نے طلاق دیدیا تو
ابو موسی نے اون سے نکاح کرلیا) میں چھینکا تو ابو موسی نے جواب نہ دیا (یعنے یرحمک اللہ نہ کہا) پہر وہ
چھینکیں تو اون کو جواب دیا میں اپنی ماں کے پاس گیا اور اون سے یہ حال بیان کیا جب ابو موسی اون
کے پاس آئے تو میری ماں نے اون سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو
تم نے جواب دیا ابو موسی نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اوس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں
دیا اور وہ عورت چھینکی اوس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تہے جب تم میں سے کوئی چھینکے پہر اللہ کا شکر کرے (یعنے الحمد للہ کہے) تو اوسکو جواب
دو اور جو الحمد للہ نہ کہے تو اوسکو جواب مت دو عن سلمة بن الاکوع انہ سمع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم وعطس رجل عندہ فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس اخری فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرجل مزکوم ترجمہ سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا یرحمک اللہ پہر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اوسکو زکام ہو گیا عن
ابی ھریرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاؤب من الشیطان
فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کیطرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی
ہے اور امتلاء بدن کی) پہر جب تم میں سے کسی کو جمائی آوے تو اسکو روکے جہاں تک ہوسکے (یعنے
منہ بند رکہے) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک بیدہ علی فمہ فان الشیطان یدخل

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی لیوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (مکھی یا کیڑا وغیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یا درحقیقت شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ ترجمہ جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں وسوسہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ ترجمہ وہی جو گذرا۔

باب فِی اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ متفرق حدیثوں کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنے مٹی سے عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اَلَا تَرَوْنَهَا اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْهُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَعْبًا فَقَالَ اَاَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ اَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ قَالَ اِسْحٰقُ فِیْ رِوَايَتِهٖ لَا نَدْرِیْ مَا فَعَلَتْ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا میں سمجھتا ہوں وہ گروہ چوہے ہیں (مسخ ہو گئے) کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ چوہے وہی بنی اسرائیل کے لوگ ہو گئے جو مسخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ

بنی اسرائیل کی شریعت مین اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودہ حرام تہا) ابوہریرہ نے کہا یہ حدیث
مین نے کعب سے بیان کی انہون نے کہا تُنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین نے کہا ہان پہر انہون
نے پوچہا پہر پوچہا کئی بار پوچہا مین نے کہا کیا مین توراۃ پڑہتا ہون (جو اس مین دیکہکر یہ روایت مین نے حاصل کی
ہوگی پہر تو سارا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ الْفَارَۃُ مَسْخٌ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّہٗ یُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْھَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُہٗ وَیُوْضَعُ بَیْنَ یَدَیْھَا لَبَنُ
الْاِبِلِ فَلَا تَذُوْقُہٗ فَقَالَ لَہٗ کَعْبٌ اَسَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَاُنْزِلَتْ
عَلَیَّ التَّوْرٰۃُ ترجمہ ابوہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو مسخ ہوگیا اور اسکی دلیل یہ ہے کہ جو اسکے سامنے بکری کا
دودہ رکہو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکہو تو چکہتا تک نہین کعب نے کہا کیا تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے ابوہریرہ نے کہا پہر نہین تو کیا مجہپر توراۃ اوتری تہی عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَّرَّتَیْنِ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہین لگتا یعنے مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب
کسی معاملہ مین ایکبار خطا اٹہاوے تو دوبارہ اوسکو نہ کرے من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ کا یہی مضمون
ہے اور بعضون نے کہا یہ حدیث آخرت کے کامون مین ہے اور یہ حدیث آپ نے اسوقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ
کی ہجو کیا کرتا تہا قید کیا پہر احسان کہکر اوسکو مفت چہوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستاوے لیکن
اوسنے چہوٹنے کے بعد پہر وہی شرارت شروع کی پہر پکڑا گیا اوسنے پہر درخواست کی مفت چہوڑ دینے کی تب آپنے
یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام ابا غرہ تہا عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ
ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ صُھَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ
اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذَاکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْہُ سَرَّاءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ وَاِنْ
اَصَابَتْہُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَانَ خَیْرًا لَّہٗ ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا بہی عجب حال ہے اوسکا ثواب کہین نہین گیا یہ بات کسی کو حاصل نہین ہے اگر اسکو خوشی ہوئی تو وہ شکر
کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے اور جو اسکو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اسمین بہی ثواب ہے باب النہی عن المدح
اذا کان فیہ افراط وخیف فتنۃ علی الممدوح بہت تعریف کرنیکی ممانعت عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ
مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ وَیْحَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِکَ مِ

إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيْبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا ۔ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دلکا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو **ف** نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منہ پر تعریف کرنیکا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اوسکے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو تباہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اوسکو غرور پیدا ہو جاویگا اوسکی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اور دونکو ایسے کام کرنیکی رغبت ہو تو مستحب ہے انتہی مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانے میں کوئی تعریف کرنیوالا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کی منہ پر خاک نہ ڈالی جاوے یہ لوگ تعریف میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جسکی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور ظل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہان پناہ اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو تو نہ پوچھیے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے ہیں اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسیکو لائق نہیں ہیں اونکی زبان پر خدا کی پھٹکار۔ اسیطرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور عرائض میں مکتوب الیہ کے بیجا القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن اون سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

عن أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا ۔ **ترجمہ** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ آپ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف
کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یون کہے مین خیال کرتا ہون اگر وہ وقعی ایسا ہو کہ وہ ایسا ہی اسپر بھی مین اللہ
کے سامنے کسی کو اچہا نہین کہتا یعنے معلوم نہین کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہو کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہین
یا جسکو خدا بتلادے **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَقَالَ
رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْهُ **ترجمہ** وہی جو گذرا اسمین یہ
نہین ہو کہ اللہ تعالی کے رسول کے بعد اوس سے کوئی بہتر نہین **عن** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِيْ عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيْهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ
الرَّجُلِ **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص تعریف کرتے ہوئے ایک
شخص کی جو مبالغہ کر رہا تہا اوسکی تعریف مین آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اوس شخص کی پیٹھ کو **عن**
اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِيْ عَلٰى اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِيْ عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَمَرَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْثِيَ فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ **ترجمہ** ابو معمر سے روایت
ہو ایک شخص کسی امیر کی امیرون مین سے تعریف کر رہا تہا مقداد بن الاسود نے اوسپر مٹی ڈالنا شروع کی اور
کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تعریف کرنے والون کے منہ پر مٹی ڈالو امراد حقیقۃً مٹی ڈالنا
ہے جیسے مقداد سمجھے یا ناامید کرنا ہے یا کچہ نہ دینا یا مطلب یہ کہ تم اون کے سامنے اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی
عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہوا **عن** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ
فَعَمَدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُوْ فِيْ وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهٗ
عُثْمَانُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ
وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ **ترجمہ** ہمام بن حارث سے روایت ہو ایک شخص حضرت عثمانؓ کی تعریف کرنے لگا مقداد
اپنے گہٹنون کے بل بیٹہے اور وہ موٹے آدمی تہے اور تعریف کرنیوالے کے منہ پر کنکریان ڈالنے لگے حضرت عثمان
نے کہا اے مقداد تمکو کیا ہوا وہ بولے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تعریف کرنیوالون کو دیکہو تو اون کے
موہون مین خاک ڈالو **عن** الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ
مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھکو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا چھوٹا میں نے چھوٹے کو مسواک دی مجھسے کہا گیا بڑے کو دے معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل ہے) **باب** التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم بات سمجھکر کہنا اور علم کو لکھنا **عن** عروة قال كان ابو هريرة رض يحدث ويقول اسمعي يا ربة الحجرة اسمعي يا ربة الحجرة وعائشة تصلي فلما قضت صلوتها قالت لعروة الا تسمع الى هذا ومقالته انفا انما كان النبي صلى الله عليه وسلم يحدث حديثا لو عده العاد لاحصاه **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے ابو ہریرہ حدیث بیان کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرے والی سن اے حجرے والی اور حضرت عائشہ نماز پڑھتی تھیں جب نماز پڑھ چکیں تو انہوں نے عروہ سے کہا تمنے ابو ہریرہ کی باتیں سنیں ابھی دیر میں انہوں نے کتنی حدیثیں بیان کر دیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے بات کرتے تھے کہ گننے والا اوسکو چاہتا تو گن لیتا (یعنے ٹھیر ٹھیر کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے جٹر جٹر اور جلدی جلدی باتیں کرنا عقلمندی اور دانائی کا شیوہ نہیں **عن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تكتبوا عني ومن كتب عني غير القران فليمحه وحدثوا عني ولا حرج ومن كذب علي قال همام احسبه قال متعمدا فليتبوأ مقعده من النار **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لکھو میرا کلام اور جسنے لکھا مجھسے سنکر تو وہ اوسکو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ میٹے البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصداً میرے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے **ف** قاضی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں بہتوں نے اوسکو مکروہ رکھا لیکن اکثر نے جائز رکھا ہے اور اس کے بعد اجماع ہوگیا اوس کے جواز پر اور اختلاف جاتا رہا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اوس شخص پر جو اچھا حافظہ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اوسکو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنیکا اور جسکا حافظہ اچھا نہ ہو اوسکو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوٰۃ کی اور ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اوس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ ملجاوے جب اس سے اطمینان ہوگیا تو آپ نے اجازت دی کتابت کی اور بعضوں نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تا کہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو اور لوگ

باب قصة اصحاب الاخدود اصحاب الاخدود کا قصہ ف اخدود کے معنے خندق اور اس کی جمع اخادید
قرآن میں سورہ بروج میں اون خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالی نے قتل اصحاب الاخدود النار ذات
الوقود۔ اس حدیث میں اونکا سارا قصہ مذکور ہے عن صهيب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كان
ملك فيمن كان قبلكم وكان له ساحر فلما كبر قال للملك اني قد كبرت فابعث الي غلاما اعلمه
السحر فبعث اليه غلاما يعلمه فكان في طريقه اذا سلك راهب فقعد اليه وسمع كلامه فاعجبه
فكان اذا اتى الساحر مر بالراهب وقعد اليه فاذا اتى الساحر ضربه فشكا ذلك الى الراهب فقال اذا خشيت
الساحر فقل حبسني اهلي واذا خشيت اهلك فقل حبسني الساحر فبينما هو كذلك اذ اتى على
دابة عظيمة قد حبست الناس فقال اليوم اعلم الساحر افضل ام الراهب افضل فاخذ حجرا فقال
اللهم ان كان امر الراهب احب اليك من امر الساحر فاقتل هذه الدابة حتى يمضي الناس
فرماها فقتلها ومضى الناس فاتى الراهب فاخبره فقال له الراهب اي بني انت اليوم افضل
مني قد بلغ من امرك ما ارى وانك ستبتلى فان ابتليت فلا تدل علي وكان الغلام يبرئ الاكمه
والابرص ويداوي الناس سائر الادواء فسمع جليس للملك كان قد عمي فاتاه بهدايا كثيرة
فقال ما ههنا لك اجمع ان انت شفيتني قال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فان امنت
بالله دعوت الله فشفاك فامن بالله فشفاه الله فاتى الملك فجلس اليه كما كان يجلس فقال
له الملك من رد عليك بصرك قال ربي قال ولك رب غيري قال ربي وربك الله فاخذه فلم
يزل يعذبه حتى دل على الغلام فجيء بالغلام فقال له الملك اي بني قد بلغ من سحرك ما تبرئ
الاكمه والابرص وتفعل وتفعل فقال اني لا اشفي احدا انما يشفي الله فاخذه فلم يزل يعذبه
حتى دل على الراهب فجيء بالراهب فقيل له ارجع عن دينك فابى فدعا بالمئشار فوضع المئشار في
مفرق راسه فشقه حتى وقع شقاه ثم جيء بجليس الملك فقيل له ارجع عن دينك فابى فوضع
المئشار في مفرق راسه فشقه به حتى وقع شقاه ثم جيء بالغلام فقيل له ارجع عن دينك
فابى فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به الى جبل كذا وكذا فاصعدوا به الجبل فاذا
بلغتم ذروته فان رجع عن دينه والا فاطرحوه فذهبوا به فصعدوا به الجبل فقال اللهم
اكفنيهم بما شئت فرجف بهم الجبل فسقطوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل

اصحابك قال كفانيهم الله فدفعه الى نفر من اصحابه فقال اذهبوا به فاحملوه في قرقور فتوسطوا به
البحر فان رجع عن دينه والا فاقذفوه فذهبوا به فقال اللهم اكفنيهم بما شئت فانكفأت
بهم السفينة فغرقوا وجاء يمشي الى الملك فقال له الملك ما فعل اصحابك فقال كفانيهم الله
فقال للملك انك لست بقاتلي حتى تفعل ما امرك به قال وما هو قال تجمع الناس في
صعيد واحد وتصلبني على جذع ثم خذ سهما من كنانتي ثم ضع السهم في كبد القوس
ثم قل بسم الله رب الغلام ثم ارمني فانك اذا فعلت ذلك قتلتني فجمع الناس في
صعيد واحد وصلبه على جذع ثم اخذ سهما من كنانته ثم وضع السهم في كبد
القوس ثم قال بسم الله رب الغلام ثم رماه فوقع السهم في صدغه فوضع يده
في صدغه في موضع السهم فمات فقال الناس امنا برب الغلام امنا برب الغلام فاتي
الملك فقيل له ارايت ما كنت تحذر قد والله نزل بك حذرك قد امن الناس فامر
بالاخدود بافواه السكك فخدت واضرم النيران وقال من لم يرجع عن دينه فاقحموه
او قيل له اقتحم ففعلوا حتى جاءت امراة ومعها صبي لها فتقاعست ان تقع
فيها فقال لها الغلام يا امه اصبري فانك على الحق ترجمہ صہیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اسکا ایک جادوگر تھا جب وہ جادوگر بوڑھا ہوگیا تو بادشاہ
سے بولا میں بڈھا ہوگیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اوسکو جادو سکھلاؤں بادشاہ نے اوسکے پاس
ایک لڑکا بھیجا وہ اسکو جادو سکھلاتا تھا اوس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش
یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اوسکے پاس بیٹھتا اور اسکا کلام سنتا اوسکو بھلا معلوم ہوتا جب جادوگر پاس
جاتا تو راہب کیطرف ہوکر نکلتا اور اسکے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر پاس جاتا تو جادوگر اوسکو مارتا آخر لڑکے نے
جادوگر کے مار کا راہب سے گلہ کیا راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہدیا کر کہ میرے گھر والوں نے مجھکو
روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھر والوں سے ڈرے تو کہا کر کہ جادوگر نے مجھکو روک رکھا تھا اسی حالت میں وہ
لڑکا رہا کہ ناگاہ ایک بڑی قد کے جانور پر گذرا جس نے لوگوں کو آمد و رفت سے روک دیا تھا لڑکے نے کہا کہ
آج میں دریافت کرتا ہوں جادوگر فضل ہے یا راہب فضل ہے اور اس نے ایک پتھر لیا اور کہا الٰہی اگر راہب کا طریقہ
تجکو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں پھر اوسکو مارا اس پتھر سے وہ

وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پہرنے لگے پہر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اوس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجہہ سے بڑہ گیا مقرر تیرا رتبہ یہانتک پہنچا جو مین دیکہتا ہون اور تو قریب آزمایا جاویگا پہر اگر تو آزمایا جاوے تو میرا نام نہ بتلانا اوس لڑکے کا یہ حال تہا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا یہ حال بادشاہ کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندہا ہوگیا تہا وہ بہت سے تحفے لیکر لڑکے کے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجہکو چنگا کردیوے لڑکے نے کہا مین کسیکو چنگا نہین کرتا چنگا کرنا تو خدا تعالی کا کام ہے اگر تو خدا پر ایمان لاوے تو مین خدا سے دعا کرون وہ تجہکو چنگا کردیوے گا وہ مصاحب خدا پر ایمان لایا اللہ نے اوسکو چنگا کردیا وہ بادشاہ کے پاس گیا اور اوسکے پاس بیٹہا جیسا کہ بیٹہا کرتا تہا بادشاہ نے کہا تیری آنکہ کس نے روشن کی مصاحب بولا میرے مالک نے بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے مصاحب نے کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے بادشاہ نے اوسکو پکڑا اور مارنا شروع کیا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے لڑکے کا نام لیا وہ لڑکا بلایا گیا بادشاہ نے اوس سے کہا اے بیٹا تو جادو مین اس درجہ پر پہنچا کہ اندہے اور کوڑہی کو چنگا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے وہ بولا مین تو کسی کو چنگا نہین کرتا خدا چنگا کرتا ہے پادشاہ نے اوسکو پکڑا اور مارتا رہا یہانتک کہ اوس نے راہب کا نام بتلایا وہ راہب پکڑا ہوا آیا اوس سے کہا گیا اپنے دین سے پہر جا اوس نے نہ مانا بادشاہ نے ایک آرہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکہا اور اوسکو چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پہر وہ مصاحب بلایا گیا اوس سے کہا تو اپنے دین سے پہر جا اوس نے بہی نہ مانا اوسکی چندیا پر بہی آرہ رکہا اور چیر ڈالا یہانتک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرا پہر وہ لڑکا بلایا گیا اوس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا اوس نے بہی نہ مانا بادشاہ نے اوسکو اپنے چند مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا کہ اوسکو فلانے پہاڑ پر لیجاکر چوٹی پر چڑہاؤ جب تم چوٹی پر پہونچو تو اس لڑکے سے پوچہو اگر وہ اپنے دین سے پہر جاوے تو خیر نہین تو اوسکو دہکیل دو وے اوسکو لے گئے اور پہاڑ پر چڑہایا لڑکے نے دعا کی الہی تو جس طرح سے چاہے مجہے ان کے شر سے بچا پہاڑ ہلا اور وے لوگ گر پڑے پہر وہ لڑکا بادشاہ پاس چلا آیا بادشاہ نے پوچہا تیرے ساتہی کدہر گئے اوس نے کہا خدا نے مجہکو اون کے شر سے بچایا پہر بادشاہ نے اوسکو چند اپنے مصاحبون کے حوالے کیا اور کہا اسکو لیجاؤ ایک ناؤ پر چڑہاؤ اور دریا کے اندر لیجاؤ اگر اپنے دین سے پہر جاوے تو خیر ورنہ اوسکو دریا مین دہکیل دو وے لوگ اوسکو لیگئے لڑکے نے کہا الہی تو مجہکو جس طرح چاہے انکے شر سے بچا وہ ناؤ اوندہی ہوگئی اور لڑکے کے ساتہی سب ڈوب گئے اور لڑکا زندہ بچکر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اوس سے پوچہا تیرے ساتہی کہان گئے وہ بولا اللہ تعالی نے اون سے مجہکو بچایا پہر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجہہ کو نہ مار سکیگا یہانتک کہ مین جو بتلاؤن وہ کرے بادشاہ نے کہا وہ کیا اوس نے کہا تو سب لوگون کو ایک میدان مین جمع کر اور ایک

لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر خدا کے نام سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں
پھر تیر مار اگر تو ایسا کریگا تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی
پر سولی دیا پھر اوس کی ترکش میں سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھکر کہا خدا کے نام سے مارتا ہوں جو اس لڑکے کا
مالک ہے اور تیر مارا وہ لڑکے کی کنپٹی پر لگا اوس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا تو لوگوں نے یہ حال دیکھکر کہا ہم تو اس
لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے کسی نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہوا
یعنی لوگ ایمان لے آئے بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودیکا پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے
اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اوسکو ان خندقوں میں ڈھکیل دو
یا اوس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے لوگوں نے ویسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اوس کے ساتھ ایک بچہ بھی
تھا وہ عورت انگاروں میں گرنے سے جھجکی (پیچھے ہٹی) بچے نے کہا اے ماں صبر کر تو سچے دین پر ہے (مرنے کے بعد پھر چین
ہی چین ہے پھر دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے) نووی نے کہا اس حدیث سے اولیا کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ
بھی نکلتا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی طرح مصلحت کے لیے)

باب قصة ابي اليسر وحديث جابر الطويل

قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

عن عُبادة بن الوليد بن عُبادة بن الصامت قال خرجتُ انا وابي نطلب العلم في
هذا الحي من الانصار قبل ان يهلكوا فكان اول من لقينا ابا اليسر صاحب رسول الله صلى الله عليه و
سلم ومعه غلام له معه ضمامة من صحف وعلى ابي اليسر بردة ومعافري وعلى غلامه بردة ومعافري
فقال له ابي يا عم اني ارى في وجهك سفعة من غضب قال اجل كان لي على فلان بن فلان الحرامي
مال فاتيت اهله فسلمت فقلت ثم هو قالوا لا فخرج علي ابن له جفر فقلت له اين ابوك
قال سمع صوتك فدخل اريكة امي فقلت اخرج الي فقد علمت اين انت فخرج فقلت ما حملك على
ان اختبات مني قال انا والله احدثك ثم لا اكذبك خشيت والله ان احدثك فاكذبك وان
اعدك فاخلفك وكنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت والله معسرا قال قلت آلله
قال آلله قلت آلله قال آلله قلت آلله قال آلله قال فاتى بصحيفته فمحاها بيده قال فان وجدت قضاء فاقضني والا
انت في حل فاشهد بصر عيني هاتين ووضع اصبعيه على عينيه وسمع اذني هاتين ووعاه
قلبي هذا واشار الى مناط قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول من انظر معسرا او وضع
عنه اظله الله في ظله قال فقلت له انا يا عم لو انك اخذت بردة غلامك واعطيته معافريك

وأخذت معافريه وأعطيته بردتك فكانت عليك حلة وعليه حلة فمسح رأسي وقال اللهم
بارك فيه يا ابن أخي بصر عيني هاتين وسمع أذني هاتين ووعاه قلبي هذا وأشار إلى مناط
قلبه رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول أطعموهم مما تأكلون وألبسوهم مما تلبسون
وكان أن أعطيته من متاع الدنيا أهون علي من أن يأخذ من حسناتي يوم القيمة ثم مضينا
حتى أتينا جابر بن عبد الله في مسجده وهو يصلي في ثوب واحد مشتملا به فتخطيت القوم
حتى جلست بينه وبين القبلة فقلت يرحمك الله أتصلي في ثوب واحد ورداؤك إلى جنبك
قال فقال بيده في صدري هكذا وفرق بين أصابعه وقوسها أردت أن يدخل علي الأحمق
مثلك فيراني كيف أصنع فيصنع مثله أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في مسجدنا هذا
وفي يده عرجون ابن طاب فرأى في قبلة المسجد نخامة فحكها بالعرجون ثم أقبل علينا
فقال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قال
فخشعنا ثم قال أيكم يحب أن يعرض الله عنه قلنا لا أينا يا رسول الله قال فإن أحدكم إذا
قام يصلي فإن الله تبارك وتعالى قبل وجهه فلا يبصقن قبل وجهه ولا عن يمينه وليبصق عن
يساره تحت رجله اليسرى فإن عجلت به بادرة فليقل بثوبه هكذا ثم طوى ثوبه بعضه
على بعض فقال أروني عبيرا فقام فتى من الحي يشتد إلى أهله فجاء بخلوق في راحته فأخذه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعله على رأس العرجون ثم لطخ به على أثر النخامة فقال
جابر فمن هناك جعلتم الخلوق في مساجدكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في
غزوة بطن بواط وهو يطلب المجدي بن عمرو الجهني وكان الناضح يعتقبه منا الخمسة و
الستة والسبعة فدارت عقبة رجل من الأنصار على ناضح له فأناخه فركبه ثم بعثه
فتلدن عليه بعض التلدن فقال له شأ لعنك الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من هذا اللاعن بعيره قال أنا يا رسول الله قال انزل عنه فلا تصحبنا بملعون لا تدعوا على
أنفسكم ولا تدعوا على أولادكم ولا تدعوا على أموالكم لا توافقوا من الله ساعة يسأل
فيها عطاء فيستجيب لكم سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى إذا كان عشيشية
ودنونا ماء من مياه العرب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من رجل يتقدمنا فيمدر الحوض

فيشرب ويسقينا قال جابر فقمت فقلت هذا رجل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم أي رجل مع جابر فقام جبار بن صخر فانطلقنا إلى البئر فنزعنا في الحوض سجلا أو سجلين
ثم مدرناه ثم نزعنا فيه حتى أفهقناه فكان أول طالع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال أتأذنان قلنا نعم يا رسول الله فأشرع ناقته فشربت شنق لها فشجت فبالت ثم عدل
بها فأناخها ثم جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الحوض فتوضأ منه ثم قمت فتوضأت
من متوضأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب جبار بن صخر يقضي حاجته فقام رسول الله
صلى الله عليه وسلم ليصلي وكانت علي بردة ذهبت أن أخالف بين طرفيها فلم تبلغ لي
وكانت لها ذباذب فنكستها ثم خالفت بين طرفيها ثم تواقصت عليها ثم جئت حتى
قمت عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه ثم
جاء جبار بن صخر فتوضأ ثم جاء فقام عن يسار رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذ رسول
الله صلى الله عليه وسلم بيدينا جميعا فدفعنا حتى أقامنا خلفه فجعل رسول الله صلى الله
عليه وسلم يرمقني وأنا لا أشعر ثم فطنت به فقال هكذا بيده يعني شد وسطك فلما فرغ
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا جابر قلت لبيك يا رسول الله قال إذا كان واسعا فخالف
بين طرفيه وإذا كان ضيقا فاشدده على حقوك سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكان قوت كل رجل منا في كل يوم تمرة فكان يمصها ثم يصرها في ثوبه وكنا نختبط بقسينا
ونأكل حتى قرحت أشداقنا فأقسم أخطئها رجل منا يوما فانطلقنا به ننعشه فشهدنا له
أنه لم يعطها فأعطيها فقام فأخذها سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا
أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فاتبعته بإداوة من ماء فنظر
رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتان بشاطئ الوادي فانطلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله
فانقادت معه كالبعير المخشوش الذي يصانع قائده حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن
من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله فانقادت معه كذلك حتى إذا كان بالمنصف مما
بينهما لأم بينهما يعني جمعهما فقال التئما علي بإذن الله فالتأمتا قال جابر فخرجت أحضر مخافة

أن يجبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقربي فيتبعد قال ابن عباد فيتبعد فجلست أحدث
نفسي فحانت مني لفتة فإذا أنا برسول الله صلى الله عليه وسلم مقبلا وإذا الشجرتان قد افترقتا
فقامت كل واحدة منهما على ساق فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف وقفة فقال برأسه
هكذا وأشار أبو إسماعيل برأسه يمينا وشمالا ثم أقبل فلما انتهى إلي قال يا جابر هل رأيت
مقامي قلت نعم يا رسول الله قال فانطلق إلى الشجرتين فاقطع من كل واحدة منهما غصنا
فأقبل بهما حتى إذا قمت مقامي فأرسل غصنا عن يمينك وغصنا عن يسارك قال جابر فقمت
فأخذت حجرا فكسرته وحسرته فانذلق لي فأتيت الشجرتين فقطعت من كل واحدة
منهما غصنا ثم أقبلت أجرهما حتى قمت مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلت غصنا
عن يميني وغصنا عن يساري ثم لحقته فقلت قد فعلت يا رسول الله فعم ذاك قال
إني مررت بقبرين يعذبان فأحببت بشفاعتي أن يرفه عنهما ما دام الغصنان رطبين
قال فأتينا العسكر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا جابر ناد بوضوء فقلت ألا
وضوء ألا وضوء ألا وضوء قال قلت يا رسول الله ما وجدت في الركب من قطرة وكان رجل
من الأنصار يبرد لرسول الله صلى الله عليه وسلم الماء في أشجاب له على حمارة من جريد
قال فقال لي انطلق إلى فلان بن فلان الأنصاري فانظر هل في أشجابه من شيء قال فانطلقت
إليه فنظرت فيها فلم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه
فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله إني لم أجد فيها إلا قطرة في عزلاء
شجب منها لو أني أفرغه لشربه يابسه قال اذهب فأتني به فأتيته به فأخذه بيده فجعل
يتكلم بشيء لا أدري ما هو ويغمزه بيديه ثم أعطانيه فقال يا جابر ناد بجفنة فقلت
يا جفنة الركب فأتيت بها تحمل فوضعتها بين يديه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
بيده في الجفنة هكذا فبسطها وفرق بين أصابعه ثم وضعها في قعر الجفنة وقال خذ يا
جابر فصب علي وقل باسم الله فصببت عليه وقلت باسم الله فرأيت الماء يتفور من بين أصابع
رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فارت الجفنة ودارت حتى امتلأت فقال يا جابر ناد
من كان له حاجة بماء قال فأتى الناس فاستقوا حتى رووا قال فقلت هل بقي أحد له حاجة

فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده من الجفنة وهي ملأى وشكا الناس إلى رسول الله
صلى الله عليه وسلم الجوع فقال عسى الله أن يطعمكم فأتينا سيف البحر فزخر البحر زخرة فألقى
دابة فأورينا على شقها النار فاطبخنا واشتوينا وأكلنا وشبعنا قال جابر فدخلت أنا وفلان وفلان
حتى عد خمسة في حجاج عينها ما يرانا أحد حتى خرجنا فأخذنا ضلعا من أضلاعه
فقوسناه ثم دعونا بأعظم رجل في الركب وأعظم جمل في الركب وأعظم كفل في الركب فدخل
تحته ما يطأطئ رأسه ترجمہ عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین اور میرا باپ دونو
نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار کے قبیلے مین قبل اس کے کہ وہ مر جاوین (یعنے انصار سے صحابہ کی حدیث
سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون کے ساتھ اونکا
ایک غلام بھی تھا جو کتابون کا (خطون کا) ایک گٹھہ لیے ہوئے تھا اور ابو الیسر کے بدن پر ایک چادر تھی اور ایک
کپڑا تھا معافری (معافر ایک گاؤن ہے وہان کا کپڑا اوسکو معافری کہتے ہین یا معافر ایک قبیلہ ہے) اوسکے
غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (یعنے میان اور غلام دونون ایک ہی طرح کا لباس پہنے
تھے) مین نے اون سے کہا اے چچا تمہارے چہرے پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے وہ بولے ہان میرا قرض آتا تھا
فلانے پر جو فلانے کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ مین سے مین اوس کے گھر والون پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ
شخص کہان ہے اوسکا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا مین نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہان ہے وہ بولا
تمہاری آواز سن کر میری مان کی چھپر کھٹ مین گھس گیا تب تو مین نے آواز دی اور کہا اے فلانے باہر نکل
مینے جان لیا تو جہان ہے یہ سن کر وہ نکلا مین نے کہا تو مجھ سے چھپا کیون تھا وہ بولا قسم خدا کی مین جو تجھ سے کہونگا
جھوٹ نہین کہونگا مین ڈرا قسم خدا کی کہ تجھ سے جھوٹ بات کرون یا تم سے وعدہ کرون اور خلاف کرون
اور تم صحابی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مین قسم خدا کی محتاج ہون مین نے کہا سچ قسم خدا کی تو محتاج
ہے وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی مینے کہا قسم خدا کی وہ بولا قسم خدا کی پھر اوسکا
تمسک لایا گیا ابو الیسر نے اوسکو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا اور کہا اگر تیرے پاس روپیہ آوے تو ادا کرنا نہین
تو تو آزاد ہے تو میری ان دونون آنکھون کی بصارت نے دیکھا اور ابو الیسر نے اپنی دونو انگلیان اپنی آنکھون پر
رکھین اور میرے ان دونو کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا اور ابو الیسر نے اشارہ کیا اپنے دل کی رگ
کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیوے یا اوس کو

معاف کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو اپنے سایہ میں رکھیگا۔ عبادہ نے کہا میں نے اون سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام کی چادر لے لو اور اپنا معافری اوسکو دیدو تو تمہارے پاس بھی ایک جوڑا پورا ہو جاویگا اور اسکے پاس بھی ایک جوڑا ہو جاویگا ابوالیسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے اس لڑکے کو اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کیطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے لونڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم پہنتے ہو پھر اگر میں اوسکو دنیا کا سامان دیدوں تو وہ آسان ہو میرے نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لیوے۔ عبادہ نے کہا پھر ہم چلے یہانتک کہ جابر بن عبداللہ انصاری پاس آئے اونکی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں پھاندا لوگوں پر سے یہانتک کہ اون کے اور قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا خدا تمپر رحم کرے کیا تم ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے اونہوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینے پر اس طرح سے اشارہ کیا اور انگلیوں کو کشادہ رکھا اور انکو کمان کیطرح خم کیا اور کہا میں نے یہ چاہا کہ تیری مانند کوئی احمق میرے پاس آوے پھر وہ مجھکو دیکھے جو میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس مسجد میں آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک کھجور ہے) آپ نے مسجد میں قبلہ کیطرف بلغم دیکھا (کسی نے تھوکا تھا) آپ نے اوسکو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پھیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پھیر لیوے ہم یہ سنکر ڈر گئے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کیطرف سے منہ پھیر لیوے ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اوس کے منہ کے سامنے ہے۔

(نووی نے کہا یعنے جہت جسکو اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ داہنی طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے اگر بلغم جلدی نکلنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لیوے پھر اپنے کپڑے کو تہ بتہ لپیٹا بعد اوسکے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلے میں سے لپکا اور اپنے گھر والوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس خوشبو کو لکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اوس بلغم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جابر نے کہا اسی حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو جابر نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے بطن بواط کی لڑائی میں وہ

ایک پہاڑ ہی جہینہ کے پہاڑون مین سے) اور آپ تلاش مین تہے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک
کافر تہا) اور ہم لوگون کا یہ حال تہا کہ پانچ اور چہہ اور سات آدمیون مین ایک اونٹ تہا
جسپر باری باری سوار ہوتے تہے تو ایک انصاری کے باری آئی چڑہنے کی اوسنے اونٹ کو
بٹہایا اوسپر چڑہا پہر اوسکو اوٹہایا تو وہ کچہ اڑا وہ انصاری بولا شار (یہ کلمہ ہو اونٹ کی
ڈانٹنے کا) خدا تجہپر لعنت کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت
کرتا ہے اپنے اونٹ پر وہ انصاری بولا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا اس اونٹ پرسے
اوتر جا اور ہمارے ساتہ وہ نرہے جسپر لعنت کی گئی ہو مت بد دعا کرو اپنی جانون کے لیے اور مت بد دعا کرو
اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالون کے لیے ایسا نہ ہو یہ بد دعا اوس ساعت مین نکلی جب خدا سے
کچہ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے تو تمہاری بد دعا بہی قبول ہو جاوی اور تمپر آفت آوی جابر نے کہا ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کون شخص ہم لوگون سے آگے بڑہکر حوض کو درست کرکہیگا آپ بہی پیے اور ہمکو بہی پلاویگا جابر
نے کہا مین کہڑا ہوا اور عرض کیا یہ شخص آگے جاویگا یا رسول اللہ آپنے فرمایا اور کون شخص جابر کے ساتہ جاتا
ہے تو جبار بن صخر اوٹہے خیر ہم دونون آدمی کنوے کیطرف چلے اور حوض مین ایک یا دو ڈول ڈالے پہر اوسپہ
مٹی لگائی بعد اوسکی اوس مین پانی بہرنا شروع کیا یہانتک کہ لبالب بہر دیا سب سے پہلے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دکہلائی دیے آپنے فرمایا تم دونون شخص اجازت دیتے ہو مجہکو پانی پلانی کی اپنے جانور کو) ہمنے عرض
کیا ہان یا رسول اللہ آپنے اپنی اونٹنی کو چہوڑا اوسنے پانی پیا پہر آپنے اوسکی باگ کہینچی اوسنے پانی پینا موقوف
کیا اور پیشاب کیا پہر آپ اوسکو الگ لے گئے اور بٹہا دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کیطرف
آئے اور وضو کیا اس حوض سے مین بہی کہڑا ہوا اور جہان سے آپنے وضو کیا تہا مینے بہی وضو کیا جبار بن صخر
حاجت کے لیے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنے کے لیے کہڑے ہوے میری بدن پر ایک چادر تہی مین اوسکے
دونون کنارون کو اولٹنے لگا وہ چہوٹی ہوئی اوس مین پہوندنے لگے تہی آخر مینے اوسکو اوندہا کیا پہر اوسکی
دونون کنارے اولٹے پہر اوسکو باندہا اپنے گردن سے بعد اوسکے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بائین طرف کہڑا ہوا آپنے میرا ہاتہ پکڑا اور گہمایا اور داہنی طرف کہڑا کیا پہر جبار بن صخر آئے انہون نے
بہی وضو کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائین طرف کہڑے ہوے آپنے ہم دونون کے ہاتہ پکڑے اور

پیچھے ہٹایا یہانتک کہ ہم کو کہڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ اتنا عمل نماز مین درست ہے) پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجکو گہورنا شروع کیا اور مجہکو خبر نہین لعبد اوسکے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے
کہ اپنی کمر باندہ لے (تاکہ ستر نہ کہلے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو کہا ای جابر مین نے
عرض کیا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اوسکے دونون کنارے الٹ لے اور جب
تنگ ہو تو اوسکو کمر پر باندہ لے جابر نے کہا پہر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور ہم مین سے ہر ایک
شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تہی وہ اوسکو چوس لیتا پہر اوسکو پہراتا اپنے دانتون مین اور ہم
اپنی کمانون سے درخت کے پتے جہاڑتے اور انکو کہاتے یہانتک کہ ہمارے کلپھڑے زخمی ہوگئی (پتے کہاتے
کہاتے اوسکی گرمی اور خشکی سے) پہر کھجور کا بانٹنے والا ایکدن ہم مین سے ایک شخص کو بہول گیا ہم اوس
شخص کو اٹہا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اوسکو کھجور نہین ملی بانٹنے والے نے اوسکو کھجور دی وہ کہڑا ہوگیا
اور کھجور لے لی پہر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہانتک کہ ایک کشادہ وادی مین اترے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے مین آپکے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کا لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے کچھ آڑ نہ پائی دیکہا تو دو درخت وادی کے کنارے پر لگے تہے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی
ڈالی پکڑی پہر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ آپ کا تابعدار ہوگیا جیسے وہ اونٹ جسکی
ناک مین لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہوجاتا ہے اپنے کہینچنے والے کا یہانتک کہ آپ دوسرے درخت کے
پاس آئے اور اسکی بہی ایک ڈالی پکڑی پہر فرمایا میرا تابعدار ہوجا اللہ تعالی کے حکم سے وہ بہی آپکے تابع
ہوا اسی طرح یہانتک کہ جب آپ بیچا بیچ مین اون درختون کے پہونچے تو انکو ایک ساتھ رکہدیا اور فرمایا
اونو جڑ جاو میرے سامنے اللہ تعالے کے حکم سے وہ دونون درخت جڑ گئے جابر نے کہا مین نکلا دوڑتا ہوا
اس ڈر سے کہ کہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو نزدیک دیکہین اور اور دور تشریف لیجاوین مین بیٹہا
اپنے دل مین باتین کرتا ہوا ایک ہی بار جو مین نے دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے تشریف
لا رہے ہین اور وہ دونو درخت جدا ہوکر اپنی اپنی جڑ پر کہڑے ہوگئے مین دیکہا آپ تہوڑی دیر کہڑے
ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح داہنے اور بائین پہر سامنے آئے جب میرے پاس پہونچے تو فرمایا اے
جابر مین جہان کہڑا ہوا تہا تو نے دیکہا جابر نے کہا ہان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تو ان دونون
درختون کے پاس جا اور ہر ایک مین سے ایک ڈالی کاٹ اور انکو لیکر آ جب اس جگہہ پہونچے جہان مین

کھڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی اپنے داہنے طرف ڈالدی اور ایک ڈالی بائین طرف جابر نے کہا مین کھڑا ہوا اور
ایک پتھر لیا اوسکو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہوگیا پھر اون دونون درختون کے پاس آیا اور ہر ایک مین سے ایک
ایک ڈالی کاٹی پھر مین اون ڈالیون کو کھینچتا ہوا آیا اوسجگہہ پر جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے
تھے اور ایک ڈالی داہنی طرف ڈالدی اور ایک بائین طرف پھر آپسے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے
فرمایا تھا وہ مینے کیا لیکن اوس کیوجہ کیا ہے آپنے فرمایا مینے دیکھا وہان دو قبرین ہین اون قبر والون
عذاب ہو رہا ہے تو مینے چاہا اونکی شفارش کرون شاید اون کے عذاب مین تخفیف ہو جبتک یہ شاخین
ہری رہین جابر نے کہا پھر ہم لشکر مین آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر لوگون کو پکار دو وضو
کرین مینے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو مینے عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ مین ایک قطرہ پانیکا نہین
ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا ایک پرانی
مشک مین جو لکڑی کی شاخون پر لٹکتی آپنے فرمایا اوس مرد انصاری پاس جا اور دیکھہ اسکی مشک مین کچھہ پانی ہے مین گیا
تو مشک مین پانی نہین ہے صرف ایک قطرہ ہے اوسکے منہ مین اگر اوسکو اونڈیلون تو سوکھی مشک اوسکو بھی پی
لے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس مشک مین تو پانی نہین ہے صرف
ایک قطرہ ہی اوسکے منہ مین اگر مین اسکو اونڈیلون تو سوکھی مشک اوسکو بھی پی جاوے آپ نے فرمایا جا اور
اس مشک کو میرے پاس لے آ مین اس مشک کو لے آیا آپنے اوسکو اپنے ہاتھہ مین لیا پھر کچھہ زبان سے فرمانے
لگے جسکو مین نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھہ سے دباتے جاتے تھے پھر وہ مشک مجھے دی اور فرمایا اے
جابر آواز دے کہ قافلہ کا کٹھرہ لاؤ (یعنی بڑا ظرف پانی کا) مینے آواز دی وہ لایا گیا لوگ اوسکو اوٹھا
لائے مینے آپ کے سامنے اوسکو رکھدیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھہ اوس کٹھرے مین پھرایا
اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیون کو کشادہ کیا پھر اپنا ہاتھہ اوس کے تہہ مین رکھدیا اور فرمایا اے جابر
وہ مشک لے اور میرے ہاتھہ پر ڈالدے اور بسم اللہ کہہ کے ڈال مینے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈالدیا پھر
مینے دیکھا تو آپ کی اونگلیون کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہانتک کہ کٹھرے نے جوش مارا اور
گھوما اور بھر گیا آپنے فرمایا اے جابر آواز دے جسکو پانی کی حاجت ہو وہ آوے جابر نے کہا لوگ آئے
اور پانی لیا یہانتک کہ سب سیر ہوگئے مینے کہا کوئی ایسا بھی رہا جسکو پانی کی احتیاج ہو پھر آپنے اپنا
ہاتھہ کٹھرے مین سے اوٹھا لیا اور وہ پانی سے بھرا ہوا تھا اور لوگون نے شکایت کی آپ سے بھوک کی آپنے

فرمایا قریب ہو کہ اللہ تمکو کہلادی پہر ہم دریا کے کنارہ پر آئے یعنی سمندر کے اور دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا ہمنے اوس کے کنارہ سے انگار سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بہونا اور کہایا اور سیر ہوگئے جابر نے کہا پہر مین اور فلان اور فلان پانچ آدمی اوسکی آنکہہ کے گولے مین گہس گئے ہمکو کوئی نہ دیکہتا تہا یہانتک کہ ہم باہر نکلے اتنا بڑا جانور تہا پہر ہمنے اوسکی ایک پسلی لی پسلیون مین سے اور قافلہ مین سے اس شخص کو بلایا جو سب مین بڑا تہا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تہا اور سب سے بڑا زین اوس پر تہا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہین جہکایا (اتنی اونچی اوس جانور کی پسلی تہی) **ف** اس حدیث مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی معجزے مذکور ہین درختون کا رام ہو جانا آپ کے ساتہہ چلنا قبر والون کا عذاب معلوم کرنا پانی کا بڑہا دینا اس حدیث سے یہہ نکلا کہ دریا کا جانور کہانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور

حلال ہے

باب فی حدیث الھجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی حدیث عن

براء بن عازب یقول جاء ابو بکر رضی اللہ عنہ الی ابی فی منزلہ فاشتری منہ رحلا فقال لعازب ابعث معی ابنک یحملہ معی الی منزلی فقال لی ابی احملہ فحملتہ وخرج ابی معہ ینتقد ثمنہ فقال لہ ابی یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما لیلۃ سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم اسرینا لیلتنا کلھا حتی قام قائم الظھیرۃ وخلا الطریق فلا یمر فیہ احد حتی رفعت لنا صخرۃ طویلۃ لھا ظل لم یات علیہ الشمس بعد فنزلنا عندھا فاتیت الصخرۃ فسویت بیدی مکانا ینام فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ظلھا ثم بسطت علیہ فروۃ ثم قلت یا رسول اللہ نم وانا انفض لک ما حولک فنام وخرجت انفض ما حولہ فاذا انا براعی غنم مقبل بغنمہ الی الصخرۃ یرید منھا الذی اردنا فلقیتہ فقلت لمن انت یا غلام قال لرجل من اھل المدینۃ قلت افی غنمک لبن قال نعم قلت افتحلب لی قال نعم فاخذ شاۃ فقلت لہ انفض الضرع من الشعر والتراب والقذی قال فرایت البراء یضرب بیدہ علی الاخری ینفض فحلب لی فی قعب معہ کثبۃ من لبن قال ومعی اداوۃ ارتوی فیھا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم لیشرب منھا ویتوضا قال فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرھت ان اوقظہ من نومہ فوافقتہ استیقظ فصببت علی اللبن من الماء حتی برد اسفلہ فقلت یا رسول اللہ اشرب من ھذا اللبن قال فشرب حتی رضیت ثم قال الم یان للرحیل قلت بلی قال فارتحلنا

بعد ما زالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك قال ونحن في جلد من الارض فقلت يا رسول
الله اتينا فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت
فرسه الى بطنها اُرى فقال اني قد علمت انكما قد دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان
ارد عنكما الطلب فدعا الله فنجا فرجع لا يلقى احدا الا قال قد كفيتكم ما هنا فلا يلقى
احدا الا رده قال ووفى لنا ترجمہ براء ابن عازب سے روایت ہے ابوبکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر
آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ چلے میرے
مکان تک میرے باپ نے مجھ سے کہا یہ کجاوہ اٹھا لے میں نے اٹھا لیا اور میرا باپ بھی نکلے حضرت ابوبکر صدیق
کے ساتھ اوسکی قیمت لینے کو میرے باپ نے کہا اے ابوبکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکلے (یعنے مدینہ کیطرف بھاگے مکہ سے) ابوبکر نے کہا ہاں ہم سارے
رات چلے یہانتک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک
لنبا پتھر دکھلائی دیا اوسکا سایہ تھا زمین پہ اور ابتک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اوس کے پاس اترے میں
پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرماویں اوس کے سائے
میں پھر میں نے وہاں کملی بچھائی بعد اوس کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو رہیے اور میں آپ کے گرد سب طرف
دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا) پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو
اپنی بکریاں لیے ہوئے اوسی پتھر کیطرف آ رہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنے اوس کے سایہ میں ٹھیرنا
اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا اے لڑکے تو کس کا غلام ہے وہ بولا میں مدینہ والوں میں سے ایک شخص
کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنے مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے وہ بولا ہاں
ہے میں نے کہا تو دودھ دیگا ہمکو وہ بولا ہاں پھر اوس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اسکا تھن
صاف کرے بالوں اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ رہیں (راوی نے کہا میں نے براء ابن عازب
کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے) خیر اوس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ
میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے
اور وضو کرنے کے لیے ابوبکر نے کہا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ
کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اوٹھے ہیں میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہانتک کہ وہ

ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دودھ پیجیے آپ نے پیا یہانتک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا پیچھا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا) اوس میں پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو تو کافر نے پا لیا آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ پر بددعا کی اوسکا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اب میں اللہ کی قسم کہاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آویگا اوسکو پھیر دونگا تم میرے لیے دعا کرو کہ خدا تعالی مجھکو اس عذاب سے چھڑا دے آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھوٹ گیا اور لوٹ گیا جو کوئی کافر اوسکو ملتا تو وہ کہدیتا ادہر میں سب دیکھ آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اُسکو پھیر دیتا ابوبکر نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی **ف** نووی نے کہا آپ نے اوس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اسکی چار توجیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کیطرف سے مسافرون اور مہمانون کو پلانے کی اجازت تھی دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہوں گے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہونگے تیسرے یہ کہ وہ حربی کا مال تھا جسکو امان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے چوتھی یہ کہ وہ مضطر تھے اور اول کی دو توجیہیں عمدہ ہیں **عن** البراء قال اشترى ابو بكر من ابي رجلا بثلاثة عشر درهما وساق الحديث بمعنى حديث زهير عن ابي اسحق وقال في حديثه من رواية عثمان بن عمر فلما دنا دعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فساخ فرسه في الارض الى بطنه ووثب عنه وقال يا محمد قد علمت ان هذا عملك فادع الله ان يخلصني مما انا فيه ولك علي لاعمين على من ورائي وهذه كنانتي فخذ سهما منها فانك ستمر على ابلي وغلماني بمكان كذا وكذا فخذ منها حاجتك قال لا حاجة لي في ابلك فقدمنا المدينة ليلا فتنازعوا ايهم ينزل عليه فقال انزل على بني النجار اخوال عبد المطلب اكرمهم بذلك فصعد الرجال والنساء فوق البيوت وتفرق الغلمان والخدم في الطرق ينادون يا محمد يا رسول الله يا محمد يا رسول الله **ترجمہ** وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آن پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیے بددعا کی اُسکا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ اسپر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھکو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپکا حال چھپا دونگا اون لوگوں سے

جو تیر پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر بکریاں
اور غلام تھوڑی دور ملیں گے آپ کو جو حاجت ہو ان میں سے لے لیجیے آپ نے فرمایا مجھے تیر کی اونٹوں کی احتیاج نہیں
ہے ابوبکر نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہونچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں ہر ایک قبیلہ چاہتا
تہا کہ آپ ہمارے پاس اتریں آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبدالمطلب کے ننہیال کے لوگ تھے
آپ نے ان کو عزت دی اُنکے پاس اوتر کر پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر آپ کو دیکھنے کے لیے اور لڑکے
اور غلام رستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ ف
یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا معجزا ہے دوسرے فضیلت
ہے حضرت ابوبکر صدیق کی تیسری خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے چوتھی استحباب ہے ڈولچی یا مشکیزہ
رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے پانچویں فضیلت ہے اللہ تعالی پر بھروسا کرنے کی اور فضیلت
ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی چھٹی استحباب ہے اُترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس

کتاب التفسیر

کتاب قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر میں

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِبَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُوْنَ عَلٰٓى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ
فِيْ شَعْرَةٍ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا
گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازے میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطۃ یعنے بخشش گناہوں کی
ہم تمہارے گناہ بخشدیں گے لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازے میں گھسے سرین
کے بل گھسٹتے ہوئے اور حطۃ کے بدلے کہنے لگے حبۃ فی شعرۃ یعنے دانہ بالی میں ایک روایت میں
ہے حنطۃ فی شعرۃ کہنے لگے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی
بھیجی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات سے پہلے یہانتک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جسدن آپ کی وفات
ہوئی اوسدن بہت وحی آئی عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ اَنَّ الْیَھُوْدَ قَالُوْا لِعُمَرَ اِنَّکُمْ تَقْرَؤُنَ
اٰیَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِیْنَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ عِیْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ حَیْثُ اُنْزِلَتْ وَاَیَّ
یَوْمٍ اُنْزِلَتْ وَاَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْیَانُ اَشُکُّ کَانَ یَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لَا یَعْنِیْ
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ ترجمہ طارق بن شہاب سے روایت
ہے یہود نے حضرت عمر سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اوس دن
کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ
الْاِسْلَامَ دِیْنًا سورہ مائدہ میں یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام
کا دین تمہارے لیے پسند کیا) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اوتری اور کس دن اوتری
اور جس وقت اوتری اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے یہ آیت عرفات میں اوتری اور آپ
ٹھیرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ اوسدن
جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ قَالَ الْیَھُوْدُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَیْنَا مَعْشَرِ
یَھُوْدَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ
الْاِسْلَامَ دِیْنًا نَعْلَمُ الْیَوْمَ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ فِیْہِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ عِیْدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ
فَقَدْ عَلِمْتُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ فِیْہِ وَالسَّاعَةَ وَاَیْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ
اُنْزِلَتْ نَزَلَتْ لَیْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی
جو گذرا اسمیں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اوتری (یعنے نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا
وقت آگیا کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے
عرفات میں عَنْ طَارِقِ بْنِ شِہَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلٰی عُمَرَ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اٰیَةٌ فِیْ کِتَابِکُمْ تَقْرَؤُنَہَا لَوْ عَلَیْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْیَھُوْدِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِکَ الْیَوْمَ
عِیْدًا قَالَ وَاَیُّ اٰیَةٍ قَالَ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ

لِلْاِسْلَامِ دِیْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْیَوْمَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ وَالْمَکَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِیْهِ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فِیْ یَوْمِ جُمُعَةٍ **ترجمہ** ایک شخص یہودی حضرت عمرؓ پاس آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جسکو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے حضرت عمرؓ نے کہا کون سی آیت وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم اخیر تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ قَالَتْ یَا ابْنَ اُخْتِیْ هِیَ الْیَتِیْمَةُ تَکُوْنُ فِیْ حِجْرِ وَلِیِّهَا تُشَارِکُهٗ فِیْ مَالِهٖ فَیُعْجِبُهٗ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَیُرِیْدُ وَلِیُّهَا اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِغَیْرِ اَنْ یُّقْسِطَ فِیْ صَدَاقِهَا فَیُعْطِیَهَا مِثْلَ مَا یُعْطِیْهَا غَیْرُهٗ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْهُنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ وَیَبْلُغُوْا بِهِنَّ اَعْلٰی سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَآءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ فِیْهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَسْتَفْتُوْنَکَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِیْهِنَّ وَمَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ فِیْ یَتٰمَی النِّسَآءِ الّٰتِیْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا کُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰهُ اَنَّهٗ یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فِی الْکِتٰبِ الْاٰیَةُ الْاُوْلَی الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ فِیْهَا وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی فِی الْاٰیَةِ الْاُخْرٰی وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْکِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِکُمْ عَنْ یَتِیْمَتِهِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْ حَجْرِهٖ حِیْنَ تَکُوْنُ قَلِیْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ یَّنْکِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِیْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ یَتَامَی النِّسَآءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ **ترجمہ** عروہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع میں) وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی یعنے اگر تم ڈرو کہ انصاف نہ کر سکو گے یتیم لڑکیوں میں تو نکاح کرو ان عورتوں سے جو پسند آویں تم کو دو دو تین تین چار چار حضرت عائشہ بولیں مراد اس آیت سے اے میرے بھانجے یہ ہے کہ ایک یتیم لڑکی اپنے ولی کی گود میں ہو (یعنے پرورش میں جیسے چچا کی لڑکی بھتیجے کے پاس ہو) اور شریک ہو

اوس کے مال ہین امثلاً چچا کے مال ہین ابہر اوس لڑکی کو اوسکا حسن او جمال پسند آوے وہ اوس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن اوس کے مہر مین انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ دینے کو مستعد ہون تو منع کیا اللہ نے
ایسی لڑکیون کے ساتھہ نکاح کرنے سے مگر اوس صورت مین جب انصاف کرین اور پورا مہر دینے پر راضی
ہون اور حکم کیا اونکو کہ نکاح کرلین اور عورتون سے جو پسند آوین انکو حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے یہ
آیت اوترنے کے بعد پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لڑکیون کے باب مین پوچھا تب اللہ تعالی نے
یہ آیت اوتاری وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ آخیر تک (اسی سورہ نساء مین) یعنے پوچھتے ہین تجھہ سے عورتون کے
باب مین تو کہہ اللہ تمکو حکم دیتا ہے اون کے باب مین اور جو پڑھا جاتا ہے کتاب مین اون یتیمون عورتون کے
باب مین جنکا تم مقرر مہر نہین دیتے اور اون سے نکاح کرنا نہین چاہتے ہو۔ تو کتاب مین پڑھے جانے
سے مراد پہلی آیت ہے اور یہ آیت اوس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو حسن اور مال مین کم ہو تو منع ہوا انکو اوس
یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال او جمال مین رغبت کرین مگر اوس صورت مین جب انصاف کرین عَنْ
عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَاقَ
الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ
قَلِيلاَتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ **ترجمہ** وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قَوْلِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ هُوَ
وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلاَ يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَ
يُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ
يَقُولُ مَا أَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
جو اللہ تعالی نے فرمایا اگر تم ڈرو یتیم لڑکیون کے باب مین انصاف کرنے سے یہ آیت اوس شخص کے باب مین
اوتری جس کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اسکا ولی اور وارث ہو اور اسکا مال بہی ہو اور کوی اوس کی طرف سے جہگڑنے
والا سوا اوسکی ذات کے نہو پہر وہ مال کے خیال سے اوس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اوسکو
تکلیف دے اور بری طرح اوس سے صحبت رکہے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیون مین انصاف کرنے سے تو نکاح
کرلو اور عورتون سے جو پسند آوین تم کو مطلب یہ ہے کہ جو عورتین حلال کین مین نے تمہارے لیے اور چہوڑ دو
اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو وہ اپنا نکاح اور کسی سے کریگی اوسکا مال دیدو) عَنْ عَائِشَةَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی قولہ عزوجل وما یتلیٰ علیکم فی الکتاب فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونھن ما کتب لھن وترغبون ان تنکحوھن قالت انزلت فی الیتیمۃ تکون عند الرجل فتشرکہ فی مالہ فیرغب عنھا ان یتزوجھا ویکرہ ان یزوجھا غیرہ فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا فلا یتزوجھا ولا یزوجھا غیرہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ نے فرمایا جو تمپر پڑھا جاتا ہے اسکی کتاب مین یہ آیت اتری اوس یتیم لڑکی کے باب مین جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال مین شریک ہو (ترکے کے روسے) پہر وہ نفرت کرے اوس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بہی اوسکا نکاح پسند نکرے اس خیال سے کہ وہ مال مین سے حصہ لیگا آخر اس لڑکی کو یون ہی ڈال رکہے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فی قولہ عزوجل یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیھن الایۃ قالت ھذہ فی الیتیمۃ التی تکون عند الرجل لعلھا ان تکون قد شرکتہ فی مالہ حتی فی العذق فیرغب یعنی ان ینکحھا ویکرہ ان ینکحھا رجلا فیشرکہ فی مالہ فیعضلھا **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یستفتونک فی النساء اخیر تک یہ آیت اُس یتیم لڑکی کے باب مین ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال مین یہان تک کہ کہجور کے درختون مین بہی پہر وہ اُس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اوس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اُسکے مال مین شریک ہو پہر اس کو یون ہی ڈال رکہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فی قولہ عزوجل ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی والی مال الیتیم الذی یقوم علیہ ویصلحہ اذا کان محتاجا ان یاکل منہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع مین) یعنے جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کہاوے اتری ہے اس شخص کے باب مین جو یتیم کے مال کا متولی ہو اوسکو درست کرے اور اسکو سنوارے وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کہاوے (اور جو مالدار ہو تو کچہ نہ کہاوے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فی قولہ عزوجل ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف قالت انزلت فی ولی الیتیم ان یصیب من مالہ اذا کان محتاجا بقدر مالہ بالمعروف

عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ
الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے
تمہارے اور جب پھر گئیں آنکھیں اور دل حلق تک آ گئے اخیر تک خندق کے دن اتری (اُس دن
مسلمانوں پر نہایت سختی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے اوسدن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافروں پر
جن کو تمنے نہیں دیکھا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا
نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا الْاٰيَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُوْلُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيْدُ طَلَاقَهَا
فَتَقُوْلُ لَا تُطَلِّقْنِيْ وَاَمْسِكْنِيْ وَاَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنِّيْ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے یہ آیت (سورہ نساء میں) وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا اخیر تک (یعنی اگر کوئی عورت
ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اوس کی بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس
میں) اوس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ مدت تک اوس کے پاس رہے اب خاوند
اوسکو طلاق دینا چاہے (اوس سے بیزار ہوکر) وہ عورت کہے مجھکو طلاق نہ دے اور رہنے دے اور میں نے
تجھکو اجازت دی دوسری عورت پاس رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی تب یہ آیت اتری عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ
اِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُوْنُ لَهَا
صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُّفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ فِيْ حِلٍّ مِّنْ شَاْنِيْ ترجمہ ام المؤمنین حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی آیت کے باب میں وان امراۃ خافت اخیر تک کہا یہ آیت اُس
عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اوس کے پاس نہ رہنا چاہے لیکن اُس
عورت کو اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے
اوسکو اپنے باب میں عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَا ابْنَ اُخْتِيْ
اُمِرُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِاَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبُّوْهُمْ ترجمہ عروہ سے روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ

کے لیے اونہون نے انکو برا کہا اور بخشش مانگنے کا حکم اس آیت مین ہی ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان مراد اہل مصر ہین جو حضرت عثمان کو برا کہتے تھے یا اہل شام اور حضرت علی کو برا کہتے تھے اور حروریہ خارجی جو دونون کو برا کہتے تھے **عن** ہشام بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو گزرا

عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال اختلف اہل الکوفۃ فی ہذہ الآیۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم فرحلت الی ابن عباس فسألتہ عنہا فقال لقد انزلت آخر ما انزل ثم ما نسخہا شیء **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفہ والون نے خلاف کیا اس آیت مین جو کوئی قتل کرے مومن کو قصدا اسکا بدلہ جہنم ہے اخیر تک (یہ آیت سورہ نسا مین ہے) مین ابن عباس پاس گیا اون سے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت اخیر مین اتری اور اسکو منسوخ نہین کیا کسی آیت نے (اوپر گذر چکا کہ ابن عباس کا مذہب یہی ہے کہ جو کوئی مومن کو قصدا قتل کرے اوس کی توبہ قبول نہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم مین رہے گا اور جمہور علماء اوس کے خلاف مین ہین وہ کہتے ہین آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اوسکا یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم مین رہے یہ ضرور نہین کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا جاوے بلکہ اللہ تعالی معاف کر سکتا ہے) **عن** شعبۃ بہذا الاسناد فی حدیث ابن جعفر نزلت فی آخر ما انزل وفی حدیث النضر انہا لمن آخر ما انزلت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال امرنی عبد الرحمن بن ابزی ان اسأل ابن عباس عن ہاتین الآیتین ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جہنم فسألتہ فقال لم ینسخہا شیء وعن ہذہ الآیۃ والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال نزلت فی اہل الشرک **ترجمہ** سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مجھ سے عبد الرحمن بن ابزی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونون آیتون کو ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک سے مین نے پوچھا اونہون نے کہا یہ آیت منسوخ نہین ہے اور والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق (یعنے جو لوگ اللہ تعالے کے ساتھ اور کسی معبود کو نہین پکارتے اور جو جان اللہ تعالے نے حرام کی ہے اوسکو نہین مارتے مگر حق سے) اس کے بعد یہ ہے الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا یعنے مگر جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک کام کرے یہ آیت سورہ فرقان مین ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ قبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کی مخالف

سٹہیری) ابن عباس نے کہا یہ آیت مشرکون کے حق میں اوتری ہے (اور پہلی آیت مومنون کے حق میں ہے تو مومن جب مومن کو قصداً مارے اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت شرک میں مارے پہر ایمان لاوے اور توبہ کرے تو اوسکی توبہ قبول ہوگی اس صورت میں دونون آیتون میں مخالفت نرہی **عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال نزلت هذه الاية بمكة والذين لا يدعون مع الله الها اخر الى قوله مهانا فقال المشركون وما يغني عنا الاسلام وقد عدلنا بالله وقد قتلنا النفس التي حرم الله واتينا الفواحش فانزل الله تعالى الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا الى اخر الاية قال فاما من دخل في الاسلام وعقله ثم قتل فلا توبة له **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ آیت والذين لا يدعون مع الله الها اخر مهانا تک مکہ میں اوتری مشرکون نے کہا ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہمنے تو اللہ کے ساتہہ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بہی کیا اور برے کام بہی کیے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری الا من تاب وامن اخیر تک یعنی جو ایمان لاویگا اور توبہ کرے گا اللہ تعالی اوسکی برائیان نیکیون سے بدل دیگا۔ ابن عباس نے کہا جو کوئی مسلمان ہو جاوے اور اسلام کے احکام کو سمجہ لیوے پہر ناحق خون کرے تو اوسکی توبہ قبول نہ ہوگی **عن** سعيد بن جبير قال قلت لابن عباس رضي الله تعالى عنهما المن قتل مؤمنا متعمدا من توبة قال لا فتلوت عليه هذه الاية التي في الفرقان والذين لا يدعون مع الله الها اخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق الى اخر الاية قال هذه اية مكية نسختها اية مدنية ومن يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم وفي رواية ابن هاشم فتلوت عليه هذه الاية التي في الفرقان الا من تاب **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے مین نے ابن عباس سے کہا جو کوئی مومن کو قصداً قتل کرے اوسکی توبہ ہوسکتی ہے ابن عباس نے کہا نہیں مین نے انکو یہ آیتہ سنائی جو سورہ فرقان میں ہے والذين لا يدعون مع الله الها اخر اخیر تک جس کے بعد یہ ہے الا من تاب وامن کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون کے بعد توبہ کرسکتا ہے) ابن عباس نے کہا آیتہ مکی ہے اور اسکو منسوخ کردیا اس آیت نے جو مدینہ میں اوتری ومن يقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمداً قتل کرے اوسکا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے **عن** عبيد الله بن عبد الله بن عتبة قال قال لي ابن عباس تعلم وقال هارون تدري اخر سورة نزلت من القران

نزلت جمیعاً قلت نعم اذا جاء نصر اللہ والفتح قال صدقت وفی روایۃ ابن ابی شیبۃ تعلم
ای سورۃ ولم یقل اخر ترجمہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا تو جانتا
ہے کہ اخیر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کون سی ہے میں نے کہا ہاں اذا جاء نصر اللہ ہے ابن عباس نے
کہا تو نے سچ کہا عن ابی عمیس بھذا الاسناد مثلہ وقال اخر سورۃ وقال عبد المجید ولم
یقل ابن سھیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لقی ناس من
المسلمین رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام علیکم فاخذوہ فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ
فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلم وقرأھا ابن عباس السلام ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں وہ بولا السلام علیکم
مسلمانوں نے اسکو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں تب یہ آیت اتری مت کہو اسکو جو سلام
کرے تمکو یہ کہکر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے) ابن عباس نے اس
آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے تو معنی یہ ہونگے جو تم سے صلح سے پیش آوے عن
البراء رضی اللہ عنہ یقول کانت الانصار اذا حجوا فرجعوا لم یدخلوا البیوت الا من ظھورھا
قال فجاء رجل من الانصار فدخل من بابہ فقیل لہ فی ذلک فنزلت ھذہ الاٰیۃ
لیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا ترجمہ براء سے روایت ہے انصار جب حج کرکے لوٹ
کر آتے تو گھر میں (دروازے سے) نہ گھستے بلکہ پیچھے سے (دیوار پر چڑھکر) ایک انصاری آیا اور دروازے سے گھسا
لوگوں نے اس باب میں اُس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقر میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے
سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازوں سے آؤ اخیر تک عن ابن مسعود
قال ما کان بین اسلامنا وبین ان عاتبنا اللہ بھذہ الاٰیۃ الم یان للذین اٰمنوا ان تخشع
قلوبھم لذکر اللہ الا اربع سنین ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے جب ہم مسلمان ہوئے اوس وقت سے
لیکر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم یان للذین اٰمنوا اخیر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں
کے دل لرز جاویں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہمپر چار برس کا عرصہ گذرا (اور یہ
آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ مدنی ہے) عن ابن عباس قال کانت المرأۃ تطوف بالبیت وھی
عریانۃ فتقول من یعیرنی تطوافا تجعلہ علی فرجھا وتقول الیوم یبدو بعضہ او کلہ فما

بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے عورت جاہلیت کے زمانہ میں خانہ کعبہ کا طواف ننگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھکو ایک
کپڑا ڈالتی اوسکو اپنی شرمگاہ پہ اور کہتی آج کہل جاویگا سب یا بعض پہر جو کہل جاویگا اوسکو کبہی حلال نکرونگی
اپنے دیکھنے کے لیے حرام ہوگیا یہ واہی رسم اسلام نے موقوف کردی) تب یہ آیت اتری خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ
عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنے ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہنکر جاؤ **حدیث** جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ
سَلُوْلَ يَقُوْلُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اِذْهَبِيْ فَابْغِيْنَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ
اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ
جابر سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقون کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کماکر
لا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیون پہ زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہین زنا سے اس لیے
کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیون پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالی زبردستی کے بعد
لونڈیون کے گناہ کا بخشنے والا مہربان ہے (یعنے جب مالک اپنی لونڈی سے جبرا حرامکاری کراوے تو گناہ مالک
پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اوسکو بخشدیگا) **حدیث** جَابِرٍ اَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ
يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَا اُمَيْمَةُ فَكَانَ يُرِيْدُهُمَا عَلَى الزِّنَا فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اِلٰى قَوْلِهٖ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ جابر سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیان تہین ایک کا نام مسیکہ تہا دوسری کا
نام امیمہ وہ دونون سے جبرا زنا کراتا انہون نے اسکی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت
اتری وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ **ف** نووی نے کہا اس آیت مین یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہین تو غالب احوال
پر ہے اس لیے کہ جبر اوسی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو بلا جبر زنا کراتی ہے اور
مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہین یا نہ چاہین اور جس صورت
مین وہ زنا سے نہ بچنا چاہین تب بہی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرانا چاہین
اور مالک دوسرے شخص سے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتین حرام ہین ایک روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن
ابی کی چہہ لونڈیان تہین معاذہ اور مسیکہ اور امیمہ اور عمرہ اور اروی اور قتیلہ اور وہ ان سبہون کو
جبرا خرچی پر چلاتا **حدیث** عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ

وثلاثة اشياء وددت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد الينا فى الجد و
الكلالة وابواب من ابواب الربا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی پھر فرمایا بعد حمد وثنا کے جان لو کہ شراب جب حرام
ہوا تھا تو پانچ چیزوں سے بنا کرتا تھا گیہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور
ڈالے (خواہ کسی چیز کا ہو اس سے رد ہو گیا امام ابو حنیفہ کا قول کہ شراب خاص ہے انگور سے کیونکہ یہ حضرت عمرؓ نے
اپنے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہؓ نے قبول کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں یہ چاہتا تھا کہ
اے لوگو کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے (مفصل) بیان فرماتے دادا کا (یعنے اس کے ترکہ کا)
اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا عن ابن عمر قال سمعت عمر بن الخطاب على منبر رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول اما بعد ايها الناس فانه نزل تحريم الخمر وهى من خمسة
من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعير والخمر ما خامر العقل وثلاث ايها الناس وددت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان عهد الينا فيهن عهدا ننتهى اليه الجد والكلالة
وابواب من ابواب الربا عن ابى حيان بهذا الاسناد بمثل حديثهما غير ان ابن علية
فى حديثه العنب كما قال ابن ادريس وفى حديث عيسى الزبيب كما قال ابن مسهر ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن ابى ذر يقسم قسما ان هذان خصمان اختصموا فى ربهم انها نزلت فى الذين
برزوا يوم بدر حمزة وعلى وعبيدة بن الحارث وعتبة وشيبة ابنى ربيعة والوليد بن عتبة
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے یہ آیت سورہ حج میں) ہذان خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونوں
گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر
کے دن (صف سے) باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہدا حضرت حمزہ اور حیدر کرار
اسد اللہ حضرت علی مرتضے اور عبیدہ بن الحارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور
ولید بن عتبہ عن ابى ذر يقسم لنزلت هذان خصمان بمثل حديث هشيم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

تم الكتاب بعون الملك الوهاب

یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر ساری بدن کے رونگٹے زبان ہو جاویں تب بھی تیری عطا ... اور تیرا

نعمتون کا شکر مین ادا نہین کر سکتا تو نے مجھکو دنیا کی تمام نعمتین مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائی
اور سب بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ ضعیف ناتوان سے تیری اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کرایا یہ وہ کتاب
ہے جسکی ساری حدیثین صحیح ہین اور جسپر سب مسلمان بے کھٹکے عمل کر سکتے ہین یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول
فرمالے اور میری بھول چوک کو معاف فرما دے اور میری عمر اور صحت مین برکت دے تاکہ مین اسیطرح تیری مدد سے
صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کرون یا اللہ مجھکو بخشدے اور میرے والدین اور میرے بھائیون اور میرے
عزیزون اور استادون اور مشائخین کو یا اللہ مدد کر اُس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابون کا
ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتابون مین یا اللہ برکت دے اوسکی عمر اور عیش
مین اور برکت دے اوسکے مال اور اولاد مین یا اللہ بخشدے اوسکو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام
مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو آمین یا رب العلمین ۔ واللہ الموفق والمعین ولہ الحمد بیدہ الخیر

خاتمۃ الطبع

شائقین حدیث نبویہ و طالبان طریق احمدیہ کو واضح ہو کہ اسکے پہلے جناب معلی القاب امام المفسرین رئیس المحدثین
ناصر حدیث سید المرسلین حضرت نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر سلمہ اللہ المنان نے
اپنی عالی ہمتی سے زر کثیر خرچ کر کے موطا امام مالک اور سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کا ترجمہ اردو نہایت
عمدہ بامحاورہ جناب جامع دین مولانا مولوی وحید الزمان صاحب سے اور جامع ترمذی کا ترجمہ اردو انکے بڑے
بھائی مولوی بدیع الزمان صاحب مرحوم سے کروایا ہے اور وہ چارون کتابین چھاپی گئی ہین اور اکثر شائقین
حدیث نبویہ نے خرید فرمائی ہین اب کتاب مستطاب صحیح مسلم شریف کا ترجمہ اردو بھی انہین کی ذات بابرکات
کے فیض اور عالی ہمتی سے جناب مولوی وحید الزمان صاحب ہی کی زبان اور قلم مبارک سے ایسا عمدہ بامحاورہ
ہوا ہے جسکو دیکھنے سے ہر ایک اہل علم کی زبان مرحبا مرحبا پکار رہی ہے اس مسکین محی الدین تاجر کتب لاہور کے
اہتمام سے مطبع صدیقی لاہور مین ماہ ربیع الآخر ۱۳۰۶ ہجری مقدس مین بہت ہی خوشنمائی کے ساتھ یہ ترجمہ جلد دوم
چھپ چکا ہے پروردگار اپنے فضل و کرم سے اسکو قبول فرماوے اور سب بھائی مسلمانونکو اسپر عمل کرنے کی توفیق
بخشے اور جناب معلی القاب نواب صاحب اور انکی اہل اور ذریت کو جو کہ بانی اسکے ہین جنت الماوی عنایت فرماوے

آمین یا اللہ العلمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العلمین

بقلم محمد ابراہیم وزیر آبادی